



# اللغة اصف

جاسع الفاظ مفترزه و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقوله های عجم ملزم به سناد  
متقین و متأخرین و معاصرین عجم و برای هر کس که بخواهد از

زبان اردو مع سناد کلام زبانمان بهند

جَلَدٌ وَافِدٌ هِمُّ

مولف خان بهادر شمس العلماء اواب عینی زینب آبادی در وطن قیامت حسن خدمت طاعت علی

لَسْكَارِ اَصْفِيَّةٍ

جميع حقوق این تالیف وقف عام است

نسخه های این کتاب که طبع می شود آنرا هم وقف کرده ام

وقتی تالیف مولف هم وقف عام است هر که خواهد این را چاپ کند مستفیع شود

در ۱۳۲۶ هجری مطابق ۱۳۴۵ قمری

مطهر بن عزیز المطابع الحیدریه



# اعزاز و شکرانہ اعزاز



اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اسکا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور نبی گارے تعالیٰ علیہ السلام کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہزار سلسلی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھ کو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈیوٹی کیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد بذریعہ مراسلہ نشان (۲۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۹ء مجھے ۳۰۰ روپے کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں ۱

۱۰۱ میں ہزار سلسلی ویرے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آ۔



یہ حکم فرمایا کہ مولف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد چرن جسطح وہ شائع ہوتی جاے پان پانویں و پیر کا آئینہ (صلوات اللہ علیہ)  
 (۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت علی حضرت والی سلطنت کن جھوڑ پر نور سرکار نظام ادا م اللہ اقبالہ کا  
 بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار مدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مولف کا  
 اس کتاب کی ہر ایک جلد چرن جسطح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔  
 (۵) حیدر آباد کے امراء عظام سے جناب نواب خزانہ ملک بہادر حسین الہامیہ تعلیمات و عدالت و کوثر  
 و اور عاتقہ کی علم دوستی کا بھی شکریہ گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خاکی خزانہ سے ہر ایک جلد چرن و پیر کا آئینہ (صلوات اللہ علیہ)  
 شکر عیسیٰ (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پان سو خوں کی طبع کا حقیقی مصنف بقدر اللہ سکندر عثمانیہ  
 اور معاونین بالقبائیم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ ہلکے  
 نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہ طبع کو بلا سکا اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے ہلکے  
 لائبریری۔ مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب  
 روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مولف کی ضیعی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال  
 میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس  
 کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وھو علی کل شیء قدیر۔

پبلک کافدائی

احمد عبدالعزیز۔ ناظمی

(خان بہادر شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ كَمَا فَضَّلَ عَلَیْهِش دوازدهمی جلد این کتاب را با اختتام رسانند و  
اندرین روز با صحتت مایه‌ی خوب ماند-

موسم سرار می‌نماید. خدایش بخیر بگذارد- چشم از معزز ناظرین این کتاب  
که دعای خیر کنند -

خادم شما  
عزیز جنگ  
مؤلف



ال کہ ہاں تجارت کنندہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان بمعنی سرمایہ و مال اسباب استعمال میں می کنندہ  
 عدہ خود ہاں سے درازی نوینند و باصدا و خود ہم گب می کنند کہ در لمحات می آید (ارو) بصناعت  
 دل آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث پونجی۔ سرمایہ۔

**صناعت آوردن** | استعمال۔ صاحب صنفی کہ صاحب بصناعت بودن و بصناعت با خود  
 باین کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند داشتن (حافظ شیراز) چو تو کیمیا فروشی  
 حاصل کردن بصناعت و با خود آوردن است نظری بجال ماکن بد کہ بصناعتی نداریم و فگندہ ایم  
 س (سعدی شیرازی) بصناعت نیاوردم دانی بد (ارو) سرمایہ رکھنا۔ صاحب بصناعت  
 امید بد خدا یا از عفو مکن نا امید بد (ارو) ہونا۔ سرمایہ دار ہونا۔

صناعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لانا۔ بصناعت ساختن | استعمال۔ صاحب

**صناعت بردن** | استعمال۔ صاحب صنفی کہ صاحب بصناعت بردن و حاصل کرنا (سعدی  
 باین کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بصناعت قرار دادن است (حافظ  
 شیراز) قناعت را بصناعت سازوی سوز بد دریں دور غنا در بی نوائی بد (ارو) بصناعت قرار دینا  
 رائقہ بایہ بصناعت بردہ (ارو) بصناعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔  
 بصناعت داشتن | استعمال۔ صاحب صنفی کہ صاحب بصناعت داشتن و حاصل کردن است (جمال آصفیانی  
 ذکر باین کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند زلفت از دنیا بصناعت ہای زیبا یافتہ

علت از شکر حلاوت های فائق ساخته (ارو) بصاعت حاصل کرنا - مال و دولت پانا -

## موجده باطای حنی

بط بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی کنایه از صراحی شراب که بصورت مرغابی ساخته - صاحب همنایش صاحب سوار السبیل گوید که معرب است بمعنی بت که در فارسی زبان نوعی از مرغابی است موکلف عرض کند که چون بط را که معرب بت فارسی است فارسیان نظیر شباهتش نام صراحی شراب قرار دادند - استعاره ایست به کنایه - مخفی میا که نظر بر اعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است اینجاست تسلیم کرده ایم و چند آنکه از نظر ما گذشت و گذشت ما خورد (بطمی و باده و شراب) بمعنی صراحی شراب استعمال مجز و بط بمعنی صراحی می یافته نه شد (ارو) شراب کی صراحی - مؤنث -

(الف) بطاق ابروی کسی چاکشیدن کشید	مضاً خوردن و جام کشیدن سستل - صاحب بحر نسبت ۴
(ب) بطاق ابروی کسی غر خوردن	مطلقاً وارسته و بر (و) گوید که مراد (سن) بمعنی بیاد
(ج) بطاق ابروی کسی ساغر زدن	وارسته شراب خوردن - و این نقل خان آرزو است که
(د) بطاق ابروی کسی ساغر کشیدن	بذیل چراغ هدایت ذکر (دو سن) به همین معنی کرده و
(ه) بطاق ابروی کسی کار کردن	(۴) عرض کند که وارسته خوب کاری کرد که (۴) را با
(و) بطاق ابروی کسی می خوردن	گوید که عام قائم نمود که (الف تا د و و سن) همه
(ز) بطاق ابروی کسی می زدن	بیاد آهنگ - فارسیان چون کاری بیاد کسی کنند می گویند

کار کردن است و به نقل نگارش اینقدر اضا که کند این کار بطاق ابرو فلان کردیم یعنی بیاد او آید که اکثر با شراب زدن یا هر چه بر زمین بود چنان ساغر

ہمہ بخشخص کتفا کردند و وارستہ تقسیم خوشی قائم کرد۔  
 (طالب آملی - الف) در سجدیم و طاعت میخانه  
 شغل است و جامی بطاق ابروی محراب کی کشیم <sup>ظہور</sup>  
 الف) بطاق ابروش چون در کشم جام و بستر غلظم  
 بدوش خود امام شہر در محراب نماز دہد و محمد قلی سلیم ب  
 آسم کرمی بہ نغمہ زنجیری خورم و ساغر بطاق ابروش مشیر  
 می خورم و (ولہ - ج) زہد مشب تا سحر با شرا  
 ناب زدہ ساغری ہر دم بطاق ابرو و محراب زدہ محمد  
 سعید اشرف د) خوش آئنگہ مست نشینم برابر  
 رویت و کشم چہ چشم تو ساغر بطاق ابرویت و (ولہ -  
 لا) باشد بطاق ابرو و در کار عایش و ہر کس ہر  
 کجا کہ کند کسب اعتبار و مخفی مباد کہ محققین بالافق  
 اسناد استعمال این یافتند کہ نقلش بالا گذشت و ہر کجی  
 مطابق ذوق خود مصدری ازاں قائم کردہ - ہمانا وارستہ  
 از تحقیق ذوقی دارد کہ مصدر قائم کردہ اش یعنی (لا)  
 بر تہہ اسناد شامل است و بجز وہاں کہ نقلش برداشتند  
 نقصانی نکردند کہ مصدر قائم کردہ و وارستہ را پسندیدند  
 اما خان آرزو کہ بر (و و نہ) قناعت کرد و (لا)  
 را ترک فرمود و تجب خیز است می پریم ازو کہ اگر کشیم  
 وارستہ را نمی پسندی و تخصیص خود را درست  
 میدانی چرا الف تا د قائم نکردی کہ اسناد استعمال  
 پیش تست و (و و نہ) را چرا قائم کردی کہ سند  
 نداری و بہ تصدیق ادعای خود مند (ج) را  
 نقل کردہ جز این نیست کہ می خواہی لغتی تازه پیدا  
 کسی تا در موضوع چراغ ہدایت داخل شود  
 و ایجاد بندہ را می پسندی اگر چہ گندہ باشد آفر  
 بر وارستہ و قبعا نش (ار و و) کسی کی یاد میں  
 کوئی کام کرنا جیسے بعض یوروپین مخاطب سے  
 یہ کہہ کر شراب کا پیالہ اپنے لبوں سے لگاتے ہیں کہ  
 (اکی سلامتی کا پیالہ ہے) اسی طرح عجم میں یہ دستور ہے  
 کہ پیالہ شراب کو یہ کہہ کر لبوں سے لگاتے ہیں کہ (حق  
 کے طاق ابرو کی یاد میں بیتا ہوں) یا یہ کام اسکے  
 طاق ابرو میں کرتا ہوں)۔  
 بطاق افتاد و چشم کسی | مصدر اصطلاحی

<p>بقول خان آند و در پیرایه ایت وقت اخیر حقناً          که آدمی را قریب با مرگ باشد (تا شبر ۵) از تزلزل          بر بستر از دور و فراق افتاده است به لاله هم بیمار          تو چشمش بطاق افتاده است و موقوفه          کند که چون بیمار صاحب فراش و قریب با مرگ شود          چشمش بی روی سفت و ظاهر معلوم میشود که او          طاقی را می بیند که بالای سروست از همین عادت          این مصدر اصطلاحی قائم شده که نایب باشد از          در قریب با مرگ شدن کسی و همین است معنی مصدر</p>	<p>گذاشت کار شکست بنای سده را نه قضا          بندی ز شیشه دل ماه موقوفه عرض کند که عادت          است چون چیزی را بطاق غریبه گیرانند سده شیشه          نظری باشد و فراموش شود و بر خلاف آن اگر بطاق          گذاردند چشم بر روی بسته و فراموش مانند نایب          این مصدر اصطلاحی قائم شده که نایب است و افاق          قیاس (ارو) طاق پر کف است بقول آصف          طاق نیلای پر کف است و کجی در طاق نیلای          بطاق بلند نهادی   مصدر اصطلاحی - مراد</p>
<p>بهر دو متعین بالاترین خوشی نکرند که معنی مصدری          را شاید (ارو) آنکس پتیرا جانا - بقول امیر          حالت نزع من آنکس کاسطرح گنار جانا که          ان میں نہ نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتیرا گنیں          (علق) آنکس پتیرا ئیں و صلیکها منکا به بندگی          بچکی لگ گیا گھڑا -</p>	<p>(بطاق بلند گذاشتن) که گذاشت از طوری          آواز که شمه خواب فرو نشسته به از بر روی بطاق          بندی نهاده شده به (ارو) و کجی بطاق بلند گذاشتن          بطاق چرخ رساندن   مصدر اصطلاحی بقول          بهار بالانه در دست و بلندیت (علی خراسانی)          بطبع قافیه سنجان که در مدارج نظم به بطاق چرخ رساندن</p>
<p>بطاق بلند گذاشتن   مصدر اصطلاحی بقول          بهار و اندیش نقل نگار معنی فراموش کردن و غای</p>	<p>انداختی راه صاحبان اندیشه نقل نگارش موقوفه          عرض کند که نایب است بمعنی رساندن بر تیره علی</p>

عجب است از محققین بالا که تسامح بهار را که در عرض	بقول بهار عبارت از انحالت که آدمی مشتاق بر مرگ
معنی است ظاهر نمی کنند بهار بطریقی که تعریف این	شود و چشم بر دیوار خانه و رویاروی آسمان چشم
کرده است شایان مصدر نباشد و حاصل بالمصدر	باز ماند (رکنای مسیح) (بطاق خانه از آن چشم باشد)
راست مخفی مباد که از سد علی خراسانی رسانیدن پیدا	دم نزع که طاق خانه من چشم به سرائی تو بست
عیبی ندارد که رساندن و رسانیدن هر دو یکی است	صاحب بحر فراید که مراد (بطاق افتادن چشم
(ارو) آسمان پر پیچا دینا - بقول امیر سر بلند کرنا -	کسی است - صاحب اندن نقل نگار بهار موقوف
عزت دینا - تعریف می مبالغه (داغ) می	عرض کند که ماصرحا ماخذ بهار اینجا کرده ایم و
افتادگی نئے آسمان پر مجھ کو پیچا یا در زمیں پر وہ نہ ٹھہرے	در اینجا اینقدر قابل صراحت که سندرکنای مسیح
جو تہا سے خاک پاٹھرے (آتش) آسمان پر	آنست که (بطاق خانه باشیدن چشم) قائم
حسن نے پیچا دیا دلدار کو بے دھوپ سائے کو کیا بوج	شود و با بودن هم درست بلکه بودن بهتر از بودن
کیا رخسار کو بے -	و متعارف و لیکن سند بالا برای بودن نباشد
بطاق خانه بودن چشم   مصدر اصطلاحی - (ارو) دیکھو - بطاق افتادن چشم -	

**بطالت** بقول صاحب بول چال بقول محاصرین عجم یوم تعطیل موقوف عرض کند که لغت عرب  
 است بقول منتخب لغتین معنی معطل و بیکار شدن پس فارسیان روزی را بدین اسم موسوم کردند که ملازمین  
 را منجانب حکومت رخصت از کار باشد برای راحت - مخفی مباد که فارسیان بقاعده خود تائی مقرر کرده اند  
 می نویسند پس جادار که ما این را باین تصرف خفیف لفظی و معنوی مقرر گوئیم (ارو) تعطیل  
 بقول اصفیه - عربی - اسم مؤنث - بیکاری - چھٹی - یوم الراحة -



**بطانہ** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بکسر اول استرہر جنیر چرا کہ باطن ابرہ می باشد خلاف  
ظہارہ و فرماید کہ در ہند باطن دستار را بنج گویند موقوف عرض کند کہ ما از معاصرین عجم ہم شنیدیم  
کہ استر دستار یعنی زیر پیچ را بطانہ گویند و اگر نہ استعمال بدست آید تو انیم گفت کہ مفرس است و سببی  
عام با عراب اول الذکر گفت عربت صاحب منتخب ذکر این کردہ است (اردو) بطانہ - بقول آصفیہ -  
عربی - اسم مذکر - بھرتی - بھراو - تہ پیچ - زیر پیچ - وہ کپڑا جو گلہری کے نیچے پٹیتے ہیں -

**بط بادہ** اصطلاح - بقول بہار صراحی کہ بصورت بط  
سازند و شراب در آن کنند صاحب انند نقل نگارش  
موقوف عرض کند کہ مرکب اصنافی است (صائب)  
نشتہ بارہ توضیح دہراں رند صلال کہ بط بادہ کم از مرغ  
حرم نشاندہ (اردو) دیکھو بط -

**بطبا نیچہ روی خود سرخ نمی دارد** منقولہ بقول  
بہار یعنی در عین حزن و اندوہ مسرور و شادماں می باشد  
تا موجب ثنات اعدائے شود صاحب بحر ہیں قدر گوید  
کہ در عین اندوہ شادی باشد ہمہ محققین فارسی بآ  
وزن باندان ازین سکت بادی این بہار و انجی خوش  
نقل نگار موقوف عرض کند کہ بدون سند استعمال  
اعتبار را نشاندہ کہ معاصرین عجم بر زبان ندارد و خیال  
بر سر خروئی این با حقول کنیم کہ طبا نیچہ بر کتہ خود زدہ است  
(اردو) بناوٹے مسرور " دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں  
جس کا دل منوم ہے اور ظاہر میں اپنے آپ کو خوش دکھاتا  
ہے۔ اسی کے لئے کہتے ہیں " دل میں نہ حال -  
کٹے لال لال " اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دکن  
میں کہتے ہیں " یہ تو توبہ کی سر خروئی ہے " یعنی اپنے  
کئے پر خوب بیچتا یا اور توبہ کیا ہے اور اپنے بکوں

پہر طمانچہ رسید کئے ہیں اسی وجہ سے کلے لال لال نظر آتے ہیں۔

**بطر** بقول بول چال و رہنما بحوالہ زبان معاصرین عجم و سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بالضم مراد **بطر** ہستی شیشہ و فرامید کہ (بطری مشروبات) شیشہ شراب را گویند مؤلف عرض کند کہ ماشار اللہ انبائی وطن فارس لغت زبان خود را الوداع گفتمہ خوب مفہمی پیدا کرد کہ بتل بائل انگلیسی است و در املاش - بی - او - نی - یل - بی - باشد کہ الف حذف شد و مای ہندی ایچوں تاسی فوقانی بدل کردند بہ طای حطی و لام بدل شد برای پہلہ چنانکہ ستبر و عطبر و آوند و آروند و ضہ و اول بناسب حرف (او) کہ لغت انگلیسی است۔

یکی از معاصرین عجم گفت کہ معاصرین عرب در محاورہ جدید خود ایں معرب را استعمال می کنند و ما از ایشان گرفته ایم۔ بندہ عرض کرد کہ اگر ہمین است برہم و آفرین است کہ سوتیان جاہل بہ بے خبری از محاورہ زبان محاورہ آفرینی کردند و خاصان کاہل بہ بی غوری از نتیجہ آں پیروی شان (ار و و) بوتل - بقول **اصفیہ** (انگریزی بائل سے) اسم مکر شیشہ ایک قسم کا ولایتی کا بیج کا طرف جہیں شراب وغیرہ آتی ہے۔

(الف) بطح و ادون	مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو (صائب الف) منکھ صد خونین جگر راداغ غینک
(ب) بطح فروختن	در چراغ ہدایت ذکر (ب) کرد بطح چ می کنم در یونہ داغ ایں زماں از لالہ لہ (طاح)
و ذلکہ بردارش بہار الف را ہم آورد و گوید کہ ہر دو عبارت از فروختن جنس بر در بر رعایا یا نوکران خود و ایں از	و جید ب (ب) اسیر آں گل رعنا کہ محل میگوشہ
بسیاری جنس مذکور یا از بہت تنہا شدن آں بود لہذا	شکر بطح فروشد ز تلخی دشنام چ صاحبان انند و مگر
اجناسی را کہ حکام بدکارانان می دہند بہتہ ریج از انہا	نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ کسی ازین ہمہ
ز قیمت بوصول رسانند مال طرح و مال طرحی گویند۔	محققین لطف محاورہ را نیافتہ (طح و ادون جنس فلم)
	مصدر اصطلاحی است کہ بائل لغت ذکر (طح و ادون)

<p>کرده اند و جنس را گذاشته و نمی دانند که این محاوره قانم شده برای جنس غلّه و آن کنایه است از فروختن اجناس بجهر و زور و حکومت برتجار که عاملان عجم می کردند و این اصطلاحی است که تعارضی واقعاً تاریخی می کند. در زمانه سلف عاملان مال اندکاشکاران مالگوار می مطالبه پادشاهی را نقد نمی</p>	<p>شان انداخته زرقعتش بدون رضای شان بزور حکومت دل خواه خود وصول می کردند ازین رسم و عادت این مصداق اصطلاحی بدین معنی مستعمل شد پس معنی لفظی این بجهر فروختن است و مجازاً برای غیر غلّه هم مستعمل شد (ارو) جبراً و زور و حکومت است کسی چیز کو دنیا او فروخت کرنا.</p>
<p>گر گفتند بلکه بقاعده که در هندی (بتائی) نام دارد حقیقه از جنس مزروع حاصل می کردند و باز بهمان جنس مجتمعه را به تعیین زرخ می دل خواه بزور حکومت بدست تجار بازاری فروختند و همین رسم بود در هندوستان هم و همین معامله جبریه را در محاوره فرس (طرح دادن جنس غلّه) می گویند و پیچید به حذف جنس غلّه هم و همین مصدر به خوده اول هم مستعمل شد و (ب) مرادش مخفی مباد که طرح لغت عرب است بالغت معنی انداختن چنانکه (طرح بنا و طرح اقامت و طرح قانون) پس عاملان دیه که غلّه مالگوار می را بخانه تجاران بدون خواهش</p>	<p><b>بطری</b> اصطلاح - صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار گوید که بمعنی شیشه و قلابه و هم او (بطری مشروبات) را بمعنی شیشه شراب آورده و صاحب روزنامه (بطری زیادی) را بمعنی بسی از شیشه های شراب گفته حقیقت این همین قدر است که بزیادت تختانی آخره مزید علیه بطری باقیم است که بجایش گذاشت و صراحت ماخذ هم همدرا بخانه کور پس معاصرین عجم این را مضاعف کردند بسوی مشروبات و عوض اضافت تختانی را زیاده کردند و همین است در مرکب تو حیفی (بطری زیادی) هم دیگر هیچ صاحب بول چال هم ذکر این کرده و نیست</p>

<p>را بمعنی شراب گفتن کمی اتحاد است و معاصرین عجم بما اتفاق کنند که در حقیقت خصوصیت با شراب نیست زیادی را بمعنی بسی از شیشه های شراب پس مشروباً بلکه آبجویش و امثال آن هم درین دخل دارد و دیگر بطور</p>	<p>ماخذنی نبرده - تسامح صاحب رهنما و روزنامه باشد که ترجمه (بطری مشروبات) را شیشه شراب نوشت و (بطری بیطریق بقول برهان و جامع و هفت یکسر اول و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتهد ترسیان باشد و</p>
<p>زاهدی و صومعه نشینی از ترسیان - این هر سه محققین که پایست لغات فرس اندایس را فارسی دانند و ضابط خیات بکر معنی اول بجوالة صراح و کنز گوید که سردار فوج رومیان را گویند و صاحب گویند این را بذیل لغات عرب آورده بجوالة صراح فرماید که معرب است بمعنی مرد مبارز و بجوالة شرفنامه ذکر معنی اول کند و ضابط انند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب هم این را آورده فرماید که بالکسر سرسنگ و مرد مبارز و متکبر و حمله که در مرغ فریه و سرداری از سرداران روم که ده هزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فرزند ایلان را ترخان نام است که پنج هزار کس به تحت او بود و فرزند ازان قوش که دویست کس بفرمان او و بطارقه جمع این صاحب سوار اسپیل هم این را معرب گفته از لغت یونانی (پاترکیوس) مولف عرض کند که فارسیان بمعنی اول آنرا این را استعمال کرده اند از یک لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشته باشد و تصریفی که در موسی حقیقی شده است بملاحظ آن مغیرس هم توان گفت (اردو) بطریق ترسیان که مجتهد اور زاهد صومعه نشین ترسیان که کها گیا ہے - مذکر -</p>	<p>بیطریق بقول برهان و جامع و هفت یکسر اول و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتهد ترسیان باشد و زاهدی و صومعه نشینی از ترسیان - این هر سه محققین که پایست لغات فرس اندایس را فارسی دانند و ضابط خیات بکر معنی اول بجوالة صراح و کنز گوید که سردار فوج رومیان را گویند و صاحب گویند این را بذیل لغات عرب آورده بجوالة صراح فرماید که معرب است بمعنی مرد مبارز و بجوالة شرفنامه ذکر معنی اول کند و ضابط انند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب هم این را آورده فرماید که بالکسر سرسنگ و مرد مبارز و متکبر و حمله که در مرغ فریه و سرداری از سرداران روم که ده هزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فرزند ایلان را ترخان نام است که پنج هزار کس به تحت او بود و فرزند ازان قوش که دویست کس بفرمان او و بطارقه جمع این صاحب سوار اسپیل هم این را معرب گفته از لغت یونانی (پاترکیوس) مولف عرض کند که فارسیان بمعنی اول آنرا این را استعمال کرده اند از یک لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشته باشد و تصریفی که در موسی حقیقی شده است بملاحظ آن مغیرس هم توان گفت (اردو) بطریق ترسیان که مجتهد اور زاهد صومعه نشین ترسیان که کها گیا ہے - مذکر -</p>
<p>بر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی زبان طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیگر بکاف اگر چه موافق قیاس است ولیکن کنایه لطیف نیست و نظر بطر سخر خاب نای اصطلاح - بقول صاحبان</p>	<p>بیطریق بقول برهان و جامع و هفت یکسر اول و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتهد ترسیان باشد و زاهدی و صومعه نشینی از ترسیان - این هر سه محققین که پایست لغات فرس اندایس را فارسی دانند و ضابط خیات بکر معنی اول بجوالة صراح و کنز گوید که سردار فوج رومیان را گویند و صاحب گویند این را بذیل لغات عرب آورده بجوالة صراح فرماید که معرب است بمعنی مرد مبارز و بجوالة شرفنامه ذکر معنی اول کند و ضابط انند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب هم این را آورده فرماید که بالکسر سرسنگ و مرد مبارز و متکبر و حمله که در مرغ فریه و سرداری از سرداران روم که ده هزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فرزند ایلان را ترخان نام است که پنج هزار کس به تحت او بود و فرزند ازان قوش که دویست کس بفرمان او و بطارقه جمع این صاحب سوار اسپیل هم این را معرب گفته از لغت یونانی (پاترکیوس) مولف عرض کند که فارسیان بمعنی اول آنرا این را استعمال کرده اند از یک لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشته باشد و تصریفی که در موسی حقیقی شده است بملاحظ آن مغیرس هم توان گفت (اردو) بطریق ترسیان که مجتهد اور زاهد صومعه نشین ترسیان که کها گیا ہے - مذکر -</p>

<p>شہرت دارد (۳) بت بلی کہ از سنگ مرمر سازند و در چشمہ و حوض سرفوارہ با قائم کنند کہ آب از سوراخ بالا سرش بلند می شود و از مقدارش ہم می ریزد یکی از مہتممین عجم گفت کہ در فارس ہم اینچون فوارہ ساختہ می شود (۴) و (۵) بمعنی بلی کہ فریب و دزدند و دزدنی باشد پس سراج المحققین در کلام خود بط سنگین بمعنی چہارم فرمودہ است و بلحاظ معنی دوم بطافتی پیدا کردہ وزر کہ بردارش بمقتضای ایجاب بندہ اگر چہ گذرہ از کلامش معنی اول قائم کرد و بصفتی موصوفش کرد کہ عقل و نقل است یعنی گوید کہ بت بط سنگین در آب غرق نشود و نمیداند کہ این محال است - مدعی چہی سراید و از غمہ گراہش چہ آہنگ می بر آید (ار دو) (۱) پتھر میں تراشی ہوئی بط جو بقول بہار پانی میں ہنیں ڈوبتی مٹوٹ (۲) بلور کی صراحی مٹوٹ (۳) بط کی صورت جو مرمر میں تراش کر حوض میں قائم کرتے ہیں جسکے سر سے فوارہ اڑے مٹوٹ (۴) ورنی بط برای شرب بط شکل بط سازند و انچہ در ہندوستان</p>	<p>جہانگیری و ناصری در محکمات کنایہ از صراحی شرب صاحبان بحر و بران و مہمید و ہفت و اندہم ذکر این کردہ اند کہ مؤلف عرض کند کہ مرکب تو صیفی و صفت این اہم فاعل ترکیبی کنایہ است خیلی لطیف کہ سرخاب شراب را ہم نام است و پرندہ معروف را نیز معاصرین عجم بر زبان دارند (ار دو) شرابی صرافی جو بط شکل بط بنائی جاتی ہے - مٹوٹ - <b>بط سنگین</b> اصطلاح - بقول بہار (۱) بطی کہ از سنگ سازند و در آب غرق نہ شود و فرمایند کہ در ہندوستان شہرت دارد و باستان کلام خود از سراج المحققین (۲) آر دو ہند می آرد کہ بقب عطا کردہ اوست بخان (۳) نذر و سا غرم در عالم آب چہ رواں ہجوں بط سنگین در آبست چہ مؤلف عرض کند کہ چہ خوش اصطلاح ایجاب کردہ محقق ہند است کہ باستان کلام ہند نذادی در لغات فارس جا گرفتہ معاصرین عجم (۲) (بط سنگی) ہاں صراحی بلورین را گویند کہ برای شرب بط شکل بط سازند و انچہ در ہندوستان</p>
--	--

<b>بطا شراب</b>	اصطلاح - بقول بهار معنی بطا باده	تصغیر برای کوچی صراحی گیریم و ما با او اتفاق
<b>بطا صهبیا</b>	مؤلف عرض کند که مرکب اضافی	نداریم و اگرند معنی دوم بدست آید تو انیم گفت
	و موافق قیاس مراد همان بطا باده که بجایش گذشت	که استعاره باشد از صراحی شراب که خود ساخت
	(ار دو) و بکجهو بطا باده -	آن کو چک می باشد - بالجماعه بطا بمعنی اول بقول
<b>بطاک</b>	بقول برهان در لطافات مفسر بطا بمعنی (۱)	صاحب محیط بفارسی اردک و بهندی بدک و بخت
	بطا کو چک و (۲) صراحی شراب که بصورت بطا ساخته	نامند و آن قسمتی از طیور است گرم در دو دم و خشک
	باشد صاحب هفت ذکر هر دو معنی کرده و صاحب اند	در اول - گوشت آن غلیظ تر و ثقیل و نفاخ
	بحواله فرهنگ فرنگ بر معنی دوم قانع - صاحب غیا	(ار دو) (۱) بطخ بقول مصنفیه اردو بهم مؤنث
	گوید که صراحی کو چکی که برای شراب سازند مؤلف عرض	دیکجهو بطا و او را آپ هی نه انهنس معنوس پس
	کند که بطا بمعنی خود است یعنی پرند آبی و همین است	بطاک که اردو میں متعل لکھا ہے (۲) شراب کی
	قادر ترکی زبان که در اردو دن بود و آنچه بقدر کبریا	صراحی - مؤنث -
	باشد آنرا فارسیان بطاک گویند بجات تصغیر و در بهندی	اصطلاح - بقول بهار و اندیش نقل نگار
	همین را بطخ نام است پس معنی اول حقیقی است و معنی	همان بطا باده که گذشت مؤنث عرض کند
	دوم را طالب سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم	که مرکب اضافی است (صائب) رنگ مکرده
	و محققین فارسی زبان و اهل زبان ازین ساکت معنی	ببال و پر عفا پر رازده نیست ممکن که بپندیر بط
	بیان کرده صاحب غیاث متقاضی است که کاف	می باز آید (ار دو) و بکجهو بطا باده -
<b>بطن پرست</b>	اصطلاح - بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح و فتح ای فانه سی - معنی بشکم پرست مؤنث	

عرض کند که معاصرین عجم سبک و تحقیق فارسی زبان پنه در همان اگر چه این مرادف شکم پرست است لیکن بحالت موجود لغتی که از دو لغات فارسی مرکب است بطن را عوض شکم آوردن بر خاطر گران می گذرد و خلاف محاوره زبان - بدون سند استعمال این را اصطلاح فارسی زبان ندانیم (اردو) شکم پرور شکم بنده - بقول آصفیه فارسی - بسیار خوار - تن تازه رکش و الا -

### مؤخره باطای مجری

بظهور آمدن استعمال - صاحب اندک بحواله / دانیم وای بر محقق فاضل که از مصدر لازم معنی فرهنگ فرنگ گیرید که (۱) بوقوع آمدن و (۲) بمل مستدی پیرا کرد و بر قواعد فارسی غور نکرد (اردو) آوردن مؤلف عرض کند که معنی دوم را غلط (۱) وقوع می آید (۲) عمل می آید -

### مؤخره با عین مهمل

بعالمی بر طرف افتاده اصطلاح بقول / و خود پسند باشد که نایب لطیف نیست - صاحب اندک همین خیانت کنایه از خودی و خودی که نصیحت کسی نه پذیرد / با مؤخره هفتم عوض کلمه برمی نویسد یعنی ریمالی بظن صاحب بحر نقاش برداشت مؤلف عرض کند که افتاده (و حواله خیانت دهد و آنچه خیانت نوشت بالا قیاس آنچو را تسلیم کند و لیکن تا آنکه سند استعمال پیش نشود - محاوره فارسیان ندانیم از نیکه معاصرین عجم بر زبان ندادند و لیکن خیال شان نیست که این معنی غلط نباشد که از ترکیب الفاظ پیدای شود

بعیث بقول بهار با اول مؤخره بر صول است

وعین مهمل و بای مؤخره هر دو مضرب و سکون ثانی مثلثه

یعنی کسی که از عالمی کناره کشیده - نا سخن شنود خود را

<p>مراد است بعثت و هم او در روایت عین مهله گوید که بعثت لغت عرب است بفتح تین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمده و فرمایند که فارسیان بمعنی پیروده استعمال نمایند بجزا و بمعنی هر زده و بیفایده هم مؤلف عرض کند که لا والله بعثت در عربی زبان هم بمعنی بیفایده آمده چنانکه صاحب تنبیه و ذکر این کرده - فارسیان تصرفی در معنی بعثت نکرده اند و لیکن بزیادت موقد و در اولش مزید علیه آن را</p>	<p>بطور تقویس اهم استعمال کرده اند (ناظم هروی عرب است بفتح تین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمده و فرمایند که فارسیان بمعنی پیروده استعمال نمایند بجزا و بمعنی هر زده و بیفایده هم مؤلف عرض کند که لا والله بعثت در عربی زبان هم بمعنی بیفایده آمده چنانکه صاحب تنبیه و ذکر این کرده - فارسیان تصرفی در معنی بعثت نکرده اند و لیکن بزیادت موقد و در اولش مزید علیه آن را</p>
<p><b>بعثت و نشر</b> بقول غیاث کنایه از روز قیامت چرا که در آن وقت همه مردگان از زمین برانگیخته خواهند شد و هر طوط پرانگنده خواهند گشت - صاحب بحر نقلش برده است و صاحب انند بکواله اش نگاشت <b>بعثت</b> عرض کند که از وقت عرب با و اعطفت مرکب شده است مغزی را نام از مخفی مباد که بعثت لغت عرب است بقول انند بمعنی برانگیختن و برخیزانیدن نا قدر از نند و نودن و بیدار کردن و پرانگنده نمودن و ریوی (و البعث) بخاوره عرب روز قیامت را نام است و نشر هم لغت عرب است بفتح تین بمعنی پرانگنده و پرانگندگان جمع و غرور و قیامت (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتهی الارب بالفتح بمعنی زندگ کردن و زندگ شدن و (یوم النشور) بمعنی روز قیامت هم - پس فارسیان در میان هر دو واو عطف آورده این مرکب را استعمال کنند (ار و و) روز قیامت - نگردد -</p>	<p><b>بعثت و نشر</b> بقول غیاث کنایه از روز قیامت چرا که در آن وقت همه مردگان از زمین برانگیخته خواهند شد و هر طوط پرانگنده خواهند گشت - صاحب بحر نقلش برده است و صاحب انند بکواله اش نگاشت <b>بعثت</b> عرض کند که از وقت عرب با و اعطفت مرکب شده است مغزی را نام از مخفی مباد که بعثت لغت عرب است بقول انند بمعنی برانگیختن و برخیزانیدن نا قدر از نند و نودن و بیدار کردن و پرانگنده نمودن و ریوی (و البعث) بخاوره عرب روز قیامت را نام است و نشر هم لغت عرب است بفتح تین بمعنی پرانگنده و پرانگندگان جمع و غرور و قیامت (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتهی الارب بالفتح بمعنی زندگ کردن و زندگ شدن و (یوم النشور) بمعنی روز قیامت هم - پس فارسیان در میان هر دو واو عطف آورده این مرکب را استعمال کنند (ار و و) روز قیامت - نگردد -</p>
<p><b>بعد</b> بقول بهار - البعث بمعنی پس مقابل قبل - مؤلف عرض کند که متفق پابند لغت فرس خوش تلاشی می کند و می داند که لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمه پس موجود است مقابل پیش باشد</p>	<p><b>بعد</b> بقول بهار - البعث بمعنی پس مقابل قبل - مؤلف عرض کند که متفق پابند لغت فرس خوش تلاشی می کند و می داند که لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمه پس موجود است مقابل پیش باشد</p>



دو بار دوی شازی اذہل زبان شنیدہ باشد۔ اگرچہ در فرنگیہای فرس ندیدہ اگرچہ نہیں است راوی اور بہتر  
 است۔ اما راوی بہتر نیست (اردو) بعد بقول آصفیہ پس پیچھے۔

بعد از رخ رحمت است مثل صاحبان خزینه  
 و امثال لایسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال است  
 مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را باطلہ  
 نتیجہ ہر محنت زند کہ ہر محنتی را نتیجہ خوش است یعنی ہر  
 و ہر پیشہ و ہر کس کہ در عالم کاری کند۔ اول محنت  
 بلا سے جو ہو۔ (ع) جب ہم نہتے تو ہم کو کیا ڈرا  
 جو ہونا ہے وہ ہور ہیگا۔

بعد خرابی بصرہ مثل صاحبان خزینه و امثال  
 غلط بردار و پس ازان معاوضہ اش متانہ اردو  
 کوکن میں کہتے ہیں۔ اول رخ بعد از گنج محنت  
 کہ فارسیان بحث ظالم میزند (خاند ظالم خراب بعد از  
 بصرہ) چون کسی از گرگ یا عزال حکومت ظالمی خبر در  
 می گویند کہ (بعد خرابی بصرہ) یعنی اگر اواز جو دستم  
 بصرہ را خراب کرد و پس ازان معزول و پاک شد  
 چہ فائدہ (اردو) جب کسی ظالم کی ہمت یا کسی محنت  
 سے معزول یا نقصان شد یہ کہے بعد کوئی کامیابی

بعد از سرمن کن فیکوں شد شدہ باشد مثل  
 صاحبان خزینه و امثال فارسی این کردہ اند و معنی  
 و نقل استعمال پی نبرہ حاطب اللیلی شان مارا نفی  
 می بخشید۔ فارسیان در محلی کہ آثار عیسیت پیدا باشد و در  
 بجلتہ منور قہ نہا شدہ این مثل را از زندہ تصور نشان  
 ہمین قدر است کہ پس ازان کہ من نام چہ کند جای  
 بجا نیست (اردو) کہ کن یہ بھی غایبی مثل مستقل ہے  
 کا ناگیا نہ کیا فائدہ ہوا جب شہر بچہ گیا تو ظالم دنیا

<p>اگر کسی که نیز فارسی مثل کاکا کلا استعمال ہے۔          وادون (که گذشت و اشاره این با نقل سند ہے) متاخر ہے</p>	<p>بعدل وادون چیزی مصطلحی ہے (بجامد) (ارو) دیگر نام عدل وادون۔</p>
<p>بعدل بقول مؤید در خط مطبوعه قلمی هر دو بضم تکم و فتح سوم معنی دیوانه و دلزده مولف عرض کند که          این لغت را بذیل لغات فرس جاداده است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین هم          ساکت شدند استحال پیش نه شد و بغیر آن اعتبار را نشاید و معاصرین زر و زشت هم ازین نابلداند صاحب          شمس این را لغت عربی به همین معنی گفته ولیکن لغات عرب ازین ساکت خیال ما همین قدر است که صاحب          مؤید بضمن تاکید فضلا امتحان شان می گیرد و بعض لغت غلط می بیند که چه می فرمایند۔ این است مال          تحقیق محققین با نام و نشان و نقل نگاری تصحیف شان (ارو) دیوانه۔</p>	<p>بعدل بقول بهار معنی پس ازان و فرماید که بعض بنده          بعد اس کے۔</p>
<p>که کلر مادرین ترکیب زائد است چنانچه در آیتنا و حیثما          (راوحد الدین انوری ص) جذرا بخت مساعد که سیر          حضرت شاه به مردی کرد و در هم داد پس از چندین گاه          بعد از مرگ حضرت همه روز افکندی به سخن رفتن و تار          من در افواه به مولف عرض کند که تصرف فارسیان          است به تنقیف لفظ وقع از (از بعد و وقع) یا بعد ما          معنی و آنکه کلمه مارا زائد و این را از قبیل آیتنا و حیثما          دانند ذوق سخن ندارند۔ مای موصول است (ارو) و          من الامس بقصودش بهان نب باشد که کلمه پیش          مستحقه را بای فارسی گردانید یا کاتب مطلع اورا بضرع          نیست کن و صاحب شمس (ج) را معنی (ب) آذر          مولف عرض کند که بی تحقیق صاحب شمس این          نیست و نابود کردن</p>	<p>(الف) بعدم باز وادون (الف) مصدر و اطلاق          (ب) بعدم باز وادون (ب) مصدر و اطلاق          (ج) بعدم باز وادون (ج) مصدر و اطلاق</p>



<p>الف) بعشق کسی چراغ خواستن</p>	<p>دارسته بذیل (بر عالم عرفان ندون) ذکر راج که ده گوید که</p>
<p>ب) بعشق کسی چراغ طلبیدن</p>	<p>عمر تحمل کردن و دانسته بهم گذرانیدن و فرماید که علامی فانی</p>
<p>بهار ذکر هر دو کرده گوید که هنگامه گیران ولایت درین</p>	<p>در اکبر نامه با این معنی آورده صاحب بهار نقاش برداشته و</p>
<p>گری هنگامه چون مردم رانشه کار بیند ورق گردانده</p>	<p>صاحب از حرف بخت بهار نگاشته مؤلف عرض کند</p>
<p>بر سر گالی آیند و گویند چراغ بعشق حضرات (محمد قاسم)</p>	<p>که مصدر اصلی که باستاند کلام ظهوری قائم می شود راج</p>
<p>درین مجلس فلک از مهر خورشید چه گرفته کاسه</p>	<p>است و بس و الف و ب نتیجه طبع آزمائی محققین باشد</p>
<p>دست از سه عید چه بدر یوزه نه هر ندریس ایامی بعشق</p>	<p>که بیرون را بدر قرار دادند و برودن را کردن و بعرفان</p>
<p>شاه میخا اهر چراغی به (خواجہ صفی) فتنه شب</p>	<p>راجست درین اصطلاح داخل کردند مصدری که قابل</p>
<p>غم بهر داغ می طلبم به بعشق لاله رخاں یک چراغ</p>	<p>ذکر است (بیرون بردن) است و بس که معنی (۳) فشا</p>
<p>می طلبم به صاحب اندر انقل نگاری بهار پسند است</p>	<p>کردن باشد شاعر گوید که دل من از آهن است پس جان</p>
<p>و تحقیقش از بی تحقیقی صاحب بهار عجم بهره مند و صا</p>	<p>من از رنگ بادی یعنی آهسته لی راحت جانی لازم است</p>
<p>بحر عجم بهین مصدر را به تقدم و تاخر الفاظ (چراغ بعشق</p>	<p>وی فرماید که اینهمه خواری خود را بوجه معرفت افشای</p>
<p>کسی خواستن و طلبیدن) در ردیف جیم فارسی ناختی</p>	<p>کنم و این کار سیت سخت (انتہی) پس نمیدانیم که هر</p>
<p>قائم و بر نقل تعریف بهار این قدر اضافه کرده (نقد</p>	<p>شش محققین بالاسنی اول الذکر را از کجا و کبکدام قرینه</p>
<p>خواستن گدایان از مردم) هم و خان آرزو و دلچسپ چراغ</p>	<p>پیدا کردند اگر معنی شعرا می فهمیدند اینقدر زحمت نمی</p>
<p>ولایت) - (چراغ خواستن) را نوشته می گوید که آنچه گدایان</p>	<p>کشیدند (ار و و) دیده و دانسته تحمل کرنا (۲) اربابی</p>
<p>از مردم خواهند از عالم نقد چنانکه در سهند و شان نیز</p>	<p>جنس که بهار و از تقریر کی برداشت کرنا (۳) افشا کرنا تا</p>

<p>بعضی اگر بایان از مردم چراغ خواهند (و جسد) چو پس فقیر نقشبند در یوزه گری نمی کند بلکه مصارف چراغ می نماید و چراغ در دست او برای رهنمایی سهروان است          آینه بزرگیم با مملکت عرض کند که تعریف بها در شب تاریک و غیر متناوب یکی از معاصرین عجم با گفت          و نقل عجم پیش منی ندارد و حقیقت جو یان را نشنیده که بر مانده سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران          می گذارد. و صراحت مزید خان آرزو در (چراغ هدایت) در شب تاریک سیر کوچه و بر زن می کردند و خانه بجان          این مصداق اصطلاحی را روشن نمیکند از اینکه ادا و اقامت اقل سکه مس یا چیزی از قسم غله و غیر ذلک بدریوز می          تاریخی این خبر ندارد از اینجا است که بعد از شنیدن کلام حمید گرفته. اهل خانه بطوع و رغبت خود بدست اطفال چراغ          قزویی معنی این امری نگارد. به تحقیق مان چراغ خوشتر و پیش می کردند و آنها از دو چراغ یک نشانی بر جای          طلبیدن) محاوره است معروف که (گدا بایان نقشبند) معطی بمرگشت خودی زدند و می گفتند که ای خانه تو          عجم دهند. شمس بدست. اشعار شیرین بر زبان. بدریوز روشن باد. اهل شهر انجور گدا بایان را (گدا بایان) شاهی          گری. خانه بخانه سیری می کنند و چراغ یعنی پول می طلبند می گفتند از اینکه در یوزه گری ایشان باعث رفاه خلق          می گیرند و همین را در هندوستان چراغی نام است می بود که غرابی راه رو را بواسطه چراغ ایشان در          معنی لفظی آن چیزی که منسوب بچراغ است یعنی چیزی که از برای مصارف چراغ به گدای نقشبند داده میشود          بعبه نیست که چراغی ببنی استمال عجم است که بر زبان این خدمت چیزی آبانها می دادند و جود ایشان گویا          هستند آن مستعمل است و اصل (چراغ) که درین مصداق مستعمل برای رهنمایی مخلوق بود که بجا و ضمه خدمت شکم پروری          است (همین چراغی باشد که بخدمت سخنانی باقی ماند. خودی که در (آینه بزرگیم) چهل سال گذشت که مادر</p>	<p>بعضی اگر بایان از مردم چراغ خواهند (و جسد) چو پس فقیر نقشبند در یوزه گری نمی کند بلکه مصارف چراغ          گدا بایانیکه میخواهند از مردم چراغ بد فیض از می در شب می نماید و چراغ در دست او برای رهنمایی سهروان است          آینه بزرگیم با مملکت عرض کند که تعریف بها در شب تاریک و غیر متناوب یکی از معاصرین عجم با گفت          و نقل عجم پیش منی ندارد و حقیقت جو یان را نشنیده که بر مانده سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران          می گذارد. و صراحت مزید خان آرزو در (چراغ هدایت) در شب تاریک سیر کوچه و بر زن می کردند و خانه بجان          این مصداق اصطلاحی را روشن نمیکند از اینکه ادا و اقامت اقل سکه مس یا چیزی از قسم غله و غیر ذلک بدریوز می          تاریخی این خبر ندارد از اینجا است که بعد از شنیدن کلام حمید گرفته. اهل خانه بطوع و رغبت خود بدست اطفال چراغ          قزویی معنی این امری نگارد. به تحقیق مان چراغ خوشتر و پیش می کردند و آنها از دو چراغ یک نشانی بر جای          طلبیدن) محاوره است معروف که (گدا بایان نقشبند) معطی بمرگشت خودی زدند و می گفتند که ای خانه تو          عجم دهند. شمس بدست. اشعار شیرین بر زبان. بدریوز روشن باد. اهل شهر انجور گدا بایان را (گدا بایان) شاهی          گری. خانه بخانه سیری می کنند و چراغ یعنی پول می طلبند می گفتند از اینکه در یوزه گری ایشان باعث رفاه خلق          می گیرند و همین را در هندوستان چراغی نام است می بود که غرابی راه رو را بواسطه چراغ ایشان در          معنی لفظی آن چیزی که منسوب بچراغ است یعنی چیزی که از برای مصارف چراغ به گدای نقشبند داده میشود          بعبه نیست که چراغی ببنی استمال عجم است که بر زبان این خدمت چیزی آبانها می دادند و جود ایشان گویا          هستند آن مستعمل است و اصل (چراغ) که درین مصداق مستعمل برای رهنمایی مخلوق بود که بجا و ضمه خدمت شکم پروری          است (همین چراغی باشد که بخدمت سخنانی باقی ماند. خودی که در (آینه بزرگیم) چهل سال گذشت که مادر</p>
---	--

<p>جند آباد ہم (نقشبندی عجبی) را دیده ایم کہ در شب تاریک          بجائے نامی آمد و محسوس اشعار فارسی می خواند۔ چیزی از آن          یاد داریم و ہدیہ ناظرین می کنیم (وھوھذا) میر مجبور علیہ السلام          بادشاہ نامدار و افضل و ناصر سکندر در نظام صفت شکار          خسرو و بجاہ را دستوراً و سالار جنگ و یارب این شاہ          وزیر دولتش پایندہ دارد و رہنمای خلق و عالم شد          چراغ نقشبند و ما پر سیدیم از کہ آغا این اشعار مال          تست گفت بخیر۔ میر محمد شفیع راست کہ ہم درین محلہ دارالافتا          می ماند۔ ما ہم می دانستیم اورا کہ یکی از عجیبان ہندو نژاد          بود (خدایش بیامزد) خیلہ طباع و شفیق تخلص می کرد۔ با          پر سیدیم از نقشبند کہ آغا درین محسوس نقشبند چہ چیز است          فرمود نام قلندر در یوزہ گری کہ بواسطہ ہمین چراغ در یوزہ</p>	<p>اعمالی کہ در یوزہ گری در عشق کسی باشد یا غیر آن ہمین          است حقیقت این مصداق اصطلاحی کہ پودہ از روی          واقعات تا بخشش بر افکندہ ایم و ما خدا این مصداق اصطلاحی          همان چراغی است کہ بالاکندشت حقیقت جو یاں بند          کہ تعریف محققین بالا چہ بود و چہ حقیقت این روی نمود          (ع) ہمین تفاوت رہ از کجاست تا بجا (ارو)          کسی کے عشق میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے بھیجک          وکن میں ایسے فقر کو نقشبند کہتے ہیں اور          صاحب آصفیہ نے چراغی پر لکھا ہے اسم ہونٹ نہ          پیشکش۔ نذرانہ۔ وہ نذرانہ جو چراغ کے نیچے رکھ دیتے          ہیں وہ نقدی جو چراغ جلانے کے واسطے دیجاتی ہے۔</p>
<p>الف) بعصاراہ رفتن ہو          ب) بعصاراہ رفتن ہو          از دو دین چراغ تینا و تہرکا نقشبندی می کند از اینجا          کہ اور نقشبند نام است (آدیم بر مطلب) کہ چراغ          خواستن) و (چسراغ طلبیدن) مصداق اصطلاحی          یعنی در یوزہ گری کردن بواسطہ چراغ و چراغی خواستن          تمام دران با یکدرد (محسن تاثیر) اندرین دشت          ہویشن بعصاراہ رو دہ مصلحت نیست کہ نشود کہ          پارا خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ب</p>	<p>اصطلاحی          بقول بہار و بحر          از دو دین چراغ تینا و تہرکا نقشبندی می کند از اینجا          کہ اور نقشبند نام است (آدیم بر مطلب) کہ چراغ          خواستن) و (چسراغ طلبیدن) مصداق اصطلاحی          یعنی در یوزہ گری کردن بواسطہ چراغ و چراغی خواستن</p>

<p>مشہور است مؤلف عرض کند کہ چنانچہ ستمناش          گوید کہ (۱) حاصل کردن است مثلاً درخت نشانده          حاصل کردن و صاحب بول چال یعنی (۲) تیار کردن          گوید مؤلف عرض کند کہ (۳) بجای آوردن است          چنانکہ گویند حکمش را بعل آورد یعنی تعمیل          کرد (۴) انوری (۵) ہر کرا فضل وی از شغل نماز          داد بدستخونہ نفس نباتیش در آورد بعل          ہم معنی سوم را پسند و موافق محاورہ دانند و ہر دو          اول الذکر را تعص تعقیب بالانہند (اردو)          عمل کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تعمیل کرنا۔ عمل میں لانا۔          کار بند ہونا۔ بجالانا۔</p>	<p>نکر و شہرت بر زبان معاصرین عجم کہ نیست و لاف را          باستنا و کلام حسن و خیر و انیم حاصل نیست کہ راہی کہ          تا اہوار و خطرناک باشد ہر وان عصا در دست گیر          و اول با عصا اہتان راہ کرد و قہم تی گذارند تا واقعہ          پیش نیاید و این عادت ذوی العقول است و غیر          ذوی العقول را بدین عادت منسوب کردن کنایہ از حماقت          تمام قدم نهادن) است در راہی یا کاری پس ہمین          است معنی این مصدر کہ ہر چاہی محققین بالانہند          خوشی نکرند تا اہل (اردو) کمال احتیاط سے قدم          رکھنا۔ کسی رستے میں یا کسی کام میں۔</p>
<p>بہر کسی گذشتن کاری   مصدر اصطلاحی۔ ہر          ذہ کسی کردن است و سپردن کاری کسی و اورا ذمہ          آں کردن (ظہوری) شاید بہرست درد مادی شود          ہلاک و این کار را بہرہ دار و گذشتیم (اردو)          کسی کے ذمہ کرنا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ کسی کو کسی          کام کا ذمہ دار بنانا۔</p>	<p>باعتل پر بخمدین   مصدر اصطلاحی۔ اندازہ          کردن و دانستن باعتل است (انوری) از بہر خاریا          و این معنی را باعتل پر بخمدین (اردو)          عمل سے اندازہ کرنا۔ سمجھنا۔</p>
<p>بعل آوردن   مصدر اصطلاحی۔ صاحب          کام کا ذمہ دار بنانا۔</p>	<p>بعل آوردن   مصدر اصطلاحی۔ صاحب          کام کا ذمہ دار بنانا۔</p>

<p>بر عظمت و پند گویند مقصود آنست که چون از عیب خود آگاه باشی بر اصلاح آن بسم بجوشی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو کر دکن میں کہتے ہیں "عیب سے خبر دار ہے عیب ہوتا ہے" یعنی جب کوئی اپنے عیب سے وقت ہوتا ہے تو اسکی اصلاح کرتا ہے۔</p>	<p>بہار کامل العیار بر آمدش (ملک حمزہ المتخلص بنافل بابا) خود ابو الفتح می گوید (بر خاطر خاطرت بخاری نرسد) از گفته من ترانقاری نرسد (هر چند طلای خاطر را عشق نیست) بی رحمت آتش بیاری نرسد (موقوف عرض کند که مقصود محقق بالا غیر از کامل العیار شدن و کامل العیاری طلائع ثابت شدن نباشد (اردو) طلا کا کامل العیار ہونا۔ اس کا کہر این ظاہر اور ثابت ہونا۔</p>
<p>بعیب خویش راہ بردن (مصدر اصطلاحی) واقف شدن از عیب خود است (صائب) بعیب خویش اگر اہر بردی صاحب بعیب جی مردم چه کار دشتی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو کر</p>	<p>بعیب خود مینا باش (مقولہ صاحبان خج نیزالافتادہ) و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال است موقوف عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان بطور بعینہ بہار گوید کہ لفظ عربی است و در تشبیہات مستعمل و گاہی بالفظ گویانیز آرد و گاہی بدون با ہم استعمال یابد و فرماید کہ این خالی از غرابت نیست (سیح کاشی) ہزار طعنے ز کج فطرت انکشی تو شیخ بعینہ رقم انتخاب را مانی (ملاطہر فریدون) این جہتہ سفیدان کہ سراپای کج اندہ در مزرع کائنات بی پریخ اندہ از طعنے نشینی ہمہ مسرت خورہ این قوم بعینہ کمانہای شیخ اندہ صاحب غیثات جی فرماید کہ بکسر اول و فون بسیج بحقیقت خود ذات خود صاحب اندہ نقل نگاہ ہر دو و این راحت عرب گوید بخیر عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند بطریق حرف تشبیہ کلی برای بیان این کہ شبہہ با مشبہہ بہر میز و قہر ندارد۔ اگر بالفظ گویا مستعمل شود و غیر از تکرار نباشد و بدون با جہز (بعینہ) مخفف این است کہ بجائش می آید</p>



(راهم دو) بعینه بقول آصفیه - عربی - بود بود - بود بود - و سیاہی - عین بین -

### مؤدده باعین معجمه

**بمع** بقول جهانگیری با اول مفتوح (۱) بمعنی گو (۲) نام بی صاحبان رشیدی و بران دهفت هم ذکر هر دینی  
 کرده و صاحب جان نسبت معنی دوم گوید که بمعنی بت است - صاحب ناصری می فرماید که مناک یعنی زمین است  
 و عالی و نام بی نیز و صراحت مزید کند که گویند شهر بغداد که اول دیهی بوده بنام همین بت موسوم شده بود  
 عرض کند که نقل قول کالمش بر بنیاد کنیم که همه متعلق بدوست خان آرزو در سران ذکر هر دو معنی بالا کرده گوید  
 که بمعنی اول مع بیم هم آمده - پس بخيال ما بهر دو معنی اسم جاد فارسی قدیم است و آنچه صاحب جامع  
 نام بی نمی گوید بلکه معنی بت می نویسد نسبت آن عرض می شود که نظر باعتبارش که صاحب زبانت آنرا صحیح  
 دانیم و جادار که بتی خاص را هم به همین اسم موسوم کرده باشند با بجه آنچه خیال است و معاصرین عجم پیشکش  
 کنند همین قدر است که اصل این مع بیم است بفتح اول و سکون ثانی بمعنی رزق که بعضی ثقی خوانند و  
 رودخانه را هم گویند و بضم اول آتش پرست را نامند پس فارسیان بر سبیل تبدیل میم را بوجه بدل  
 گردانید چنانکه عذوم و غنوب و دندون و بدنام هم پس بلحاظ ماخذ باید که بمعنی اول بفتح خوانیم و معنی دوم  
 بالقسم ولیکن آنرا که بمعنی دوم هم بفتح گفته اند تصرف محاوره پیش نباشد (ار و و) (ا) اذبا - مذکر (۲) یک  
 بت کا نام مع بیم است که در تسمیه بغداد است متعلق است - مذکر -

**بغا** بقول جهانگیری و رشیدی و بران و ناصری و جامع و سران و غیاث با اول مفتوح همین بیت  
 بانی بوده و آنرا بتاری مختص گویند (کمال استعجل) هر که در کون هند بغا باشد و در مری بشهر باشد  
 (میکم سوزنی) زن گفت این ملکان در کون بجای بروند این گیر مرده یک و بدنام بغا بود (تقران)

دربان تو ای خواجہ مردادش بخاک گفت ہاتھ نہ مراگفت مراگفت و تراگفت باگفت تا شجر اچلہ بنا باشد۔ اگر کہ  
 بہیتی دوسہ ہر خواند کہ این خواجہ ماگفت بہ صاحب ناصری گوید کہ بعد از تشریح ظاہر شد کہ این لفظ عربیت و  
 کبیرہ آئے بہنی زنا کردن و فرماید کہ این معنی اسبیت موافقت ندارد و مکرر گفت عرض کند کہ آغاز است  
 می گوئی کہ لغت عرب است بالکسر و صاحب منتخب ہم معنی زنا کردن آورده مگر نیدانی کہ برادبان تو کسر و  
 اول را بفتح بدل کردہ مفہوس بہنی ہیز استعجالش کردہ اند چنانکہ در کلام ہر سہ استادان فرس گذشت پس  
 در ابیات فارسی زبان مرافقت معنی زنا کردن چرامی طلبی و توجہ بسوی تفسیر صحیح نمی کنی (اردو) چنانکہ کچھ لغت

<p><b>بخا جاوہ</b> اصطلاح۔ صاحب بول چال می فرماید کہ          مراد بول براہ یعنی راہی را گویند کہ سطح زمین را کند          درست کردہ باشد موکلف عرض کند کہ معنی لفظی این          راہ مختل است و گنایہ از راہی کہ از سطح زمین بہت و          عمیق باشد۔ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم          تصدیق نہیں کنند و گویند کہ در بعض مقامات بخا</p>	<p>سطح راہ آندہ در عمق زمین قائم کنند۔ مخفی بہا و کہ          جاوہ لغت عرب است و بقول منتخب تفسیر          دال راہ بزرگ و شایع عام۔ معاصرین تفرقہ          انداز زبان این مرگ کردہ را داخل محاورہ کردہ          اند و عرض آئند کہ از راہ عمیق کار گیرند (اردو) وہ آئند          اور ملک جس سطح زمین سے بہت ہو۔ مذکور۔</p>
---	---

**بخار** بقول صاحب روزنامہ (بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار) رودبار و خلق البحر۔ صاحب  
 بول چال گوید کہ بضم اول و بربادیت داد تو فارہم بہم یعنی می آید و فرماید کہ لغت ترکی است موکلف  
 عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است این را بہ زای ہوتو عرض را ہی مطلقہ آخری آورد و گوئی  
 کہ معنی این حلقوم و حنجرہ و قلیج ہم و فرماید کہ بدون و او بضم اول ہم آید پس متحقق شد کہ فارسیان بہ  
 تبدیل زای ہوتو را خبر بہ ای مطلقہ چنانکہ بزرگ و ہم مغرس کردہ اند و (اردو) بار کہ اصطلاح فارسی



ہمہ مرادف یکدیگر است و همچنین است (خلیج عدن) و (خلیج تانار) باجماع محققین فارسی زبان از جغرافیہ عالم  
محققین (خلیج فارس) یا خلیج عدن و تانار نکرند کہ چه چیز است و (رود بار) را مرادف خلیج ندانستند و از نسبت  
معنی خلیج ہم خبر بداشتند نتیجہ ہمین غفلت است کہ معاصرین عجم بضرورت استعمال از لغت زبان خود بی خبر ماندند  
و از لغت ترکی بتار بر سبیل تفریس بتار را بر اسے مطلقہ آخرہ استعمال کردند صاحب روزنامہ کہ در  
ترجمہ آن رود بار و مطلق البحر را نوشت احسان اوست کہ از لغت قدیمہ خبردار کرد (اردو) خلیج بقول صفیہ  
عربی۔ اسم کوٹٹ کھاڑی یا وہ قطعہ آب خوشگی کو دور تک کاٹا چلا گیا جو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ۔ موقوف  
عرض کرتا ہے کہ اس تعریف میں ہم اس قدر تبدیل کی ضرورت پاتے ہیں کہ سمندر سے جو شاخ نکلے دور تک مثل  
ندی یا نہر کے خوشگی کو کاٹتی ہوئی چلی جائے اسی کا نام خلیج ہے جیسے خلیج فارس اور عرف عام میں (خلیج بنگالہ)  
کی اصطلاح غلط ہے اس لئے کہ اس کا انگریزی ترجمہ (بنگال گلف) نہیں ہے بلکہ (بے آن بنگال) ہے  
جس کا صحیح ترجمہ (بنگالہ کے سمندر کا ٹکڑا) ہے جسکی شکل اور درازی مثل ندی یا نہر کے نہو۔ پس صاحب  
آصفیہ نے لفظ خلیج کی مثال میں (خلیج بنگالہ) کی جو مثال لکھی ہے وہ غلط ہے بلکہ خلیج فارس اور  
خلیج تانار اور خلیج عدن اس کی مثال ہے۔

بغارت بردون	استعمال بمعنی بردون بینا	بغارت شدن	استعمال لازم مصدر گذشتہ
وغارت کردن است (انوری ۷)	بغارت بردون	(انوری ۷) جان نو دادتش را حالی ہوا	
یک جہاں دل بہ بست را گو کہ آخر ترکما است	بغارت شدہ باز آوردہ (اردو) غارت ہونا		
(اردو) غارت کرنا دیکھو بردون خانہ۔	بقول آصفیہ۔ گشتا۔ تاراج ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔		
بشار و اوائل	اصطلاح۔ بقول رہنما جلالہ مستقر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار دریا (با سفیر)		

نام است که در شطرنج واقع موقوف برض کند که موقوف گنام سکندری خورده است آنچه شاه در روزگار  
خود ذکر (بخار و دانیال) فرموده مقصودش (دوره دانیال) است که آنهم چهارم را بخار واقع که در انگلیسی زبان  
از (دور دانیال) گویند و از جزایرهای ترک که معلوم می شود که (الف) (دور دانیال) (دور دانیال) (دور دانیال) (دور دانیال)  
لفظ چهارم را انگلیسی زبان و در وینم جدا گانه نام است یعنی (الف) نه میت که قلمم (ایمین) را که بعضی  
آنها بجز این هم گویند و در مغرب ترک واقع است با قلمم ما توره که در شمال ترک واقع و اصل کند و است  
چهار فرسخ درازی دارد و (ب) نهری دیگر که قلمم ما توره را با بحر اسود و نسبت (دوره دانیال) گویند که این  
دوره را دانیال بنیبر درست کرد و از اینجا است که آنرا بترکیب اضافی منسوب به و کردند و بقول محققین انگلیسی  
موسوم است بنام (دور دانیال) شهر آره که از سلاطین روم بود و حالا ترکان آنرا (بخار سفید بوغاسی) نامند  
و آنچه در انگلیسی زبان این را (دور دانیال) نام است گویند که در آن هم نام بنیبر دانیال را داخل است که  
همین بنیبر انصاری (دانیال) گویند به دال هندی (والله اعلم بحقیقت الحال) با جمله معاصرین هم  
از زبان خود (دوره دانیال) را داخل محاوره حال نکردند بلکه عوض دوره - لفظ بخار را محاوره معنی بنیبر گرفتند  
(اگر چه معنی آن خلیج است چنانکه بجایش گذاشت) پس ازان مرگب کردند با (دور دانیال) که مغرب (دور دانیال)  
انگلیسی است به تبدیل به دور دال هندی با دال به و زیادت الف بعد دال روم - عوض فتح پس (دور دانیال)  
(دور دانیال) مرگب اضافی است و در محاوره معاصرین عجم به دون اضافت مستعمل - این است حقیقت این لغت  
همه چیز که صاحب این حقیقت جوین فارسی زبان را به ترکستان برد و ای برین مصلحان زبان که (دور دانیال)  
(دانیال) را که لغت خوشی و مرگب اضافی بقاعده فارسی بوده ترک کرده تفریس کرده را در محاوره خود به  
که در این حال فراموشی کند و این نتیجه کم التفاتی و بی خبری عجیبان بر زبان خود است و پس (دور دانیال)

نذر۔ ایک نہر ہے قطنطنیہ کی چہاڑوں میں سے گزری ہے اور بحر اچین اور مارمورہ کو باہم ملاتی ہے جس کی فراز ۲۷ میل ہے۔ صاحب انسائیکل پیڈیاڈ کہا ہے (دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جن پر دو قلعے واقع ہیں ایک کا نام (ڈارڈنس) ہے جو ایک رومی شہزادے سے موسوم ہے۔ اور دوسرے کا نام (ٹیس) دو ٹوٹا ناموں کو ملا کر اس نہر کا نام (ڈارڈنلس) رکھ دیا گیا۔ ترکی میں اسکو (بحر سفید بوقاسی) کہتے ہیں) بعض لوگ اسکو دانیال پیغمبر کا بنایا ہوا درہ کہتے ہیں اور ہند میں یہی شہور ہے (واللہ اعلم)۔

**بغاز** | بقول سروری باغین مجہ بروزن ہزار (۱) چوبی باشد کہ در و درگان و رحین شگافت چوب در رخنے آں نہر (شمس فخری) عدد و شکاری کر و بست و باز و خمش چہ کند بہ تیشہ شکار حادثات بنغاز چہ و فرماید کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ کفشگران در پس قالب نہر بچہ اندام کفش صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کرڈ می فرماید کہ بروزن طراز است و بجای حرف ثانی فاہم آمدہ صاحب غیاث صراحت کند کہ بکسر اول است و بذکر معنی اول گوید کہ بہ رای ہلکہ عوض زای مجہ ہم نظر آں صاحب ناصری بکسر اول صراحت مزینہ کہ کفشگران بر ای کشادہ شدن کفش این را میان کفش و قالب می گذارند و در و درگان بوقت اترہ کشیدن تا شگاف باز ہم نیاید و زو و شگافتہ شود (۳) ترا نیز بخائیم و چون ترا نیز خشک چہ خار ہا داریم چون نوک بنغاز چہ و بقول بعض گوید کہ بیای تازی مفتوح و فاواری ہلکہ صیح باشد و فرماید کہ ایشان غلط کردہ اند چرا کہ بازای مجہ صیح است کہ شمس فخری باقوانی زا آورده۔ صاحب جامع گوید کہ بہ بای فارسی ہم آں کہ می آید و بروزن پیاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ تا چارمی طراز کہ (۳) نام نہری است و صاحب برہان بذیل بای فارسی می فرماید کہ صاحب مؤید بہ رای ہلکہ آخر بروزن ہزار آورده مکتوف عرض کند کہ غار بقول برہان در فارسی زبان معنی شگاف و (باز شدہ) می آید پس چینی کہ بوقت اترہ کشی در شگاف

چوب گذاردند آنرا فارسین با موتده که افاده معنی در کند - بنام نام کردند و معنی فعلی این چیزی که در شگاف است  
پس این کنایه است و معنی دوم مجاز آن که چیزی که در غلای کفش پس قالب گذاردند آنرا هم به همین اسم  
موسوم کردند و آنچه به بای فارسی می آید مبتدل این چنانکه است و آنکه به رای هله عوض زای هون  
فوشنه اند سکندری خور داند و جادار که آنها غار را در افاغین جاداده باشند که شگاف که است و لیکن هون  
در غار به زای هون بهی شگاف - ضرورت ندارد که بنام رویم در شگاف که کار گیریم نسبت معنی سوم غزل  
می شود که محقق بی تحقیق طبع را نه گفته و این معنی طبع نیست ترکی زبان است که صراحت کافی بر تبار کرد و ایم  
که به رای هله آنرا گذشت - خان آرزو در سر لاج (بنام) به بای فارسی و رای هله در آخر عوض زای هون بهی  
اول و دوم آورده و درین ردیف مرثیه این نیست که ترک کرده و درین نیست که از اخلاقی خبر است و ترک  
این لغت و درین ردیف تمایز و طرفه با جرات است و آنچه صاحب بر زبان این - بقای و دوم عوض غنین  
مجموعه هم گفته اند که به این گوید که آن به رای هله در آخر آید و همین نیست که آنهم مبتدل این است که غن  
مجموعه مبتدل باشد به فایان که غلیو و فلیو و رای هون مبتدل شد به رای هله چنانکه در متن - به رای هله که مبتدل  
آورده اند چای به باخته نبرده اند که موتده که افاده معنی فی که را نامافسوس باشد و این معنی که در این پس کاف  
بکوش برای آنست که چون کفش را بلبه و و شک شود بواسطه همین چوب به بای هله که کفش را سانی بیرون  
کرده می شود و در روی را و ده گودی - بوز کشی - که وقت شگاف و در نامافسوس باشد و این کوش بهی است  
به موتث (۲) ده گودی به موتثی به بای هله که خلاصه این است که را انداخته اند و این کوش بهی که موتثی بهی است  
به سانی که انداخته خارج به بیله (۳) و کعبه بخار -

بنام مبتدل موسی و بهی که در این کوش بهی است و این کوش بهی است و این کوش بهی است و این کوش بهی است

بیابانی و صاحب ناصری فرماید که آن از جنس اهرمن و دیو حیوانیست که در بیابانها مسافران را براه خطا برد و  
 هلاک کند (حافظه) دور است سر آب درین بادیه همدار و تا غول بیابان نرسید بسراست صاحب  
 اند نقل نگارش و صاحب شمس (و بنامه و بنامه) هر دو را بدین معنی لغت عرب گوید و صاحب اند صراحت  
 کند که فارسی است صاحب منتخب و دیگر لغات عرب ازین لغت ساکت و صاحب مؤید بحواله فرهنگ علی گنجی  
 (بنامه) را بنون عوض بهمین معنی آورده و گفته بایش می آید و در نسخه ای دیگرش عوض بنامه - بنون) (بنامه)  
 به بهمین چهارم نوشته - آن مطبوعه مطبع نو کشور است و این نسخ قلمی می گویند عرض کند که سند ناصری خلاف  
 موضوع است که تحقیق بنامه کند و مندرغول بیابانی پیش می کند - عجبی نیست که همان شیطان را دیو حیوانی (او را  
 از راه بر غنیمت است که فرو درند این گرانمایه نسخه اش را از کجای می یافتیم خدایش بیامرز - باجمله اتفاق محققین  
 پاینده فارسی زبان سیما ناصری و سروری و جامع و برهان که هر سه اول الذکر از ان اذایل زبانند این را  
 اسم جامد فارسی زبان قرار می دهد و سکوت محققین عرب مؤید آن ولیکن وضع لغت تقاضای آن می کند که  
 ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی ذکر این نگارنده اند لایکی از معاصرین ترک گوید که بنامه بنون چهارم بر زبان ما  
 به همین معنی مستعمل است ولیکن ما این را لغت (بان خود ندانیم عجبی نیست که فارسی باشد) (تقریر کلامه) و ظاهر  
 است که ذکر بنامه بنون غیر از مؤید مطبوعه صاحب شمس و دیگری از محققین فارسی زبان نگردد خیال ما این است  
 که بنامه بنون اصل است و بنامه به بهمین بدلتش چنانکه کجین و کجیم و پان و پام اکثری از محققین لغت  
 بدلت را جامی دهند و لغت اصل را می گذارند - و همین است صورت حال این لغت و بنامه مرکب است از  
 بنان که مبتدل منان است و های نسبت به صنی چیزی که منسوب با تش پرستان است یعنی دیو آتش نماز  
 غول بیابانی که فارسیان بقول برهان آنرا (دیو غول) و (دیو غولی) هم گویند همین قدر است که شب در دشت



ویران گلوله های آتشین از دور می نماید که حرکت کند در هوا - راه روان بپایند آ بادی نزدیک شوند و هیچ نیاید  
جز آن غلوله های متحرک و خوف زده می شوند و شیطان و دیو آتش خیال می کنند و محققین حال آنرا غیر از خود  
و کس باصفی و س که لغت لاطینی یا یونانی است قسمتی از ماده آتشین که در استخوان حیوانات پدید می آید و چیز  
دیگری نمی دانند و چون این ماده از استخوان حیوانات مرده جدا می شود در هوا مثل مشتله حرکت می کند و بالاخر هوا  
او را می برد پس همین است غول بیابانی که صاحب ناصری از جنس اهرمن و دیو حیوانی خیال فرموده - آنچه  
مسافران را هلاک می کند خوف بیچارگان ناواقف از حقیقت است که در عالم تنهایی بر عقیدت ناصری دیو  
شیطان را مقابل خود می دارند و خوفش بسیار و هلاک می شوند و آنکه مسافران را بقول ناصری براه خطا برد -  
اندیشه و خوفشان است که از دور این مثل را با جماعه دزدان یا همون (پدر سوخته شیطان) خیال  
کرده بالا رفته راه راست را گذاشته می گذرند و راه منزل را فراموش می کنند - یکی از معاصرین می گوید گفت که در راه  
ایران مسافر بودم در شب بی مهتاب میرفتم براه و خبر دار بودم که منزل مقصود به دست راست است نصف را  
طی نکردم که از دور دو سه چراغ روشن دیدم و غرق تحیر شدم و نیک میدانستم که غیر از منزل مقصود و مشی  
راه نیست یقین کردم که مجمع سارقان می آیند که راه کشیدم از راه و تیز و تند می رفتم قریب بمنزل رسیدیم و دست  
و دست راست باز آزار چه اسخ از دور بر نظر آمد مطمئن شدم که آنچه شنیده بودم مقصود شدیم هرگاه قریب  
رسیدیم دیدم که دهنه آتش پرستان است و آگاه بودم که این دهنه از منزل مقصود من و فرسخ مسافت دارد  
و لیکن از مشاهده اش که سر نیزه حیران شدم و خیال کردم که کسی از پارسیان مرده و دستران قوم آتش اورا  
آورده اند تا در دهنه سپارند - پس باید که اینک که شریک شان شوم بالای دهنه رفتم چون کسی را ندیدم  
مثل با هم روشن نماند خیمه پریشان شدم و افغان و خیزران بمنزل مقصود خود رسیدیم و بایاران را خود را

واقعه کردم نشیندی که دند گفتند که ارواح کا فرمان مرده آهمن شده دیگر هیچ (انتحی) صده) بنده عرض میکنم  
 که این جهان آهمن بود که صاحب ناصری ذکر شد که دو آن همان مشغله بود که از نو سفر و استخوان های فستق  
 و خمه در هوا روشن بود و تا آنکه سیاره مسافر داخل و خمه شد هوا او را ببرد و مسافر جا بل اگر قوی القلب می بود  
 می شنیدیم که مرده این است حقیقت این بحث (بنامه) که همه محققین با نام و نشان حق تحقیق را ادا  
 نکردند و خان آرزو و صراج اللغات ذکر این مثل شیطانی را در زیاده از یک سطره نوشت (ار دو) غول  
 بیابان بقول اصفیه - فارسی - اهرم مذکر - چلاوا - اکیا بیتال - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان  
 (آتش) میری حشت نے چرخ را جو سمجھالے ہے آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان رہ گیا ہے  
 بقول انند جواله فرهنگ رنگ بفتح اول و ضم نون اسپ تیز گام و خوش قدم را گویند  
 دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معلوم میشود که این مرکب است از لفظ بقا که در عربی زبان بالفتحه  
 بمعنی خواستن است و بعضی بالضم گفته اند پس فارسیان آنرا بمعنی حامل بالمصدر گرفتند یعنی خواهش و  
 نوش بمعنی خود است که اسم مصدر و حاصل بالمصدر نوشیدن باشد چنانکه (خورد نوش) پس معنی لفظی این  
 (خواهش خورد نوش) است و اسپچه نوش قدم و تیز گام را کنایه گفتند که سوارش خواهش خورد نوش پسند  
 کند و اشتها ی طعام افزاید بدون مندر استعمال این را تسلیم کنیم که معاصرین محققین اهل زبان ادین ست  
 و صاحبان تحقیق هند نیز ادهم ذکر این نکرده اند (ار دو) قدم باز اور تیز گام - گھوڑا - مذکر -

<p>بقول نویسنده همان بنامه که بهیم خوش من گزشت اصل است و آن تبدل این چنانکه بام و بان و نیم و کچن</p>	<p>و اشاره این چهار آنجا کرده ایم و صراحت ما خدایم که این (ار دو) دیکھو بنامه</p>
<p>بقول رهنما جواله سفر نامه ناصر الدین شاه قاجار آواز که تو را گویند چنانکه هندیان عشر غول مورو</p>	<p>بقول رهنما جواله سفر نامه ناصر الدین شاه قاجار آواز که تو را گویند چنانکه هندیان عشر غول مورو</p>

عرض کند کہ اگر آوازش را ناخذ این گیریم صدای بغضخونی براید البتہ آواز غمخون پیدا می شود و لیکن پیش  
معاورہ مجال دوم زدن نیست و این معاورہ معاصرین عجم است باشد کہ کبوتر شیرازی در آنجا همین آواز کند  
(ارو) غمخون بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ کبوتر کے بدلنے اور گوبخنے کی آواز آپ فرماتے ہیں کہ کھٹو کھٹو  
خٹلون بولتے ہیں۔

**بغاف** | بقول اندر محمد الہ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) تیر پس درو (۲) قفل و در (۳) بمعنی دست بند پای  
کودک گہوارگی کہ مہربا آنرا تا ط خوانند۔ دیگری از متقین فارسی زبان ذکر این کثر صاحب منتخب بر قفا  
گوید کہ بالکسر خرقة کہ دست و پای کودک بآن بندند و در گہوارہ خواہند مولفت عرض کن کہ غیر مرکب ہم  
جامد فارسی قدیم می نماید معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون ت استعمال تسلیم نہ کنیم (ارو) (۱) و (۲) و (۳)  
بکمل (۲) قفل بگز (۳) وہ کپڑا جس سے بل بچہ بچے کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر گہوارے میں سلاتے ہیں۔ مذکر

**بغاف** | بقول برہان باتی درشت بروزن جفاک (۱) کلاہ را گویند و در (۲) بمعنی فرجی ہم و فرمایند کہ معنی  
دوم بجای فرجانی طای خطی ہم آید صاحب جامع ہمزبانہ صاحب ہمت بر ذکر معنی اصل قانع و گوید کہ  
بمعنی باطای خطی ہم از نظر گذشت۔ خان آرزو در سراج لغات را بطا عوض نشانہ بمعنی کلاہ نوشتہ و لفظ  
را بمعنی بخلند و کلاہ و سجوا کہ تحفہ بمعنی فرجی ہم آورده گوید کہ کلام محمد عصار از بمعنی ابائی کند (رح) بغرفش  
سر زاری کرد و لغات و فرمایند کہ از اینجا معلوم میشود کہ بغاف بہ فرجانی لغت علیحدہ است بمعنی مذکور و فرمایند  
کہ چون طواقم در فارسی نیست زبان دیگر باشد (انہی) مولفت عرض کن کہ فرجی در فارسی زبان  
نوعی از قبای بی بند است کہ کشادہ باشد از پیش و بعضی بکہ افراشد و بیشتر بر فرج و جامہ و پوشندہ و پناکہ  
صاحب غیاث بحر اللمین بکبری نوشتہ (پس بغاف منقذ و بدل ل) (بغلط است) است و بغلطاقی کہ

از بقل و طاق یعنی اکسٹ و طاق در عربی زبان بقول منتخب بمعنی محراب و نوعی از جاہا پس فارسیان کلاہ  
کنا یہ محراب بقل گفتند کہ سہیت مجموعی این مشابہ بقل است و مثل محراب و بلحاظ معنی دوم طاق کہ بالاندک  
شد آن جا مہ مخصوص راہم کہ فرجی نام دارد (طاق بقل) نام نہادند یعنی طبعی کہ ہر بقل کشادہ می باشد و  
نکمہ و بندہ دار و پس از ان فارسیان این مرکب مفرد را بہ تبدیل طاق حلی بہ فوقانی بقل تاق کردند و پس از ان  
بحدف لام بفظاق و بفتاق شد۔ اینست حقیقت این لغت و بفظاق و بفتاق و بفتاق خان آرزو  
باستند و کلام مجرد عصارہ طرفہ منطقہ پیش کردی پریم ازو کہ اگر در کلام مجرد عصارہ بفظاق بمعنی کلاہ باشد دلیل  
آن نیست کہ بمعنی فرجی نباشد سند پیش کردہ توہرایی معنی کلاہ است و بس و ہرایی معنی فرجی قول جامع سند  
را ماند کہ محقق عجمی مرتبہ بلند دارد از سخن سنج عجم۔ فتاقل (اردو) (۱) ٹوپی۔ ٹوٹ (۲) ایک مخصوص لباس  
جس میں بند اور بٹن نہیں ہوتے۔ جیسے عبا اور شایہ جو عربوں کا ایک لباس ہے اور ترکوں نے سینہ پر  
ایک بٹن قائم کر کے چوٹہ بنا لیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چوٹہ پر فرمایا ہے کہ (ترکی) عبا اور عبا پر فرماتے  
ہیں ایک عربی پوشاک کا نام۔ جبتہ۔ چٹہ۔ مولف عرض کرتا ہے کہ آپ نے تسامح فرمایا ہے عبا اور جبتہ  
آگے سے کھلا ہوتا ہے اور جبتہ سلا ہو اشل قمیص کے۔ پس جبتہ اور عبا میں بہت بڑا فرق ہے۔ البتہ عبا اور  
چوٹہ قریب قریب ایک ہیں اس قدر فرق کے ساتھ کہ عبا کو گلے کے پاس صرف ایک بٹن ہوتا ہے اور اس کی  
اہل کہ شایہ بھی کہتے ہیں اور چوٹی کا بٹن سینہ پر ہوتا ہے۔ عبا کا رواج عرب اور عجم دونوں میں ہے اور چوٹہ  
زیادہ تر افغانستان اور ترک میں مستعمل ہے۔

بغیر | بقول شمس بمعنی (۱) جامہ و جامہ بسبز رنگ و فرمایند کہ لغت فارسی است و صاحب انسہ بحوالہ  
غیاث گوید کہ بالضم (۲) جامہ بند معروف را گویند و لغت ترکی است صاحب فذالی کہ از علمای معاصرین عجم

بود میفرماید که پارچه اسیت با اندازه یک گز چار گوش که زخت را در آن می بندند و چون بسته شود (بنجه بسته) می گویند  
مکولفت عرض کند که لغت ترکی زبان (بوغچه) به واد است یعنی جامه بیج چنانکه صاحب لغات ترکی ذکرش  
کرده و صاحب کنز هم و بنجه بدون واد و باجم عربی است چنانکه صاحب سوار السبیل آورده و بنجه بجن  
واد و باجم فارسی - سفرش چنانکه پیش است ازینجاست که صاحب فدا فی این را با لغات فارسی جاداد  
(اردو) را (کپڑا یا سبز کپڑا) مذکر (۲) بوغچه - بقول مصنف - فارسی - اسم مذکر - و هر سیاه و اکپڑا جیم  
توشک یا دین باند حکر رکته پس - گنطری کا کپڑا - بند هئا - گنطری هاری رله میں یہ بقیچہ کا ترجمہ نہیں ہے  
دکن میں بقیچہ اس مربع کپڑے کا نام ہے جس میں عربی پوشاک لپٹ کر محفوظ کرتے ہیں - صاحب مصنف نے سکو ترک فرمایا ہے

<p>لغات ترکی فروش و نهالی را گویند و توپچی خادی که آفاقی که همان کسی شود توشک و فرش با او بود و بنجه کش خادی را نام است که لبوسات را در بنجه محفوظ کرده با او می باشد پس هر دو را مراد یکدیگر دانستن درست از آنکه خیال محققین بالا (اردو) بنجه بزار اس شخص که سکتے ہیں جو لبوسات کا بنجه سرچر لئے ہوئے جاتا ہے</p>	<p><b>بنجه کش</b> اصطلاح - بقول بهار بفتح کاف تازی خدا شکاری که جامه را با خود گرفته در جلو و در فرماید که آرد و در عرف حال توپچی گویند (میر خسرو) خا درگاه ز دیوان بار شد بسو بنجه کش و چتر دار صاحبان بجز و مانند رافل نگاری پسند است مکولفت عرض کند که توشک لغت ترکی است و بقول صاحب</p>
--	---

<p>بنجه او جام می دهد و از کساں آرید یاد به صاحب رشیدی نسبت معنی اول سبوا ای صمعی می فرماید که ترجمه عطیة التضم است در اصل دبی بود که بنام آن بت آباد کرده بودند و بقول بعض گوید که در اصل (باغ داد) بود یعنی جای دادری نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید که (خط بغداد) گویند صاحب</p>	<p><b>بغداد</b> بقول سروری با بفتح (۱) نام شهری مشهور و (۲) نام خطی از خطوط جام جم (خاقانی) و جمله خط بنجه او جام می دهد و از کساں آرید یاد به صاحب رشیدی نسبت معنی اول سبوا ای صمعی می فرماید که ترجمه عطیة التضم است در اصل دبی بود که بنام آن بت آباد کرده بودند و بقول بعض گوید که در اصل (باغ داد) بود یعنی جای دادری نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید که (خط بغداد) گویند صاحب</p>
--	---

گوید که شهرست از عراق عرب و بر وجه تسمیه آخر الذکر قلن و نسبت معنی دوم می فرماید که نام خط دوم است از حاتم  
جمشید و نیز (۳) کنایه از شکم - صاحب جامع نسبت معنی اول می فرماید که این باغی بود که نوشیروان هفتم و  
یکم فقه دران باغ داد خواهی می کرد و ذکر معنی سوم هم کرده از معنی دوم ساکت - صاحب غیثا بذکر معنی اول  
ذکر معنی سوم بوجهالشرح گل گشتی کرده گوید که بنحوی اصطلاح لوطیان است و بجهت که مصطلحات می طرازد که (۴)  
بمعنی کهنه و خراب و (۵) کنایه از پیاپی شراب که پرومالا مال باشد - صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر معنی  
اول کرده فرماید که شهرست آبادان کرده - امیرالمومنین منصور بن علی بن محمد الشریع عباس رضی الله عنهم که  
شخصت هزار گریه داشت و پیش از آبادانی او را (باغ داد) گفتندی از آنکه که نوشیروان هفتم دران  
باغ مظلومان را با انصاف رسانیدی و چون آنجا شهر بنا کرد و الف را ساقط کرد و دهنه صاحب ناصری بذیل تیغ  
ذکر این کرده و بذکر وجه تسمیه اول الذکر نسبت و وجه تسمیه دوم گوید که پیروان مزدک را که اختراع در دین یزدانیا  
کرده بود و غالب گشته نوشیروان دران باغ با اکابر اهل آن نه هب برداشتند لاجرم به باغ داد مشهور شد و فرماید  
که اکنون از مشاییر بلاد است در کنار رود و بلی که اکنون بدجله مشهور است - در زمان بنی عباس بنی هاشم  
آبادی رسیده و درین ایام جمعیت آنجا تخمیناً بهشتا و هزار کس می رسد و بانی آن ابو منصور و او بنی (انوری  
ص) خوشنواهی بغدادی فضل و هنر که کس نشان ندهد در جهان چنان کشور و نسبت معنی دوم می  
فرماید که (خط بغداد) است نه بغداد چنانکه سلمان گفته (ج) روز عید است و لب و آیم بهار و ای پسر  
کشتی می تا خط بغداد بیاید مولف عرض کند که تیغ بالفتح در ترکی زبان بدون الف بمعنی باغ آمده و در  
رسم الخط بالای آن الف خبر و هم می نویسند که علامت فتح باشد چنانکه صاحب کتبه نوشته پس جاد دارد که وجه تسمیه  
آخر الذکر ترکان این را بدون الف بنده غین مجبه (بغداد) گفته باشند و بر زبان فارسی هم مستعمل شد و جاد دارد

کنج را مخفف باغ گیریم و به ترکیب اضافی فارسی علم داریم لیکن استعمال این بدون اضافت غین است  
و معنی دوم را در مجرّد لفظ بغداد تسلیم نکنیم صاحب سروری سندی که از خاقانی پیش کرد در آن هم خطا  
است نه مجرّد بغداد و سکوت صاحب جامع از معنی دوم و صراحت تا صریح نسبت (خداوند) و تقاضی آنست  
که تسامع سروری و برهان هر دو داریم که ذکر سنی دوم در اینجا کردند و معنی سوم ستاره باشد که شکم را بنام  
شهری نام زد کردند - قول صاحب جامع اعتبار را شاید که صاحب زبانست (سلیس ع) محسب نبود که بغداد  
خراب است به و از این است (بغداد و خراب و کهنه) که بجایش می آید که صراحتش چه بخاکسیر کم التثانی صا  
غیاث که معنی چهارم نوشت و حواله داد به مصطلحات و صاحب مصطلحات یعنی واره مجرّد بغداد را به معنی  
کهنه خراب نه نوشت - بلکه بغداد و خراب و کهنه را کنایه قرار داد که بجایش می آید و برای معنی پنجم بیان کرد و  
هم مطالب سند احتمال می کشید و در آن تسلیم نکنیم معنی شود که از کلام خاقانی سکندری خورده است  
(ار و) (۱) بغداد و کهنه شهر شهر کلام (۲) جام جمشید که یک خط کو صاحب سروری نے بغداد کہا ہے  
(۳) شکم و کچھ شکم (۴) کهنه خراب (۵) شراب کا پیالہ جو بھرا ہوا ہو - نہ کرے۔

<p>بغداد خالی اصطلاح - بقول بہار مراد (بغداد خراب و کهنه) (۱) کنایہ از ساغر خالی و (۲) شکم خالی و فرماید کہ این مقابل (بغداد و کهنه) است - صاحب می فرماید کہ (۳) اگرنگلی و خلوی سده و نسبت معنی اول می گوید کہ ساغر خالی نہ شراب باشد - صاحب غیاث نقل نموده و صاحب جهانگیری در تحقیقات مذکر گذشت لیکن این کنایہ را بدون سند استعمال</p>	<p>معنی دوم گوید کہ (۳) اگر سده باشد و خیال می کنیم کہ معنی دوم را بدون اضافت می خوانند خان آرزو در سراج نقل معنی اول و دوم کرد - معنی اول عرض کند کہ اگر چه موافق قیاس است کہ (شکم و ساغر خالی) را بغداد خالی گویند و بکنند بغداد و معنی شکم و ساغر بجایش تسلیم</p>
---	--

<p>نه کنیم که معاصرین عجم ازین سبک و تحقیق صاحبان          و کرامین نکرده اند و تحقیق پسندان هند نیز اوسندی نیارند          و معنی سوم و چهارم را غلط دانیم که بلحاظ لفظ هم درست          نیست و سند استعمال هم ندارد (ار دو) (۱) خالی ساغر خالی          پیاله. مذکر (۲) ده پیٹ جو خالی ہو۔ مذکر (۳) جھوک بھوکٹ (۴) جھوکا          بخدا و خراب   اصطلاح - بقول سروری در ملحقات (۱)          کنایه از شکم خالی و گرسنه (بمعنی ۵) بخدا و خراب از          خواسان چه مسموم کنیم بنام بزرگ چه صاحب جهانگیری هم          در ملحقات این را مراد (بخدا و خالی) گفته و صاحب          ناصری هم در ملحقات خان آرزو در سراج بذکر معنی اول          (۲) ساغر خالی هم نوشته و ارسته گوید که بمعنی (۳) گرسنه          شکمی و خلکو معده صاحب بحر نقل و ارسته کند در معنی سوم          و ذکر معنی دوم هم فرموده و صاحب مؤید بر معنی اول          قانع و صاحب برهان ذکر هر سه معانی کرده مؤلف          عرض کند که ما بلفظ بخدا و معنی شکم را استعاره تسلیم کرده          ایم و معنی ساغر با بدون سند قبول نکرده ایم همانا این          ترکیب توجیهی است و معنی اول موافق قیاس و معنی دوم</p>	<p>را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که تحقیق اهل زبان          چنانکه در معنی پنجم بخدا و سکوت و رزیده اند همچنان          در اینجا هم و طبع آزمائی و ارسته نسبت معنی سوم خلاف          لفظ و سند اگر چه او این معنی را از سند محمد قلی سلیم پیدا          کرده است که در قطبیه نوشته (۵) چه شرط چشم خلیفه          اگر پر است چه عجب نبود که بخدا و خراب است          ولیکن سندش تردید آن می کند و حق آنست که این          سند لفظ بخدا و است بمعنی شکم و (بخدا و خراب) از          حاصل نمی شود چنانکه از کلام بسحق اطعمه که بالا گذشت          حیف است از صاحب بجز استاد فارسی زبان ما که          اتباعش کرده و ما از اتباعش معافی می خواهیم (ار دو)          (۱) ده پیٹ جو خالی ہے۔ مذکر (۲) خالی ساغر۔ مذکر          خلکو معده۔ مذکر۔          بخدا و کهنه   اصطلاح - بقول و ارسته کنایه از کهنگی          و خلکو معده (ظهوری ۵) این شکم کا پچنین ورم          که راست است و از ورم یاز باد دم کرده است و هیچکس از          طعام پدید می آید حال بخدا و کهنه پدید می آید صاحب</p>
--	--



همز با نش و یمنی دوم (بغداد خراب) هم از نش گفته  
 چهارمین را مراد (بغداد خراب) یعنی اول و دو  
 گوید که گذشت مؤلف عرض کند که وارسته درینجا  
 هم سکندری خورد و استاد صاحب بحر اعتقاد  
 نکرده هر چه بر (بغداد خراب) نوشته ایم درینجا هم کلا  
 مرکب توصیفی است و سند ظهیری بکار وارسته نمی خورد  
 پس ادعای او باطل و این مراد (بغداد خراب) است  
 یعنی اول و دو نش و معنی دوم را خرابان سند شمال  
 می باشیم (ارو) و بگویند خراب که پیش از او در  
 (الف) بغداد و معمور اصطلاح - الف بقول  
 (ب) بغداد و معمور وارسته (۱) سیری  
 شکم و صاحبان بحر و مؤید با دو بقول مؤید (۲) پر  
 ساغر هم و بقول اند بحواله فرنگ فرنگ (۳) مقاب  
 (بغداد خالی) و مقصودش جزین نیست که شکم نیز باشد مخافت  
 وارسته و بحواله شریف گوید که سیری مؤلف عرض کند که رایت  
 یحیی ابرو اپیت - مذکر -

بغدان بقول مؤید بیل لغات فرس با فتح گفته است در بغداد و از بغدادین (بقولش با فتح ساخته

به سودن و سود کردن کمی آید - مخفی می باد که (الف) در اکثر نسخ قلمی و مطبوعه مؤید یافته میشود و (بغدادیان

مخصوص است بانسته مطبوعه قشعی نو کشور و صاحب شمس نقل بردارش بدین اضافه که (بغدان) را لغت  
عربی گوید و (بغدیدن) را فارسی و همه نسخ قلمی مؤید از (بغدیدن) خالی مگر لغت عرض کند که گجایند فضلا که  
برای تأییدشان صاحب مؤید لغتی آفریده است و اگر از تعریفش سوال کنند به بغداد بروند و هر را بملاحظه  
خواهد شد محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ریشخندی بر محقق می زنند و ما بتأیید مؤید عرض  
می کنیم که اگر (بغدیدن) را صحیح دانیم (بغدان) بقاعده فارسی اسم حال است ولیکن (بغدیدن) را تسلیم  
کردن محال که این مال مطبع نو کشور است و مصدر (بغدیدن) را که با موحده و سین مهمله و غین مجمله  
به همین معنی گذشته است سین قائم کرده است و این برای دیگر است بحق لغات فارسی زبان که  
صاحبان مطبع هم بضمن طبع کتب دست تالیف دراز می کنند ولیکن طبع شمس اللغات قبل اوست و  
نقل این دران جزین نیست که الزام این تصحیف متعلق بدوست و بیچاره نو کشور برای تکمیل نسخه است <sup>بفضل</sup>  
این لغت را داخل آن کرده باشد و ندانسته باشد که این کار مطابع نیست با جمله (بغدیدن) اضافه محقق  
بی تحقیق است که تحریفانش اظهار من لشمس و ابین من الاس - ماصفحه این کتاب را درین دروسری بدرینجه  
سیاه کردیم که حقیقت جوین از بر بادوی لغات فارسی زبان خبر داشتند و برای لغت (بغدان) به بغداد فرستادند  
یکی از فاضلان که مؤید مؤید بود با ما گفت که خیال داریم که خاقانی بغداد را در کلام خود بدان نظم کرده است  
و دال مهمله بنون بدل میشود چنانکه نموده و نموده مؤلف می گوید که عربان بغداد را بدان می گویند که مشرب باشد  
صاحب محیط المحيط ذکر این کرده اگر فارسیان در نظم خود همین بدان را استعمال کرده باشند نمیتوان گفت که لغت  
فارسی است (اردو) ناقابل ترجمه -

ی

بغدان | بقول شمس لغت فارسی است بکسر یا و سکون غین مجملی سازواری و مرد ساخته و مستند برای کار نویسندگان

محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت مؤلفت عرض کنند که بدون سند احتمال مجرّد قول شمس  
نظریه بی تحقیقش اعتبار را نشاید (اردو) سازداری - مستعدی کسی دینی کام کے لئے - مؤث -

**بغدی** | بقول شمس (۱) یعنی گندم و فرمایند که لغت فارسی است و بقول انند بھواله فرهنگ فرهنگ لغت فارسی  
معنی (۲) شتر اول قسم که بهتر باشد مؤلفت عرض کنند که شتران و گندم بند ادوی شهرت دارند عجیب نیست  
که این مخفف (بغدادی) باشد که الف و دال حذف شد و این طبع آزمائی ماست معاصرین عجم دست بر  
گوش خود گدازند و بر زبان نمارند و محققین فارسی زبان دست بردارن (اردو) (۱) گیہوں - بقول آصفیہ  
ہندی - اسم مذکر - گندم - کونگ - سطلہ - دیکھو راک (۲) بغدادی ادب - مذکر جواز ٹوٹے تمام میں عمدہ قسم بھی جاتی ہے  
**بغدیون** | ہانکہ بذیل (بغدان) گندم شت و بشت کافی چارہ بخاکرہ ایم (اردو) ناقابل ترجمہ -

**بغرا** | بقول ہمدانی نام آشی است معروف در (۲) نام یکی از پادشاهان (سحق طہ) بھوقلیہ در  
صحن بغرا و لایہ کہ جوینگی چین یا ہندگی است (۳) شاعر (۴) قراخان و ایک چو بغرا گدشت چو تو گئی  
کہ بادی بھرا گدشت چو نسبت معنی اول بھواله فرهنگ گوید کہ واضع آتش بھراخان بود و بغرا خانی می  
گفتندش و بھورا نام خانی را حذف کردند و نسبت معنی دوم بھواله ادات می فرمایند کہ بادشاہ خوارزم بود  
و نیز گویند کہ (۳) معنی کلنگ پیشرو کلنگان و (۴) بالفتح خوک زرا نامند کہ گرا نیز گویند - صاحب جہانگیر  
معنی اول با اول مضموم لغت ترکی گوید کہ واضع آن یکی از شاهان ترک بود کہ بنام او موسوم شد و ذکر کنی  
چہا ہم ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر معنی اول و سوم و چہا ہم بالضم کہ در بنا حسب بر ہاں مذکر ہر چہا ہم معنی  
نسبت معنی سوم صراحت می دہد کہ کلنگی را نام است کہ در وقت پر واز میشتا تیرا ہر کلنگہائی و در وقت  
ناصری ہر چہا ہم را بیان کردہ نسبت نامی دہم می فرمایند کہ ہاں بغراخان - صاحب جہانگیر ہم ذکر چہا

معنی فرمودہ - وہاں معنی اول آورده می گوید کہ بخزائی فروخته آنرا نامند (یعنی س) از غم بغرا کیم سرزد برد  
 داغ درون بد هر چه در دگست با گلگیری آید بر دل بد خان آرزو در سراج گوید کہ آنانکہ بمعنی سوم و چهارم  
 بالضم گفته اند خطاست و بفتح صحیح است و بمعنی اول بالضم لغت ترکی است نہ فارسی مولف عرض کند  
 کہ بدان ای برادر آنچه لغت ترکی است بویغرا است کہ بقول صاحب لغات ترکی بادشاہ خوارزم را نام بود  
 قاریان و اورا حذف کرده بالضم خوانند و بمعنی اول و دوم مفہوم است و بمعنی سوم ہم برسبیل مجاز تفریس  
 باشد کہ از (عادت کلنگان و پر واز) می کشاید کہ یکی از آنہا کہ پیش از جماعت خود ہر واز کند افسری را نامد و  
 ہمین عادت و رخنہ زیدہ شد کہ خنزیری بزرگ پیش گلہ رہنای میکند پس بمعنی چهارم ہم مفہوم و مجاز  
 معنی دوم دانیم اکنون می پرسیم کہ بمعنی سوم و چهارم بالفتح چرا و بچہ تحت ماخذ این می خواہد کہ ہر چہ بمعنی  
 خوانیم و آنانکہ بالضم نوشتہ اند شاید از ماخذ خبر دارند و معاصرین عجم برانند کہ تصرف قاریان در اعراب  
 سوم و چہارم برای فرق در معنی اول و دوم است البتہ این وجہی است و ابشباع محاورہ زبان تسلیم  
 کنیم ولیکن آنانکہ بد معنی آخر الذکہ ہم مضموم خوانند اند خطا نکرده اند (اردو) (۱) بغرائیک مخصوصش  
 ہے جس کا موجد بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا (نوٹ) ترکی میں اس بادشاہ کا نام بوغرا خان تھا۔ فارسی  
 نے برسبیل تفریس واو کو حذف کر کے بغرا کہا (۲) انہیں بوغرا خاں کو یہ تخفیف فارسیوں نے بغرا کہا ہے  
 مذکر۔ (۳) کلنگ جو اپنی ٹکڑی کے آگے آگے پر واز کرتا ہے۔ مذکر۔ جسکو اہل فن کلنگوں کا بادشاہ کہتے ہیں  
 (۴) سور جو اپنی جماعت کے آگے رہتا ہے۔ (مذکر) جسکو دکن میں سور و نکا سرور۔ بڑا سور کہتے ہیں۔

بغرا خانی	اصطلاح - بقول رشیدی ہاں بغرا
بمعنی اول است کہ گزشتہ آن مخفف این باشد مولف	عرض کند کہ درست می فرماید۔ تھانی در آخر این برای نسبت است و بن (اردو) بغرا خانی۔

بنوشت - اس آتش کا نام ہے جسکو بغراخان بادشا  
 خوارزم نے ایجاد کیا تھا - دیکھو بغیر کے پہلے معنی -  
 بغرقاش | صاحب ہفت گوید کہ لغتین آتے  
 است مانند کفگیر کہ بدان بغرامی کشند - و صاحب  
 برہان در معانی لغت را بہ تالی تورث عرض  
 قاف بہ ہین معنی آورده می فرماید کہ ترکی است  
 مولف عرض کند کہ لغت بغرا کہ بجاییش گذشت  
 داخل این است بختیف الف و وضع لغت تقاضا  
 آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغت  
 ترکی ہر دو از (بغرتاش) و (بغرقاش) ساکت و  
 شک نہست کہ مرکب است اما هیچ نسبت با معنی تاش  
 یا تاش ندارد (چہ در فارسی و چہ در ترکی) پس ہر  
 مستحق است کہ فارسی نیست چہ کہ خود بدو غراما  
 ترکی زبان است و صاحب ہفت می نماید کہ  
 این مادر لغات فارسی زبان جاداد و در لفظ قاش  
 با صاحب المعانی برہان اختلاف کرد - معاصرین  
 بنجر و دیگر ازین بے خبر و دیگر محققین فارسی زبان  
 ساکت - بدون سند احتمال تسلیم نہ کنیم (ار و و)  
 مثل کفگیر کے ایک آلہ جس سے آتش بغرا دیکھا  
 بغشور | بقول رشیدی و برہان بالغت ہے است  
 میان سرخس و ہرات و فرماید کہ معنی ترکی بھی این معنا  
 شور و زمین آن دیہہ شورہ زار است صاحب تہذیب  
 می فرماید کہ نام شہر سیت و در انجا مناکلی است با آنکہ  
 آبی شور کہ بعرلی (حضرہ صالح) توان گفت و منسوب  
 بدان شہر را بخوبی گویند و از انجاست صاحب  
 مصابیح و شرح اسقہ کہ دو کتاب معروف است -  
 خان آرزو در سراج ذکر این بزیادت ہای ہر دو  
 آخر (بغشورہ) کردہ بہ تسلیم ہے فرماید کہ صاحب برہان  
 معنی ترکی بھی آن کو آب شور گفته و این بعدی دارد  
 (انفحی کلادہ) مولف عرض کند کہ برادر تہذیب  
 صاحب تہذیب را کہ از اہل آسناک است ندیدہ باشی  
 کہ این ہے نیست بلکہ تہذیبی است بدون ہر دو  
 شد بوجہ مناکلی کہ بانکہ این شورہ است و تہذیب  
 گو آب بجاییش گذشت - پس تول برہان را چہ نسبت

بعید دانی و قریب را بعید می خوانی - تسامح برهان باشند که بنمای مجمره عوض غین هم آمده (صاحب مهر و مشتری)	که شهر می را بنویشت و درین تسامح با صاحب برهان
جو سر و شش یافت از بالا بغلطاق به بفرش سرخواری	شریک می باشی بر یادت های او که خلاف اصل است
کرد بغلطاق به صاحبان جهانگیری و برهان هم ذکر	پس وجه تسمیه بیان کرده برهان از صراحت ناصری تری
این کرده اند (مسلمان ساوجب) اگر نه ترک فلک	دارد از قیاس و بعدی که می پسنداری شبهه است و نوی
پیش تو که بر بندد و قضا بجای کلمه بر سرش نه بغلطاق	(ارو) بغشور را یک شهر است سرخس و هرات کے
خان آرزو و سرسراج بر معنی کلاه قانع مؤلف عوض	ما بین جس میں آب مشور کا ایک کنواں ہے جس کے
کنند که با حقیقت این لغت بر (بغلقاق) عرض کرده	نام سے یہ شهر مشهور ہو کچھ عجیب نہیں کہ اس میں شور
ایم که به فوقانی سوم گذشت و درینجا نظر بر اعتبار	کی کان ہو - (مذکر)
صاحب سروری همین قدر کافی است که آنچه به خای	<b>بغلقاق</b> بقول سروری بذیل بغلطاق همان
مجموعه عوض غین مجمره گذشت مبتدل این چنانکه	بغلقاق است که بتای فوقانی بجایش گذشت و فوقاً
پرخ و چرخ (ارو) و دیگر بغلقاق -	

**بغل** بقول برهان و هفت پنج اول و سکون ثانی و لام (۱) نام پیروئی بود ضرابی و او را راس البغلی هم می گفتند صاحب جامع بذکر معنی بالا گوید که (۲) معروف صاحب اند بهمنی اول - لغت عربی گفته می فرماید که راس البغل ضرابی بود از عجم که در هم شرعی را سکه زد بنا برین آنرا (درهم بغلی) گویند - صاحب منتخب هم ذکر معنی اول می کنند - صاحب آصفی نیز نسبت معنی دوم بر معروف قانع مؤلف عوض کنند که عجیب است از محققین لغات فرس معنی سروری و جهانگیری و ناصری و رشیدی و سرسراج و برهان و نهجی و غیر هم که معنی دوم را که در اصل معنی اول لغت فارسی است ترک کرده اند و آنرا که نوشته اند بر لفظ معروف

قناعت کردہ اند صاحب کفر کہ محقق ترکی زبانست این را بمعنی رابطہ عربی۔ لغت فارسی گفتہ و بتحقق ماہم لغت فارسی است بتحقق موضع از جسم بالائی انسان زیر دوش پائین مفصل دست و شانہ اسم جادہ فارسی است و بزبان معاصرین عجم مشتمل بمعنی اول شک نیست کہ لغت عربست (ارو) (۱) ایک یہودی کا نام عجمی تھا جس نے شرعی دواؤں کو مسکوک کیا (۲) بغل۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شانہ کے نیچے کا حصہ۔

**بغل باز کردن** استعمال۔ معنی حقیقی کشادہ ہر کند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار دوست است برای معاقتہ۔ فارسیان استعمالین بر موقع صلح می کنند کہ ہر کہ با کسی صلح می کند معاقتہ با او کند و در بغلش گیرد کہ علامت اتفاق باہمی است چنانکہ (بغل آشتی باز کردن) (ظہوری) دل باتمید و گریسہ صفائی گردیدہ بغلی باز کند سیدہ صفائی آیدہ (ولہ) ہرگز بغل آشتی باز کردی کی بود کہ با صلح ترا جنگ نبود است (ارو) دونوں ہم معاقتہ کے لئے کہولنا۔

**(الف) بغل برارہ** اصطلاح۔ صاحب **(ب) بغل برارہ** بول چال نسبت الف بحوالہ محاورہ معاصرین عجم گوید کہ بغل جادہ را گویند۔ یعنی راہی کہ برای اتحاد سطح راہ در عمق زمین درست

است یعنی بوجہ بلندی زمین از راہ ہر دو طرفش از بلندی خود بغلہا پیدا کردہ (ارو) (الف) وہ سر جو اتحاد سطح کے لئے عمق میں واقع ہو۔ اور اس کی دونوں جانب کی زمین بلند ہو۔ نوٹ۔

(۱) ایک یہودی

بغل کسی کشادہ استعمال۔ نزد (بغل باز)

<p>کردن) که گذشت (ظہوری) شہد کام بغل بر دل          من گوشت شہد عشق آمد ہوس و کنار آخر شد بد          (اردو) دیکھو بغل باز کردن) -          وانیچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی</p>	<p>بغلیبہ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ          قاجار سحر مولف نے فرمایا کہ موافق قیاس ہے۔ فارسیا          در محاورہ خود مے گویند کہ "بغلیبہ این کار از د          گرفتیم" یعنی بجز (اردو) غلبہ کے ساتھ۔ جبر کے ساتھ</p>
<p>بغلتاق صاحبان جامع و ناصری و برہان ذکر این          کردہ اندہاں است کہ بر بنیاق بمعنی اول و دوم          مذکور و صراحت ماخذ و اشارہ این ہم ہمد را بجا کردہ          ایم۔ صاحب برہان (۳) معنی برگستان درینجا دیا دہ          کردہ است و برگستان بجائیش گذشت و صاحب ہمد          ہم ذکر این معنی کردہ می فرماید کہ عثمان بخاری (۴) معنی          گریبان ہم آوردہ (۵) طلسم چاہ شمش گشتہ بجا          بغلتاقش بد و گرنہ چون بر اید ماہ چند من از گریبان          و گوید کہ اگرچہ این لغت پارسی نیست ولیکن چون          در شعر فارسی آمدہ مرقوم گشت مولف عرض کند</p>	<p>اگر نہ استعمال پیش شود مجاز معنی دوم بنیاق شہد          وانیچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی          گریبان نقل کردہ بر معنی شعر غر نفردہ عثمان          بخاری در کلام خود بنیاق بمعنی دوم بنیاق          آوردہ یعنی قرچی پس تا آنکہ سند دیگر برای این          معنی پیش نشود تسلیم نہ کنیم ازیکہ خود صاحب          ناصری کہ از اہل زبانست مطمئن نیست (اردو)          دیکھو بغلتاق کے دونوں معنی (۳) دیکھو برگستان          (۴) گریبان۔ مذکر۔</p>
<p>دالف) بغل تری اصطلاح۔ بقول سروری          در لطحات کنایہ از غلج و طیرگی (نزاری) (۵)          در عیاں را بغل تری بدہم من بدہم منی کہ مسم          شان بچکہ غوی بد صاحب جاگیر ہی ہم در لغت          خود این را بہ ہم معنی آوردہ و صاحبان برہان          و سر ج دیہار و بجز و مؤید ہم ذکر این کردہ اند          صاحب جامع این را بمعنی شہادت نوشتہ مولف</p>	<p>اصطلاح۔ بقول سروری          در لطحات کنایہ از غلج و طیرگی (نزاری) (۵)          در عیاں را بغل تری بدہم من بدہم منی کہ مسم          شان بچکہ غوی بد صاحب جاگیر ہی ہم در لغت          خود این را بہ ہم معنی آوردہ و صاحبان برہان          و سر ج دیہار و بجز و مؤید ہم ذکر این کردہ اند          صاحب جامع این را بمعنی شہادت نوشتہ مولف</p>



عرض کند که چون انسان از غلبت آب آب بهار بذر که معنی بالا فرماید که بعضی معنی مسخره شدن نوشته شود و زیاد تر اثر آن در بغل باشد و در دهر اگر چه اند و بعضی معنی کنایه کردن و لیکن تحقیق بهائیت که ندامت کم باشد از همین عادت این اصطلاح صاحب بحر ذکرش کرده مراد از غلبت زدن و غلبه قائم شد و تحتانی آخره مصدر است - مخفی مباد که از سند بالا مصدر ..... (زدن) آورده مؤلف عرض کند که هانا این طرز

(ب) بغل تری وادون | یعنی خجل کردن تنه به سر و آسان تر است و چون به (غلبت زدن) برسم در اینجا اشاره (بغل زدن) کنیم و عجب آنست که او (غلبت زدن) را بجای دیگر نه نوشته تحقیق این است که در هند و عجم رسم است که چون مسرور شوند هر دو بغل را حرکت دهند یعنی کفشانید و بپند

بغل زدن | مصدر اصطلاحی - بقول میری و جهاگیری (در ملحقات) و بقول برهان کنایه از شتاب

کردن (مولوی صوفی) تو نخواهم جنت کمتر زن بغل به جنت انصاف نیم جنت و غل و صنا بحر می فرماید که مراد از (غلبت زدن) که می آید یعنی خوشی کردن از روی آفتاب و کسی به صاحب جامع گوید که مراد از (بغل تری) و هر دو بقولش شتابت کرد

بسیار بازی کنند (ارو) بغلیں بجانا۔ بقول  
تشبیہ دادند کہ آپسوں بغل بند ہی باشند  
آصفیہ کسی کی برائی پر خوش ہونا۔ شہادت کرنا اور  
خوشی میں اچھلنا کودنا (حالی) رحمت ہے خدا  
کی یہ عزیزوں کی جماعت ہے پر اسکی خوشی میں  
ابھی بغلیں نہ بجاؤ۔

**بغلقاق** صاحبان سروری و (جہانگیری  
در لطائف) و بہان و سراج و تحقیق الاصطلاحات  
و ہفت و مکتوبہ ذکر این کردہ اند و این ہا نیست  
کہ ما تحقیق این را بر بغلقاق نوشتہ ایم و صراحت  
ماخذ ہم ہمدرا بخاکردہ ایم (ارو) دیکھو بغلقاق  
بغل غنچہ اصطلاح۔ مرکب اضافی است کہ  
بغل غنچہ۔ غنچہ باشد۔ فارسیان غنچہ را بغل  
(۱۰۰۰)

**بخلق** بقول غیاث بدین حوالہ کتابی بالفتح را نام طائری و (۲) مجازاً بمعنی تیر نیز آمدہ بموجب  
عرض کند کہ با پایہ تحقیق صاحب غیاث را بلند ندانیم و اکثر حوالہ ہای او را غلط یافتہ ایم و بدین نسبت  
صراحت کامل در سنی اول نموده کہ بواسطہ آن تحقیق مزیدی کردیم و حوالہ ماخذ ہم موقوف  
داد و صراحت زبان ساکت بنی گوید کہ مال کدام زبانست۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکرد  
اند و صاحب بیکام در مفردات طلب کر این طائر کرد و در لغات عرب ترک ہم یافتہ میشود اگرچہ وضع لغت شریک است

لیکن معاصرین ترک عجم دست برگزینی می نهند پس چون سند استعمال هر دو معنی را تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱)  
ایک پرندے کا نام۔ مذکر (۲) تیر۔ مذکر۔

<p><b>بغلک</b> بقول سروری بزوزن کینک ایک شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مذکر۔</p>	<p><b>بغلک</b> بقول سروری بزوزن کینک ایک</p>
<p><b>بغلک زدن</b>   مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و بہار عجم و سراج ذکر این با (بغل زدن) کرده مراد فش گویند و صاحبان برہان و مؤید ہم این را آورده مؤلف عرض کند کہ حقیقت این ہما بخا بیان کردہ ایم بصراحت ماخذ ملک قی (۵) شاہد ہر گان کشادہ کمر بہ بغلک می زند بغرور دین بہ (اردو) دیکھو بغل زدن۔</p>	<p>در زیر بغل پیدای شود و چرک کند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ گر ہی باشد کہ در زیر بغل مردم بہم رسد و بہرور پختہ شود و چرک کند صاحبان رشیدی و غیاث و ناصری و جامع دانند کہ این کردہ اند و صاحبان برہان و ناصری می فرماید کہ امن را عروسک نیز خوانند و بر عروسک این معنی را ترک کردہ اند خان آرزو در سراج در تعریف این شغف با محققین بالا و اینقدر</p>
<p><b>(الف) بغل کشادن</b>   مصدر اصطلاحی۔</p>	<p>و اضافہ می کند کہ کاف در اینجا برای نسبت است</p>
<p><b>(ب) بغل کشودن</b>   الف بقول صاحب</p>	<p>مؤلف عرض کند کہ باشد کہ ماخذ این ہمین</p>
<p>بحر و لمقات برہان معنی (۱) ورزش کردن و (۲)</p>	<p>باشد کہ موافق قیاس است (اردو) و کن</p>
<p>امتحان نمودن و (۳) غلبہ خود ظاہر کردن و</p>	<p>میں اس مرض کا نام بغل بلی ہے۔ مؤلف نے</p>
<p>مستعد شدن بر کاری۔ صاحب شمس بر معنی (۴)</p>	<p>ہے کہ محاورہ اردو میں اس کا نام معلوم نہیں</p>
<p>وداع کردن قانع و خان آرزو در سراج مشتق</p>	<p>بہر حال یہ ایک مرض ہے جو بغل میں ایک گوی کی</p>
<p>باشم (ظہوری ۵) رخصت از داغ یافت</p>	<p></p>

تنگ و بغلی گر بر و کشاد چه غم به بهار نسبت (ب) بر	امتحان کنند اول بغلش کشانید و بدست است
معروف قلخ و فرایده که در کلام نظامی کنایه از دوست	کنند که گاهی از امراض داخل بغل نباشد که بسیار
در اکر دن بر حریف است (ب) بر او روی افکند	از امراض را که بغل نشان می دهد و کنایه معنی
مرکب چو باد به تیغ آذانی بغل بر کشاد و فرایده	سوم ازین قائم شد که شخصی که مستعد بر کاری شود
که کنایه از وداع کردن هم صاحب اند نقل بکارش	و غلبه خود ظاهر کند دست های خود باز کند و بغلها
و نسبت الف بذیل (ب) گوید که (ه) یعنی رواں	می کشاید و دست راست خود بر کف چپ می
گشتن (طغرا - نثر) شقائق چنین بختش چون بطرف	زند و این علامت آمادگی کار و اظهار غلبه باشد
کره سلیمان بغل کشاده و بدینفته آن سرزمین را	و کنایه معنی چهارم ازین رسم و عادت درست
پایه حسن پری دست داده "موکلت عرض کند	است که بروقت فرصت کسی را در بغل گیرند بطور عا
که (الف و ب) هر دو یکی است که (کشاد و کشودن)	و چون بغل باز کنند بهمان حالتی که دست با باز و
هر دو مرادند یکدیگر است که صراحتش بجای خودش	بلندی باشد می گویند که خدا حافظ و فی امان الله
کنیم و معنی لفظی این و اکر دن بغل برای معانیه غم	پس با و از بغل جدا میشود و راه خود می گیرد و آنچه
ازینکه در اول ملاقات باشد یا در وقت وداع و	بهار در معنی (ب) دست در اکر دن نوشته میشود
آنچه (بغل بر کسی کشاد و کشودن) گزشت همین است و ب	از همان معنی سوم الف است و سندی که از کلام نظامی
و آنچه کنایه از معنی اول است ازینکه در حالت درخش	پیش کرده است برای (بغل بر کشاد و کشودن) است نه
دست با را بلند کنند و بغل کشاده میشود و کنایه از معنی	برای (بغل بر کشودن) چیست است که بر وضع خود
دوم نظر بر کسی که چون مشتری آن عبید مال زیر بیج را	توجه نگاشت و هر چه بدست آمد نگاه داشت و آنچه

صاحب اندر بند نثر طغرائی بنجم را قائم کرده است	بر آن هان (بغل کشادن) که بجای عربی گذاشت
تساع اوست که سندش متعلق به معنی سوم الف باشد	مؤلف عرض کند که آنرا که در مصدر (کشادن)
فتائل - پس آنرا که این را (۶) در او است (بغل بر کسی)	کاف فارسی استحالی می کنند تصفیه آن با مصدر
(کشادن) ندانسته اند سکنه ری خورده اند از ظهوری	(کشادن و کشادن) متعلق دارد - چند را اینجا کنیم و این
(۵) بغل برین کشوده عیش ظاهر در خوشبختی	بجای است متعلق با خودش (ارو) تکثیر بغل کشادن
پنهان خویشم (ارو) (۱) ورزش کرنا (۲) خوارنا	بغل گیر اصطلاح - بقول صاحب فرہنگ خدا
کرنا (۳) غلبه ظاهر کرنا کسی کام پر مستعد هونا (۴)	که در علمای ماصرون عجم بود یعنی مصافحه مؤلف
وداع کرنا - رخصت کرنا - (۵) روانه هونا (۶)	عرض کند که آغایای مصری را ترک کردی که
دیکجه بغل بر کسی کشادن -	بغلگیری یعنی مصافحه می آید بدرون یا اتم فاعل یا
بغل گرفتن مصدر اصطلاحی - صاحب صنفی	مفعول ترکیبی است بمعنی مصافحه گفته یا کرده شده
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند	تواحد فارسی زبان که مال شش است و از شش پا و کمر
که حاصل بالمصدر همین است (بغل گیری) که	ایم - اجازت نمی دهد که بخلاف آن رویم و تسلیم
بمعنی مصافحه بجایش می آید و اصل این (بغل	شش است که چنین خیال فرموده آید (ارو) شش
گرفتن) بمعنی مصافحه کردن باشد (ارو) بغلگیر	کرنه والا یا کیا هر -
هونا بقول اصنفیه گله نگنا - چیت کرنا - بهم خوش	بغل گیری اصطلاح - بقول بھارا مصافحه
هونا - مصافحه کرنا -	در (۲) نام داوید است او گشتی بیار بر معنی اول تن
بغل کشادن مصدر اصطلاحی بقول مختار	(ظهوری ۵) به پس گرمی باد و تاب را به بغل گیری

<p>است و این استعمال سہمی حقیقی است لہذا اولین          آ آ کہ قرینہ کشی نباشد از مجرور (بغل گیری) معنی          دوم پیدائی شود بدخلات آن معنی اول بدون          قرینہ ہم (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)</p>	<p>آتش و آب را (طالب کلیم) باز عهد آمد بغل گیری          میثامی کنم چو از کجایاری چو از خون گرم پیدائی کنم          صاحب غیثا شد بدون عواله ذکر معنی دوم کرد معنی          اول را گذاشت و صاحب انند نقل بر دار بهار          آرزو و دسر ج گوید کہ ہر گیر را در آغوش گرفت          (ظہوری) خاطر تنگ کشاید بغل گیری تنگ          قلم را غوطہ نرد در دل دریا تنگفت چو مؤلف          عرض کند کہ اگر خان آرزو معوض معنی مصدری بر          مسافقہ قناعت می کرد یا صراحت حاصل بالمصدر          می فرمود خوب بود حیف است کہ ہر نزاکت تعریف          کہ لازمہ تحقیق است اعتنا نکرد (بغل گرفت)          مصدری کہ گذشت صراحت ماخذش ہمد را سخا          کردہ ایم و اشارہ این ہم ہما سخا کہ حاصل بالمصدر          ہست و بس و معنی دوم خلالت قیاس نیست          کہ گشتی گیران بغلگیری می کنند نہ بہجت معاصرین          جرم گویند کہ چون دو گشتی گیر با ہم بصورت مسافقہ          می چسبند فارسیان گویند کہ چہ خوش (بغل گیری)</p>
--	---

<p>(ب) بختنقار سنگ انداز با قاف پرنس          ایست ابلق پای و گردنی دراز و منقاری بهین دارد          و گوشت او حلال است و فرماید که بجای حرف ثانی          قاف و بجای حرف آخر رای قرشت هم بنظر آید          صاحب جامع بر مرغ ابلق و دراز پا و گردن قاف          صاحبان هفت و مانند نقل نگار بر این صاحب          مؤید می فرماید که جانور است بزرگ و فرجه که گوشت          او بغایت لطیف میشود و بر بختنقار (ب قاف دوم)          و بحدف لام و رای هله آخر عوض زای هوز هم          نقل همین مسمی کرده معلوم میشود که حدف لام تصرف          مطیع نو کشور است که در دیگر نسخ قلمی (بختنقار)          نوشته خان آرزو در سراج گوید که پرند است ابلق          گردن و پای دراز و پهن منقار و فرماید که ظاهراً          کب معلوم می شود یا ترکی الاصل و هم او گوید که          بختنقار بجای زای همه رای هله گفته اند و این صلی          ندارد صاحب محیط ذکر الدب و بکرم و بر مجر و          قاز که ترکی است عربی و فارسی این قاز بغین</p>	<p>محض قاف و کان نعی از مرغابی است بزرگتر از اردک          گرم و تر و غلیظ تر از اردک و انحال و خواص آن نیز          مانند آن و روغن آن محقل و مفتوح و جهت ریح          و منض و استسقا و درد مفاصل شراباً و ضماداً نافع          مولف عرض کند که حقیقت اردک بر بنگ مذکور          که گرم و دردم و خشک را قوی است و به تحقیق بختنقا          قسمی است از قاز که بزرگ تر از آنست و در قد و قامت          و اکثر ابلق بنظری آید فارسیان آنرا بترکیب بغل یا          قاز مرگب و مفویس کرده اند بعلی بمعنی استر لغت          عربیست (هلکذا فی المنتخب) و قاز لغت ترکی است          (هلکذا فی لغات ترکی) و صاحب انند هم آنرا قاز          نوشته با بجمه نون بعد لغت بغل زائد که فارسیان          در بعض لغات همچنین کرده اند چنانکه جانا و جاتان - پان          و پا دشن - پس مجموعه آن (بغلن قاز) شده و آنچه          بقاف عوض غین می آید به دلش چنانکه عراتیان چنانچه          چنانی کردند آری غا آرق - و آنچه بر رای هله عوض          زای همه می آید هم بتدل این چنانکه بریح و بریح</p>
--	--

<p>پس معنی لفظی (بغلنقاز) (آستر قازان) وکنایہ از قاز بزرگ است و پس یکی از معاصرین عجم خوب گفت کہ قاز چیزی را کہ کلانیت و فرہی آن بیان کردن می خوا اول آن لفظ غریبی آر مرچنانکہ (خریط) پس عجیان عربی الاصل عوض (خریط) (بغل قاز) گفتند و سوا عجم برای سہولت تلفظ بزیادت وزن (بغلنقاز) است کرد و اختلافی کہ در تعریف واقع است ہمچ کہ عموماً قاز اکثر بزرگ قدی باشد و پایش اصلاً بلن نباشد بلکہ عموماً سنج مائل بہ نگ زرد و انچہ خان آرزو (الف)</p>	<p>خواش را از قاز نوشتہ ایم و برای تکمیلش اشارہ (بط) کردہ ایم این است حقیقت این کہ محققین بالاپی بقیقتش نبروہ الم حاصل نیست کہ این منفیس است و پس (ارو) بڑے قد کا اہلیت قاز جو اکثر تالابوں میں پایا جاتا ہے جسکو اہل دکن اسکی کلانیت کی وجہ سے جنگلی قاز کہتے ہیں۔ مذکر صاحب آصفیہ نے قاز پر جو کچہ فرمایا ہے ہم نے اسکی نقل آرد کہ پہلی ہے۔</p>
<p><b>بغل واکردن</b> مصدر اصطلاحی۔ مراد بغل کشادن است برای مسافقہ اعم ازینکہ ہر ملاقات باشد یا رخصت (ظہوری) دعوی اتحاد ظہوری خلاف نیست بہ بر خویش و اکثم بغل اورا ببر کشم (اردو) دیکھو بغل باز کردن۔ <b>بغلہای کوه</b> اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ معنی و ان کہہ است مؤلف عرض می کند کہ در عرض معنی بر الفاظ اصطلاح غور نمیکند این جمع است</p>	<p>بانی اصل پندار و قاعدہ تبدیل را یاد ندارد و ترکی الاصل گفتش ہم خطاست ازینجاست کہ محققین حساب و معاصرین شان ہر دو ازین سکت و نظر بر لغت قاز این را مرکب گفتن بسیار آسان ولیکن شان تحقیقش تقاضای آن می کند و می فرماید کہ چنین است و چنان و انچہ صاحب محیط قاز را لغت عرب نگاشت توجہ بسوی لغات ترکی نگاشت و از انکہ بہ تحقیق (بغلنقاز) قسمی از قاز است با طبیعت و</p>



<p>این کردہ مؤلف عرض کند کہ درین ہر سہ لغت بغلہ بمعنی بخل است و ہای ہتوز آخرہ زائد و ہر سہ مرکب اضافی است و الف موافق قیاس و مرادف (بخل بر راہ) کہ بالا گذشت و رب) بمعنی آخرش ہم خلاف قیاس نیست کہ در ہر دو جانب کشتی سر دیوارش بجلی پیدا کند و طرز بیان رہنما خوب نہا شد از ہنماست از نقص بیانش اختلاف در معنی قائم می شود۔ طرز بیان صاحب بول چال بہتر از رہنما</p>	<p>بمعنی بیان کردہ اش واحد تحقیق طلبان این را معاورہ فارسی نہا شد بلکہ فارسیان دامن کوہ را بخل کوہ گویند و بخل ہای کوہ کنایہ از دامن ہای کوہ باشد یعنی زمین ہر دو طرف کوہ کہ بغلش را نہا (اردو) پہاڑ کے دونوں پہلو کی زمین۔ کوٹھ (دامن کوہ) بمعنی واحد اردو میں مشتمل ہے بقول آصفیہ۔ فاسی اسم مذکر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا۔ اسکی جمع پہاڑ کے دامن۔ مذکر۔</p>
<p>است (اردو) (الف) و بکھو (بخل بر راہ) (رب) کشتی کی وہ مختصر دیوار جو اسکی دونوں جانب بناتے ہیں تاکہ اسپر رہنے والے پانی میں گر نہ پڑیں یعنی کشتی کی منڈیر کوٹھ (رب) دیکھو بھلہ ہے کوہ جس پر بخل کوہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔</p>	<p>اصطلاح۔ صاحب رہنما بولچال سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار نسبت الف گوید کہ ہاں (بخل بر راہ) است کہ گذشت و نسبت (رب) می فرماید کہ حصہ یک طرف کشتی و صاحب بولچال گوید کہ بمعنی سر دیوار کشتی (یعنی حصہ بالائی یا دیوار)</p>
<p>بغلی   بقول دارستہ (۱) چیز سے کہ دین بخل گنبد (۲) بمعنی کو چاک آرمند (والہ ہر وی) (۳) یا ہم سر و قد ہم بغلی مطلوب است۔ روز ہم گاہ بلند است و کسی کوتاہ است۔ بہار گوید کہ معنی اول حقیقی و معنی</p>	<p>کشتی کہ برای حفظ سیر کنندگانیش می سازند) وضا رہنما نسبت (ج) گوید کہ بخل کوہ باشد کہ بر بخلہا کوہ۔ ذکرش گذشت) صاحب بولچال ہم ذکر کسی کوتاہ است۔ بہار گوید کہ معنی اول حقیقی و معنی</p>

دوم مجاز آن و نقل همین بند کرده - صاحب غیاث فرماید که (۳) کنایه از قرآن که چک تقطیع گشته از سفر و بغل توان داشت - صاحب اند نقل نگار بهار و غیاث مولف عرض کند که معنی اول موافق قیاس است که یای نسبت بر لفظ بغل زیاده کرده اند و معنی لفظی این چیزی که منسوب به بغل است هیچ ضرورت ندارد که گنجین را داخل معنی کنیم و برای معنی دوم و سوم طالب سند است سوال می باشیم که محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مدعیان این هر دو معنی - هند نزاد - آنچه وارسته سند و اله هروی را برای معنی بیان کرده خود آورده و آنچه بهار و اند نقل نگار نقلش برداشته هیچ یکی ازینها معنی شعر را نفهید است هر چه کرده اند همین قدر است که باستان دهمین یک شعر (بغلی) را قائم کردند و معنی دوم را بحد فهم خود از دهمین یک شعر پیدا کردند و ازینکه از معنی سندی خبر بودند در عرض معنی سکندری خوردند مخفی مباد که (هم بغل) بمعنی رفیق و مجبی است که

دست به بغل سیر کند یا در بغل بپیاید و بگنجد از قبیل (هم سفر و امثال آن) پس و اله هروی درین شعر بزیادت یای مصدری معروف است (هم بغلی) بمعنی مصدری کرده گوید که یار من سرودند است یعنی بلند و بالا مثل سرو و مارا (هم بغلی) او مطلوب است - یعنی از نزاکت صلاحیت است پیدا کند که در بغل مایباید و بگنجد و این حاصل نمی شود تا آنکه یار ما با وجود بلند قدی نازک و مختصر هم نباشد چنانکه خورشید فلک که در وقت عروج بلند می دارد و بعد زوال کوتاهی پس (هم بغلی) نزاکت و اختصار است نه مجرد (بغلی) اگر عتبا لفظ (هم) که در مصرع اول دو جا واقع است (بغلی) را تحت خاص قرار دهیم تا آنکه کنایه از آن نازک و (صلاحیت در بغل گنجیدن دارند) بگیریم بمعنی شعر لطیف خیز نباشد فتاوی (ارو) (۱) و چیزی جو بغل منسوب به چوبه (بغلی تکیه) (بغلی گھونسا) (۲) چوئی سی چیز به بغل می آید

اور ہمارے معنوں کے غلط سے (ہم غلطی) (مغنی) میں  
 (۱) حال بالمتعلق یعنی مغنی میں سلا جانے کی حالت  
 مؤثر (۲) جہتی تعلیق کا کلام اللہ - مذکر۔  
 بخار | بقول انیسویں آیت قرآن فرنگ بالضم  
 و فارسی زبان (۱) یعنی قالب خشت (۲) دائرہ  
 و فرمایہ کہ یعنی اول بار ہای پہلہ ہم آمدہ صاحب  
 فدائی کہ اندر علما ہی معاصرین عجم بود کہ بر وزن  
 ہمزہ - گر داکر و ہر جا و ہر چیز را گویند مؤلف  
 عرض کند کہ ہم جاہد فارسی زبانست یعنی دوم  
 و باعتقاد صاحب فدائی کہ صاحب زبانست  
 معنی دوم را تسلیم کنیم و نسبت معنی اول اگر سند  
 استعمال بہت آید تو انیم گفت کہ مجاز معنی دوم  
 است کہ قالب خشت ہم گر داکر خشت می باشد  
 وقتی کہ گل سرشتہ را در میان قالب نہند یعنی  
 (۱) اینٹ بنانے کا سانچہ - قالب  
 (۲) ہر چیز اور ہر جگہ کی اطراف -

بقول سروری بفتح با و غین نجمہ و سکون نون - کنار ہای کیمت کہ غرغن نیز گویند (سونی)  
 روز ہیجا از سرچاپک سواری بردی بہ از برخش و ران اسپ خصم کیمت و بخت بہ صاحب جہانگیر  
 بہت خیر کیمت را بخت گوید و فرمایہ کہ غرغن و غرغن ہم گویندش (دولہ) در عملہ از کاوردن

جدا کنند کہ کیمخت را بنا بر جمع شش مہرہ از بختند صاحبان رشیدی و برہان و نامری و سراج و مؤید ہر باب  
صاحب جامع بر مرداف غرغن و غرغزہ قانع مؤلف عرض کند کہ اصل این بر غند بود کہ غیر کیمخت مستحق  
از ماخذ است یعنی کیمخت بقول برہان پوست کفل را نام است (خیلی سخت و کلفت) و بر غند پوست  
بر و آغوش را گویند کہ بسیار نرمی باشد مرگب است از لفظ بر بمعنی حقیقتش و غند کہ بالظہر بقول برہان  
بمعنی گرد کردہ شدہ و جمع آمل مخفف غندہ کہ بہ ہین معنی می آید و از ہین است لغت مرگب  
(غندہ رود) و معنی لفظی (بر غند) چیزے کہ جمع کردہ شدہ از برہسپ و چار و ایان دیگر و کنا یہ از پوست  
بر و بغل چار و ایان۔ پس اعراب صحیحش فتح اول و ضم غین بمعجمہ و بخت مخفف آن بحدف رای مہمل  
چنانکہ با ہار و با و غر غند کہ می آید بمبدل همان بر غند کہ مؤدہ بدل شد بہ غین بمعجمہ و ہین است  
تشیل اول این تبدیل کہ از نظر ما گذشت و مخفف آن غرغن بحدف دال مہمل چنانکہ بدتر و ہتر این  
است حقیقت این لغت کہ عیان ماخذ از ان بجز براند و صاحب سروری در تعریف این تسامح کرد  
یا در اصل نسخہ سروری (پوست کنار و رای کیمخت) باشد و کاتبش (چوں) (نسخہ صیغہ صغریا) کہ بہ نسبت  
خرید مولی را عیسی کرد (کنار ہای کیمخت) نوشت بیچارہ ندانستہ باشد کہ مقصود مؤلف چیست و اللہ  
اعلم بحقیقۃ الحال (ارود) چار پایوں کے بر و بغل کا پوست جو نہایت نرم ہوتا ہے۔ بر  
خلاف کیمخت کے جو پٹھوں کا سخت پوست ہے۔ مذکر۔

بغوی صاحب رشیدی بذیل بغشور گوید کہ نسبت	بغشور را نام و خلاف قیاس مؤلف عرض کند
بہ بغشور بغوی گویند و صاحب اند فرماید کہ بہ کسر کہ بابر لغت بغشور اشارہ این کردہ ایم و در اینجا	واو و تشدید تحتانی لغت عرب است باشندہ شہر صراحت کامل کنیم کہ منسوب بہ بغشور را بقاعدہ عربی

و فارسی (بغشوری) تو ان گفت نہ بغوی ولیکن کہ کوشور نام شہری نیست بلکہ بغشور مقامی است  
صاحب منتخب بذیل بغشور ذکر این کردہ در می صاحب مصابیح و شریع الشہد را  
السنہ بغوی صاحب مصابیح و شریع الشہد را لغت عرب بغوی کہ بالفتح زر عربی مسجد است  
بند آورده و صراحت مزید کند کہ مشاغل الیہ از علمای شہر بغشور بود و بہرین نسبت اورا بغوی  
گویند (تہذیب کلام) اندر نیصورت بغوی مختلف بغشوری باشد بحد شین معجزہ و رای ہلہ باقی  
حال لغت عرب نیست بلکہ معرب است از نیکہ بغشور مرگب فارسی زبانست چنانکہ صراحت  
ماندش ہمد را بنامد کہ و انچہ صاحب منتخب بغشور را معرب کوشور گفتہ این تسامع اوست  
کیا ہے۔

(الف) بغیاز الف بقول سروری بغین مجہ و یای حلی بوزن (۱) انبار شاگہ دانہ باشد  
(ب) بغیازی (شش فخری) بہر طریق کہ خواہی ہمیشہ مال دہدہ بخشش و بصلہ  
خیر و صدقہ و بنیاز و فرماید کہ فنیاز و بر متغایز بنامین آردہ صاحب جہانگیری فرماید کہ  
اول مفتوح و ثانی زودہ رزی کہ استاد در عوض کار بشاگرد بدہار و از اشاگردانہ نیز گویند و (۲)  
مژدہ را گویند و (ج) بمعنی (۱) مژدگانہ۔ صاحب رشیدی ہمز بانث صاحب بنامین و (۲) مژدہ  
معنی الف نسبت معنی اولش صراحت مزید کند کہ آن در رست اندک کہ بعد از اذاعت است استاد

بشاگرد و دود و فرماید که الف (۳) بمعنی شیرینی یا بهای شیرینی که در وقت جامه نو پوشیدن شیش کنند  
و فرماید که برای جمله نیز آمده و نسبت (ب) بزرگ بمعنی بالا گوید که (۲) بمعنی شاگردانه هم آمده صاحب  
ناصری با تعلق برهان می فرماید که فخیازی هم مراد (ب) باشد صاحب جامع ندکد هر سه معنی الف  
نسبت (ب) بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج قول رشیدی را که نقل چهارگیری است نسبت  
تعریف معنی اول الف غلط دانده گوید که ز نسبت که بعد از اجرت استاد و شاگرد و دود و آنچه برهان  
این را بر برای جمله هم آورده آن را هم خطا پندارد و فرماید که در معنی اول (ب) هم تامل است  
مؤلف عرض کند که غلط و تامل این هر سه لفظ مایه تحقیق خان آرزو است که بدون محبت  
و برهان استعمالش می کند و این از شان محققین خیلی بعید است هر چه او نسبت این لغت نوشته  
بی دلیل و بی تحقیق و صراحتش اینست که ظاهر الف لغت ترکی زبان معلوم می شود و لیکن سکوت  
صاحبان کتبه و لغات ترکی و معاصرین ترک اجازت آن نمی دهد که این را لغت ترکی دانیم و نظریه  
اعتبار صاحبان جامع و ناصری و سروری که اهل زبانند این را لغت فارسی زبان دانیم مرکب از  
تبع که مخفف باغ است و یاز بمعنی شگفتگی که بجایش می آید بهی معنی لفظی این ترکیب اضافی باغ  
شگفتگی و کنایه از زنی خفیف که استادان اطفال مکتب نشین را از مشاوه خودی دهند برای پیوه  
خوری و بهای شیرینی و معنی دوم مجاز آن و هم همین قیاس معنی سوش که صدقه جامه نو پوشیدن  
هم با اعتبار نتیجه قرین معنی اول است یعنی این پول صدقه بهم فریاد دانی و ولیدگی غریب  
چنانکه بهای شیرینی برای اطفال و (ب) بزیادت یا ی نسبت بمعنی مرگ و کانی بمعنی هیزی که هلاک  
کنند کسی که مرده می رساند و معنی دوش هم که سواد و معنی و مرده مشاهیر و استاد است و

واچھہ بقا عوض موحدہ می آید مبدل این چنانکہ زبان و زبان و انچہ برای مہلہ عوض زای ہوتو ز باشند ہم  
 مبدل این چنانکہ بزرغ و بر سغ و صراحت ماخذ بر متا در ہما سجا کردہ ایم کہ من حیث الماخذ تعلق  
 ازین ندارد این است حقیقت این لغت و ماخذش کہ محقق اکبر آبادی آن را بر غلط و خطا و تاثر  
 گذاشت و حق آنست کہ از حقیقت خبر نہ داشت و توجہ خود را بہ تحقیق این نگماشت و انچہ صاحبان  
 رشیدی و جہانگیری در تعریف منی اول الف اشارہ ہوی معاوضہ کار کردہ اند سکنہ ری نخوردہ اند  
 بلکہ موافق حقیقت است کہ انستاد ما کہ تعلیم قرآن مجیدی کرد تصدیق این حاصل است و این  
 بنیاز معاوضہ آنست کہ کوکان بعد ختم باہ والدین خود را برای مشاہرہ استاد تقاضائی کنند تا مشاہرہ  
 با استادان زود حاصل می شود و این تقاضا محض برای بنیاز خود است پس چرا معاوضہ کار نباشد  
 عجیب نیست کہ خان آرزو را اتفاق حصول بنیاز از استاد خود دست نہاد تا معلوم می فرمود کہ تعریف  
 صاحبان جہانگیری و رشیدی غلط نیست (اردو) (الف) (۱) و یکجہ بر مغاز (۲) خوشخبری دیکھو  
 ایتوک (۳) وہ صدقہ جو امرائے لباس کے استعمال کے دن فقرا کو دیتے ہیں۔ مذکر۔ (ب) (۱)  
 وہ انعام یا معاوضہ جو مرشدہ رسالان کو دیا جاتا ہے۔ مذکر (۲) دیکھو انصاف کے پہلے معنی۔

## موحدہ باقا

ن

**بیت** بقول جہانگیری با اول مغتوج بشارتی دودہ مراد بفتری (۱) چوبی باشد کہ جولاہگان و شبان  
 جامہ را چون سپند آرا حرکت دہند تا تار با پہلوی ہم واقع شود و آزاد قمتہ و دفتین نیز خوانند حکیم  
 سوزنی (۵) زنان پیرک جولاہ بیت خارہ بد بافتنی فی دوپسر ماند گویم کہ دو خرماندہ صاحبان  
 رشیدی و برہان و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب جامع فرماید کہ (۲) کارگاہ جولاہگان و دفتین

ایشان صاحب ناصری فرماید کہ افزاجولاہگان و آن مخفف بافت و بافتہ و بافت است چنانکہ زر بفتہ و زر بفت۔ بافتہ ایست معروف کہ ایریشم را بازربافتند و بر تصدیق قول خود از حکیم اسدی سند ابراست زر بفت و گہ بفت آورده کہ نقلش در اینجا خارج از بحث است مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری یہ تحقیق لغت زبان خود سکندری خورده و بہ ماخذ پی نہرہ جزین نیست کہ این اسم جامد فارسی رہاست و آلہ نام است کہ مثل شانہ بر تار قائم و ہر یک تار در ہر یک دہداند اش داخل می باشد ہر گاہ فہندہ پودر داخل تار کند یکبار این شانہ را حرکت می دہد تا پودہ تار پیوندد و با پودہ گذشتہ بچسبند فارسیان ازین ہمین (بفت) مصدر بافتن و بافیدن را وضع کردہ اند کہ بجایش گذشتہ و اشارہ این ہمہ ہر را بجا کردہ ایم کہ چگونه وضع کردہ اند و اسم مصدر مذکور کہ بافت است مزید علیہ ہمین بفت باشد و ماخذی دیگر ہم نظر می آید کہ صراحت آن بر بفتتری کنیم کہ می آید صاحب ناصری کہ اہل زبانست سکندری خورده کہ این را مخفف بافت گفت و حقیقت بر عکس است و غلط کردہ کہ این را مخفف بافتہ و بافت نوشتہ و تثنیہ از زر بفتہ و زر بفت و او هیچ متعلق از بفت ندارد کہ (زر بفت و زر بفتہ) اسم مفعول ترکیبی است بقاعدہ فارسی متعلق بمصدر بافتن و ماخذ مرادفات این را بجایش عرض کنیم (ارو) (۱) و یکمہ بافت کے تیسرے معنی (۲) کارگا۔ دیکھو بفتری کے دوسرے معنی۔

بقار	بقول بران ہر وزن ہزار (۱) چوبی باشد شد و ہانا بقار کہ کنون گویند تصحیف است
کہ کفش و وزن مابین کفش و قالب گذارد (۲)	صاحب جامع گوید کہ ظاہر تصحیف بقار است
درو و گران بوقت شکافتن چوب بر خستہ آن بنہند	کماثر مؤلف عرض کند کہ صاحب جامع کہ اہل
صاحب ناصری فرماید کہ ہماں معنی بقار است کہ مرقم	زبانست سکندری خورده کہ این را تصحیف بقار



دانت و از افذا این خبر داشت که صراحت این بر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بتی  
 بخاذ کرده ایم و نظر بر ماخذ این را بتبدیل بنما دریم ہماں بنا کہ بجای خودش گذشت و صراحت  
 پس لغتی کہ بہ تبدیل جہوف موافق قیاس بتبدیل ماخذ ہم ہمد را بنما مذکور و ذکر تبدیل غنین بمعجمہ  
 و متعل شد آنرا تصحیف گفتن درست نباشد (۱) ہماں ہم ہمد را بنما کردہ ایم و لیکن تا آنکہ سند  
 دیکھو بنماز کے پہلے اور دوسرے معنی۔ استعمال این پیش نشود این لغت مبتدئہ را تسلیم کنیم  
 بقار بقول صاحب ہفت بحسار اول بازای ہوت کہ ہمہ محققین این بان و معاصرین عجم سکوت زبیدہ اند  
 آخرہ بمعنی بقار کہ بہ رای مہل گذشت۔ دیگر (۲) دیکھو بنماز کے پہلے اور دوسرے معنی اور (بقار)

**بفت** ثقت ہماں بافت کہ بجای خودش گذشت و اشارہ این ہم ہمد را بنما مذکور کہ چگونہ تحیف  
 وہ یافت و بافت ثقت بافتہ و بافتہ اسم مفعول بافتن و استعمال این بدون ترکیب باہمی نمیشود چنانکہ  
 زبنت (۳) بنا ہوا۔

**بفتری** بقول سروی لغت باوٹامی قرشت و زبرکسنی بالامی فرایند کہ (۲) کار گاہ جولاہی را نیز  
 سکون (۱) یعنی ہماں بت کہ بجایش گذشت گفتہ از مؤلف عرض کند کہ اگر این را مستحق ہم  
 و آنرا (کفتری) ہم گویند و اقرا ہم در خسروانی بت و انیم لازم می آید کہ سہ حرف آخرہ را زائد بگیریم  
 (۳) کار گاہ نطق را طبعش چو نتاجی کند و لفظ و این خوش نمی نماید اگرچہ ما بر لغت بت آنرا اسم جادہ فاسی  
 زبید تار و سنی پود و کلکش بفتری و صاحبان زبان دانستہ ایم و لیکن در بنا نظر بر لغت و کفتری  
 جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج ہم ذکر کیا کہ بالا مذکور می توانیم قیاس کرد کہ اصل لغت ہما  
 کردہ اند صاحبان بر ہان و جامع و مکتوبہ و غیاث کفتری باشد و آن مرگب است از لغت گفت کہ



خوانم یک لفظ فخری بر معنی ثانی است که مؤلف نفائس آورده (انتهای) صاحب برهان بذكر (الف)  
و بذیل آن ذکر (ج) کرده به تصدیق هر دو معنی بالا گوید که (۳) دانی را هم نامند که دانا آب آزان  
ریزد و (۴) لب طبره را هم که از قهر و خشم فروشته باشد صاحب ناصری بذكر (ج) بر معنی اول و  
چهارم قانع و صاحب جامع الکتاب بر معنی اول و دوم کرده الف و ب هر دو را صحیح داند. صاحب  
مؤید بذكر الف بحواله لسان القضا معنی اول را ذکر کند و نسبت معنی چهارم می فرماید که لب شتر  
را نام است که از خشم فروشته باشد بحواله مؤید القوائد (ج) را صحیح داند. خان آرزو در سر لاج  
بذكر (ج) معنی اول را اصل داند و معنی دوم را مجازان. مؤلف عرض کند که بی غوری محققین  
است که یکی سند شمس فخری را برای (الف) آورده نقل (الف) و دیگری از همان سند استناد  
(ج) به نقل می کند. و ستم این است که یکی از همان یک شعر زیادت لفظ آب در مصرع ثانی  
سند معنی دوم می گیرد و دیگری بحذف آن شاهد معنی اول قرار می دهد. به تحقیق ما نظر بر کثرت اول  
محققین اصل لغت فارسی زبان به جمیم فارسی است و آنرا کنه بحیم عربی آورده اند مبتدیش باشد چنانکه  
کاج و کاج. معاصرین عجم با ما اتفاق کنند و گویند که در لغتی که جمیم عربی و فارسی هر دو آمده لغتی را  
اصل دانیم که بحیم فارسی است مالا عرض میشود نسبت معنی که سند معنی اول و دوم همان یک شعر  
اول شمس فخری است که بدون زیادت لفظ آب در مصرع ثانی معنی اول راست و زیادت لفظ  
آب معنی دوم را و ذوق زبان اجازت نمی دهد که لفظ آب را حذف کنیم و در لفظ چنانکه باشاء کان  
آخره را دراز کشیم که محل فصاحت و شایان کلام استاد سخن نیست پس ما این سند را متعلق به معنی  
دوم دانیم و اتفاق همان آند و معنی اول ما اصل و معنی دوم را مجازش خوانیم و کثرت اتفاق محققین

الہ زبان پر سنی اول ہم متقاضی ہیں است ولس۔ ومعنی سوم را بدون سند استمال تسلیم نہ کنیم کہ بہر  
محققین زبان دان اعنی سروری و ناصری و جاح۔ ترکش کردہ اند و غیر از یہاں دیگر از حقیقین  
فارسی زبان ذکرش نکرد و حق آنست کہ اینجی مانمود است از معنی دوم و حقیقتہ ہر دو یکی است  
حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ شعر اول سند دوم (پیش کردہ جہانگیری) متعلق بدست  
اگرچہ جہانگیری ذکر این معنی نکرد کہ معنی سست است و گراہش چیست؟ باقی حال۔ از معنی  
سوم بے مراد است کہ بچوں مشتہر فرہشتہ باشد و آب از وریزد۔ کہ در انسانان ہم ہجو خلقت  
بنظر گذشت و ضرورت آن نیست کہ امن را بچشم و قہر مخصوص دانیم چنانکہ صاحب یہاں تو  
یا بیم و ترس چنانکہ شمس فخری در کلام خود آورده و ضرورت اینہم نیست کہ این قسم لب را مخصوص  
بہ سطریری کنیم چنانکہ قول یہاں است و اینہم خوب نباشد کہ لب شتر را بدین اسم مخصوص کنیم چنانکہ  
صاحب مؤید برای تائید فضلا می کند کہ شمس فخری بدہانتا تردید آن می نماید و در کلامش وجود لفظ  
شتر بالفظ بفتح متقاضی آنست کہ بفتح را مطلق دانیم برای حیوان مطلق۔ کہ حیوان ناطق ہم در آن  
داخل است و مجبے نیست مطیع نہ کہ شتر سطر را شتر نقل کردہ باشد کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید شتر بہا  
فوقانی است و برای تحریف مطیع۔ زیادت نقطہ ابیش نیست حاصل نیست کہ معنی چہارم را نظر بر بند  
استاد سخن تسلیم کنیم بدین تعریف کہ لب آونجہ و فروہشتہ را نام است کہ آب از وریزد و مثل شتر (ارو)  
(۱) وہ لعاب یا تحوک جو بعض انسانوں کے منہ سے نکلم کے وقت اڑتا ہے۔ مذکر (۲) وہ شخص جس کے  
منہ سے نکلم کے وقت لعاب یا تحوک اڑے۔ مذکر۔ (۳) وہ منہ جس سے ہمیشہ لعاب بہتا ہو۔ مذکر (۴)  
وہ لب زیرین جو لٹکا ہوا ہو جس سے لعاب بہتا ہو۔ جلیبہ اونٹ کا ہونٹا۔ مذکر۔

بفتح بمقتول سروری بفا و خا بر وزن ششم (۱) یعنی بسیار (منجیک) بدان ماند بنفشه بر لب جو  
 که بر آتش نهی گوگرد بنغم (۲) که مال است (۳) که مناظره با که اگر سخن رانی و زاحض تو بنغم شود  
 معید صداده و (۲) ازاری باشد که نشانه چنان بر چه بهایند نداشتار بدان از هوا ایابند (عنصری)  
 بسکه از گردون بنغم و نه شکر چید بچکس نه درم و صاحبان جهانگیری و بران و جامع و هفت و دگر  
 هر دو معنی کرده اند. صاحب رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که معنی دوم قحط است نه بنغم و بای بنغم  
 زائد است و ایشان از اصل کلمه پنداشته اند. صاحب ناصری بذکر هر دو معنی گوید که از شعر حکیم عفری  
 (که بالا ذکر شد) قحط بنفتمین بحدف بای زائد است و فرماید که بعضی بتاء قرشت قحط نیز گفته اند که  
 تصحیف است و انصیح پنجم بای فارسی است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی بیا از قوسی گوید که  
 عنصری (که بالا ذکر شد) برای معنی اول مناسب است و دلالت بر معنی ثانی ندارد و خیال خود ظا  
 می کند که این سه قوسی باشد چه با وجود آوردن قحط بدون بای تازی معنی مذکور قحط را درین باب  
 آوردن خطاست و نیز می توان گفت که قحط و بنغم را که معنی نشان چین گفته اند مستند آن همین شعر  
 عنصری است و در آن معنی بسیار که از شعر منجیک غیر آن درست نمی شود بی تکلف درست می آید  
 پس اگر برای معنی نشان چین دیگر شعرا ستادی پیدا شود می تواند شد و الا احتیاج گفتن این معنی نیست  
 و شعر شمس فخری که در سند لفظ (قحط) آورده اند هرگز سند نمی تواند شد. چرا که او در ذیل لغت فرمای  
 است. پس شعر خودش چطور درست شود (الخ) و هم او بذیل بنغم به بای فارسی (و طرازی که آقا  
 بغوث قانی خوانده اند تصحیف است و هم او بر (قحط) بنغم می نویسد که بنفتمین بپادری که سپهر کنند تا هم  
 و نشان بر زمین نه افند و فرماید که تخصیص بپادری نشان چینان خطاست نیز فرماید که بنغم که به بای فارسی

بغافل شده فخر شد مؤلف عرض کند که شک نیست که تخم به بای فارسی اهل است و قول ناصری که  
 از اهل زبانست اعتبار را شاید و فخر که بغامی آید مبتدل آن چنانکه سپید و سفید و آنچه فوقانی می آید  
 البته محل نظر است که تبدیل باسه فارسی یا فا با فوقانی بنظر نیامده ولیکن نظر با عتاد محققین که فکر  
 تخم هم بجایش کرده اند توانیم تپاس کرد که بای فارسی بدل شد بمؤوده چنانکه پیاناره و پیاناره و پس  
 از آن مؤوده بدل شد به فوقانی چنانکه بکوب و بکوت و جادارد که همین لغت تخم را تمثیل تبدیل  
 بای فارسی به فوقانی گیریم باقی حال تخم به بای فارسی اسم جاد فارسی زبانست و تخم و فخر شد  
 مبتدل گفتنش خوشتر از آنست که تصحیف نام نهیم عوض تصحیف و سپر انگو تخم که تخم به فوقانی هم اسم  
 جاد است و پس با جمله مؤوده در لغت بفرم زائد است و هر دو معنی این را بر اعتبار صاحبان  
 و جامع و ناصری تسلیم کنیم و شمس فخری هم اهل زبانست که خان آرزو ذکر قولش کرده ولیکن قول خان  
 آرزو را تسلیم نکنیم که (اگر صاحب زبانی محقق زبان خود باشد اشعار او بکارش نمی خورد) این  
 کلیه است که برای محققین هند و زاد قائم کرده اند یعنی اگر محقق هند و زاد تعریف لغتی بدون  
 حواله محقق معتبره کند و بسند آن کلام خود پیش کند در خواستگار نباشد چه که او صاحب زبان  
 نیست و اشعار او برای تحقیق لغت فارسی زبان مستند نیست و آن شد مثلاً خان آرزو که صاحب  
 سراج اللغات است اگر در تعریف لغت فارسی زبان بدون حواله لغات معتبره از کلام خود استفاده  
 اعتبار را نشاید برخلاف آن محققین صاحب زبان مثل سروری و ناصری و جامع و شمس فخری می  
 که در تحقیق زبان خود از محاوره زبان کلام خویش که عین محاوره را مانند تمثیل پیش کشند آنچه صاحب  
 ناصری از برای لغت (فخر بدون مؤوده) کلام عنصری را که بالا ذکر شده سندی گیر و سندی می خورد

اگر در مصرع اولش موحدہ را بمعنی ہیئت گیریم باید کہ بر مصدر (کردن) کہ ماقبل آنست یای وحدت یا شین ضمیر زائد کنیم والا معنی شعر خطی شود و باقی نمی ماند و مجر و اضافت مصدر (کردن) خلاف قواعد است و اگر از اضافت کار گیریم وزن شعر درست نمی شود حاصل اینست کہ محقق زبان دان بر معنی شعر غور نکرد و در ترکیب خطای فاش نمی شد فتائل (اردو) (۱) بہت (۲) و و جھولنا جو فقرا لائبے بانس پر قائم کر کے بالا خانوں یا فیل نشینوں سے اسکے ذریعہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور شے مطیعہ کو اسی جھولنے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔ مذکر۔ وکن میں اسکو بھیک کی چھتری کہتے ہیں یہ اس بنیاد پر ہے کہ فقرا اس جھولنے کو چھتری کے مشابہ بناتے ہیں اور پھر اسکو الٹ کر اسکے نیچے ایک طویل بانس قائم کرتے ہیں۔

بفدا کردن (بفدا کردن) قائم کرد ذوق محاورہ نہداشت و	بفدا کردن مصدر اصطلاحی بہا
مصدر غلط نگاشت و آنچه این مصدر را مراد از	گوید کہ مراد فدا کہ بیاید صاحب اند نقل
فدا گوید ہم غلطی اوست (اردو) فدا کرنا۔	نگارش و سند ہر دواز میر خسرو (س) من بر فنا
نثار کرنا۔	خویشتر جاں بفدای می کنم نہ منت تست گر
بفراش بقول شمس بفتح یکم و دوم (۱) بمعنی	دہی تن برضای چوں منی بد مولف عرض
زدن و (۲) بقول بعض آلتی است بچہ بے	کند کہ (جان فدا کردن) و بزیاوت موحدہ اول
کشیدن مولف عرض کن کہ یہ محققین فدا کو	جان بفدای کسی کردن ہر دو یکی است بہا
زبان و مرا صریح نم ازین لغت ساکت و سوز	یہ نقل شعر غلطی غلطی کرد یعنی تو را آتی نوشت
آوا کہ مصدر است بیچ مناسبت باللفظ ندارد	باستناد و ثلث عوض (جان بفدای کسی کردن)

نمود (۲) دیکھو بغز قاش -	ومعنی دوم بیان کرده اش لغو محض - بغز بمعانی خود
بغز زندی برداشتن (مصدر اصطلاحی)	گذشت و رفتارش بدون مؤده در فارسی زبان معنی
بقول بهار به پسر خواندگی گرفتن (صائب) چرخ	وجودی آید که مقابل عدم است - جزین نباشد که
از روز که گهواره ز پیٹیم برداشت به پدر عشق بغزندی	همان (بغز قاش) که بغین مجسمه عوض فایبسی دوم
خویشم برداشت به (عرفی) در کار که عدل تو	گذشت بتصرف کاتب (بغز قاش) قائم شد و بعضی
از پس هت آموخت به عدل تو بغزندی برداشت	آزاهم عوض قات به فوقانی نوشته اند و ما هم را اینجا
ستم را به صاحب انداخت نقل نگار بهار مکتوب	بدون سند استعمال آزار تسلیم نکرده ایم و در اینجا همین
عرض کند که همان که بر (برداشتن بغزندی)	قدر کافی است که معنی اول لغو است و معنی دوم
گذشت (اردو) دیکھو برداشت	بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که محقق بی تحقیق
بغز زندی -	اعتباری ندارد (اردو) (۱) ناقابل ترجمه -

**بلفک** همان بآن که بجایش گذشت و بقول محیط لغت فارسی بآن همین بلفک است اشاره  
 این عهد را اینجا کرده ایم محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و غیر صاحب محیط (بذیل موز) دیگر  
 ذکر این نکرده و بقول خزینه در ترکی هم این را موز گویند و اکثر اهل لغت (بمبند اسه متعده) فارسی  
 این را ترک کرده اند (چنانکه صاحب خزینه و نقاس) و عبری زبان طالع و موز هر دو اسم و محققین  
 لغات اردو اعنی صاحب نقاس و فرهنگ آصفیه گیلارا لغت زبان هندی دانند و صاحب  
 منتخب که محقق لغات عرب در زبان فارسی است در ترجمه موز ذکر کیلامی کند و صاحب برهان  
 بر کیله صراحت می فرماید که اسم موز است در هندی و صاحب برهان موز را لغت فارسی دانسته



صاحب ناصری ذکر موز کرده گوید که کیکه را نام است و صراحت کند که موز لغت عرب و اینهم صراحت می فرماید که این مینه هند است و خان آرزو بر موز بخوالد قوسی گوید که چون میوه مذکور در مصر و یمن و هندی شود و در ایران و توران نمیشود بنا بر علیه فارسی نباشد - نیز گوید که بعضی موز را عربی دانسته و صاحب محیط بر موز بزرگ بفرگ گوید که در ایران هم اندکی یافته می شود و بر حاشیه کتاب با اشاره نسخه بفرگ را به فون عوض مؤخره اول و طامی حطی عوض فانظرک نوشته و ناظر در عربی بقول منتجب باغبان را نام است و صاحب اند نسبت نظر گوید که لغت عرب یعنی باغبانی منورن نتیجه اینهمه جگر کاوی است که اسم موز در فارسی زبان متعق نشد و هیچ سراغ بفرگ را کتب لغات فرس یافته نمیشود و محققین فارسی زبان نظرک را هم ترک کرده اند و معاصره بینان اسم اکت اگر بر اعتقاد صاحب محیط که محقق مفردات طب و پابند لغات السنه غیر هم می باشد نظرک را هیچ دانیم توانیم قیاس کرد که مفرنس است که فارسیان بر لغت نظر عربی کاف زائد (چنانکه در لغت عربی است) یا کان تصنیف (چنانکه مردک) زیاده کرده باشند و معنی لفظی این باغبانی کوچک - و گنایه از موز که آنرا که در خانه خود خانه باغ - ندارند - یک و دو رخت موز را قائم کنند نظر به هولت کاشت و الله اعلم بحقیقه الحال اگر چه بسیاری ازین بیان باردیف بای آئنده تعلق می داشت ولیکن ذکر آن بحد ریخا برای تحقیق این لغت پسندیدیم (ار دوه) دیکهو بان -

بفرمان بودن	مصدر اصطلاحی - بقول (ار دوه) فرمانبراری کرنا (دیکهو بودن فرمان)
بمطیع بودن مؤلف عرض کند که موافق	بفرمان رفتن   مصدر اصطلاحی - اطاعت
قیاس است و معاصرین عجم نیز زبان دارند	کردن و مطیع بودن مراد مصدر گذشته

(الف و د و)

(الف و د و)

<p>(انوری) در تماشاگاه ز نقش از پی ترتیب حسن است و ب مستعدی آن هر دو موافق قیاس (انوری)</p> <p>الف) بفزاید آدم اینجا بفزاید به مگر شاه جهان</p> <p>دوم دهد داد به (صائب) بلند آوازه</p>	<p>باز فرمان روانی هم فرمان می رود (اردو) و بگوید</p> <p>برون فرمان -</p>
<p>سازد شور عاشق عشق کسرش را به بفزاید آورد</p> <p>مشته تمک در یابی آتش را به (اردو) (الف)</p> <p>فزاید کرنا - بقول آصفیه غل میچانا - شور کرنا - آه نکا</p> <p>کرنا - داد چاهنا - رب) الف کا مستعدی کسی کو</p> <p>شور آورد بجا آورد خواهی پرآماده کرنا -</p>	<p>بفروان گردیدن   مصدر اصطلاحی - مراد</p> <p>مصدر گذشته (صائب) سبب این وارگر سازی</p> <p>همه از یر دست خود به نکاک چون حلقه خانم بفزاید</p> <p>تومی گردیده (اردو) و بگوید برون فرمان -</p>
<p>مصدر اصطلاحی</p> <p>دالف) بفزاید و خود رسیدن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>دالف) بفروخت آمدن   مصدر اصطلاحی</p> <p>دب) بفروخت رفتن   صاحب بحر هر دو</p>
<p>دب) بفزاید رسیدن   خان آرزو در</p> <p>چراغ نسبت (الف) گوید که بداد خود رسیدن است</p> <p>وحید) عاشق بداد خویش ز بسید و خود</p> <p>رسید به اذن زندگی گذشت بفزاید و خود رسید به صاحب</p> <p>بهر نقل نگارش و صاحب اند بکر (ب) فرمایید</p> <p>بداد رسیدن (نظمی) کشا و همت زندان</p>	<p>را بمعنی فروخته شدن آورده صاحب روزنامه بگوید</p> <p>سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار (بفروش رفت)</p> <p>را بمعنی فروخته شد نوشته که ماضی مطلق (ب) و حالا</p> <p>بر زبان معاصرین عجم است و الف متروک (اردو)</p> <p>الف و ب - بکنا - بقول آصفیه فروخت بهونا را بجان</p> <p>بقوله فروخت بهو جانا -</p>
<p>دالف) بفزاید آمدن   مصدر اصطلاحی</p> <p>دب) بفزاید آوردن   بمعنی فریاد کرنا</p>	<p>دالف) بفزاید آمدن   مصدر اصطلاحی</p> <p>دب) بفزاید آوردن   بمعنی فریاد کرنا</p>

بفریاد من برس به زبان پیشتر که کار من از  
کار بگذرد به مؤلف عرض کند که (ب) کافی  
بود و خان آرزو الف را برای تکمیل رساله  
چراغ هدایت قائم کرد و در دیباچه می نگارد که  
تغائی که در دیگر کتب نبود و درین کتاب جمع کرده ام  
می پرسم از آنکه لفظ خود را در (الف) بجهت خصوصیت  
قائم کرده و خود هم داخل کسی نباشد و اصل این  
هر دو مصدر در (بفریاد کسی رسیدن) است و پس  
پس (ب) کافی بود و ضرورت نباشت که الف را  
قائم کنی (ارو) (الف) برای فریاد کوچه پنچیا - (ب)  
فریاد کوچه پنچیا - بقول آصفیه داورسی کرنا - الف  
کرنا - فریاد سننا - نیا کرنا -

بفریاد من برس به مؤلف عرض کند که ضرورت نباشت  
که این را در باب موقده قائم کند که موقده اول  
زاید است و فرستید مضارع مصدر فرستن که بجایش  
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع  
است انغیث از صاحب غیث که از مصدر  
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضه نقل بکار  
را بجای آورده - فارسیان گویند که نقل نویسن  
عقل نباشد حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن  
را بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است  
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای است  
لفظ زیادت تمثالی قبل سین فرسید کردند -  
چنانکه هست را هست (ارو) همچنین که مضارع  
بفریاد من برس به مؤلف عرض کند که ضرورت نباشت  
که این را در باب موقده قائم کند که موقده اول  
زاید است و فرستید مضارع مصدر فرستن که بجایش  
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع  
است انغیث از صاحب غیث که از مصدر  
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضه نقل بکار  
را بجای آورده - فارسیان گویند که نقل نویسن  
عقل نباشد حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن  
را بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است  
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای است  
لفظ زیادت تمثالی قبل سین فرسید کردند -  
چنانکه هست را هست (ارو) همچنین که مضارع

مصادر  
صطلحی  
بقول بحر

بفریاد من برس به مؤلف عرض کند که ضرورت نباشت  
که این را در باب موقده قائم کند که موقده اول  
زاید است و فرستید مضارع مصدر فرستن که بجایش  
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع  
است انغیث از صاحب غیث که از مصدر  
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضه نقل بکار  
را بجای آورده - فارسیان گویند که نقل نویسن  
عقل نباشد حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن  
را بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است  
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای است  
لفظ زیادت تمثالی قبل سین فرسید کردند -  
چنانکه هست را هست (ارو) همچنین که مضارع

بفریاد من برس به مؤلف عرض کند که ضرورت نباشت  
که این را در باب موقده قائم کند که موقده اول  
زاید است و فرستید مضارع مصدر فرستن که بجایش  
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع  
است انغیث از صاحب غیث که از مصدر  
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضه نقل بکار  
را بجای آورده - فارسیان گویند که نقل نویسن  
عقل نباشد حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن  
را بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است  
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای است  
لفظ زیادت تمثالی قبل سین فرسید کردند -  
چنانکه هست را هست (ارو) همچنین که مضارع

قیاس است معاصرین عجم تسلیم می کنند (اردو) تلوار یا خنجر و غیره کو پتھر چٹانا - دیکھو بزرگ راندن -

بفش | بقول جہانگیری با اول مفتوح و بثنائی زده بمعنی شکوه و عظمت و کروفر و فرماید کہ پوش ہم بہین

معنی آمدہ (حکیم سنائی) پختہ از حسرت طلب گل شان پ سوخته زاتش و فادل شان پ باد و بوشی  
برای حرمت فرع پ با عوام و بہانہ شان بر شرع (ولہ) بدیں باد و بوش و سروریش گوئی پ سنائی  
نیم بو علی سیم جوئی پ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (اوش و بوش) یعنی کروفر و صا جمان برہان و ہر  
و جامع ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج چہ خوش تحقیقہ کردہ می فرماید کہ ظاہر تبدل پوش است  
و بر پوش می فرماید کہ بضم اول و کسر و بمعنی تقدیر و ہستی و تحقیق خود ظاہری کند کہ نشین برای نسبت است  
و بجاز برای تقدیر استعمال یافتہ و فرماید کہ بفتح اول و سکون دوم بمعنی کروفر و خود نمائی مؤلف  
عرض کند کہ ما بر (اوش و پوش) کہ بمعنی کروفر گذشت صراحت کردہ ایم کہ آن تبدل (ہوش و پوش)  
است و ہوش و پوش بر و بمعنی کروفر اسم جامد فارسی زبان و حقیقت پوش ہمین قدر است کہ معنی حقیقی  
آن ہستی و قدرت داشتن مجازش کروفر مصدر باشند باشد بر سبیل تبدل و تحقیق کاملش بجای خودش  
کنیم و اصل لغت زیر تحقیق و او بدل شدہ ناچنانکہ دآم و قام پس این تبدل پوش باشد و پس  
(اردو) دیکھو اوش و پوش -

بفکین | بقول برہان با کاف بر وزن قزوین ملت زند و پازند کو شک و بالا خانہ صاحب جہانگیری

در ملحقات بر معنی کو شک قانع صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ کو شک بمعنی  
بنای بلند بجایش می آید و جزین نیست کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و پس (اردو) بلند عمارت  
مؤلف - بالا خانہ - دیکھو (بالا خانہ) -

بظان چیز برداشت	بظان گفته نرسی
<p>مقوله - بهار گوید          که ای برابر آنچیز پنداشت بر قیاس (بفرزندی          برداشتن) (میز را طاهر و حید) سوختن از بهر          آن تا مهربان یا درنداشت بد بود گوئی در سنگین          بکاهی برداشت بد مؤلف غرض کند که (برداشتن)          به چیزی) بمعنی حقیقی چیزی را از چیزی دفع          دور کردن است و همین معنی حقیقی ازین شعر          پیدا است یعنی شاعر گوید که در سنگین مراد          ولیکن یار ما بمقدار کاهی آن را دفع نکرد و هیچ          همدردی نکرد - مخفی مباد که (برداشتن بفرزندی          هیچ تعلق از معنی حقیقی ندارد بلکه متعلق است          بمعنی بست و هشتم برداشتن که مجاز است و ذکرش          بهای خودش گذشت - حیث است از بهار که          این مقوله را با ستنا و کلام طاهر و حید قائم کرد          و اصلاً بر معنی شعر غور نکرد - حق آنست که قیام          این مقوله ضرورت نداشت و زحمت بیجا برداشت          (ار دو) ناقابل ترجمه -</p>	<p>یعنی این همه عظیم الشانی و بر کار خود سوار          که فلان که سر آمد عصر است و او را گفته بمن          نرسی) (رسید اشرف) که ای نشسته جام          تو نشسته های دگر بد هزار بار بتریاک گفته نرسی          صاحب بحر و بهار و ارسته را نقل نگار مؤلف          عرض کند که وای بر محقق مصطلحات که مقوله          تصنیف کرده است و بر معنی شعر غور نکرد          شاعر خطاب به یار گوید که رهبر نشسته های          عالم محتاج نشسته جام تو می باشد و تو بار          بتریاک گفته که نشسته جام برابر نشوی) هر          چه درین شعر قابل بیان است لفظ (نرسی)          که مخی طبعاً معنی منفی و بعضی لفظی است و مراد          برابر و مقابل نشوی - در صراحت این معنی مجازی بر          (رسیدن) می آید - هیچ ضرورت نبود که این          مقوله ازین شعر پیدا کنند و ضرورت نداشت که در          ردیف موقوفه این را جاد دهند (ار دو) و بگوید</p>

**بفهم** بقول سروری کسر بافتح فامعنی (۱) دلتنگ و فرومانده صاحب جهانگیری باتفاق معنی بیان کرده سروری می فرماید که بالفتح و قرم نیز به همین معنی می آید صاحب رشیدی همزانش و بقول صاحب بران بفتح اول و سکون ثانی بمعنی (۲) اندوه و دلگیری هم و فرماید که بفتح ثانی هم آمده و صاحبان ناکه و جامع همزانش خان آرزو در سراج نقل نگار سروری و برهان در اعراب و معانی مختلفه صاحب محیط بر قرم گوید که دوائی است زنان برای تنگی فرج مستعمل دارند و او بر خلاف آئین خود از صراحت مزید پست و نهی گوید که مال کدام زبان است و از خواص و طبیعتش هم ذکر می نکرد و اهم آن در دیگر اسنه هم نه شد صاحب انند قرم و فرسته هر دو را بدین معنی لغت عرب گفته و صاحب بران این را مراد از بفهم و معنی دوائی مذکور هم لغت فارسی دانسته ذکرش بجای خودش کرد و صاحب منتخب برم را بفتح تین لغت عرب گوید معنی ملال و دلتنگی و دانه انگور که بسیار کوچک می باشد (الخ) مؤلف عرض کند که زنان هند و عجم همین دانه قسم خاص انگور را می ساینند و سفوف آن داخل فرج می کنند تا تنگی پیدا شود از عمل قابضه پس معلوم شد که فارسیان از همین برم عربی لغت قرم را به تبدیل مؤخره بنا چنانکه زبان و زبان مغویس کردند و بهر دو معنی یعنی دلتنگی و دوائی مذکور استعمال کردند و معنی اول حقیقی و معنی آخر مجاز آن و شک نیست که لغت زیر تحقیق هم مبتدل برم عربی است که فارسیان رای مهمله را بدل کردند بفا اگر چه این قسم تبدیل پیش ازین از نظر باگذشت و لیکن عیبی ندارد که همین یک لغت را سه قسم تبدیل گیریم و قرم که می آید با بفهم هیچ تعلق ندارد و تصفیه اختلاف اعراب بوجه آنکه سه استعمال پیش نشده جزین نیست که باعتبار صاحبان ناصری و صاحب سروری که از اهل زبانند اعراب بیان کرده نشان را صحیح پنداریم و باعتبار ماخذ بفتح تین باشد که اصلش (برم) است این است حقیقت این

نت کہ خان آرزو از اخذش سکوت ورزید و بر قوم می فرماید که از صراح و غیره بدین معنی عربی معلوم می شود  
 از برقم عربی خبر ندارد و عجیب نیست که عربان هم برقم را بر سبیل تبدیل قرم کرده باشند (ار دو) (۱) حاجز-  
 ناک آیا هوا- بنگ (۲) اندوه بقول مصفیہ فارسی- اسم مذکر غم- الم- پنج- فکر- ترود- تشویش مصیبت  
 مفتج | بقول سروری ببا و زن بوزن منج ماری که در باغها باشد و گزنده رساند (شمس فخری ۵)  
 عا و مدح ادرا و در خود سازد که افنی با تو باشد کم ز بفتح بد صاحب برهان فرماید که نوعی از مار است و  
 ری هم گزنده بزم نرساند صاحبان ناصری و جاح هم زبانیش خان آرزو در سراج بحواله توسی با معنی  
 بیان کرده سروری متفق و گوید که در جهانگیری بفتح تحماتی و سکون غین و فوقانی مفتوح و جیم  
 بدون نون بفتح هم می آید موقوف عرض کند که این هر سه لغت را با عربی و ترکی هیچ تعلق نمی نماید  
 طاهر لغت فارسی قدیم معلوم می شود که معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و این قسم مار را نمیدانند  
 باقی حال لغت اول اصل باشد و دوم مخفف آن بحدف نون چنانکه ایشان و ایشان و لغت  
 در بحث هم مبتدل و مخفف که از لغت اول تحماتی بدل شد به مؤدہ چنانکه بالیوس و البوس و  
 غین مجسمه بدل شد ببا چنانکه غلیو و فلیو و فوقانی را حذف کردند چنانکه راست و راس و آنچه بعض  
 صاحبان تحقیق قسم مار و نمش را جدائی کنند تسامح شان می نماید- یعنی این هاء قسم  
 است که گزنده نمی رساند مخفی مباد که (فتح) هم به همین معنی می آید و آن مخفف این باشد بحدف  
 مؤدہ (ار دو) بفتح سانپ کی ایک قسم ہے جو باغوں میں رہتا ہے اور بے ضرر ہے۔ مذکر۔

## مؤدہ باقاف

بق | بقول غیاث البفتح و تشدید قاف بمعنی پشته و فرماید که در فارسی بضرورت نظم به تخفیف مستعمل

صاحب اند نقل نگارش. صاحب منتخب که محقق عربی زبانست ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بپنجینف مفتوس دانیم (انوری) گهی ذلیل کند قوم فیل را از طیر و گهی هلاکت نمرود را کمار و بن (ار و و) پیشه بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - مجهر - داس -

**بقال** بقول خان آرزو در چراغ هدایت بعضی فروشندۀ غله چنانکه در هندوستان شهرت دارد و فرماید که بعضی گویند که بدین معنی بدال است و فارسیان کسی را گویند که میوه و انار و بهر کردگان و پنهان شود (وحید) چگونیم ز بقال صاحب جمال و ازان خط بسز و ازان رنگ لال و اسیران بر اطرافش از شهر دود و دزد پوش گرد گفت چوبه و ازان بی مروت دل پر کله و چو انگور شد خورشید آله و ز مرگ گان شوخش دل مرد پیر و دسورخ غریبال همچون پنهان و بالآخر می فرماید که از شنوی مولوی معوی بعضی عطار معلوم می شود و اهل کشمیر شخصی را که سود سودا کند استعمال کنند (انتی) ز که بردارش بهار نقل عبارت سراج المحققین کرده بدین صراحت مزید که بدال را لغت صحیح داند و برای سند بیان آخرین سراج المحققین نقل کلام مولوی معوی می فرماید (س) بود بقالی و اور اطوطی و خوشنوا و بسز و گویا طوطی و صاحب اند به نقل عبارت بهار این را لغت عربی گوید و صاحب شمس گوید که تره و دانه فروش و حاتم تره فروش را گویند. صاحب منتخب فرماید که لغت عرب است بالفتح و تشدید قاف بمعنی تره فروش و عام غله فروش مؤلف عرض کند که فارسیان لغت عرب را استعمال کرده اند بهمان معانی لغوی و تصرفی در آن نکرده اند و از غله فروشی انکار نمی کنند و هر دو سند و وحید و مولوی معوی هم این لغت را مخصوص نمی کنند بامیه و فروش خطای خان آرزو است که بعضی اشعار غزلی و در معنی بدون سند تصرف فرمود جز این نیست که قلت معلومات است معاصرین عجم هم بقال را بر زبان دارند و میوه



فروش اقبال نمی گویند یعنی دانیم که خان آرزو برای زینت چراغ هدایت به تطویل تعریف حقیقت  
جریان را چهره بظلمات می برد (اردو) بقال بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - لغوی معنی کنجرا - اصطلاحی  
معنی - مودی - بنیا - پرچونیا -

<p>این بقاف عوض کاف پیش شود تو دانیم گفت که</p>	<p>مصادر اصطلاحی - صفا</p>	<p>الف) بقالب نخین</p>
<p>مبدل بجاول است و مفرد کاف بقاف</p>	<p>بمعنی نسبت الف) گوید</p>	<p>ب) بقالب زدن</p>
<p>بدلی می شود چنانکه کینه و قینه (اردو) بکجه بجاول بقاوم رخیخت   مصدر اصطلاحی - بقول و است</p>	<p>که معنی پشیمان کردن است و نسبت (ب) فرماید که مراود بر قالب زدن مؤلف عرض کند که مابر</p>	<p>مرادف بر قالب زدن مؤلف عرض کند که مابر</p>
<p>(۱) جنگ ناکرده عاجز آمدن و فریاد که اصطلاح</p>	<p>آن در پنج طول کلام است (اردو) بکجه بقالب</p>	<p>بر قالب زدن) صراحت کافی کرده ایم که اعاده</p>
<p>شطرنج بازان (۲) بازی حریف دیدن دازداد</p>	<p>بقول اند بخواه فرهنگ فریاد است</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>عجز بهر باز دست رخیخت و گفتن که بازی قائم است</p>	<p>فارسی است یعنی اول و چهارم که بجاول را گویند</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>چند دران وقت گویند: فلانی بقاوم رخیخت یا و</p>	<p>یعنی داروغه مطیع مؤلف عرض کند که معارض</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>که تهوری در رسال خوان فکیر در صفت بازی می</p>	<p>عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>گوید (۳) چون بجهشش بازی انگیزده مفت</p>	<p>و بجاول بجایش می آید و نسبت آن در پنجاهین</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>بر دار بقاومی ریزد و بهر نقل و ارسته برداشته است</p>	<p>قدر کافی است که آن لغت ترکی زبان است -</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>معنی اول اسناد ذیل پیش کرد و در نظامی (۴)</p>	<p>و بقول صاحب منافع ترکی معنی چاشنی گیر که همان</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>آوارگی در خراسان گیرند: به اذان قائم وی</p>	<p>داروغه مطیع را اسم اصطلاحی است اگر سند است</p>	<p>بقاوم رخیخت</p>
<p>برخیخت بد (دولت) بحیرت نامه نهضت این</p>	<p></p>	<p>بقاوم رخیخت</p>

بقائم رخت لیل با جمالش چه عجب است از بکر کار و نقل مقام می کند و کشت را دفع می سازد. ولیکن هم بر نقل و بسته اکتفا فرمود. صاحبان اند و غیاث نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که همه محققین بالا از بازی شطرنج خبر ندارند ازینجاست که در تعریف این صراحت کافی نگرده اند. مخفی مباد که در بازی شطرنج یکی مات است و دیگری برود و رسیدنش قائم مات نیست عرب است ماضی مطلق از مصدر موت بمعنی برود و در اصطلاح شطرنج بازان ختم بازی به حکومت فارسین این را بزبان خود برود گویند که مخفف (بازی برود) است یعنی کامیاب شد ولیکن خبر ندارند که برود مثل مات فتح حاکمانه نیست بلکه چیزی است که صراحتش بجایش کرده ایم که بازی شطرنج بقوا حدش ناقابل بازی می شود و هم این را گویند که بازی برود شد به یوم قائم و این حالتی را نامند که چون زید شاه مقابل شاه و پدر (شاه دادن را کشت دادن هم گویند) و شاه برای نقل مقام صرخت یک خانه یار و در آن

نقل مقام می کند و کشت را دفع می سازد. ولیکن زید باز او را کشت می دهد و شاه بدین کشت بخا اولین می آید که غیر آن خانه دیگری برای نقل مقام ندارد و پس ازان زید باز کشت می دهد و شاه همچنان بخانه عالی می آید تا آنکه سلسله این کشت منقطع نشود و الی یوم القیامه. اگر چه زید اختیار دارد که ازین کشت دادن باز آید و مهره دیگری را ببازد ولیکن هرگاه بازی او نسبت مقابل ضعیف باشد این کشت را نمی گذارد و غنیمت چند دارد. پس مقابل آن مهره می بکشد که در دست می دارد می ریزد و می گوید که بازی قائم شد یعنی بدون جنگ با و بهزیمت روی آورد همین را فارسین (بقائم رختین) گویند و بازی قائم (هم و مراد از (بازی قائم) همین است که از طرف عمل که بالاند کوشد یعنی اگر کشت زید و نقل مقام شاه بازی ختم نمی شود و قائم می باشد الی یوم القیامه. همین قدر است حقیقت است

دوم یعنی اول مجازان در جنگ (اردو) (۱) میں بازی قائم ہونا یعنی بغیر بات کے بازی ختم ہونا۔ فرسٹ  
لڈائی نہ کر کے عاجز آنا اور صلح کر لینا (۲) شطرنج صاحب فیہ سے بازی قائم یا (بازی قائم ہونا) کو ترک فرمایا ہے

**بق بقی** صاحب انند نیل بق می فرماید کہ بسیار بق بق کردن محققین فارسی زبان ازین ساکت۔  
مؤلف عرض کند کہ انری در قصائد استعمال این کردہ است (۳) صفت کفر بشعر از تو درافرو دچنا  
بق بق از فاضلی وطنطنہ از خاقانی بد معنی مباد کہ بخ بخ بہ خای مجملہ تحسین و لغت عرب است  
کہ بجای خودش گذشت و اس را هیچ تعلیق با این نیست و بعض محققین اردو بک بک را بمعنی ہرزہ سرا  
آوردہ می فرمایند کہ اصل این در عربی (بق بق) است و در فارسی کا و کا و صاحب برہان (کا و کا)  
را بمعنی تجسس و نفیثش آوردہ صاحب محیط در عربی زبان بق بق را بمعنی زیادہ گفتن نوشتہ و صاحب سراج  
بق بق را پ تشدید بمعنی بسیار گو آوردہ۔ پس جزین نیست کہ فارسیان ہمین لغت عرب را کہ بمعنی عام است  
برای پیودہ گوئی خاص کردہ اند اندر بصورت مفترس تو انیم گفت (اردو) بک بک بقول آصفیہ  
ہندی اسم۔ مؤنث۔ بکواس۔ ہرزہ سرائی۔ زڑ۔ بڑ بڑ۔ جھک۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ عربی میں  
بق بق۔ فارسی میں کا و کا۔ مگر ہماری تحقیق میں بک بک کا ترجمہ عربی میں بق بق اور فارسی کا و کا  
نہیں ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

**بق بقی** بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار پیروی کردن مؤلف عرض کند کہ طرز  
بیان محقق گننام در غلط انداز و مقصودش غیر از پیروی نباشد کہ حاصل بالمصدر است معلوم می شود  
کہ معاصرین عمر از اقتدا عربی ابن را مفترس کردہ اند بعد از الف و زیادت مؤخرہ در اولش و  
تبدیل الف آخر با و و چنانکہ تاغ و توغ (اردو) پیروی۔ دیکھو اقتدار۔

**بقچہ** بقول انند بھالہ فرهنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم بمعنی بستہ خورد و صاحب سواہر اسل  
این را عرب بخچہ ترکی گفتمہ بمعنی پلوئذہ مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ بتدل بخچہ باشد کہ بجا  
گذشت و صراحت کافی ہمد را بخاکرہ ایم غین مجسمہ بدل شد بقاف چنانکہ آریغ و آروق (اردو) و بخچہ

**بقدر مال باشد سرگرانی** مثل - صاحبان ویسی مصیبت ہے یہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا  
خریدنے و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی سبکت  
مؤلف عرض کند کہ مقولہ ایست فارسیان این ترجمہ ہے بعض اہل دکن کہتے ہیں جیسا مال  
ویسا بجالاں

**بقدر یک سنگ** اصطلاح بقول صاحب مذکور  
را بفتح مالد اراں استعمال می کنند مقصد اینست کہ  
مالد اراں سرگرانی دارند و مفلسان آسانی و ہین مقو  
صرحت این ہم می کند کہ سرگرانی مالد اراں بہ انداز  
مال است یعنی فنیار بسیار سرگرانی است و سٹین  
را متوسط (اردو) دکن میں کہتے ہیں جیسے دولت  
کمال سنگ بجایش می آید (اردو) بتداریک کی گردش کے

**بقراط** بقول لغات برہان نام طبیبہ است کامل و ماہر و حاذق صاحب غیاث گویر کہ بالفتح باشد -  
صاحب انندی فرماید کہ کبھی بود دہریہ انیس و جلیس سکندر و عالم را قدیم می گفت و مخلوق نمی دانست  
و بر خلاف عادت خود صراحت نکرد کہ این لغت کہ ام زبان است - صاحب مؤید این را بتدل بق  
عرب جادادہ - فارسیان در کلام خود استعمال این کردہ اند (انوری) سبابة بقراط قضا یک  
حرکت یافت ہد شریان حدود و مشریان بقمر را ب صاحب فرهنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو است  
این را لغت یونانی گوید (اردو) بقراط بقول آصفیہ - یونانی - اسم مذکر (صحیح) بفتح موحدہ ۱۰ اور

زبان زد خاص و عام بضم موحدہ) جس شخص نے فن طب سے بخل اٹھا کر اسے عام کر دیا یہی بقراط  
 طبیب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے زمانہ کی نسبت اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ  
 بقراط اور ذی مقرطیس یہ دونوں بہمن و اسفندیار کے زمانہ میں تھے۔ دیگر مؤرخ بیان کرتے  
 ہیں کہ بقراط سکندر رومی سے سو برس پہلے گزرا ہے تاریخ اکھلا والے نے ارسطاطالیس کے بعد اس  
 کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بقراط بن رافیس استقلینوس یونانی کے شاگردوں میں اور اتول کی اولاد جس سے  
 جس شخص نے اول فن طب وضع کر کے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ بغیر وہی اور پردیسویوں کو یہ علم  
 ہرگز ہرگز نہ سکھانا تاکہ ہمارے خاندان کی بات بنی رہے وہ یہی استقلینوس تھا۔ اس حکیم کی رائے  
 اس فن میں صرف تجربہ پر موقوف تھی اس کے بعد حکیم توس نے تجربہ کو خطا سمجھ کر اس میں قیاس کو  
 شامل کیا ۱۱ سال تک اطباء نے اس کی پیروی کی جب ہرمانیدس طبیب کا زمانہ آیا تو اس نے  
 تجربہ میں خطا ثابت کر کے تنہا قیاس پر عمل شروع کیا جب یہ مر گیا تو اس کے شاگردوں میں اختلاف  
 رٹے ہوا بعض نے تجربہ کو پسند اور قیاس کو خارج کیا بعض نے تجربہ اور قیاس دونوں کو باطل  
 سمجھا اور کہا کہ طب جیلوں کا نام ہے۔ چنانچہ انطاطون کے زمانہ تک یہی حال رہا۔ مگر جب بقراط  
 نے تجربہ اور قیاس کو یکجہتم غور و یکجہ کر اس امر کا تصفیہ کیا تو دونوں کو لازم و ملزوم پایا۔ اور کہا کہ  
 تجربہ قیاس کے بغیر خطرناک ہے۔ اور قیاس تجربہ بغیر مستلزم ہلاکت۔ غرض اس نے لازمی طور  
 پر قیاس کو شامل تجربہ کر دیا اور ان تینوں طبیبوں کی کتابوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ اس متقدمین  
 کی روکتا میں جو تجربہ اور قیاس پر مبنی تھیں انہیں برابر جاری اور قابل اعتماد رکھا۔ بلکہ استقلینوس  
 اور اسکے شاگرد جو اس امر میں بقراط کے مخالف تھے اس دنیا سے جلی بے تراس نے سنہ ۱۱۸۰

اجلاس فرمایا اس کے وقت میں صنعت۔ تجربہ نے بڑا زور پکڑا۔ جب وقت اس نے دیکھا کہ پر دیسیوں اور بیگانوں کی منافقت کے سبب اس فن میں نقصان اور ضعیف آتا چلا ہے تو تمام مسائل طبعی کو کتابی طور پر جمع کر کے پر دیسیوں۔ انیون اور عام لوگوں کو اجازت دیدی اور اولاد کو وصیت کر دی کہ اصحاب ذکا و فطنت سے ہرگز ہرگز اس فن کے بتانے میں دریغ و مضائقہ نہ کرنا چنانچہ بقراط کی اسی رائے صاحب و فکر جمیل کی برکت سے یہ شریف فن خلق اللہ میں پھیل گیا۔ بقراط حکیم کم رفتار۔ کم خواب۔ کم گو اور اکثر روزہ دار تھا۔ ہر وقت سر جھکا رکھتا اور پی سوچے کوئی بات نہ کہتا۔ ۵۹ برس زندہ رہا۔ سولہ برس تحصیل علم میں ۹۰ سال تصنیف و تدریس و عبادات الہی میں صرف کئے۔ اس حکیم نے پانچ انجھروں میں ساری طب ختم کر دی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اگر مادہ فاسد سر میں ہو تو غرغہ کرائیں اور جو قم مسدہ میں تو قے۔ علی ہذا اگر خاص مسدہ میں ہو تو سہل دیں اور جو جلد میں تو عرق یعنی پسینہ لیں اور عروق یعنی رگوں میں پایا جائے تو نفع دیکھیں اسی کا قول ہے کہ چار چیزیں نور یا صرہ کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ گرم کھانا کھانا۔ جلتا پانی صرہ پر ڈالنا۔ سو بچ کو تکئے ترہنا۔ دشمن کی جانب نظر کرنا۔ یہی کہتا ہے کہ تین چیزیں آدمی کو ڈبلا کرتی ہیں۔ نہار منہ پانی پینا۔ سخت زمین پر سونا۔ پکار پکار بہت بولنا۔ اسی کا قول ہے۔ چار چیزوں سے بدن خراب ہوتا ہے۔ نہار منہ حام سے۔ خالی یا بھرے معدے سے۔ خشک گوشت کھانا اور نہار منہ پانی پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ بیمار کو جس چیز کی رغبت ہو اس کا دینا بعینہ رغبت کی چیز کے کھانے سے بہتر ہے۔ ایک نفع بہن بن اسفندیار نے بقراط کو نہار منہ مشرق سے بلایا۔ ہزار اشرفیائیں بھیجیں اور کہا کہ یہ لیجئے اور تشریف لائیجئے مگر بقراط نے گھبرا کر کہا کہ میں نہیں جاتا۔

اور یہ جواب دیا کہ میں علم و فضل کو مال کے عوض بیچنے والا نہیں ہوں۔

بقر اول حرف زدن	مصدر اصطلاحی	(ب) بقر اول می رود	(الف) بقول بقر اول
<p>خان آرزو در پیران ہدایت گوید کہ با احتیاط سخن گفتن است صاحبان بجز وہاب و انند نقاش برداشتہ اند مولف عرض کنند کہ قراول بجای می آید و در میان ہمین قدر کافایت کہ لغت ترکی زبان و بقول صاحب لغات ترکی فوج کہ برای جنگ بکافی تعین شود پس شک نیست کہ حرف زدن باین جماعت تقاضای احتیاطی کند و لیکن محققین اہل زبان مثل ناصر بن اسروری و جاسع ازین سکت و دیگر اہل لغت ہم ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم ہم ہر زبان ندارند نمی دانیم کہ خان آرزو این مصدر را اصطلاحی برا از کجا پیدا کردہ و صحیح اشارہ ماخذ نکردہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہر چہ محققین بالا ہند نہ ادا اند و ارادہ و احتیاط سے بات کرنا۔</p>		<p>بعضی نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما محلولہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما ہر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکرده با بطل موقدہ در اول این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما محلولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدری اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را ہر زبان ندارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقر اول رفتن) یا قراول رفتن (غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم و ب را مقولہ خوانیم یعنی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و ب را مصدر گذشتہ صحت</p>	<p>نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما محلولہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما ہر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکرده با بطل موقدہ در اول این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما محلولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدری اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را ہر زبان ندارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقر اول رفتن) یا قراول رفتن (غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم و ب را مقولہ خوانیم یعنی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و ب را مصدر گذشتہ صحت</p>
<p>بقر اول رفتن</p>	<p>مصدر اصطلاحی</p>	<p>اے ایم و معنی لغتی (الف) رفتن بجائی کہ برای</p>	

<p>بزرگان ندارند (اردو) (الف دب) قربان ہونا۔</p>	<p>جنگ متعین است و بجز قائم کردن نشانہ کہ کنایہ است</p>
<p>مصادر اصطلاحی۔</p>	<p>(اردو) الضامید باندہا۔ بقول آصفیہ شست</p>
<p>(الف) بقربان گشتن</p>	<p>لگانہ نشانہ باندہا (ب) نشانہ باندہا ہے۔</p>
<p>(ب) بقربان گردیدن</p>	<p>مصادر اصطلاحی۔ خان</p>
<p>مراد (بقربان رفتن) است (حکیم شفا کی)</p>	<p>(الف) بقربان رفتن</p>
<p>چکنم مرہم تدبیر بدل بردگری کہ بقربان سر زخم</p>	<p>(ب) بقربان سر رفتن</p>
<p>دگری گردیدہ خان آرزو در چراغ بذر گوید</p>	<p>آرزو در چراغ بذر (الف)</p>
<p>کہ معروف (وحید) شنیدم گفتہ جانان چہ</p>	<p>گویی کہ معروف و مشہور است و فرماید کہ مراد</p>
<p>می گردود حید ایجا چہ می گردود بقربان تومی گردود</p>	<p>د بقربان گردیدن) کہ می آید۔ ز کہ بردارش بہار</p>
<p>بقربانت بہ صاحب بحر ہم ذکر ب کردہ می فرماید</p>	<p>بذر الف ایجا نہ نوشت (معروف و مشہور) استاد</p>
<p>کہ بمعنی نثار شدن است صاحب اند نقل نگار</p>	<p>خود را ہم ترک کرد و صاحب بحر می فرماید کہ نثار شدن</p>
<p>ہمہ مؤلف عرض کند کہ (گردیدن یا گشتن بقربان</p>	<p>است و بس (دب) بقول مجر و بہا کہ صاحب اند</p>
<p>سر کسی یا کسی) بمعنی اطراف کسی گشت و طواف</p>	<p>نقل نگار است مراد (الف) مؤلف عرض</p>
<p>کردن است و کنایہ از نثار شدن (اردو) دیکھو</p>	<p>کند کہ اگر چہ معنی بیان کردہ بحر موافق قیاس است</p>
<p>بقربان رفتن۔</p>	<p>و لیکن استعمال این بدون مؤدہ یافتہ ایم کہ معاصر</p>
<p>مصدر اصطلاحی۔</p>	<p>عجم بزرگان دارند و با مؤدہ زائد استعمال ہر دورا</p>
<p>بقلم آب خوردن</p>	<p>مشاق سندی باشیم کہ ہر چار محققین بالا ہند زائد</p>
<p>بقول بہار کنایہ از آب بسیار کم خوردن (صاحب</p>	<p>و محققین اہل زبان آغنی سوری و ناصری و</p>
<p>قانع بدستبوس شدن زال جهان حسن بہ از</p>	<p>جامع و بہار مذکور اس نکرده اند و معاصرین عجم</p>



<p>بقول بیمار مصدر اصطلاحی - بقول بیمار</p>	<p><b>بقلم باز دادن</b></p>	<p>بهر ترشنه را بقلم آب خوردن است به صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند معنی حقیقی این خبر می دهد از آئین و دستور عجم که در زمانه سلف بیمار را که صاحب فراموشی بود و بوضع یاری نشست و برخاست نمیداشت آب به بی</p>
<p>الف) بقلم با دادن</p>	<p>الف) بقلم با دادن</p>	<p>و قلم بخلق می رسانیدند - چنانکه درین روز با بوسه</p>
<p>ب) بقلم گرفتن</p>	<p>ب) بقلم گرفتن</p>	<p>پایاله نا و چه دار و بعض بیمار آن را عرض زبان</p>
<p>ج) بقلم گرفتن</p>	<p>ج) بقلم گرفتن</p>	<p>و خلق که صاحب فراموشی شدند بوسیله همان بی</p>
<p>د) بقلم گرفتن</p>	<p>د) بقلم گرفتن</p>	<p>و قلم آب می خوردند و ظاهر است که بمقابله آن بخوره</p>
<p>ه) بقلم گرفتن</p>	<p>ه) بقلم گرفتن</p>	<p>ازین طرز عمل آب کمی بخلق میرسد و خورده میشود</p>
<p>و) بقلم گرفتن</p>	<p>و) بقلم گرفتن</p>	<p>پس از همین رسم و عادت این محاوره قرار یافت و</p>
<p>ز) بقلم گرفتن</p>	<p>ز) بقلم گرفتن</p>	<p>مبالغه بهار که لفظ بسیار را داخل معنی کرده است</p>
<p>ح) بقلم گرفتن</p>	<p>ح) بقلم گرفتن</p>	<p>ضرورت ندارد (اردو) پانی بهت کم - او بکم پینا -</p>
<p>ط) بقلم گرفتن</p>	<p>ط) بقلم گرفتن</p>	<p><b>بقلم آمدن</b> مصدر اصطلاحی - بمعنی نوشته</p>
<p>ی) بقلم گرفتن</p>	<p>ی) بقلم گرفتن</p>	<p>شدن و مرقوم شدن بمجول بقلم دادن و بقلم</p>
<p>ک) بقلم گرفتن</p>	<p>ک) بقلم گرفتن</p>	<p>رضت) است که می آید معاصرین عجم بر زبان دارند</p>
<p>ل) بقلم گرفتن</p>	<p>ل) بقلم گرفتن</p>	<p>و بقلم هم می آید (اردو) کھا جانا بقلم دادن کا مجول</p>

<p>فرايد که نشت ترکی است صاحب سروری بزرگوار که منقار این جانور هم پهن می باشد صاحب</p>	<p>قائم کرده ایم و بقلیم آورده ایم (اردو) الفوج لکھنار (ب) لکھا جانا۔</p>
<p>برهان هم آب برده مولف عرض کند که ما بکشان بر</p>	<p>(الف) بقلنقار اصطلاح - صاحب جهانگیری</p>
<p>کوده ایم که بغین مجرعه عرض قاف گذشت و همان صفت</p>	<p>(ب) بقلنقاز در ملحقات ذکر (الف) کرده</p>
<p>و این بدل آن که بغین مجرعه بدل شد بقاف الف بدل (ب) شد و ذکر تبدیل هم بصرا ما فذش همه بخانده کوشد (اردو) و بقلنقاز</p>	<p>گوید که نام جانور سیت کبوتر رنگ و این که گردن و پایش دراز باشد و پهن و گوشش حلال است و</p>
<p>بفهم بقول ملحقات بر بان را) بفتح بای اجد و قاف و سکون سیم چوبی باشد سرخ که بدان چیز نارنگ کنند (۲) بضم اول و قاف اهل بین درخت داتوره را گویند که عوام تا تولد خوانند - خوردن قدری از آن مستی آورد - صاحب جراح همز بانث - صاحب رشیدی گوید که بجم بفتتین و به کاف عربی که می آید لغت فارسی است یعنی اول الذکر و این معرب آن - صاحب خیانت می فرماید که معنی اول لغت عرب است به تشدید یه قاف کن فی القاموس و فرماید که فارسیان به تخفیف استعمال کنند و هندی آن بمعینه - صاحب انند بزرگ هر دو معنی این را لغت عرب گوید و صراحت کند که انچه به کاف عرض قاف لغت فارسی است یعنی اول است و بس نسبت معنی دوم می فرماید که درخت جوز مثل را نام است - صاحب سوار السبیل هم امین را معرب بجم فارسی گوید مولف عرض کند که معنی دوم از موضوع ما خارج است و لغت بقم هم که عربی بودن آن مستحق و انچه بکاف می آید اسم جامد فارسی زبان و این همانست که طبعیت و خواص آن بر (ارن بیشتر) گذشته و اشاره این هم همه را بنما کرده ایم - کم التفتی - صاحب ملحقات بر بان است که این را در لغات فارسی جامد</p>	

وجه این چیزیں نباشد که فارسیاں احتمال این لغت معرب هم کرده اند چنانکه انوری (ع) از رنگ  
اشک بداندیش تو برنگ بقم و زرخ روی بد آموز تو نظیر زری بر (روله ع) رنگ سواد مثل چو ش  
بقم و یا نه باری زد و چوں رنگ زری بر و مخفی مباد که خیال با این است که انوری بکاف عربی بن  
زبان خود را نوشته باشد گاه تبیین تصحیف پسند یا لایان مستصح مطایع بنا را قفیت لغت فارسی  
عربی را بجایش نشانم باشد و متقین است جوی پوشیده ازین استقامت را بر راهم است فارسی خیال  
که دند ازین جاست که صاحب المصنفان بهرمان بر خلاف مؤخره این را جا داد و و الله اعلم بالصواب  
(ار و و) (۱) و کجی ورن بیشتر (۲) خارج از موضوع.

بقول مؤید همان بملند قار که بزیارت کرده معلوم میشود که از مؤید الفضل نقل آن	بقنقار
لام بجایش گذاشت و ما حقیقت این را بهر رنجا برداشته با جمله این مبتدل و متقن آن است	
ذکر کرده ایم صاحب هفت هم ذکر این دس (ار و و) و کجی بملند قار.	

### مؤخره باکاف عربی

بقول سروری لغت (ار و و) وزغ باشد که بازی ضنغ گویند (شمس فخری ع) کیکه چور  
سرطان با تو کج رود بشکن و بسنگ پشتهش چوں بار کین فکن چوں بک و صاحب جهانگیری  
فرماید که همین وزغ را چغز و چکل نیز گویند (کمال غیاث ع) از مرغ تا باهی و از مور تا بلخ  
از مار تا بعرب و از عک تا به بک و روزی خوران خوان پیر از نعمت توانمند به هر گوشه که می نگر  
صد هزار لک و (بسی طعمه در کاشتق برنج و بودن آن در میان آب و گل و حبش با وزغ  
لاک پشت گویند) بسر بازیش به بلای زشت و ندیمی بک و صحبت لاک پشت و صاحبان بر

و ناصری و جامع و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند۔ و صاحب ناصری گوید کہ غوک را نام است و وگ بہ دا و عرض مؤدہ ہم می آید مؤلف عرض کند کہ صراحت غوک بر بزخ گذشت و اشارہ ایں ہم ہند را بنجامہ و جزمین نباشد کہ ایں اسم جامد فارسی است و وگ کہ می آید مبتدل ایں ہجیں آب و آو (اردو) و کچھ بزخ کے پہلے منے۔

(۲) بک۔ بقول سروری بضم با مؤدہ یعنی رخسار کہ در حالت باد کرون بر چیزی درونش چہ و ہر آندہ شود (بلور بہائی جامی) تا ز بغرت ز نیم پر از باد کن سخت ہد گر نہ تپانچہ باز خوری تو ز ما بک صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ گویند کہ بمعنی رخسار و روی آئینہ مؤلف عرض کند کہ ایں مجاز معنی سوم می نماید کہ رخسار پر از باد ہم کوزہ را ماند و آنچه بمعنی مطلق رخسار و روی گفتہ اند مجاز باشد یکی از ماصہرین عجمی گوید کہ بق با بضم آوادی است کہ چون بر رخسار پر از باد ز نند پیدای شود فارسیاں بہ تبدل قاف باکات (چنانکہ تریاق و تریاک) ایں را نام کردند برای رخسار پر از باد۔ بر سبیل مجاز و برای رخسار و روی ہم مستعمل شد بر سبیل مجاز و معنی سوم ہم مجاز ایں واللہ اعلم بحقیقہ اسحال بائی حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) ہوا بھرا ہوا رخسار۔ مذکر۔ رخسار و کچھ آئینہ می گوں۔

(۳) بک۔ با بضم بقول سروری نوعی از کوزہ۔ دہن تنگ شکم فراخ کہ تنگ نیز گویند (شیخ نزاری) بک و خیک خالی و درہ دور پیش ہد حریفان پریشان ز اندازہ بیش ہد صاحب جہانگیری ہم ذکر ایں کردہ گوید کہ کوزہ دہن تنگ و کوتاہ گردن و پین شکم و مدورہ۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ غلیما فی سفالین

از جنس کوزه و ورقهای فاکس منداول است و آنرا نیز غلیان بابک نام است مؤلف عرض کند که اگر این را اصل قرار دهیم و اسم جابد یعنی دوم مجاز این باشد چنانکه اشاره این بعد را بخاک کرده ایم و اگر معنی دوم را حقیقی بپنداریم چنانکه بعضی معاصرین عجم گویند این مجاز آن باشد (اردو) ایک صراحی کا نام جس کا منہ تنگ اور پیٹ بڑا اور گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ مؤلف -

(۴) بابک - بقول سروری بالضم یعنی مطرۃ عظیم کہ آہنگراں و امثال آں بدو دست کار فرمایند مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب مطرۃ را بالکسر یعنی چکش آہ ہر دو گراں گرد و چکش بقیل برہان افزای باشد زرگراں و آہنگراں را و صاحب غیاث بر مطرۃ صراحت می فرماید کہ پشت و پیش کہ بہندی ہتھوڑا گھن نام دارد و پک بہ بای فارسی ہم بہ ہین معنی بی آید جز ہر نامیہ کہ آں مختلف پتک باشد کہ اصل است و این تبدیل پک کہ بای فارسی بدل باشد بہ عربی چنانکہ تہ و شب (اردو) گھن - بقول آصفیہ سنکرت - اسم ہندوگر - بہت بڑا ہتھوڑا - پتک - مطرۃ بہ دو ذنب ہاتھوڑا پکڑ کر گہار لوگ گرم لوہے پر ضرب کرتے ہیں (اردو) پہاڑاں - پتے ہیں (اردو) تہ ہار الوالہ ہاتھ تلواری کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے -

(۵) بابک - بقول برہان - بفتح اول ہینی گریز گاہ - صاحبان المعانی و سمران بحوالہ برہان ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حیث است کہ صاحبان نامہ سرور و سرایح نسبت این تحقیق فرما را نہ نوشتہ اند و بحوالہ برہان ذکر این کردہ اند معاصرین عجم ماکتہ جہیزین نہایت کہ مجاز معنی ششم و اتم کہ از دست ثیبیان این معنی بازی را پیدا کردہ اند (اردو) ہاتھوڑا کا تمام ہاتھوڑا گہار گہار بھی ہتھوڑا کی طرح ہوتی ہے۔ ذکر -

(۶) بک - بالفتح بقول برهان و جاح بعضی جنگل و همیشه - صاحبان ناصری و سراج بجواله برهان ذکر  
این کرده اند مؤلف عرض کند که اسم جابد فارسی زبان دانیم باعتبار جاح که صاحب زبان است  
و ماخوذ از پاک که به بای فارسی یعنی هر چیز ناهمواری آید بای فارسی را به عربی بدل کردند چنانکه آ  
و آسب و برای دشت و بیابان استعمال کردند معاصرین عجم بر زبان ندارند - و جادار و که فارسیان  
نوت ترکی را که بقول صاحب لغات ترکی بالضم به همین معنی آمده استعمال کرده باشند به تعریف دراع  
اند نیز صورت مفردس توانیم گفت (ار دو) جنگل و کجوه اغریوس -

(۷) بک - بالفتح بقول برهان و جاح نام شهر نیست در اوارا التهر صاحب سراج ذکر این بجواله  
برهان کرده مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این معلوم نشده جادار که یکی از همه معانی بک داخل  
وجه تسمیه باشد و باشد که متعلق به معنی ششم باشد که در میان دشت و بیابان واقع باشد تعریف  
جزایفانی این شهر مشتق شده (ار دو) بک یک شهر کا نام ہے جو اوارا التهر میں واقع ہے - مذکر -  
(۸) بک بالفتح بقول برهان و جاح خیار دشتی - خان آرن و در سراج بجواله قوسی و برهان ذکر این  
کرده و صاحب محیط بر بک ذکر این نکرد و بر خیار هر چه نوشته است بر (از رنگ) و (بار رنگ) گفته  
و در اینجا اشاره این نیست جادار که فارسیان خیار دشتی را بدین اسم موسوم کرده باشند - نظریه معنی  
ششم بک - (ار دو) جنگلی کثیر - مذکر -

(۹) بک - بالضم - بقول برهان یعنی بی هنر و بی عقل و در نسخه دیگرش بی هنری صاحب جاح  
گوید که معنی بی عقلی و بی هنری - خان آرن و در سراج بجواله قوسی برهان گوید که معنی بی هنری  
در معانی هم آمده مؤلف عرض کند که صاحب برهان ذکر معنی نکرد - معانی را هیچ متعلق از

نیست اگر سند استعمال پیش نشود در غیر نیست که معنی مستقل قائم کنیم ولیکن این مجرور بیان خان آرزو  
معتبر ندانیم و نظر بر اعتبار صاحب جامع که از اهل سانسست بی هنری را معتبر دانیم - مخفی مباد که بک  
بالفتح و بالضم به بای فارسی معنی بی هنر خود را سه و خود پسندی آید و بزبان سنسکرت بقول  
صاحب ساطع بالفتح به معنی یاده و بیپرده گوشت پس قرین قیاس است که فارسیان این را به نظر  
در اعراب بالضم استعمال کردند برای بی هنر و بسبیل مجاز معنی بی هنری هم و آنچه به بای فارسی می  
آید - بمثل این چنانکه تب و تب (اردو) بی عقل - بی هنر - (به هنری) مؤث -  
(۱۰) بک - بالکسر بقول برهان و جامع معنی انکشت و زغال - خان آرزو در سراج بحواله نوی  
و برهان ذکر این کرده مؤلف عرض کند که به اعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست اسم جامد  
فارسی زبان دانیم (اردو) کیلا - و کچھ اشتو کا نمبر (۱) -

(۱۱) بک - بقول ناصری از بازیهای بچول نام کی جیک و شکل دیگر را بک خوانند مؤلف  
عرض کند که غیر از ناصری دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تعریف بالاتسکین حقیقت بجا  
نمی کند حیف است از او که صراحت بچول و چیک بجایش نکرد و ابهام بیانش که بالا مذکور شد بهتر  
از ترک بود (اردو) بک - ایک کمیس کا نام ہے جسکی مزید صراحت معلوم نہ ہو سکی - مذکر -  
بکار صاحب روزنامه بحواله سفرنامه نادالہ بن شاہ قاجار گوید کہ استیشن را گویند مؤلف  
عرض کند کہ استیشن به تازی ہندی لغت انگلیسی زبان است - منزلی را نامند کہ بہل دغانی قیہ  
پسند برای مسافران قیام کند کہ در محاورہ معاصرین عرب مخطہ نام دارد - مخفی مباد کہ بکار بفتح او  
- و مہماؤہ تک بمعنی خرو باران و ترک آمدن عجیب بہ معنی کہ معاصرین عجم بہ تہیل تفریس این را

بمعنی اول الذکر مخصوص کردہ باشند کہ مسافریں درین مقام تادمت قیام آزادی باشند و از کال سکڑ  
دخانی بیرون آمدن رفع حاجات خود می کنند و رای این هیچ ماخذ دیگر بخمال مائمی آید۔ صراحت  
کامل بر استاسند گذشت کہ مغریں استیشن است (اردو) استیشن بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم  
مذکر۔ مقام۔ قیام گاہ۔ ٹھکانا مؤلف عرض کرتا ہے کہ عام و خاص اوس خاص مقام کو کہتے  
ہیں جہاں سے ٹرین یعنی ریل روا ہوتی ہے یا درمیان راہ میں مسافریں کے اترنے یا سوار ہونے  
کے لئے ٹہرتی ہے۔ دیکھو استاسند۔ استاسیون۔

<p>بکار آب بودن (۱) یعنی لشراب مشغولی و (۲) بالوقف یعنی بکار میرہ آبی۔ انچند کور شد۔ نقل عبارت کتاب مطبوعہ مطبع ذلکشور است و در دیگر نسخ قلمی نسبت معنی دوم می نویسند کہ (بکار میرہ آبی را) مؤلف عرض کند کہ حق آنست کہ معنی اول موافق قیاس است کہ آب بمعنی شراب بر نشان نوزد گذشت و معنی لفظی این بکار شراب هستی و مراد ہماں کہ بالا مذکور شد و معنی دوم را بدون سند استمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست و محاصر عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) تو شراب پینے میں مشغول ہے (۲) میرہ آبی کی کاشت کر۔</p>	<p>بکار آب بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از دایم الخمر بودن است یعنی پیوستہ شراب خوردن صاحبان بحر و بہار و سراج و ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ آب بمعنی شراب بر معنی نوزد ہمیش گذشت۔ پس ایں مصدر اصطلاحی موافق قیاس است لیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد تحقیق اہل زبان ازین ساکت (اردو) دایم الخمر رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دایم الخمر پر لکھا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ ہر وقت نشہ میں غرقاب رہنے والا۔ بکار آبی صاحب مؤید الفضل بحوالہ تفتیہ گوید کہ</p>
---	---



<p>(الف) بکار آمد</p>	<p>مطلاح - (الف) بقول</p>	<p>دارم چه شاید آید بکار از مردم ما (صائب ۵) بکار</p>
<p>(ب) بکار آمدن</p>	<p>انند آنچه بکار آید در نظامی</p>	<p>بنحیه دخی نیادم هرگز چه ازین چه سود که هموار شسته</p>
<p>(ج) ز تانج آن خسر و نامدار به بکار آمد نیست</p>	<p>از مراد (اردو) (الف) (۱) کار آمد هوا (۲)</p>	<p>از مراد (اردو) (الف) (۱) کار آمد هوا (۲)</p>
<p>کار آمد بکار به مؤلف عرض کند که (ب) مصدر</p>	<p>الف است و الف (۱) ماضی مطلق ششند ایرام</p>	<p>کار آمد بقول آصفیه مفید مطلب - فائده منده</p>
<p>در کلام نظامی مذکور که بالا گذشت و (۲) اسم فاعل</p>	<p>(ب) (۱) مستعمل هونا (۲) کار آمد هونا مفید نظامی</p>	<p>(ب) (۱) مستعمل هونا (۲) کار آمد هونا مفید نظامی</p>
<p>ترکیبی یعنی که صاحب انند ذکرش کرده و این</p>	<p>بکار آوردن   مصدر اصطلاحی - مستعملی</p>	<p>بکار آوردن   مصدر اصطلاحی - مستعملی</p>
<p>و اصل قاعده سوم (اسم فاعل) ترکیبی است که</p>	<p>معنی حقیقی بکار آوردن که گذشت (انوری ۵)</p>	<p>معنی حقیقی بکار آوردن که گذشت (انوری ۵)</p>
<p>بجایش گذشت یعنی دو اسم با هم غیر معنیست جمع</p>	<p>هر چه خوبان را بکار آید از حسن به در خطاشکیس</p>	<p>هر چه خوبان را بکار آید از حسن به در خطاشکیس</p>
<p>شده ا فاده معنی اسم فاعل گردند یکی کار و دیگری</p>	<p>بکار آوردن (اردو) کام پس لا ۱۰۰</p>	<p>بکار آوردن (اردو) کام پس لا ۱۰۰</p>
<p>آمد - محلی بهاد که آمد اسم مصدر آمدن است که</p>	<p>بکار آوردن (ظهوری ۵) مستعمل گردید</p>	<p>بکار آوردن (ظهوری ۵) مستعمل گردید</p>
<p>اسم جامد معنی ورود باشد پس (کار آمد) اصل</p>	<p>بکار آوردن به که آئینه کجنگ نهاد به صاحب بحر</p>	<p>بکار آوردن به که آئینه کجنگ نهاد به صاحب بحر</p>
<p>است و (بکار آمد) بزیادت مؤدده در اتویش</p>	<p>می فرماید که بعزل آوردن و (۲) صرف کردن -</p>	<p>می فرماید که بعزل آوردن و (۲) صرف کردن -</p>
<p>مزید علیه آن و معنی لفظی (ب) (۱) مستعمل شدن</p>	<p>صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود در</p>	<p>صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود در</p>
<p>در کار و (۲) کنایه از مفید شدن (انوری ۵)</p>	<p>فرهنگ خود گوید که خرج و صرف و استعمال کردن</p>	<p>فرهنگ خود گوید که خرج و صرف و استعمال کردن</p>
<p>هر چه خوبان را بکار آید از من به در خطاشکیس</p>	<p>است (وله ۵) تا ملارت نگ بکار برد</p>	<p>است (وله ۵) تا ملارت نگ بکار برد</p>
<p>بکار آوردن به (ظهوری ۵) لب خشکی نکاحی</p>	<p>دل و جانی نگار می باید به (وله ۵) گردید</p>	<p>دل و جانی نگار می باید به (وله ۵) گردید</p>

<p>بکار برم بد خندہ اندر دہان بنی گنجد بد مؤلف صر          کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں          لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔          بکار برگرفتن   مصدر اصطلاحی۔ برداشتن          و گرفتن بکاری (ظہوری ۵) ہر دم از شاوی گ          دل بی پردہ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت بد          (اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔</p>	<p>بکار برم بد خندہ اندر دہان بنی گنجد بد مؤلف صر          کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں          لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔          بکار برگرفتن   مصدر اصطلاحی۔ برداشتن          و گرفتن بکاری (ظہوری ۵) ہر دم از شاوی گ          دل بی پردہ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت بد          (اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔</p>
<p>بکار کسی کر دن چیزی   مصدر اصطلاحی          بحق کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس          است و معاصرین عجم ہم استعمال این کنند و          بر زبان دارند۔ قریب بمعنی بکار آوردن است          کہ گذشت (صائب ۵) ز بسکه سنگ ملاست          فلک بکارم کردہ نہفتہ و جگر سنگ چو شرام          کردہ (ولہ ۵) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم          این زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم (اردو)          کسی کے کام میں لانا کسی کیلئے کسی چیز کو استعمال کرنا          بکار گرفتن چیزی   مصدر اصطلاحی۔</p>	<p>بکار کسی کر دن چیزی   مصدر اصطلاحی          بحق کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس          است و معاصرین عجم ہم استعمال این کنند و          بر زبان دارند۔ قریب بمعنی بکار آوردن است          کہ گذشت (صائب ۵) ز بسکه سنگ ملاست          فلک بکارم کردہ نہفتہ و جگر سنگ چو شرام          کردہ (ولہ ۵) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم          این زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم (اردو)          کسی کے کام میں لانا کسی کیلئے کسی چیز کو استعمال کرنا          بکار گرفتن چیزی   مصدر اصطلاحی۔</p>
<p>بکار خوردن   مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بکار آنا          و مفید مطلب شدن چنانکہ فکری یا ماضی قریب این          بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار کردہ و صاحب          روزنامہ ہم این را آورده مؤلف عرض کند کہ          معاصرین عجم است و در کلام مستشرقین</p>	<p>بکار خوردن   مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بکار آنا          و مفید مطلب شدن چنانکہ فکری یا ماضی قریب این          بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار کردہ و صاحب          روزنامہ ہم این را آورده مؤلف عرض کند کہ          معاصرین عجم است و در کلام مستشرقین</p>

(اردو)

<p>بکاسہ و نمک محتاج شدن <span style="float: right;">مصدر اصطلاحی</span></p>	<p>بکار آوردن کہ بجای خودش گذشت۔ قریب معنی</p>
<p>بقول بہار دانند کنایہ از کمال ثبوت و اخلاص و بقول بحر کمال مفلس شدن مؤلف عرض کند</p>	<p>حقیقی است (انوری) تا بکاری در گرفتگی نازگی و تو گرفتگی تازه در کار آمد است و</p>
<p>کہ مقصود از محتاجی است و معنی بیان کردہ صاحب بحر بہتر از بہار (شفیع اثر) حدود از حد پس</p>	<p>(اردو) کام میں لانا۔ بقول آصفیہ استعمال یا برتاؤ میں لانا (ثاقب) لائقے زبان کو</p>
<p>ہمین قدر کہ بود و بکاسہ و نمک چشم شور خود محتاج دارد و کوڑی کوڑی کوتنگ یا حیران ہونا۔</p>	<p>کام میں کرتے وہ ہم سے بات و مجبور رہ گئے کہ سر سے دہاں نہ تھا و</p>
<p>بقول آصفیہ نہایت تنگدست ہونا۔ از حد ہی دست اور مفلس ہونا۔ ایک ایک پیسہ کے واسطے</p>	<p>بکار ماندن <span style="float: right;">مصدر اصطلاحی۔ مراد</span> بکار خوردن است کہ گذشت۔ معاصرین عجم</p>
<p>حیران و پریشان ہونا۔ بکا غر بردن <span style="float: right;">مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار</span></p>	<p>استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند و از بکا خوردن (کاری گیرند (انوری) بغیر چشم</p>
<p>(۱) بعزت تمام بردن (شیخ شیراز) نہ قندی کہ مردم بحدورت خوردند کہ ارباب معنی بکا غر بردن</p>	<p>تو گفتش کہ گر تو داری و گر نہ من این ندانم و دانم بکار ہای کہ ماند (اردو) دیکھو بکا غر بردن</p>
<p>صاحب بحر بذکر معنی اول گوید کہ (۲) مشہور نا صاف کردن۔ صاحب ملوقات برہان معنی اول</p>	<p>بکار و بار آوردن <span style="float: right;">مصدر اصطلاحی۔</span> مشغول کار و بار خود شدن (ظہری) بکار</p>
<p>قلع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ بعزت تمام بردن چیزی بگراں خرچ صاحب</p>	<p>است خواب با فتن فسانہ بگذارم و بکا و بار و بہانہ بگذارم (اردو) اپنے کار و بار میں مشغول ہونا</p>

(مذکورہ)

<p>بزرگ مضارع این می فرماید که در شرفنامه معنی اول است یعنی بهجت تمام برند و فرماید که اول یعنی ترکیبی (در کاغذ برند) است و این معنی لازمی است زیرا که هر چه عزیز باشد آنرا در کاغذ کرده ببرند (الخ) و هم او کلام سعدی را که گذشت بسند خود آورده - صاحب شمس که محقق بی تحقیقش نام نهاده ایم بزرگ معنی اول می فرماید که (۳) کنایه از کتاب بوستان است - مؤلف عرض می</p>	<p>پیدا است که (ارباب معنی است) با جمله معنی چهارم اصل است و معنی اول مجاز است و معنی دوم ناقابل تسلیم و خلاف قیاس و معنی سوم لغو و محض (اردو) (۱) بهجت عذرت سے لیجانا (۲) مستوره کا بقیصہ کرنا - (۳) کتاب بوستان - مؤلف (۴) کاغذ پر لکھ لیجانا کسی مضمون کا قلب نہ کرنا - محفوظ کرنا -</p>
<p>بکام باز رسیدن   مصدر اصطلاحی - باز گشت شدن (انوری - ۵) سپاس ایند کا ندر ز ماں دولت و جاہ و بکام باز رسیدی بصدر مونس و گاہ مؤلف عرض کند که (بکام رسیدن) بمعنی گشت شدن بجایش می آید و کلمه باد اعاده خوش لعلی می کند برای کسی که ناکام شود و باز کامیاب گردد چنانکه آب رفته بجو باز آمدن که بجایش گذشت (اردو) پھر کامیاب ہونا -</p>	<p>کنند که آفرین بر تلاش طبیعت و نفرین بر تحقیقش که خوب کنایه پیدا کرد و ازینکه سند سعدی از کتاب بوستان بدست آمده حق است که معنی لفظی این (۴) نوشتن بر کاغذ و قلبند محفوظ کردن علم و فن در کتاب است انچه صاحب بزرگ معنی دوم کرده است مقصودش همین باشد و لیکن تعریفش شکلی دیگر پیدا کرد و آنرا بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم معنی اول کنایه باشد نظر بر عادت که چیز قیمتی را در کاغذ ملفوف کرده محفوظ کنند و ما بعد یکدیگر کلام شیخ شیراز غور کرده ایم استعمال معنی چهارم کرده است نه اول و تائید این از غلش</p>
<p>بکام بودن   مصدر اصطلاحی - بقول بحر حسب و نحوه بودن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (انوری - ۵) ملاک ملکات</p>	<p>مستحق این می فرماید که در شرفنامه معنی اول است یعنی بهجت تمام برند و فرماید که اول یعنی ترکیبی (در کاغذ برند) است و این معنی لازمی است زیرا که هر چه عزیز باشد آنرا در کاغذ کرده ببرند (الخ) و هم او کلام سعدی را که گذشت بسند خود آورده - صاحب شمس که محقق بی تحقیقش نام نهاده ایم بزرگ معنی اول می فرماید که (۳) کنایه از کتاب بوستان است - مؤلف عرض می</p>

<p>بکام تو باد و ملک ہم نام تو بنام تو باد (اردو)</p>	<p>بکام تو باد و ملک ہم نام تو بنام تو باد (اردو)</p>
<p>بکام ہونا کہہ سکتے ہیں۔ حسب مراد ہونا۔</p>	<p>بکام ہونا کہہ سکتے ہیں۔ حسب مراد ہونا۔</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام من نتر او حدیث</p>	<p>بکام من نتر او حدیث</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>
<p>بکام ورا آمدن</p>	<p>بکام ورا آمدن</p>

بکام ز یکب و عدد است ہزار غلات و ہلاک می کند  
آخر بہانہ تو مرا بہ (افوزی) امروز چون بکام رسید  
از نشاط آن و کاغذ از قضا شنید ہاں دید از  
قدرد (ارو) کام بنما۔ بقول ام صغیہ۔ کام  
درست ہونا۔ شیک ہونا۔ مراد بر آنا۔ کامیاب  
ہونا۔ مقصد پورا ہونا۔

بکام کسی در کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ مراد  
(بکام کشیدن) کہ می آید و سندان از ظہری  
بہر انجانہ کر (ارو) و کجہ (بکام کشیدن)۔

بکام کسی دیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول  
بہر جہت آرزوی و دعا ی وی دیدن (مناظر  
نیشاپوری) خود را بکام دشمن خود دید ہر کہ  
او بہ باد وستان تغافل دشمن خود کردہ بمکلف  
عرض کند از سند پیش کردہ بہر مصدر خود را  
بکام می دیدن) بید است کہ گمائی باشد از  
شدن غیرہ غیرہ کامیاب دیدن) تسامح  
کہ این مصدر تا تفسیر قائم کہ و خواہست کہ

بیان این مصدر نبود (ارو) کسی اور کے آرزو  
اور توجہ کے موافق دیکھنا۔ اور ہائے منوں کے  
سکھڑے (غیر کامیاب ہونا) غیر کو کامیاب کینا۔  
بکام کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار  
در کام رنجین صاحب اسد نقل نگارش (ظہری)  
(بنام تو صد شہد و شکر چشندہ ملا و ست۔

بکام تو کی در کشندہ مؤلف عرض کند کہ  
موافق قیاس است ولیکن سزیش متعلق بہ مصدر  
(بکام کسی در کشیدن) است کہ گذشت۔ البتہ  
قول صاحب سند این یا فتمہ ایم (ع) فریب  
زندگی تلخ داد و ایہ مراد ز شکر کہ بطغلی مر (بکام)  
کشیدہ (ارو) خلق ہر چکانا۔ کلانا۔ پلانا۔

بکام شستن | مصدر اصطلاحی۔ کامیاب  
شدن (افوزی) بیار گاہ بزرگی نشست  
باز بکام کہ جمال مجلس سلطان و بارگاہ وزیر  
مؤلف عرض کند کہ از شبیل (بکام باز رسیدن)  
است مقصد این غیر از کامیاب نشستن نیست

وہی لفظ کلمہ آہر کہ داخل ہند است اعادہ خوش ظالی یافتن است (الزری سے) آری گرت بیاجم روزے  
 جاہری شود (اردو) دیکھو (بکام رسیدن)۔ بکام یا جم پڑ ورنہ چنانکہ باشد زیر روز در نام  
 بکام یافتن | مصدر اصطلاحی۔ لغوی (اردو) موافق پانا۔ کہہ سکتے ہیں۔

**بکاول** بقول ملحات برہان ہندو وادوسکون لام۔ بزرگ وریش سفید مطبخ را گویند و فرماید کہ  
 این لفظ ظاہر در ہندوستان بسیار متعارف بہار گوید کہ در فرہنگ عبداللہ بن علی قوسی ہضم ہوا  
 بمعنی باورچی است ولیکن در ہندوستان بفتح ہر دو بمعنی داروغہ مطبخ کسی کہ اطعمہ را پیش امرا  
 و سلاطین قسمت کنند متصل صاحب اند نقل نگارش حسب توجہ بجا آئے تہذیب ذکر این کردہ و ذیل لغات  
 فارسی زبان آورده۔ خان آرزو در سرلج ذکر اقوال بعض محققین می فرماید کہ انچہ حالہ در ہندوستان  
 متعارف است داروغہ مطبخ و باورچی خانہ و نیز کسی کہ اطعمہ را بحضور سلاطین و امرا قسمت کند  
 بمولف عرض کند کہ ماہر بقاؤل کہ بقاؤل عرض کاف عربی گذشت صراحت کردہ ایم کہ لغت  
 ترکی است بمعنی داروغہ مطبخ و انچہ در ہند عرض این متعارف است (خانسا مان) است و بس  
 کہ محقق خانسا مان باشند و ہمین است ترجمہ بقاؤل یا بکاول در فارسی زبان کہ انتظام مطبخ  
 بر دست و ہمین را داروغہ باورچی خانہ ہم گویند و ہمین است کہ بر سفر سلاطین و امرا اغذیہ و اطعمہ  
 را پیش می کنند تقسیم و لفظ بکاول اصلاً در ہندوستان مستعمل نیست و اہل ہند داروغہ باورچی خانہ  
 و خانسا مان ہم فرق می کنند کہ تہذیب آخر الذکر از اول فائق است و آنکہ پیش امرا و سلاطین در وقت  
 طعام حاضری باشند خانسا مان است نہ داروغہ باورچی خانہ (اردو) خانسا مان۔ بقول مصنف  
 داروغہ۔ میرسا مان۔ صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ میزگانے اور میز پر جانے والا مولف

عرض کرتا ہے (داروغہ باورچینا) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اور صاحب آصفیہ ہی نے (خان ساماں) پر فرمایا ہے کہ کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا۔ میرکاؤل۔ اسم مذکر۔

**بگاہ** بقول شمس البفتح وقت باعداد و فرمایہ کہ بہ بای فارسی ہم آمل و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی در بای فارسی کنیم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ بہ کاف عربی نیامد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند غیر از تسامح و بی تحقیق صاحب شمس نباشد کہ در کاف عربی قائم کرد (اردو) و بکچو بگاہ۔

**بکیر** بقول برہان بفتح اول و بای ابجد و سکون ثانی و رای توشت دو اوست کہ آنرا (خیارچیز) گویند و در سہلات بکار برند و فرماید کہ بقول بعض این لغت ہندسیت صاحبان ہفت و اندہ نقلش برداشتہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکرده و بر (خیار شنبہ) گوید کہ معرب (خیارچیز) فارسی و خرب و ب ہندی است و در انگلیسی زبان کیشیا و ہندی الماس و گر مالہ و آں شہ درختی است کہ مغز آں گرم و تر در اول و گویند و در دوم۔ محلل و ملین برفق و موزیل زردی رنگ و با خاصیت مسکن حدت خون و ثوران است و منقعی عصب و محلل جمیع اورام حارہ و سہل برفق و بنیایہ حشی زنان حاملہ و اطفال را مناسب و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بذیل اسمای ہندی ہم ذکر این نکرده و از محققین فارسی زبان غیر از ہفت و اندہ و برہان دیگری این رائہ توشت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر از اعتبار صاحب برہان کار گیریم اسم جامد فارسی زبان دائمی۔ مخفی بہا کہ کبر نام درختی است کہ اشارہ آں بر باسوس گذشت عجیبست کہ فارسیان بزیادت مؤلفہ در اولش برای این نام نہادہ باشند نظریہ تعلقہ واللہ اعلم (اردو) الماس بقول آصفیہ



ہندی۔ اسم نذر۔ ایک درخت اور اس کے پھل کا نام۔ جس کا گونا مسہل میں دست لانے کے لئے  
دیا جاتا ہے۔ مغز فلوس۔ معدل الحارث۔

**بکبک** | بقول شمس الکسریہ انکشت و پاشند پاکہ بتا دیش عقب نامند و آنرا آبل و پل نیز خوانند  
و صراحت کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان  
ذکر این نکرده و در ترکی و عربی و سنسکرت ہم نیا فتم۔ معاصرین عجم ازین مسکت جزین نہادند کہ  
محقق بے تحقیق از تحقیق کار نگرفت (اردو) پاشند۔ دیکھو ہنری کے دوسرے سنہ۔

**بکبک** | بقول سہری بوالہ شرفا سد و کاف تازی و بای دوم نیز تازی بوزن (۱) و غن  
کہ بکبک آئینہ باشد صاحب برہان مذکور معنی اول فرماید کہ (۲) یعنی قاسد کار و نسا و کند نام  
صاحبان ناصری و مانند و سراج ہمزبان صاحب مؤید بوالہ شرفا سد۔ رکبہ اور گورہ گوید کہ در  
لسان الشعر البکبک مرقوم است و در ادوات بکبک و در بعض فرہنگ بکبک۔ یعنی ماورکہ کش بول  
برہان دوغ خشک شبن و ابل بعض لغت نویسند کہ آنرا از ماست می پزند و بقول بعض لغت  
معروف مؤلف عرض کند کہ بکبک و سنسکرت بقول سابع سپہودہ گوئی را گویند و خیالش  
کہ در عربی ہین رابق بقی گویند (انتہی) ہیں نہیں ہے کہ فارسیان بہین لغت سنسکرت را  
بای ہوز و آتش چرا حنی دوم وضع کرده باشند و تجاویز ای معنی اول ہم متصل شد و اللہ اعلم  
بالصواب۔ (اردو) اودھی جس میں خشک وہی ملا ہوا ہو۔ یعنی غیر ناصح گئی مذکر (۲) ان  
بقول آصفیہ۔ نندہ انگیز۔ منسد۔ جگر الو۔

**بکباش** | بقول برہان بیغ اول و بای تیرت و روزن خشکاش را امر بر خرمیدن و جوارہ کران

یعنی بخرام و جلوه کن (۲) نام کی از بادشاهان خوارزم گویند که باین معنی ترکی است و بکسر اول هم آمده  
صاحب ناصری نسبت معنی دوم می فرماید که نام غلام حارث بن کعب قزوانی که رابعه بنت کعب (که زنی ناصری  
بوده) با وی علاقه کرده حارث برادر رابعه که حکومت بلخ داشته پس از اطلاع خواهر خود را کشته و بکشتن  
نیز حارث را کشته خود را نیز بر سر قبر رابعه بخنجر ملاک کرده و فرماید که این حکایت علی الاجمال در آیهی نامه  
شیخ عطار منظم گوید که نام مری هم بود از اهل خراسان صاحب کمالات انفسانی و روحانی و در بلاد  
روم با عثمان یک جد امجد سلاطین سلسله عثمانیه رابطه داشته طریقه فقر بختانیه با و منسوب است  
(۳) یعنی بزرگ طائفه (سعدی) چه خوش گفت بکناش با خیل تاش چه بدوشمن خرمشید می این  
بماش چه نسبت معنی اول گوید که یعنی ندیده ام صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت یعنی هم گوید که نام درویش  
صاحب حالی که اکنون از سلسله او در پای تخت روم و کربلا محترم هستند صاحب خیانت بقول بعض  
می فرماید که بالکسر کاف فارسی مرکب است از لفظ بگ که مخفف بیگ است ترکی بمعنی صاحب و امیر  
تاش بمعنی غلام پس معنی مجموع صاحب غلام است وی تواند که بمعنی خداوند هم باشد چه در ترکی تاش  
و داش برای اشتراک آید و بقول مؤید در نسخه (مطبوعه مطبع نشی زکستور) بمعنی اول و دوم (۴) یعنی  
بن گوش هم و دیگر نسخ متخذه قلمی قانع بر معنی دوم متصل این لفظ مستقل بنا گوش نوشته که هیچ تعلق  
ازین لغت ندارد و ر حیف از دست درازی مطبع (خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم لغت ترکی است  
و فر که معنی اول هم کرده مؤلف عرض کند که معنی اول لغت است که بکناش را امر حاضر گفتن غیر از این  
مکن نیست که بکناشیدن یا و کناشیدن یا بیای ماری بکناشیدن یا بدون مؤخره و کناشیدن مصدری  
باشد بمعنی خرامیدن و این مصادر را انیا فیتیم و صاحب ناصری هم که از اهل زبان است از معنی اول گفته

کرده و صاحب جامع سکندری می خورد که معنی اول بابرہان اتفاق دارد و خان آرزو هم غور نکرد  
ولی حقیقت نبرد - حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که عجیب نیست که لغت ترکی باشد ولیکن محققین  
ترکی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) خزانان (۲) بکناش خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام  
مذکور (۳) قبیلہ کا بزرگ (۴) ناقابل ترجمہ -

**بکناوش** | اصطلاح - بقول محققان: بان نام پیری کہ بادشاہ بنیاد بود صاحب اندک بول  
فرہنگ رنگ این را لغت فارسی گوید صاحب شمس می طراز کہ نام پیری کہ بادشہ بود و صاحب  
ہفت متفق با محققان برہان مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نہ شد و ازینکہ (بکناش) را  
لغت ترکی قرار دادند این را ہم ترکی دانیم - حیث است کہ تعریف مزید این معاون نہ شد (۱)  
حقات کے بادشاہ کا نام بکناوش ہے - مذکور -

**یکتر** | بقول سروری - بکاف و تاسی قزشت بوزن جعفر (۱) یا - ای آہن رسول کہ مغل بروی آن کشید  
و در روز جنگ پوشند (۲) بشکور (۳) بسر بر نہاد و نیز فقری ۴ ز پولاد کردہ سبر بکتری ۵ صاحب  
قدائی کہ از علمای ساسانیان عجم بود در فرہنگ خودی فرمایہ کہ یگونیہ جامہ جنگ است کہ از غنہ  
آہن و پولاد ساختہ روز جنگ بالای تن وزیر جامہ و گیری پوشند تا تن را از آسیب تیر و تیغ برآ  
ود (۲) یکم بخت است کہ نام نخستین شہر بخ باشد و از آہن رود آہنی را کہ جیون است (رود یکتر) نیز  
گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ معنی اول اسم جامہ فارسی زبان دانیم و صراحت ماخذ بر بکتر کنیم  
کہ بکاف فارسی آید و معنی دوم بکتر یعنی اولش کہ گذشت چنانکہ خان و کمان صراحت  
مزید بر بکتری آید کہ بکاف فارسی است (اردو) (۱) بکتر بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکور - ایک

زہرہ جو لڑائی میں پہنچے ہیں۔ لوہے کی کرہیوں کا بنا ہوا جامہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ لوہے کی کرہیاں زہرہ میں ہوتی ہیں اور فارسیوں نے بکتر میں لوہے کی تختوں کا ہونا بیان کیا ہے چونکہ یہ لفظ زبان فارسی کا ہے اسلئے اوہیں کا قول زیادہ قابل اعتبار ہے (۲) دیکھو بکتر۔

**بکتوسان** | بقول برہان و جامع باتامی قرشت و سین سحفض بر وزن مجوسان نام مودی بودہ دانا و فہیدہ و عاقل و نام شاعری ہم صاحب ناصری بخوا الہ برہان ذکر ایں کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیا صاجان انند و مؤید ابن رانفت فارسی گویند و خان آرزو در سراج گوید کہ مرد دانا و شاعری اغلب کہ یکی باشد مؤلف عرض کند کہ نظر بر طرز تعریف برہان و جامع اغلب کہ یکی نباشد۔ بخیاں را ایں ہم لغت ترکی می نماید چنانکہ بکترش کہ بشین مجتہد شد تبدیل بشین مجتہد باہلہ و الف و نون و اندکان بزبان در فارسی آمدہ و از نیکہ علم است و جہی نیست کہ آنرا ترکی دانیم و ایں را فارسی۔ البتہ بیوہاں گفت کہ نظر بہ تبدیل و زیادت ایں را منفرس گوئیم حیث است کہ محققین بالا از تعریف مزید کا رنگہ و ایضاً اجمال تفوق بر ترک ندارد (اردو) بکتوسان ایک مرد عاقل اور ایک شاعر کا بھی نام ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی۔

**بکتوسن** | بقول مؤید بخوا الہ ز فائکہ یا نام مرے۔ صاحب ملحقات برہان بر بکتوش ہم کہ بشین مجتہد عوض سین ہلہ و حذف نون است ہمیں قدر تعریف کردہ و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ایں آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین ازین اجمال بیان تفسیح اوقات کردہ اندوہ (اردو) بکتوسن ایک شخص کا نام ہے۔ مذکر۔

**بکجا** | بقول ملحقات برہان بکسر اول و خای نقطہ دار بالف کشیدہ حریر سادہ را گویند خان آرزو

در سراج گویند که تصحیف است صحیح به سیم باشد مؤلف عرض کند که اگر مجرب در بیان صاحب ملحقات را سیم  
کنیم این را اسم جاد فارسی قدیم دانیم که حالا معاصرین عجم ازان بی خبر اند و دخل معقولات خان کردند  
را غیر از شمار او هیچ ندانیم که تصرفی در زبان فارسی می کند و گنجا را به سیم بجایش نه نوشت و دیگر کسی  
از محققین فارسی زبان هم ذکرش نکرده و محققین ترکی و عربی و سنسکرت هم ازان ساکت پس می  
پرسیم ادو که این تصحیف را از کجا یافتی و ما خدش چیست - الهام نباشد - چنانکه ببعض لغات اشاره  
آں می کنی (ار دو) ساه حریر - مذکر -

بکر | بقول (ارسته ۱) ووشیز و فرماید که بعضی بلاد که با کمره استعمال یافته از مختصرات عوام است  
و صحیح بکر و لا غیر و فرماید که بذا من تدقیقات محمد الدین علی قوسی و سجاوله فیه بزرگ اخلاق ناصری گوید که  
اول هر چیزی ببار گوید که بالکسر ووشیز و جمع آں ابار و سجاوله نویسی نقل عبارت دارسته می کند و ذکر  
معنی دوم هم کرده فرماید که از بعضی مواقع بعضی (۲) نازک و لطیف استفاده شود چنانکه باده بکر - کوس  
بکر - سخن بکر - مشغون بکر - یعنی بکر و نکته بکر (میرا آهی) نقل شیرین چه کنی پیسته لب شولاب  
باده بکر سخا و بزرگ مستحل چه (مکیم دلالی) چه شده وین ووشیز و عشا تاب چه ز سر جوش  
شکر برداشت عتاب چه که شاید بشکند زان محل نوشین به خار بر سه پای بکر شیرین به (میرزا عبد الغنی  
قبول) چنین که تنگ در برش هشب کشیده ام به مضمون بکر که تواند بخواب هست به (میرزا  
(معنی بکری اگر پیدا شود مرد است چرخ به مطلع خورشید مضمون مکر بسته است به (عسکری تائید)  
معنی بکر اگر دختر زنیست چرا به شعر نگین همه باشد می ارباب سخن به (خاقانی) از نکته بکر و  
نامه به من موی شگافم و تو سندان به مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب جانی

اول الذکر و فارسیاں استعمال این بمعنی اول ترکیب فارسی کرده اند و معنی دوم پیدا کرده بهار بدون  
 سند استعمال هیچ مخفی نباشد که (بادیه بکر) از تشبیهات بکر است - چنانکه از کلام میراثی پیدا است یعنی  
 بادیه بکر - بکر باشد که بکر را به بادیه تشبیه داده اند یعنی از بکر هم لطفت و سروری پیدا میشود چنانکه از بادیه  
 و در بوسه بکر که در کلام حکیم زلالی است - مرکب اضافی است فمائل و (مضمون بکر) که از کلام میراثی  
 پیدا است هم مرکب اضافی است و هم بهرین قیاس (معنی بکر) که متفرقت و محسن تاثیر در کلام خود  
 آورده اند گنایه باشد از معنی دقیق که زود حل نه شود و هم چنین (نکته بکر) که از کلام خاقانی است  
 بکر مراد است نکته را به تشبیه بکر آورده - و دیگر هیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آورده و جان  
 را به بکر تشبیه داده که بکر جان - جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقاتی می آید و سند این هم با تعریفش  
 همدراست و گویا در محله فارسیان در مجر و لفظ بکر اینقدر تصرف کرده اند که بمعنی بکاره استعمالش کرده  
 اند از اینجا است که (معنی بکر) را گنایه قرار داده اند از معنی دقیق - واضح باد که بکاره بلغت عرب بمعنی  
 دوشیزگی آمده کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست پس باکره که بر وزن تانیث فاعل است  
 بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کرده و بکر بمعنی بکاره در محاوره از  
 هم مستعمل بعضی از معاصرین برانند که بکر بمعنی بکاره در فارسی نیامده و در هر یک مرکب فارسی زبان بکر  
 بمعنی دوشیزه مستعمل است اما خیال شان اتفاق غاریم و صراحت مزید در ملحقاتی می آید چنانکه (بکر) بمعنی  
 بکاره دارند می آید و نظر بر تصرف فارسیان که در معنی بکر کرده اند بکر را بمعنی بکاره مفرس و نیم (ار و)  
 بکر - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - دوشیزه - کنواری - دوشیزگی مؤلف عرض کرد که بمعنی  
 دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے - عربی میں اسکے معنی (بکاره) کے ہیں -

در سراج گوید که تصحیف است صحیح بهیم باشد مؤلف عرض کند که اگر مجرب و بیان صاحب ملحقات را تسلیم کنیم این را اسم جابد فارسی قدیم دانیم که حالا معاصرین عجم ازان بی خبر اند و دخل معقولات خان کزنده را غیر از شمار او هیچ ندانیم که تصریفی در زبان فارسی می کند و کتفا را به بهیم بجایش نه نوشت و در کتبی از متحققین فارسی زبان هم ذکرش نموده و متحققین ترکی و عربی و سنسکرت هم ازان ساکت پس می پندیریم از دو که ایل تصحیف را از کجا یافتی و ماخذش چیست - البام نباشد - چنانکه بر بعض لغات اشاره آن می کنی (ار و و) ساده حریر - مذکر -

**بکر** بقول دارسته (۱) دو شیزه و فرماید که در بعضی بلاد که با گره استحصال یافته از مخترعات عوام است و صحیح بکر و لا غیر و فرماید که هدامن ترقیقات عبداللّٰه بن علی قوسی و بجواله فرهنگ اخلاق ناصری گوید که اول هر چیزی بکار گوید که بالکسر و شیزه جمع آن ابکار و بجواله قوسی نقل عبارت دارسته می کند و ذکر معنی دوم هم کرده فرماید که از بعض مواقع معنی (۲) نازک و لطیف مستفاد میشود چنانکه باده بکر - بکر - بکر - سخن بکر - مضمون بکر - معنی بکر و نکته بکر (میر آبی) نقل شیرین چه کنی پسته لب شکر طلب باده بکر سخا بکر گزگ متصل بکر (حکیم زلالی) چه شد پروید از شیرین عنان تاب چه ز سر جوش شکر برداشت عتاب بکر شاید بشکند زان نعل نوشین چه خار بوسه های بکر شیرین چه (میرزا عبد النبی قبول) جزین که تنگ در برش اشب کشیده ام بکر مضمون بکر که تواند بخواب هست بکر (منظوم) معنی بکری اگر پیدا نشود مرد است چرخ بکر مطلع خورشید مضمون بکر است بکر (حسن تائید) معنی بکر اگر دختر ز نیست چرا به شعر رنگین همه جاشدنی ارباب سخن بکر (خاقانی) از نکته بکر و نوک خامه بکر من موی شگافم و ترسندال بکر مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بهانی

اول الذکر و فارسیان استعمال این معنی اول ترکیب فارسی کرده اند و معنی دوم پیدا کرده بهار بدون  
 سند استعمال هیچ معنی مباد که (بادیه بکر) از تشبیهات بکر است. چنانکه از کلام میرزا کبی پیدا است یعنی  
 بادیه بکر - بکر باشد که بکر را به بادیه تشبیه داده اند یعنی از بکر هم لطیف و سروری پیدا میشود چنانکه از بادیه  
 و (بوسه بکر) که در کلام حکیم زمانی است. مرکب اضافی است. مقاتل و (مضمون بکر) که از کلام میرزا  
 پیدا است هم مرکب اضافی است و هم برین قیاس (معنی بکر) که معر فطرت و محسن تاثیر در کلام خود  
 آورده اند کنایه باشد از معنی دقیق که زود حل نه شود و هم چنین (مکته بکر) که از کلام خاقانی است  
 بکر مراد است مکته را به تشبیه بکر آورده. و گیرا هیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آورده و جان  
 را به بکر تشبیه داده که بکر جان - جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقاتی آید و سندان هم با تعریفش  
 همدرا بخاندن شود و با بجه فارسیان در مجر و لفظ بکر اینقدر تصرف کرده اند که معنی بکاره استعمالش کرده  
 اند از پنجاست که (معنی بکر) را کنایه قرار داده اند از معنی دقیق. واضح باد که بکاره بلغت عرب یعنی  
 دوشیزگی آمده کذا فی المانجب و بکر معنی مصدری نیست پس بآره که بر وزن تانیث فاعل است  
 بقول اکثر در لغت عرب متعل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کرده و بکر معنی بکاره در محاوره از  
 هم متعل بعضی از ماصرون برانند که بکر معنی بکاره در فارسی نیامده و در هر یک مرکب فارسی زبان تجر  
 معنی دوشیزه متعل است اما خیال شان اتفاق نداریم و صراحت مزید در ملحقاتی آید چنانکه (بکری) که بمعنی  
 بکارت دارند و آید و نظر بر تصرف فارسیان که در معنی بکر کرده اند بکر را بمعنی بکارت مفترس و نیم (ارده)  
 بکر - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - دوشیزه - کناری - دوشیزگی مؤلف عرض کریم که بمعنی  
 دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے - عربی میں اس کے معنی (بکاره) کہے ہیں -



بکران

بقول رشیدی (۱) بالضم وفتح کاف

بمعنی تہہ دگی کہ بر بیان شدہ باشد مخفف (بکران)

کہ می آید۔ بر بیان گوید کہ بر وزن نقصان۔ برنج

و ہر چیز دیگر کہ ورثہ و یک طعام چسپیدہ و بریان

شدہ باشد۔ صاحب غیاث این را بالضم

بسنی تہ دگی آورده و صاحب انند نقل عبارت

صاحب ناصری کرده کہ می آید۔ صاحب

ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بفتح اول و دوم

امر بکرانیدن ہم معنی تراشیدن آن تہ دگی و

فرماید کہ اصل این بکران است بفتح اول یعنی

تراشیدہ بن دیک۔ صاحب جامع ہنر بیان

خان آرزو در سراج بہ تعریف معنی اول گوید کہ

بر وزن نقصان۔ برنج و غیرہ بر بیان شدہ کہ تہ

دیک بچسپہ موقوف عرض کند کہ معنی اول

مستحق است کہ مخفف بکران است کہ می آید و

شبت معنی دوم عرض میشود کہ بکرانیدن یا بکرانیدن

بکرانیدن بمعنی تراشیدن بکران نیامدہ پس کم التفاتی

صاحب ناصری است کہ این را امر بکرانیدن گفتہ

و خود او ہم بکرانیدن قائم نکرده و دیگر محققین مصداق

و محققین اہل زبان مثل سروری و جامع و بریان

ہم ازین مصدر رساکت پس بکران را امر حاضر

بکرانیدن گرفتہ و بدون وجود مصدر چگونہ درست

تواند شد۔ البتہ بکرانیدن مصدر نیست متعذی کرد

کہ بجایش می آید و جادار د کہ بز یادت موصدہ کسور

نہ اند بکران را امر حاضرش دانیم و بتحقق ما (۳)

بکران بالکسر جمع بکر است چنانکہ (بکران بہشت) و

(بکران جبرخ) کہ می آید و الف و نون آخر برای

جمع (اردو) (۱) کھرچن بقول آصفیہ۔ ہندی

اسم کوٹ پختے میں جو طعام یا کوئی اور چیز سرخ و

بریان ہو کر ہانڈی کے پیندی میں تھپڑ ساج جاتا

ہے۔ تہ دیک۔ تہ دگی۔ تہ گیرہ۔ بکران۔ عربی

قرورہ (۲) کھرچن کو نکال کر وا۔ کر وانا کا امر حاضر

کرنا کا متعذی (۳) روشیرہ لڑکیاں۔ کوٹ۔

بکران بہشت | اصطلاح۔ بقول جاگیر

<p>در ملحقات کنایہ از حوران بہشت صاحب ناصری از صفت چو یوسف مہینہ ترنج بہ بکران</p>	<p>در ملحقات کنایہ از حوران بہشت صاحب ناصری از صفت چو یوسف مہینہ ترنج بہ بکران</p>
<p>در ملحقات و صاحبان برہان و بحر و سراج ہم ذکر چرخ دست برین برابرش بہ صاحب</p>	<p>در ملحقات و صاحبان برہان و بحر و سراج ہم ذکر چرخ دست برین برابرش بہ صاحب</p>
<p>این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ الف و نون ناصری در ملحقات و صاحبان بحر و برہان</p>	<p>این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ الف و نون ناصری در ملحقات و صاحبان بحر و برہان</p>
<p>در بکران برای جمع و این مرگب اضافی است و سراج و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ</p>	<p>در بکران برای جمع و این مرگب اضافی است و سراج و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ</p>
<p>بمعنی دوشیزگان بہشت و کنایہ از حوران - اند مؤلف عرض کند کہ مرگب اضافی</p>	<p>بمعنی دوشیزگان بہشت و کنایہ از حوران - اند مؤلف عرض کند کہ مرگب اضافی</p>
<p>است و الف و نون جمع در آخر بحر و معنی لفظی این دوشیزگان چرخ و</p>	<p>است و الف و نون جمع در آخر بحر و معنی لفظی این دوشیزگان چرخ و</p>
<p>کنایہ از ستارگان (اردو) ستارے - پستلی اور بال بہت سیاہ ہوں - فارسی اور اردو</p>	<p>کنایہ از ستارگان (اردو) ستارے - پستلی اور بال بہت سیاہ ہوں - فارسی اور اردو</p>
<p>میں سفر و استعمال ہے - خوبصورت لڑکیاں - رزین) پر ہوا ہے - جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی</p>	<p>میں سفر و استعمال ہے - خوبصورت لڑکیاں - رزین) پر ہوا ہے - جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی</p>
<p>(نظیر) ہمیں جو اسے دیکھا تو جاناکہ پری ہوۓ بقول سفرنگ بشرح ہفتاد و سومی فقرہ دشا</p>	<p>(نظیر) ہمیں جو اسے دیکھا تو جاناکہ پری ہوۓ بقول سفرنگ بشرح ہفتاد و سومی فقرہ دشا</p>
<p>پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوچھی ہے - آسمانی بغرزا باد و خشران و خشر بفتح موحده</p>	<p>پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوچھی ہے - آسمانی بغرزا باد و خشران و خشر بفتح موحده</p>
<p>بکران چرخ اصطلاح - بقول جہانگیری در و کسر کاف بمعنی بانجام رسیدن منتہی گردید و مؤلف</p>	<p>بکران چرخ اصطلاح - بقول جہانگیری در و کسر کاف بمعنی بانجام رسیدن منتہی گردید و مؤلف</p>
<p>در ملحقات کنایہ از ستارگان (خاقانی) صبح کند کہ موافق قیاس است (اردو) اُنہا کو پہنچا - ختم ہونا</p>	<p>در ملحقات کنایہ از ستارگان (خاقانی) صبح کند کہ موافق قیاس است (اردو) اُنہا کو پہنچا - ختم ہونا</p>
<p>(الف) بکر اصی الف - بقول رشیدی مراد بکر ہی بالف تیسرہ بیت شیریں از ناسخ کو چکتر</p>	<p>(الف) بکر اصی الف - بقول رشیدی مراد بکر ہی بالف تیسرہ بیت شیریں از ناسخ کو چکتر</p>
<p>(ب) بکرانی (ب) واز لیمو بزرگتر و در ولایت ایک و شبانکارہ بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید کہ</p>	<p>(ب) بکرانی (ب) واز لیمو بزرگتر و در ولایت ایک و شبانکارہ بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید کہ</p>

(بکروی) به واو عوض های هنوز هم مرادف این است. صاحبان سروری و جهانگیری و ناصری و بران کسراج هم ذکر (ب) کرده. صاحب محیط بر (ب) می فرماید که در فارسی زبان نام لیموی شیرین است و بر لیموی شیرین گوید که بفارسی بکرانی و بهندی امرت پهل نام دارد و سرد تر و در منافع بسیار ضعیف تر از لیموی ترش. اما مضر عصب نیست و مغروح زیاده و بر امرت پهل را نویسد که لیموی شیرین است نزد اهل هند بسیار سرد و گران و دفع باد و ورم اعصاب و فزاید رنگ رو و بر اخرو زنگ او و متغوی و دفع ماندگی و مصلح آن زیره سفید و عسل مؤلف عرض کند که (ب) اصل است. بقول معاصرین عجم و اسم جاد فارسی زبان و الف بهشتی است چنانکه رویش و رویش و رویش و آنچه بود عوض های او و بحدث الف می آید تبدیل و تخفیف (الف) چنانکه او سه و او سو و آنچه (الف) تخفیف الف می آید تخفیفش (ار دو) دکن می بیند لیمو که بهشتی است جو لیمو سه قدیم بزرگ و شیرین هوتا به. مذکر.

بکر پوشیده خزان	اصطلاح - بقول جامع	خریدن و با آبرنگی بجای رفتن و زود شدن بکر
کنایه از شراب انگوری و شرابی که ازان بخورده باشد مؤلف عرض کند که خیر از جامع دیگر	درخت - پس و شیرینه که خزان او مخفی است	کنایه باشد از شراب انگوری که انگور را افشوده
کسی از متقین فارسی زبان ذکر این نکرد. بآنها صاحب جامع که از اهل زبان است تسلیم کنیم	درست کرده اند و از آنکه او پنهان است مقصود آنست که این بظاهر و شیرینه است و لیکن خزان	درست کرده اند و از آنکه او پنهان است مقصود آنست که این بظاهر و شیرینه است و لیکن خزان
و کنایه لطیف است و معنی لفظی این و شیرینه که خزان او مخفی است و خزان بقول بران - جس کا کوئی حصہ پیا نہیں گیا۔ مؤنث۔	و مخفی است (ار دو) انگوری شراب یاده شراب	و مخفی است (ار دو) انگوری شراب یاده شراب

مؤلف عرض کند که بکر در اینجا بمعنی بکار است	اصطلاح - بقول جہانگیری	بکر پوشیدن روی
چنانکہ بر لفظ بکر صراحت کرده ایم کہ تصرف	در ملحقات) کنایہ از شرابی باشد کہ اورا ہنوز از خم	
فارسیاں در معنی لغت عرب است و مجموعاً	نیاوردہ باشند صاحبان رشیدی و برہان و ناصری	
حاصل بالمصدر (بکر تراشدین) کہ معنی لفظی	و جامع و بحر و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف	
این ازالہ بکارت کردن و بکر تراشی بمعنی (۳)	عرض کند کہ بکر در اینجا بمعنی حقیقی دوشیزہ باشد و	
ازالہ بکارت و (۴) کنایہ باشد از بکار و قیوت	(پوشیدہ روی) صفت آن و این مرکب تصنیفی	
را بجا آوردن چنانکہ کوہ کنند و از ہمین معنی	کنایہ از شرابی است کہ در خم مخفی - موافق قیاس	
عام محققین بالا حنی اول را پیدا کرده اند -	است و بس (اردو) وہ شراب جو خم میں بستہ	
و تصدیق تحقیق ما از کلام طالب کلیم می	اور محفوظ ہو جو ہستمال میں نہ آئی ہو - مؤلف	
شود کہ بالا گذشت و ہمین یک شعر اخذ ہم	بکر تراشی - اصطلاح - بقول وارستہ (۱)	
محققین است - بعض معاصرین ہندو تراش	امر تازہ اختراع کردن (طالب کلیم) معنی بکر	
بکر را درین مرکب بمعنی دوشیزہ می گیرند و	تراشی چہ بودہ کوہ کنی و خامہ فکر کم از تیشہ فرما	
ما را اختلاف است (اردو) (۱) کسی تازہ	نشدہ و خان آرزو در (چراغ ہدایت) می فرماید	
بات کا اختراع کرنا (۲) تازہ معنی پیدا کرنا	کہ (۲) معنی تازہ پیدا کردن و از همان سند	
مؤلف (۳) ازالہ بکارت کرنا (۴) دقیق اور مشکل کام	کند کہ گذشت - صاحب بحر نقل ہر دو معنی کردہ	
کرنا - کا حاصل بالمصدر -	بہار بمعنی اول قانع بدین صراحت مزید کہ کنایہ	
بکر سقش - مصدر - اصطلاحی - استناد	از اینجا کردن امری عجیب و غریب است	

<p>این مصدر مرکب از کلام نظامی است (و هوندا)</p>	<p>بکرسی نشاندن   مصدر اصطلاحی - بهمان</p>
<p>(بکرسی نشاندن) که گذشت (اردو) و یکجو</p>	<p>سرای سخن گفتن است و بعضی معاصرین عربی</p>
<p>دان ازین شعر نظامی مصدر (بکر جان سفتن)</p>	<p>بکر فکر   اصطلاح - بقول خان آرزو در سر</p>
<p>پیدایمی کنند و (بکر جان) را مرکب اضافی یعنی</p>	<p>نکته خوب و بدیع که دست زده طبع دیگری باشد</p>
<p>(دو شیزه جان) می گیرند که جان باشد با صفت</p>	<p>مکلف عرض کند مرکب اضافی است با صفت</p>
<p>تشبیهی مکلف عرض کند که لفظ جان را</p>	<p>تشبیهی کنایه از فکر دقیق و نازک که بکر در اینجا یعنی</p>
<p>داخل اصطلاح کردن غیر ازین نیست که حلقه</p>	<p>بکارت است چنانکه بر لفظ بکر گذشت از قبیل لکیر</p>
<p>و سست زبان را تنگ کنند چنانکه عادت معاصرین</p>	<p>جان) که ذکرش بر (بکر سفتن) کرده ایم (اردو)</p>
<p>است (بکر سفتن) مصدر است - واضح که پیدا</p>	<p>دقیق و نازک فکر -</p>
<p>می شود از همین کلام نظامی و مرادف (بکر</p>	<p>بکر مشاطه خراا   اصطلاح - بقول جهانگیری</p>
<p>تمه ایشان) است که بر (بکر ترشی) گذشت</p>	<p>در معنات (۱) کنایه از می انگوری - صاحب نامه</p>
<p>معنی لفظی این (۱) ازاله بکارت باشد و لازم</p>	<p>در معنات می فرماید که (۲) کنایه از مشرب صاف</p>
<p>که بکر را یعنی بکارت گیریم - چنانکه ذکرش بر لفظ</p>	<p>است (خاقانی) طفل مشبه رزاا بکر مشاطه</p>
<p>بکر گذشت و (۲) کنایه باشد از کار دقیق</p>	<p>خراا و حامله بهار از اا با عقیقه آذری و صا</p>
<p>و مشکل کردن دیگر هیچ (اردو) (۱) ازاله بکارت</p>	<p>رشدیدی گوید که (۳) شرابی که هنوز از اا نخورده</p>

<p>بکر در بنجا بمعنی دوشیزه (دوشیزه نگاه) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شرگیں کہ نگاه دوشیزه ہمیشہ شرگیں می باشد دیگر هیچ تعریف محققین حاصل است و زائد از ضرورت (اردو) شرگیں - صاحب اصفیه نے اس کو ترک کیا ہے لیکن شرگیں اردو میں مشتمل ہے وہ شخص جو شرمندہ ہو جس کی آنکھ میں شرم ہو (شرمیلہ) بقول اصفیہ شرما و یا شرمالو - شرمندہ - شرگیں -</p>	<p>ہمزبان ش خان آرزو در سراج بر معنی سوم قانع - صاحب شمس بتصرف لفظی چنانکہ عادت است را کہ مناظر خندان) را آورده - گوید کہ مراد فانی است - جوین نیست کہ مشاطہ را مناظر نقل کرد و پی بحقیقت نبرد مولف عرض کند کہ در بنجا بکر معنی دوشیزه باشد (مشاطہ خزان) مرگ فانی وصفت دوشیزه - مخفی بہاد کہ مشیمہ بقول ثعلب پہرہ را گویند کہ در و بچہ می باشد و با سچہ اذ شکم</p>
<p>بیرون می آید معنی سوم قرین بقیاس است (اردو) بکروی بقول جہانگیری ویران و مؤید جامع و ہفت و سراج دانند بالفتح ہاں بکری کہ گذشت و اشارہ این ہم ہمدرا بنجا کہ وہ ایم صاحب جہانگیری سند این از فردوسی آورده (۵) بنخانہ درون بود با بکروی ۴ نہادہ برش سیب و ناز و بہی ۴ (اردو) دیکھو بکرائی - بقول جامع و رشیدی ہاں بکرائی کہ گذشت و اشارہ این ہم ہمدرا بنجا کہ وہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدرا بنجا (اردو) دیکھو بکرائی -</p>	<p>(۱) انگوری شراب موقت (۲) شراب صاف موقت (۳) وہ شراب جو خم میں محفوظ ہے جس سے خراج نہوی ہو - موقت - اصطلاح - بقول دارستہ مشوقہ کہ ہنوز دلربائی نیا سوختہ باشد (باقراکاشی) نازم بطل بکریگا ہی کہ در خیال ۴ چشمش نکرده خارت یک خانان ہنوز ۴ صاحبان بحر و بیار غیاث دانند ہمزبان ش مولف عرض کند کہ</p>

<p>بکری بہار بکریں از مہنی ساکت و صاحب          از شراب و شراب و در خم آمد مخفی مباد کہ فارسیا          شراب را بر بعبیل مجاز پری نامند و نخست          رز یعنی شراب محبوب پیانہ شد یعنی ساغر          مشتاق است کہ شراب از خم داخل ساغر شود          واضح باد کہ اگر بکریا بھنی ووشیزہ گیریم          ترکیبش با تھائی درست نمی شود و اینج معنی          ندارد ہمین یک مرگب است کہ تائید و تصدیق          خیال مای کند (چنانکہ بر لفظ بکریا اشارہ شد) کردیم          کہ فارسیان بسبب تفریس بکریا یعنی بکریا          کردہ اند فتال (اردو) مشتاق۔</p>	<p>انند بھوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالفتح بھنی          مست (مرزا فطرت) باز خم بادہ پر بخانہ          شد بہ دختر رز بکری پیانہ شد بہ مؤلف          عرض کند کہ بھنی مست اصل نیست و بدو تعلق          لفظی معنی قائم کہ دن شایان محققین نباشد          بکری بیای نسبت معروف بکریا دارندہ از          قبیل سودائی و کنایہ از مرغوب و مقبول کہ          دوشیزہ بکری دارندہ مرغوب و مقبول می باشد          شاعر گوید کہ خم بادہ باز پر بخانہ شد یعنی پر شد</p>
--	--

بکسر بقول خان کرزو در سراج ہضم و سیم ہلہ مفتوح پارچہ گوشت مؤلف عرض کند کہ  
 ہرہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و بر زبان معاصرین تگہ گوشت است  
 مخفی مباد کہ ہمین لغت بہ ہای ہنوز آخرہ عوض رای ہلہ می آید عجیبی نیست کہ تسامح خان آردا  
 یا غلطی کاتب این را بہ رای ہلہ آخر قائم کردہ اگر سہ استعمال این بدست آید تو انہم قیاس کرد  
 کہ این مبتدل آن باشد چنانکہ ہوتہ و ہوتہ (اردو) تگہ بقول آصفیہ اردو۔ اسم مذکر  
 اسکی فارسی تگہ گوشت کا لکرا۔ پارچہ گوشت۔

بجس بقول شمس بالفتح بھنی (۱) تری و نم و (۲) خبر نیکی صراحت کند کہ لغت فارسی را

مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین سبکت پش نشد معاصرین  
عجم بر زبان ندارند مگر قول صاحب شمس اعتبار را شاید (اردو) (۱) تری۔ بقول اصفیہ  
فارسی۔ اسم مؤنث۔ خشکی کے خلاف۔ پیل۔ ہنی۔ رطوبت (۲) خوشخبری۔ مؤنث۔

**بکسات** بقول سروری بالفتح نوعی اذنان (سبحی اطعمہ) توز بکسات و علوا سجازہ  
بند بھل کہ بدین جازہ ہواں سفر حجاز کردن صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح  
و ثانی زوہ و سین مفتوح ثانی است کہ آنرا مرج بریدہ می پزند و در ریسمانہا بچشد و مسافر  
بر و بحر بجهت توشہ بدارند۔ صاحبان رشیدی و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب  
محیط کہ محقق مفردات طب است خلاف موضوع خود می فرماید کہ لغت فارسی است و عربی  
این بکسات نوعی از کوک است کہ در قرن می پزند مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق  
نشد بظاہر مرکب می نماید لیکن ترکیبش ہیچ متحقق نمی شود جزین کہ بکشد بای فارسی و دل  
مہاجر آخر لغت یونان است برای همین قسم نان کہ در سفر بکار آید عجیب نیست کہ فارسیاں بہ تبدیل  
بای فارسی بوجہ چنانکہ (تپ و تب) و دال ہلہ بہ فوقانی چنانکہ (رز دشت و زر دشت) و زیات  
الفارسیاں ہم فوقانی بکسات کردند و بقول سوار البہیل معرب این بکسات و بکسات  
ہر سہ آمدہ (اردو) بکسات۔ فارسی میں ایک خاص قسم کی روٹی کا نام ہے جو ترشہ سفر کے  
پکانی جاتی ہے جسکے ایک ڈوری میں پیر و کرساتھ رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

**بکسات** بقول شمس بابا و سین ہلہ ہر دو مفتوح ہوا کہ تجری تام حلوا ایست۔ مؤلف  
عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد بخیاں مایہ



که محقق بی تحقیق همان لغت بجهنمات را بر بی تحقیقی بزیادت سبب دوم زشت و درستی اختلافی که واقع است نتیجه کم التفاتی باشد یا تسامح تنجری با بکله قیاس غالب است که این لغت تازه نیست غیر لغت گذشته (اردو) دیگر بجهنمات -

بکسه بقول جهانگیری با اول مضموم و ثانی	بکسی چیزی کردن مصدر مطلق بقول
دوه پاره گوشت را نام است صاحبان پیشین و بران و ناصری و جاح هم ذکر این کرده اند و همین لغت را خان آرزو در سرانجه برای صاحب اند نعل نگارش مؤلف عرض کند مهله آخره عوض ای هوز زشت مؤلف که ما این را خلاف محاوره دانیم چیست عرض کند که ما خیال خود را هدر انجا ظاهر کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که اسم جاد فازی قدیم باشد - معاصرین هم بر زبان ندارند و عوض این بگزیده گوشت را استعمال می کنند (اردو) و بکجهنمات -	بهار مراد است (بر کسی چیزی کردن) بهیضی قرار داد و مخصوص گردانیدن کاری بخود یا دیگر کسی صاحب اند نعل نگارش مؤلف عرض کند که ما این را خلاف محاوره دانیم چیست عرض کند که ما خیال خود را هدر انجا ظاهر کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که اسم جاد فازی قدیم باشد - معاصرین هم بر زبان ندارند و عوض این بگزیده گوشت را استعمال می کنند (اردو) و بکجهنمات -

بکسی غش بقول شمس بضم با و یای پارسی قطع کرده و گسته مؤلف عرض کند که محقق کوثره خدا نیست که مصدر گشتن که بجایش می آید اصل این است و این بزیادت مؤدده در اول ماضی مطلق است با یای آخره که افاده معنی مفعولی کند ضرورت نداشت که این را بصورت اسم جاد می نامند که شامل است بر همه معانی مفعولی مصدر گشتن و مقصودش از یای فارسی غیر از یای مجهول باشد

و یای مجهول رایای فارسی گفتن ایجاد بندہ باشد اگر چه گندہ (اردو) بکجی گفتن یہ اس کا ہمنقول ہے	
شد واضح می شود کہ امین را مصدر عام قرار دادن بہ خصوصیت زبان درست نیست اگر تخصیص مقصود باشد (بالب زبان داشتن نالہ)	<div> <div>بکسی رسیدن</div> <div>مصدر اصطلاحی۔ بقول</div> </div>
بمعنی باللب ہم کلام بودن و محبت داشتن نالہ قائم کنیم و اگر تعمیم مقصود باشد (باکسی چیزی دانستن) بمعنی تعلق باکسی داشتن و لیکن خیال باکسی بہتر از تعمیم است۔ یعنی مباد کہ (زبان داشتن نالہ باللب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن	<div> <div>مکر برابر وہم چشم او گردیدن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند اہتمال پیش نکرد معنی حقیقی این</div> </div>
نالہ بواسطہ لب از همین سند پیدا است قائل ہر دو معانی بیان کردہ بمحققین بالا بخاطر نامی چسپد (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا کرنا۔ ظاہر کرنا (۲) کسی کا راز دار ہونا۔	<div> <div>(۱) اصل شدن و رسیدن کجے و بندہ کسی و بقرینہ بیان (۲) رسیدن بہ ترتیب کسی ہم۔ دیگر محققین</div> </div>
نالہ باللب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن نالہ بواسطہ لب از همین سند پیدا است قائل ہر دو معانی بیان کردہ بمحققین بالا بخاطر نامی چسپد (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا کرنا۔ ظاہر کرنا (۲) کسی کا راز دار ہونا۔	<div> <div>فارسی زبان ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم بہ زبان ندارند (اردو) کسی کے برابر اور مساوی ہونا (۱) کسی تک پہنچنا (۲) کسی کے مرتبہ کو پہنچنا۔</div> </div>
بکسی زبان داشتن   مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از آنست کہ خود را از او و انما یہ (ظہوری) (۲) این کہ در دوش بدلم لطف نہانی دارد و آگہم باللب من نالہ زبانی دارد و چنا رشیدی بذکر معنی اول گوید کہ (۲) راز دار او بود	<div> <div>بکسی زبان داشتن   مصدر اصطلاحی۔ بقول</div> </div>
بہار اعتماد داشتن چیزی را بخورد یا بدگیری صاف اندہ نقل نگارش (مخلص کاشی) (۲) بود شہرہ دنیا دہی اعتباری چہرا بقدر بابا و میسپاری	<div> <div>ہم۔ خان آرزو در سراج با رشیدی شفق مؤلف عرض کند کہ از سند ظہوری (باکسی زبان داشتن) پیدا است کہ بجایش گذشت و از سندی کہ در میخاپیش</div> </div>



<p>(الف) بکفت آمدن</p>	<p>مصدر صلاحي رد الف</p>	<p>برای معنی دوم و سوزش مشتاق سینه یا شیم که اند</p>
<p>(ب) بکفت آوردن</p>	<p>بقول بحر معنی بدست آمدن</p>	<p>محققین اهل زبان کسی ذکر این نکرد - در محاوره</p>
<p>(و ب) بقولش معنی (۱) بدست آوردن و (۲) تصرف نمودن و (۳) ظاهر کردن - صاحب لغات بر این فکر</p>	<p>نفس استمال الف هم از نظر ناگفته و از محاصر</p>	<p>عجم هم نشنیده ایم اگر چه سوافی قیاس است از</p>
<p>هر سه معنی (ب) کرده - بهار بر معنی اول (ب) قانع و صاحب اند نقل نگارش (عبدالحسین کاشانی حاف</p>	<p>لغت) با تله آ - و بجه بدست آمدن (ب) (۱)</p>	<p>حاصل کرنا (۲) تصرف کرنا (۳) ظاهر کرنا -</p>
<p>تخلص (۴) گدائی و بی آرز و شهنشاهی است</p>	<p>بکفت بر نهان جام</p>	<p>مصدر صلاحي</p>
<p>گرایس نگین بکفت آورده سلیمان باش (۱) انوری</p>	<p>پست گرفتن جام (۲) انوری (۳) بدست آوردن</p>	<p>در آمد و دوش آن سه تمام (۴) در بر گرفته جنگ</p>
<p>(۵) گرو و بجاییت بکفت آورد و رکابش (۶) آری</p>	<p>و بکفت بر نهاده جام (۷) (ار و و) ساغر با تله پیر</p>	<p>بر رخ غمگشان کشد گریه ترانه های تر (۸) فقهه گر</p>
<p>آورد بکفت دامن های رای راه (۹) انوری (۱۰) بر</p>	<p>بکفت تیغ گرفتن</p>	<p>مصدر صلاحي</p>
<p>ذره وجود رساند خدنگ خویش بدشت شهاب</p>	<p>گشت جز آن چاره ندید (۱۱) بکفت تیغ ز</p>	<p>اند و دلب جام گرفت (۱۲) (ار و و) تله پیر</p>
<p>گر بکفت آرد مکان تو بد صاحب بویچه از کفیه ذکر</p>	<p>بکفت کشتن چیزی</p>	<p>مصدر صلاحي</p>
<p>باضی مطلق (ب) معنی اولش کرده گوید که معنی سوم</p>	<p>بکفت کشتن چیزی</p>	<p>مصدر صلاحي</p>
<p>هم آمده مکررات عرض کند که هر قدر بنا و تله</p>	<p>بکفت کشتن چیزی</p>	<p>مصدر صلاحي</p>
<p>(ب) بکفت آمدن معنی اول (ب) متحقق شد</p>	<p>بکفت کشتن چیزی</p>	<p>مصدر صلاحي</p>

ایچ خوردم درینچ (اولہ) در بیج تو انچیدل کردیم خراسان یکف آسان (اردو) دیکھو یکف  
یکف داشت بدیں بود کہ و مراد و ادیم (اردو) آوردن کے پہلے معنی۔

ما تھیں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔ **یکف گرفتن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و اند

**یکف کردن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مراد معنی اول یکف آوردن کہ گذشت مؤلف عرض

وانند۔ مراد معنی اول (یکف آوردن) گذشت کند کہ موافق قیاس است (حسین سنائی) اس درو

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (میرزا) ششم کہ چوں گیرم یکف تیغ دعا آسماں بہر شفاعت سر بند

(س) بروی تو یہ وصل کہ بھی لشکر خصمت (گفتند کہ) بر پای من (اردو) دیکھو یکف آوردن کے پہلے معنی

**باک لک** | صاحب ناصری گوید کہ ہضم اول درایج کہ لام باشد از اتباع است بچوں خان مان

وتار و مار یعنی (۱) ناہوار و درشت و (۲) بل عقل و بی ہنر و فراید کہ آنرا (لک و بک) نیز گویند و فراید

کہ بمینی بی مغز و میانہ تہی ہم و (۳) محقق پتک آہنگراں ہم دشمن فخری (س) جہاں چرخاک تست

عرصہ ملک (س) چرخا گوید وانا بہ تہمت بچاک (س) مؤلف عرض کند کہ حسین لغت بہ واو و عطف

بیان بک و لک می آید و نظر با عماد صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ محاورہ فارسی زبان نیم

و نسبت معنی سوم مشتاق سندھی باشیم کہ معاصرین عجم انکا گفتند و تسامح صاحب ناصری و اند

مخفی مباد کہ انچہ صاحب ناصری ضم ثالث را رابع زوشہ تسامح اوست و انچہ مثال خان و مان

تار و مار می دہد برای بک و لک است کہ می آید در اینجا باید کہ از تار مار و خانمان کار گیریم داین

اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) (۱) ناہوار۔ بقول آصفیہ او پنچا پنچا۔ غیر مطیع نامور

بہ ہودہ۔ نااہل (احسان) (س) کیسے کیا کیوں طفل اسٹک اپنے گلے کے ہاتھیں (س) اس

زمانے کے تو کچھ اس کے بھی نامور ہیں (۲) بے عقل و بے ہنر (۳) دیکھو تنگ۔

بکھم | بقول سروری ہاں بقم کہ گشت (شاعر فرزدق) ہر کہ در دنیا شود قانع بکم و مسخ رو باد  
بجھنے چوں بکم صاحب جہانگیری ذکر میں کردہ ہے کہ گوید کہ معرب میں بقم است صاحبان برہان  
و جامع میں مامروفت بقم گویند و ماصراحت کامل پر بقم کردہ ایم۔ صاحبان ناصری و رشیدی و  
سراج ہم ذکر میں کردہ اند (اردو) دیکھو بقم وارن بہتر۔

بکھار | بقول شمس کبیر اول معنی مہانی۔ صاحب درسی و پہلوی ہم ذکر میں کردہ مؤلف عرض  
کند کہ دیگر محققین فارسی زبان اذین ساکت و لیکن قیاس می خواہد کہ میں مرگب باشد بابی است  
و دکنج کہ بعض اول نام نانی شہور است (کذل فی البرہان) جاوید کہ فارسیاں جیم را بہ زای  
ہو ز بدل کر دند چنانکہ چھبہ و چوڑہ و این مرگب را بمعنی بالا استعمال کر دند۔ لغت فارسی قدیم باشد چھبہ  
است کہ بند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم ہر زبان ندارند و مہانی را استعمال کنند (اردو)  
مہانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم نرگشت۔ مہانداری۔ ضیافت۔ دعوت۔ تواضع (آغا)  
استخوان تک نہ ہے بگئے پانی ہو کر بے ہڈیاں ہوں تو سگ یار کی مہانی ہو۔

بکھال | بقول شمس آہن چرم دوزان کہ ہاں خط کشند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین  
فارسی زبان ذکر میں نہ کرد۔ معاصرین عجم ہر زبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی  
زبان خوانیم و ہر دن سند استعمال محض بیان صاحب شمس را معتبر نہ انیم (اردو) وہ آہنی آلہ  
جس سے چرم دوز چڑے پر جدول کھینچتے ہیں۔ مذکر۔

بکھشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بہار نیکوایں بر معروف قانع و نقل نگارش (انند) ہنر نیش

(۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷)

مؤلف عرض کند که چیزی را بکن کیشیدن معنی	نیامدی و بودم چو زهر چنگ تو بانا لباس
حقیقی است و گفت لغت فارسی زبان بهندل	نار به و (ج) متقدی الف بهر سه معنی
خمندر سنی باشد یا چرمی که وسیله آس چیزی را	بالا (ظهوری سه) کشتی ساحلی خطر دارد
از بلندی بکشد و به واسطه آس بر بلندی دیوار	بکنار آورم میانی چند و (ج) بردن
و خانه می رسند اکثر متقین این را ترک کرده	چیزی بکناره دریا (ظهوری سه) می رود
اند صرحت کمال باین کنیم (اردو) کند کسی چیز بکنار	زور گریه ام بکنار و صبح را با زودی شنائی
(الف) بکنار آمدن استعمال - (الف)	هست و (اردو) (الف) آغوش می
(ب) بکنار آوردن بمعنی (۱) آمدن	آمار (۲) مقصد حاصل هونا (۳) ساحل پر پنجا
(ج) بکنار بردن در آغوش و (۲) کتا	کناسه پر پنجا - (ج) (۱) آینه تریس لیس (د) کج
از حاصل شدن مقصد و (۳) رسیدن بکناره	بر آوردن کتیسوین سنی (۲) مقصد حاصل کرا (۳)
دریا (انوری سه) تا اچو چنگ تو بکنارم	اچو چلا (ج) ساحل پر پنجا با کناسه پر لیسانا -

بکنار بقول مؤید یعنی آشیان - صاحب هفت ایزد بنیخ اول و دوم و کاف و نون زده آورده

مؤلف عرض کند که معاصرین عجم آشیان بر زبان دارند و دیگر متقین فارسی زبان از کلام نکرده اند و معاصرین عجم ازین سالت - حیث هست که سند استعمال پیشی نداشت اگر بدست آید تو انیم قیاس کرد که فارسی قدیم باشد که حالا متروک است و گفت مختلف کنایه و گفته و موقده اول ناکند و این بر اسی جانورانی باشد که خانه خود زیر زمین کند و به درخت کنند - همچون خرگوش و فارسیان مجازاً بمعنی آشیان استعمال کرده باشند - قیاس همین قدر می خواند اللهم عینی

(ارو) دیگر آشیان -

**بکن کردن** | مصدر اصطلاحی - بقول محققان برهان را آوردن و برپا کردن و (۲) سنوف خشک در دهن کردن صاحب بحر خواصه محققان گویند که آوردن و برپا کردن و پیوستن خشک را در دهن کردن است مؤلف عرض کند که محققان برهان پیش ما است اختلافی که در بحر هم واقع است تسامحش بیش نباشد - اگر چه دیگر همه محققین فارسی زبان ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیدند و لیکن بعضی از قدما ی محاصرین عجم این را بکاف فارسی استعمال قدیم دانسته و گویند که اصل این بکن کردن بود و بای فارسی اول و دال مبداء بعد نون - در زمانه سلسله فارسین از برای سفران را که بکنند نام داشت ریزه ریزه همچون سنوف کرده بطریق زاد را حله با خود می داشتند و می خوردند و استعمال این سنوف را در محاوره (بکن کردن) می گفتند و دال حذف شده بکثرت استعمال (آهسته) پس جادارد که بای فارسی بدل شود به مؤخره چنانکه است و سبب و دال مبداء را حذف کردند و در معنی دوم تخصیص مبداء شد به تعمیم و آنچه در معنی اول تخصیص خود بر بیان است مجاز باشد باین حال هر دو معنی بالا را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که تبدیل لفظ در معنی متفاوتی نیست از یک صاحب بحر خواصه محققان بقولیه سکونت محققین این زبان چیزی نیست (ارو) چنانکه - بقول آصفیه سنوف و غیره که تبدیل بر رک که چکنی دگانه کسی خشک چیز که منده که اندر یکبارگی دال جادار (چون را) بقرینه هر چه چیز که بیکبار آید (۲) خشک سنوف چنانکه -

**بکنک** | بقول مسعودی همه المهریه بکاف تازی و نون و وزن درنگ جوان دم به بین باشد صاحب بحر این فرمایند که شیخ اول و نون و در که هم آید و بکاف فارسی هم صاحبان نام می



جامع و هفت و غیاث هم ذکر این کرده اند مؤلف غرض کند که بر اعتبار صاحبان سروری  
و ناصری و جامع که از اهل زبانند این را اسم جامع فارسی قدیم و انیم (اردو) دم برین میخوانند  
و کن میں دم کٹ اور دم بڑیدہ بھی کہتے ہیں۔

بکن مکرمت لیک منت منہ | مقوله صاحبان که دای بر همه تحقیقین و صد و ای از مؤلفه استناد  
خود منہ و امثال فارسی این را بطور مثلی ذکر کرده همه از همین یک مصرع بالاست که ازان (زنگ)  
اند. مثل نباشد بلکه مقوله ایست بر طرف حق ستردن) یعنی حقیقی است. قوت اخذ هر چهار  
مروعت. مقصود آنست اگر کسی کرم و احسان تحقیقین قاصر اند که (بگو اکب سترد) را ازین سند  
گفتی منت برو منہ و بر نمون اظهار کشش مکن پیدا کرده اند. هیچ است و هیچ و مصدر بالابکای  
(اردو) دکن میں کہتے ہیں یعنی کی کر اور ظاہر خودش می آید رار دو) ناقابل ترجمه.

نکر که اس باتحست و اس باتحست کو خبر نه بے | بکوزہ فقلع تپانده است | مقوله بهار  
بگو اکب سترد | اصطلاح. بقول صاحب گردید که یعنی راه و غلظت تصرف است و دینی  
نقشات بر آن لے بگو اکب روشن گردانید چنان گذارد که سر به در کنده و فرایید که اصلش از  
(مع) زنگ بهار اکب سترد یعنی تابیچی بود تدفین فطاع و در زمین و اندر است و قبیل در  
را برده شتانی ستارگان محو کرده صاحبان بحر مقام است تمام گویند که فطاع چیز در کوزه فطاع  
و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب مؤلف بگوید است که دست کس تاب غیر سید محال کلام که  
نخیه ذکر سنی بالا کرده ای تأیید فضلامی فرمایند حصول آن ممکن است نه منتفع. صاحب اندر  
که این بعض ترکیب است مؤلف غرض کند که

هر دو هندی نثر ادب و بدون سند احتمال اختیار ندارند که	بمعنی قریب در نسخہ قلمی این لغت را بنیادیم
این مقوله محل را محاوره فارسی زبان قرار دهند	و خیال ما قریب بقیاس است که کاتب مطبع
بگوش مانخور و معاصرین عجم ریشخندی کنند و محققین	لبوس را که به لام می آید بکوس که دو معنی قریب
فارسی زبان دست بر زبان - اعتبار را نشانید (اردو)	و خدعه را با ضانه یک نقطه قریب نوشت تصریف
نا قابل ترجمه -	لفظی و معنوی اهل مطبع حقیقت لغت را در پرده
بکوس   بقول مؤید که نسخه مطبوعه مطبع نو لکهنور است	خفا نشانند (اردو) دیکو بکوس -

دالف) بکوک	دالف) بقول سروری و رشیدی بر وزن قبول (۱) نشانه تیر باشد صاحب برهان
دب) بکول	گوید که بفتح اول و ثانی بود و رسیده بکاف زده نشانه تیر که عربان آنرا دلت خوانند و

(۲) ظرف و جام شراب خوری و بقول بعضی ظرفی که بصورت حیوانی ساخته باشند و بدان شراب  
خوردند و فرماید که باین معنی بجای کاف آخر لام هم بنظر آمده و صاحبان ناصری و جامع همزباننش - غا  
آرزو در سراج بذکره و نسبت معنی دوم گوید صحیح بگو است که بلام دوم بجای کاف اول می آید - مؤلف  
عرض کند که کاف بدل می شود بلام چنانکه اکماک و الماک پس معنی اول را با عتقا و محققین صاحب  
زبان اسم جامد دانیم و معنی دوم هم و آنچه به لام عوض کاف اول می آید - مبتدل این - و صاحب  
ناصری که از اهل زبانست بکول را هم مبتدل این گفته - پس بگوک اصل است و بگوک و بکول  
هر دو مبتدئش بمعنی دوم اندیخاست که مادب) را قاعده اییم و آنچه الف را اصل قرار داده ایم  
معنی برین قیاس است که اگر بگوک را اصل قرار دهیم بگوک و بکول را مبتدئش گفتن مشکل است که  
مبتدل لام بکاف بنظر نیامده (اردو) الف ب (۱) نشانه - دیکو و انداز (۲) جام شراب مذکر بکاف

موشش (ب) حوام شراب مذکر -

باب واک	اصطلاح - بقول برهان و بحر
بضم اول و چهارم (ا) بسنی نا هموار و درشت و	ناصری را مستبر دانیم چنانکه بر (بکاک) مرقوم
(۲) بسنی بی عقلی و بی هنری - صاحب جات بر	شد که صاحب ناصری محقق اهل زبان است
بسنی اول قانع - معنی بهاد که همین لغت بدون	و سندی که همد را سخا مذکور است تا سید معنی
و او لغت هم گزشت و صاحب ناصری در اینجا	بیان کرده آتش می کند - پس زیادت واد
نسبت معنی دوم بی عقل و بی هنر گفته - پس	عطف متقاضی تبدیل معنی نباشد معنی دوم اگر
در اینجا نظر بر سکوت صاحب جات که صاحب	مصد نسبت بدون وجود سندی احتمال مجز و بر
زبان است نسبت معنی دوم بقول صاحب	قول محققین هند نژاد بر خلاف محققین اهل زبان
	تسلیم کنیم (ار دو) او ۲ و بجهو بکاک -

دالف (ب) بکوئک	دالف (ب) بقول جهانگیری مراد بکوئ با اول مفتوح و ثانی مضوم و او مجهول و نون
دوب (ب) بکوئ	مفتوح - شمشیر چوبیس که آنرا بنونک نیز خوانند - صاحب رشیدی به نقل عباس

گوید که بکوئک به لام هم آمده صاحب برهان بر مجز و بیان معنی قانع و صاحب ناصری (ب) را هم مراد از این گفته صاحب جامع هم بانش - خان آرزو در سراج مذکر (الف و ب) می فرماید که بعضی بنونک و بونک و بکوئ نیز گفته اند و اغلب که تصحیفات باشد بمو لفت عرض کند که همین معنی به لغت بکوئک هم بر وزن فرزند می آید و تصحیف نباشد بلکه تبدیل است و خان آرزو و غیره نیا که اصل همه بونک به نون دوم و چهارم اسم جامد فایسی زبان است مرگب از موخده زاده و لغت عرب (نون) که قسمی است از شمشیر که بشکل ماهی بود و کاف تصغیر - پس نون دوم به لام

بدل شدہ بلونگ شد چنانکہ نیلو فر و نیلو فرو پس از ال لام بہ کاف بدل شدہ بلونگ گردید چنانکہ  
الماک و انماک و همچنین کاف بہ ہای ہژد بدل شدہ بلونہ و بلونہ شد چنانکہ پد و انک و پروانہ  
و در (بلونگ) کہ می آید۔ وال ہلہ زائد باشد۔ چنانکہ شفتا کو و شفتا لود و اختلاف اعرایش تہ  
زبان است و پس (اردو) کلڑی کی تلوار جو بطور کھلونے کے بناتے ہیں۔ کوٹ۔

(الف) بکھان صاحب لمحات برہان نسبت الف و ب گوید کہ (۱) غلہ است کہ آخر سنگ

دب (بکھان) و سنگ شکنگ خوانند صاحب ہفت نسبت الف فرماید کہ این همان است

کہ بہندی کلہتی نام دارد صاحب شمس بر الف گوید کہ بالضم در فارسی زبان (۲) و صغ را نام است

صاحب اند بجا کہ فرہنگ فرنگ بر الف می فرماید کہ نوی از غلہ و صاحب محیط ذکر مستقل این

نکر دو بر کلہتی می فرماید کہ اہم ہندی حب القلت است و از اقلت و جگرگ نیز گویند قسمی را

از ال توج بہ بای فارسی و جیم عربی گویند و این قسم را عربی کا سراج نامند و در سنسکرت کلہتا

و کالورنم۔ بقول صاحب تذکرۃ الہند سرور اول اولی بار طوبت نافخہ و مزہ زخمت و شیرین

ہنگام ہضم تلخ و سبک۔ منی بیفزاید و ضیق و پشیم و سرفہ و بواسیر را نافخہ و شکنندہ سنگ

گردہ و مشانہ و منافخہ و بشمار فلک و در الخ) و بر سنگ شکن حوالہ حب القلت و بر حب القلت می

فرماید کہ ہدیانی اقونیا و تر و بعض عرب البکوس و ہدیانی قلت و عرقیاں ماش ہندی گویند

و ذکر الف و ب نکردیم متقین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین ہم گویند

کہ عجیب نیست کہ فارسی قدیم باشد در محاورہ حال ماش ہندی نام دارد و بجا بلہ (دب) را نام جادہ

و انیم و الف مخفف آن و معنی دوم بیان کردہ شمس خیر می دہد از بی تمیشتش (اردو) الف

کلتھی۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے۔ صاحب نفائس نے فرمایا ہے کہ ایک غلط ہے جو اس  
سے مشابہ ہے (مؤلف) (۲) وہی۔ مذکر۔ دیکھو ایرن۔

بکھو جہان بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بہیم عروض فوقانی۔ صاحب شمس این را  
بفتح با و سکون کاف و واو و جیم تازی و ضم با بہ نون عروض فوقانی (بکھو جہان) و برباد  
و بعد از جیم تازی قرشت بمعنی خرپشتہ صاحبان نون بعد واو و بکھو جہان (آوردہ این  
جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و است علیہ تحقیق لغات فارسی و پایہ تحقیق  
جامع و سراج و انند و ہفت ہم ذکر میں کردہ محققین و بربادی لغات فارسی زبان و سا  
اند و صاحب برہان صراحت مزید کند کہ اس گرا ہی حقیقت جو یاں۔ ما اتفاق صاحبان  
ہر چیز دراز است کہ میانش بر آردہ و بلند و دو سروری و ناصری و جامع را کہ ہر سہ اذہا  
طرش بالیدہ و پست بود صاحب مؤید ہم بحوالہ زبانند معتبر دانیم و اس را اسم جابد فارسی  
شرفنامہ آوردہ و بحوالہ لسان الشعراء ادات قدیم خوانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند  
گرچہ کہ باغای مجملہ عروض جیم (بکھو جہان) و در و خرپشتہ را استعمال کنند (ارو) خرپشتہ  
نسب و یگرش اینقدر ہیفزاید کہ در دستور فارسیوں نے اس دراز چیز کو کھا ہے جو دریا  
(بکھو جہان) مرقوم است یعنی بعد کاف تاسے میں بلند ہوا و اطراف میں پست۔ مذکر۔ علیہ بقول آصفیہ  
در دستور ہر مذکورہ علیہ فریکشور (بکھو جہان) ہندی اسم مذکر۔ شبہ۔ پہاڑی و پستہ۔ کرپوہ۔

بکھو جہان بقول سروری بحوالہ ادات رب بکسر با و سکون کاف بایں حقی و سین پہلہ بمعنی تملیت  
یعنی بار بار کہہ و تکریم و بحوالہ تحفہ السعادت می فرماید کہ بایں فارسی آوردہ یعنی

و فرماید کہ در فرہنگ الف (الف) بمعنی بستہ کو چکی کہ بالا بایزہند و سرابی نیز گویند۔ صاحب ہنگام نگیری بر رب (رب) بمعنی آخر ہر حرف را ذکر کرد و ذکر الف (الف) نکرد و صاحب رشیدی نیز کہ معنی (رب) بستہ کو چک را پشتہ کو چک نوشتہ و (سر را رب) را (سر را ربائی) (حزین نیست کہ غلطی کتابت باشند) صاحب برہان نیز کہ (رب) بر بستہ کو چک قائلند و صاحبان جامع و ناصری و سراج ہم زبانند۔ صاحب مؤید گوید کہ تلمیت و گلیم است و صاحب برہان بر تلمیت ہم ذکر باری کو چکی کردہ مؤلف عرض کنند کہ الف را اسم جابد فارسی قدیم دانیم و رب را مخففش فارسیان گلیم ہم باریری را گویند کہ در یک گلیم توان نیست و ہاں است تلمیت معاصرین عجم بر زبان ندارند و بستہ کو چک را احتمال کنند (ار دو) چھوٹا سا بستہ۔ مذکر۔

### موحدہ باکاف فارسی

باک بقول انند ابفتح را بمعنی غوک فرماید کہ باکاف تازی ہم گذشت و گوید کہ (۲) بالکسر مخفف بیگ است کہ در ترکی زبان امیر را نامند۔ صاحب بول چال ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ مرادون بیگ و بی بمعنی خان زادہ و سردار زادہ مؤلف عرض کنند کہ بمعنی اول مبتدل بک بمعنی اول اوست۔ کاف عربی بدل شدہ فارسی ہچوں کند و گندہ بمعنی دوم اگر چہ لغت ترکی می نماید کہ معاصرین عجم استعمالش کنند و لیکن صاحب لغات ترکی ذکر این نکرد و بیگ را بمعنی امیر و بلند مرتبہ آورد و عجیبی نیست کہ معاصرین عجم بحذف تحتانی بر سبیل تقدیس استعمال بک بمعنی دوم کردہ باشند (ار دو) (۱) دیکھو بک کے پہلے معنی (۲) امیر۔ امیر زادہ۔ بلند مرتبہ۔

بگاہ صاحب رشیدی گوید کہ مخفف این بگہ فارسی صراحت کند کہ اصح بیای تازیست باشد بمعنی (۱) بوقت (۲) زود و پر بگاہ (بہ باکی) صاحب ناصری فرماید کہ یعنی بوقت و (۳)

گاه سحر و صبح و (بیگاه) وقت غروب و شام  
 را گویند (حکیم زخی) باید داد آن بیگاه آمد  
 باروی چو ماه آنکه آراسته زوگر و دهر روز  
 سپاه بهار گوید که بالغ معنی ترکیبی این  
 در وقت خود است و نیز به معنی زود و شتاب  
 و فرماید که بیای فارسی بمعنی سحر و صبح  
 می آید - خان آرزو در سراج گوید که بگ  
 مخفف آن بمعنی بوقت خود و چنانکه گویند  
 بیگاه چیزی کرد یعنی بوقت برخاست و دیر  
 نکر و و این مجاز است و معنی دیر نکردن از  
 مستفا است - پس صاحب رشیدی که  
 این را در معانی حقیقت آورده خطا نموده  
 و مقابل این بیگاه بمعنی بی وقت - گاهی  
 بی موخده را حذف کنند و گویند گاه و بیگاه  
 و هم او بر بیگاه بیای فارسی مذکور رشیدی  
 می طرازو که اغلب که بمعنی زود و بوقت  
 بیای از یست و بمعنی سحر و صبح بیای فارسی  
 چنانکه مشهور است و وجه اشتباه آنست که بیگاه  
 مقابل هر دو آن پس بعضی را گمان شده که  
 بیگاه هم یک لغت است و آن خطاست مؤلف  
 عرض کند که معنی اول حقیقی بزیادت موخده یعنی  
 وقت که موخده هیچ معنی نمی کند چنانکه بیگاه را  
 شیرازی و دیرری است یعنی وقت و درم  
 فارسی استعمال این بدون موخده بیشتر  
 کنند و بمعنی چهارم هم حقیقی یعنی بوقت که  
 موخده بمعنی بر آید چنانکه در وقت این  
 کردم یعنی وقت اینکار همین بود که کرد  
 و سزاوشتی هم برای معنی چهارم است مذکور  
 معنی سوم - چنانکه ناصری خیال کرده و معنی  
 سوم را بر اعتبار صاحب ناصری بهای عربی  
 تسلیم کنیم و مقابل این بیگاه بمعنی شام و دهن  
 آید این می کند و بیگاه که به معنی معنی می آید  
 بتدل این چنانکه تب و تب طبع آزادی آن  
 معنی بر خیال دوست و قولش بمقابل صاحب

چیزی نیست (اردو) (۱) وقت - مذکر - (۲) جلد (۳) صبح - مؤنث - (۴) وقت پر -

**بگتر** | بقول جهانگیری نوعی از سلاح باشد که در روز جنگ پوشند - صاحب رشیدی گوید که جامه ایست که در روز جنگ می پوشند - گاهی از مخمل سادند و پارهای آهن متصل بر روی آن کشند - صاحب برهان صراحت میزند که بر وزن کفتر آهنی چند است که بهم وصل کرده بر روی آن مخمل و زربفت و امثال آن کشند و در روزهای جنگ پوشند و بترکی قتلا و گویند - صاحب تاجری هم زبانش صاحبان سلاح دانند و هفت و مؤید و غیاث هم ذکر این کرده اند - خان آردزبکر قول رشیدی و برهان قول برهان را صحیح پندارد و فرماید که آنچه در هندوستان به زره پنهان نمایند درست نباشد مگر کف عرض کند که حاشا که چنین باشد اهل هند زره و بگتر را دو قسم لباس دانند و بگتر را قسمی از زره پندارند - اصل این بگتر بود به بای فارسی و خای سجه در گانه پنج که مبنی خوش می آید و ترجمانی بسیار چنانکه بهتر فارسیان به تبدیل بای فارسی به مؤدده چنانکه تپ و تب و خای سجه باکاف عربی چنانکه خمان و کمان (بگتر که مذ و پس از این کاف عربی در محاوره زبان بدل شده به کاف فارسی چنانکه کند و گن و باکاف عربی هم مستعمل چنانکه بجایش گذاشت معنی لفظی این بسیار خوب و گنایه از لباس جنگی که تعریفش بالا مذکور شد و حق آنست که این را اسلحه گفتن خطاست بلکه محافظ جسم است از ضرب اسلحه و رای ذره باشد که از حلقه های آهن درست کرده می شود و مؤدده را بالای بگتری پوشند (اردو) و بگتر که پهلوی معنی -

**بگتینان** | بقول اندر وزن سبکینان به زبان فارسی - نام قوم از سلاطین ترک - صاحب غیاث متقی اول این - مؤلف عرض کند که دیگر بگتینان فارسی زبان و صاحبین هم از این



لغت ساکت و معنی لغت ہم ناقابل تسکین و اگر اس متعلق بسلاطین ترک است۔ لغت ترک باشد  
 نہ فارسی۔ صاحب کترو لغات ترکی ہم ازین ساکت جزین نباشد کہ نتیجہ فی تحقیقی غیاث است  
 و صاحب اند نقل نگارش اعتبار را نشاید (اردو) سلاطین ترک سے ایک ہم کا نام بگتینان ہے۔ مذکور  
 بگدرہ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار نام پیش فیض کہ آزاد ہندی کٹا  
 گویند۔ صاحب رہنما قسمی از سلحہ قانہ۔ صاحب بول چال می فرماید بالقسم میں را در ہندی  
 بخندہ نام است مؤلف عرض کند کہ بخندہ بالقسم بقول صاحب فرہنگ آصفیہ در اردو زبان  
 بمعنی ہشتہ قصاب ستم کہ آزاد رکن ساطور گویند کہ لغت عرب است و کویتہ ہم نامند کہ بول  
 اس گوشت را قیمہ کنند و می فرماید کہ بخندہ لغت فارسی زبان است و تحقیق مؤلف در فارسی  
 نیامدہ۔ پس بخیاں ما اعتبار صاحب روزنامہ زیادہ تر است از صاحبان رہنما و بول چال تبیین  
 صاحب رہنما تر وید روزنامہ می کند و اختلاف بیان بول چال ایچ۔ پس بتائید قول معاصرین  
 عجم گبت بمعنی پیش قبض باشد۔ اگرچہ بگدرہ بظاہر بتدل بخندہ معاصر می شود ولیکن از لغات  
 فرس و عرب و ترک حقیقت بخندہ دریافت نمی شود۔ پس میں را بمعنی پیش قبض اسم جابد فارسی  
 زبان خانیم (اردو) پیش قبض بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خنجر۔ برشتہ۔ چہرا۔ کٹارہ۔  
 مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غضب کیا ہے کہ پیش قبض کی یہ تعریف کی ہے  
 پیش قبض ایک خاص ہتھیار ہے جو خنجر اور برشتہ کے سوا ہے۔ جس کو دکن میں کٹار کہتے ہیں  
 اور صاحب آصفیہ نے بھی کٹار پر پیش قبض کا ذکر کیا ہے (مذکور) لیکن اس کے ذیل میں بھی  
 خنجر اور نیچہ کا ذکر کیا ہے جو ہاری راہ میں بے محل ہے۔

<p>(الف) بگرد آمدن</p>	<p>مصادر اصطلاحی (الف)</p>	<p>کرده اش اصلا ازین سند پذیرا نمی شود اگر کند</p>
<p>(ب) بگرد آوردن</p>	<p>بقول بحر بفتح کاف فارسی</p>	<p>دیگر بدست آید آنرا معنی (۳) قرار دهیم و دیگر کسی</p>
	<p>روفتی بهم رسانیدن (صاح هر وی س) جان</p>	<p>از محققین فارسی زبان با او نیست و معاصرین عجم</p>
	<p>حزین را و اگر مژده در و آمد است به سلسله عشت</p>	<p>ساکت و معنی (ب) حقیقی است و جاد دارد که از آن</p>
	<p>ما باز بگرد آمد است به و هم او بر (ب) می فرماید</p>	<p>هم معنی دوم یعنی (۲) مبتلای مصیبت کردن پیدا</p>
	<p>که بفتح کاف فارسی بگردش آوردن - خان آرزو</p>	<p>کنیم که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان</p>
	<p>در چراغ هدایت مذکور معنی بالاسندی پیش می کنند</p>	<p>دارند (اردو) (الف) (۱) گردش می آنا - چرخنا</p>
	<p>(۱) (م) رسد چون زیت ما جام می از جانبی خنبد</p>	<p>(۲) گردش می آنا - بقول آصفیه چکر می آنا -</p>
	<p>بگرد آورده گرد گشتگی پیاده مارا به بهار ز که برداش</p>	<p>تباهی یا مصیبت می سپینا (۳) رونق دار</p>
	<p>و صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند</p>	<p>هوتا - رونق حاصل کرنا (ب) (۱) گردش می</p>
	<p>که در می هر دو مصدر گرد معنی گردش است</p>	<p>لانا - چرخنا (۲) مصیبت می گرفتار کرنا -</p>
	<p>و همین است اسم مصدر (گردیدن) که بجایش</p>	<p>بگرد است   مقوله - بقول دارسته یعنی تباہ</p>
	<p>می آید و صاحب برهان گرد را معنی مصدری آورده</p>	<p>و ضائع و برابر گرد و غبار است (طغرائه) هوا</p>
	<p>تسارع اوست که فرق در مصدر و حاصل بالمصدر</p>	<p>از عکس گلهای سرخ و زرد است به دل کشمیر در</p>
	<p>نموده با جمله الف بمعنی حقیقی را آمدن بگردش است</p>	<p>پیشیش بگرد است به و فرماید که دل بفتح دال</p>
	<p>(۲) کنایه باشد از افتادن در مصیبت و گردش</p>	<p>تالابی است معروف در کشمیر - صاحبان بھر و</p>
	<p>روزگار - سنده بحر - بکار مانی خورد - و معنی بیان</p>	<p>غیاث و انند هرنانش مؤلف عرض کند که</p>

موافق قیاس است فارسیان استعمال این بجا ہے۔ اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے۔  
 (ہیچ است و لاشی) کنند۔ موحدہ در اول اس بگردا و نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول  
 زائد است۔ فارسیان بدون موحدہ ہم استعمال صاحب تحقیق الاصطلاحات بادی مرتبہ اوزن  
 این بہ ہیں معنی می کنند بہار اس را با مصدر (خالص ہنرمانی سے) انچنان می رند زمین حشیش و  
 (گرد رفتن) آورده (اردو) گرد ہے۔ بقول کہ گردش نمی رہد آلودہ کو آفت سز تن کنند کہ چوں  
 آصفیہ (اردو) (خاورہ) بی حقیقت ہے۔ بے اصل تیز و گدزد و دیرس او گرد بلند می شود کسی کو دروغ  
 ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے۔ می آید چوں گردا و نرسد۔ تا بہ پیشرو چہ رسد از  
 ہیچ ہے۔ نقطہ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں بہین است اس مصدر و مراد از چہ (۱) نرسیدن  
 کر سکتا۔ ماند ہے۔ بے رونق ہے۔ تدہم ہے۔ مات کسی کسی (۲) کنایہ از معنی اول الذکر یا نہ مصدر  
 ہے۔ عاجز ہے۔ شرمندہ ہے۔ نادوم ہے۔ خجاست اسلی۔ گرد و چینی کسی نرسیدن است کہ می  
 (روشن سے) دل کی تپش سے گرمی خورشید۔ آید و رسد تا و این ہند و اسجا ند کور شود (اردو)  
 سر ہے۔ سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد و چینی کر دگر نہ پنا۔ گرد کو نہ لگانا۔ بقول آصفیہ (۱)  
 (میر تقی سے) گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرم کسی تیز رفتار دیوان کے دستہ پیچھے رہ جانا  
 ہے۔ آٹھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے۔ کہ اسکی جو گرد پلنے میں اڑتی جاتی ہے اس تک  
 (نام سے) کیا سنہری اسکی رنگت ہے کہ سونا بھی نہ چنچا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا پیچھے  
 سر ہے۔ سامنے جب آگے دینار و درہم گرد رہ جانا (۲) کچھ بھی مناسبت او ہمہری نہ لگا  
 ہے۔ پڑ عارف سے) جموں کی دل کہتے ہیں صحرا کو کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہو سکتا۔ برابر نہ

<p>مقابلہ نہ کر سکتا۔ نقطہ مقابل نہ ہونا (سودا)          غرض وہ گرم عناں ہو کے جب چمکتا ہے نہیں          پہنچتی ہے برق اسکی گرد و کو زہار</p>	<p>جاوارد کہ (بگر کسی گردین) ہنم قائم کنیم۔          (اردو) طواف کرنا۔ قربان ہونا۔ اطراف پھرنا          بگر و چیزیں نرسیدن   مصدر اصطلاحی</p>
<p>بگر و بدون   مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر          بافتح یعنی بودن بگردش۔ دیگر کسی از محققین          فارسی زبان ذکر ایراکم و مؤلف عرض کند          کہ قریب یعنی اول (بگر و آمدن) است۔ مشتق          سند استعمال می باشیم کہ مجر و قول محقق ہند نثر          تسلیم محاورہ را کفایت نمی کند و معاصرین عجم          بر زبان ندارند (اردو) گردش میں رہنا۔</p>	<p>ہماں بگرداؤ نرسیدن است کہ گذشت۔ ہما          ذکر ایں کردہ و صاحب اند نقل نگارش مؤلف          عرض کند کہ ماہر را بجا اشارہ اینہم کردہ ایم          (عبد اللطیف خاں تنہا) ہزار خندہ بگرد          کہ و رقم نرسد۔ بگو پنجہ چہ خود را جہت خرا          کند (محسن تاثیر) خوابیدہ سبزہ کہ نقط          تو دیدہ ام۔ صد مغل دو خواہ بگردش نمی رسد          (اردو) دیکھو (بگرداؤ نرسیدن)۔</p>
<p>بگر و چیزیں گردیدن   مصدر اصطلاحی۔          طواف آں کردن و قربان چیزے گردیدن و اطواف          چیزے گردیدن (صائب) بگر و تربت شاد          دلیر گردید کہ ابر سیدہ خورشید را نسا زد و سرو          (ولہ) چوں غلاض بگر و خویش گردید ہرچہ          بر دل گراں بدور اندازد یعنی بسا کہ فارسیان          کسی را ذیل چیزیں کہند کہ بگردش و دم۔</p>	<p>بگر و رسیدن   مصدر اصطلاحی۔ ترکیبی شکل          در مرتبہ میں مصدر ثبت است کہ ازاں (بگر و چیزیں نرسیدن)          قائم شد و صرحت بخشیں (بگرداؤ نرسیدن) گذشت (انوری)          من بگردت کے رسم چوں باد راہم          رویت پائی کہ نہ کہ کوی تو (ظہوری)          ظہوری کہ ہم کو بائی بر سدا بفرستگ از خویش</p>

<p>بگر پنجم (اردو) گرد کو پہنچنا۔ دیکھو (بگرواد)  نرسیدن (جس کا یہ ثابت ہے۔</p>	<p>و تعریف بیان کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات  بہتر از وارستہ و بہار کہ بر باد شدن بہتر از خرابی</p>
<p>(الف) بگروفت   مصدر اصطلاحی۔ رستہ  (ب) بگروفتن   مذکر الف گوید کہ خراب</p>	<p>تباہ شدن است اگرچہ نتیجہ ہر دو یکی است (اردو)  (الف) بر باد ہوا (ب) بر باد ہونا۔</p>
<p>دہباہ شد (ظہوری)   ز داغ دل شدہ رود  چراغ کوکب ماہ   بگروفت سحر پیش غلگت</p>	<p>بگرومروفتن   مصدر اصطلاحی۔ بقول  خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (بگرومروفتن)</p>
<p>شب ماہ (صائب)   خط غبار بوجہ حسن  قافی کردہ   اگر دو سلسلہ شکار رفت بگروفت</p>	<p>گرویدن (یعنی قربان شدن) (وحید)  نمی رود نہ سرکوی ما و حمید   او میرود بگرومروفت</p>
<p>صاحب غیاث نقل نگارش۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات  ذکر (ب) کردہ گوید کہ معنی بر باد شدن (صائب)</p>	<p>چوں نمیرود   و فرماید کہ اگر اینی نبود اہل  کہ منظور شاعر و طرف لطف است از میان می</p>
<p>(ع) از خط حلاوت لب جانان بگروفت  از جوش مورای شکرستان بگروفت   بہار</p>	<p>صاحبان بجز بہار ہم ذکر این کردہ اند مؤلف  گوید کہ بکسر ثانی مرادف قیاس است و معنی تحقیق</p>
<p>بر (ب) نقل معنی مصدری (الف) کردہ در آخر  اتباع دارستہ می کند (صائب)   زر رفت</p>	<p>این طواف کردن است و کنایہ از قربان و فدا  شدن کہ گشتن دگر دین اطراف چیزی عمل آنست چنانکہ</p>
<p>دل تر خاکسار رفت بگروہ بنای صبر و شکیب  قرار رفت بگروہ صاحب اند نقل بردارش</p>	<p>ما اگر در سلطان رفتن نوشته   بنیال مالف کسی بہتر از  است (اردو) قربان ہونا۔ بقول آصفیہ۔</p>
<p>مؤلف عرض کند کہ الف اضنی مطلق (ب)</p>	<p>تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانان۔ فدا ہونا</p>

(عارف ۷) بیکارم کے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہے کہ نہ استعمال پیش نہ شد۔ موافق قیاس است  
 قربان تیرے لے بت ناوک نلگن ہوے ۴۔  
 (الف) بگر و سرگردیدن | مصدر اصطلاحی بقول  
 معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو  
 بگر و آوردن۔

(ب) بگر و سرگشتن | صاحب بحر کبیر ثانی و  
 بگر و فلاں | اصطلاح۔ بہار نیکو کہیں

بقول (خان آرزو و چراغ نبیل) (بگر و سرگشتن) از سنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اول  
 مرادش نہ استعمال پیش نہ شد۔ عیبی ندارد۔ معاصرین  
 عجم بر زبان دارند (اردو) قربان ہونا۔ دیکھو  
 بگر و سرگشتن۔  
 صدرہ بر برد آفتاب خاوری ۴ (اردو)

بگر و دش | بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ  
 اس کے قربان۔ اس پر خدا۔

ناصر الدین شاہ قاجار بمبئی سیر و تفرج است  
 مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بفتح اول  
 و دوم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو)  
 سیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ گلاشت  
 تفرج۔ (مومن ۷) مومن آوتہیں بھی کھلا  
 سیرت خانہ میں خدائی کی ۴۔

بگر و دش آوردن | مصدر اصطلاحی بقول  
 بگر و آوردن (اردو) مراد است حیف است

بہار (نبیل) (بگر و آوردن) مراد است حیف است  
 ایم انچہ بہار نسبت لفظ مشکل صراحت کند ہیچ



حافظی کنی رستہ (۱) (دو) گون میں ڈالنا۔ باندھنا  
 معنی دوم می کنند ہر دو موافق قیاس (۱) (دو) (۱)  
 بگردون سر کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ (۱) بلند ہونا (۲) آسمان پر دماغ رہتا۔ آسمان پر دماغ ہوتا  
 کنایہ از بلند شدن (۲) تفاخر و غرور کردن است بقول امیر مغرور ہونا۔ فخر کرنا (۳) آسمان پر  
 (ظہوری) نترس خجالت بگردون سر کشیدن دماغ یا دریا کہیں جھک کر وہ منہ لگانہ ملا (۱) (امیر)  
 گر ظہوری بدودخی کہ کشت و معاصرین عجم تعبدیت آسمان پر دماغ یا دریا کا ہے خاکساروں پر التفات نہیں

(۳۵۵)

بگرس | بتول خان آرزو در چراغ بخت باو سکون کاف فارسی و رای مہلکہ مفتوح دسین ہلکہ  
 از سقر لا طوب کہ آب در ان کم سیرت کند و ارستہ صراحت مزید کند کہ کلاہ بارانی ازاں سازند  
 (زکی ہدانی) بارگاہ طرب بادہ پرستایاں ابراست و شفق بگرس و بارانی باران ابراست  
 بہار گوید کہ کلاہ و بارانی ازاں سازند (دولہ) پس از داغ جگر ہر لالہ را کہ کلاہ بگرس گناہ  
 دادند و صاحب اند نقل نگارش صاحب بول چال بجا کہ معاصرین عجم گوید کہ بانات دورخی را  
 نام است کہ آزا ما ہوت دورضہ ہم گویند موکلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و سیا  
 (اردو) ایک قسم کی دورخی بانات ہیں سے بارانی۔ ٹوپی بنتے ہیں جس میں پانی کا اثر نہیں ہوتا۔

(۳۵۵)

بگرہ لیستن آب | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشند آمدہ (صائب) ترا کہ دست و دلی ہست  
 از (۱) رونق آوردن در چیزی بہ تکلف و در (۲) کار قطرہ بفتشان کہ چون گہر بگرہ بستہ اند آب  
 مشکل تر کردن معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان (۱) (دو) (۱) کوشش کے ساتھ کسی چیز میں  
 و استعمال معنی اول در کلام متقدمین بنظر رونق پیدا کرنا (۲) بہت مشکل کام کرنا۔

بگری | بتول ناصری کہہ اول دوم و سوم امر است بگریہ کردن و فریاد کہ بخند باگری نیز گویند



صاحب اند نقش برداشته (دریغانی طوسی) گری ای ایرو بخند ای برق وای تند بزاره  
تا مگر باز این جهان آرنه فزخ نو بهار به مؤلف عرض کند که گرییدن مصدر است که می آید و گری  
امر حاضرش بهر دو تحتانی آخره و امس مزید علیه و تخف آس بزیادت موعدہ در اول و حذف  
یک تحتانی از آخره یعنی برانند که مزید علیه امر حاضر گریستن است و نمی دانند که امر حاضرش گریستن  
است - اندر این صورت باید که اس را بحذف سین جمله آخر گیریم و اصل آنست که فارسیان  
در محاوره خود استعمال امر حاضر گرییدن بیشتری کنند - و محققین مصادر هندو را در غور تحقیقت  
نمی کنند (گریدن) مصدری نیامده که اس را متعلق بدو کنیم (اردو) رور و نا کا امر حاضر -

بگریبان کشیدن مصدر اصطلاحی - (اردو) (۱) پسته سر کو گریبان میں چھپانا  
(۲) گریبان میں منجھ ڈالنا - بقول آصفیہ  
(۱) بمعنی مخفی کردن سر بگریبان و (۲) غور و فکر  
کردن (صائب) صاحب زبیر بر فیض سر جھکا کر تامل کرنا - گردن جھکا کر غور کرنا - و کچھ  
نو تھارہ چوں پنجنہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است - بر آوردن سر بچیب -

بگریز اوہ اصطلاح - بقول اند بحوالہ فرهنگ فرنگ بالکسر بنی امیرزادہ در میس و شریف  
مؤلف عرض کند کہ مرکب است از ہاں بابت کہ گذشت (اردو) امیرزادہ - بگریز - رئیس - شریف -

بگریز مہتاب پیودن مصدر اصطلاحی - گفت با من ہم چہ بگریز مہتاب پیمائی بگل خیز  
کار بیکار و بیہودہ دبی نتیجہ کردن است کہ مہتاب اندانی چہ (اردو) چو انٹھی میں بند کرنا (دیکھو)  
را بگریز پیودن و از نتیجہ آگاہ شدن مکن نیست آب پیرو بگریزودن -

والوری (۳) خردزان تیرہ شد الحق پس لگہ (الف) بگسل (الف) بقول برہان بہر

<p>عرض کند که بای اول زائد و لیکن گسلانیدن</p>	<p>اول و سین بی نقطه و <b>رب) بگسلانیدن</b></p>
<p>بدون موحده مستعمل نیست اگر چه موافق قیاس</p>	<p>سکون ثانی و لام امر (برگسستن) و از هم جدا گردد</p>
<p>است و گسلیدن به همین معانی می آید اگر چه بظن</p>	<p>و فرماید که این لفظ را جایی استعمال کنند که ممکن بود</p>
<p>لازم این معلوم می شود و لیکن آن هم مراد است</p>	<p>و این معنی در چیزهای دیگر بطریق حقیقت است</p>
<p>این است - قیاس تقاضای آن می کند که گسلانیدن</p>	<p>و در انسان و مردمان بطریق مجاز یعنی ترک اختلاط</p>
<p>را بجایش قائم کنیم که صلت داین مزید علیک</p>	<p>و آشنائی کن - صاحب ناصری هم ذکر این کرده</p>
<p>صراحت ماخذ این بر بگسلانیدن گذشته - معنی</p>	<p>و منوچهری - خطاب به اسپ خود گوید بیابان</p>
<p>دوم اصل است و معنی اول و سوم و چهارم</p>	<p>در نور و کوه بگذارد و منازلها بکوب و راه بگسل</p>
<p>مجازش با جمله الف امر حاضر (رب) شامل بر همه</p>	<p>(ناصر خسرو) کشتی آسبها چو رفت رفتی تو به</p>
<p>معانی (رب) آنچه محقق اول الذکر الف متعلق</p>	<p>در می نزدی طمع او و بگسل به (دولت) جبل</p>
<p>به (برگسستن) داند غلط کرده است (اردو) الف</p>	<p>ایزد حیدر است او را بگیرد و ز فلان و بوفلا</p>
<p>امر حاضر (رب) (کادب) (۱) کاظ - (۲)</p>	<p>بگسل خیال به و فرماید که معنی بریدن نیز در شواهد</p>
<p>جد اکرنا (۳) توژنا (۴) سست کرنا -</p>	<p>بالا ثابت می شود و به مجاز یعنی ترک اختلاط و آشنائی</p>
<p><b>بگسیختن</b>   بقول شمس بقسم باویای فارسی</p>	<p>کردن و صفت ترک کننده نیز آمده (رب) بقول</p>
<p>قطع کرده و گسته مؤلف عرض کند که گسیختن</p>	<p>بحر با گسر گسستن یعنی (۱) بریدن و (۲) از هم</p>
<p>جد کردن و (۳) شکستن و (۴) سست گردانیدن</p>	<p>صدا کردن و (۳) شکستن و (۴) سست گردانیدن</p>
<p>کامل التصریف و مضارع این بگسلاند مؤلف</p>	<p>که گذشته صراحت ماخذش هدر را بجا کنیم در اینجا</p>

<p>همین قدر کافی است که گنیزه اسم مفعول آنست          با همه مخانش و این مزید علیہ آں بزیادت مؤلفه          و را توش ضرورت نداشت که مثل اسم جامداں          را قائم کنند (ارو) و بکھو گنیزتن جو مراد فک          بگسلانیدن کایہ می کا اسم مفعول ہے۔          که برای تأکید فضلا از موضوع خود قدم بیرون</p>	<p>تصحیف مطبع نو لکچور و لیکن این مقوله غم نیست و          ازین شعر قابل اخذ است (مغز تر کردن) و را          در سر کردن و این هر دو مصادر اصطلاحی          بجایش می آید و در ردیف میم و می بر صاحب          که برای تأکید فضلا از موضوع خود قدم بیرون</p>
<p>بگفتار آوردن استعمال - یعنی حقیقی یعنی          و مقوله نام نهد و از نقل شعر نظامی با خای نا          سخن می سراید عجبی نیست که بعضی تأیید          امتحان شان می گیرد (ارو) ناقابل ترجمه          و بکھو (مغز را تر کردن) و (مغز در سر کردن)          بگفتار شش مغز از سر کنم صاحب مؤید</p>	<p>استعمال - یعنی حقیقی یعنی          کسی را آماده گفتگو کردن (صائب) مستمع          صاحب سخن را بر سر کار آورده غنچه خاموش          بلب را بگفتار آورده (ارو) بابت کرنے پر          آماده کرنا - کھلوانا۔</p>
<p>بگفتار شش مغز از سر کنم صاحب مؤید          بگفت کساں مغز در سر کنم صاحب مؤید          این کرده گوید که یعنی بگفتار شش مغز را سرایم          و بگفتار دیگران خاموش بایم - این است          در نسخه مطبوعه مطبع نو لکچور و در دیگر نسخ قلمی          مؤید در مصرع اول بجای (مغز از سر کنم) (مغز          را تر کنم) نوشته و همین است اصل الفاظ شعر و          کفر گفرتا باشد و استعمال این مثل هم می کنند</p>	<p>بگفتار شش مغز از سر کنم صاحب مؤید          بگفت کساں مغز در سر کنم صاحب مؤید          این کرده گوید که یعنی بگفتار شش مغز را سرایم          و بگفتار دیگران خاموش بایم - این است          در نسخه مطبوعه مطبع نو لکچور و در دیگر نسخ قلمی          مؤید در مصرع اول بجای (مغز از سر کنم) (مغز          را تر کنم) نوشته و همین است اصل الفاظ شعر و          کفر گفرتا باشد و استعمال این مثل هم می کنند</p>

مقصودشان همین قدر است که اگر نام آتش بر  
زبان گیرند دهن نمی سوزد و اگر کفر کسی را نقل  
کنند - تا نقل آس کا فر نمی شود (اردو) و کن  
میں (نقل کفر نباشد) اوس موقع پر مستعمل  
ہے - جب کہ کوئی شخص کسی کے قول قبیح کا  
ذکر اپنی زبان سے کرنے میں تامل کرے -

برادرند بر و نش در بہشت بگل پد میان  
ما تو ہر کس حجاب می گیرد پد مولف

عرض کند کہ (بر آس و ردن در) بجایش  
گذشت و ایں متعلق است بہ ہاں -

(اردو) دروازہ مٹی سے بند کرنا -

بگل خورشید اندودن

مراد ہاں بگل آفتاب اندودن کہ

گذشت و سنداں بر (بگزہتاب پیودن)

گذشت (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن

بگل خورشید پنہاں کردن

مراد مصدر گذشتہ (انوری) ہے برین

از خورشید ہم پیدا تر است پد کاں بگل خورشید

پنہاں می کنم (اردو) دیکھو آفتاب

بگل اندودن -

بگل درندارد

مقلوبہ بقول شمس یعنی

بقالب ندارد و دیگر کسی از محققین فارسی و

ذکر میں نکرد و بگل بمعنی قالب ہم نیامده و

(الف) بگل آفتاب اندودن

مصادر صطلحا

(ب) بگل آفتاب پوشیدن

صاجان

شمس و مؤید و ہفت ذکر الف کردہ و استمال

ب در کلام انوری یافتہ می شود کہ مراد

(الف) است و الف جان است کہ بر آفتاب

بگل اندودن (گذشت (انوری) ہے) لیکن

بگل آفتاب چوں پوشم پد چوں پشت چو ماہ

نودوتا دارم پد (اردو) الف و ب - دیکھو

آفتاب بگل اندودن -

بگل بر آوردن در

مصدر صطلحا

بند کردن در بگل باشد (صاحب) ہے

(۳۵۱۳)

معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند پس بدون  
سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ محقق  
ہند نژاد و ائمہ از بی تحقیقے کاری گیرد (اردو)  
قالب میں نہیں ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔

**بگل گرفتن پای** استعمال (۱) رفتن پای در گل بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از طاقت رفتار نمایند  
و معذوران در قرار شدن (صائب ۷۷) چون بگل رفت ترا پای بدل دست گزارہ این  
خانیست کہ شب بندی و کشتائی صبح (۴) (اردو) کیڑ میں پھنسنا۔ بقول آصفیہ (۱) دلیل  
میں پھنسا (۱) کسی مصیبت یا دقت میں گھڑنا (آتش ۷) مجھے دیوانے کی زنجیر سے آزاد  
ہے (۴) وہ کیڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زنداں میں (۴)۔

**بگل فروشدن پای** مصدر صطلحی ہم ذکر ایں کردہ اند و بعض ازاں ہا صراحت کر  
در ماندن پای در گل و قوت رفتار باقی ماند  
و معذوران از رفتار موافق قیاس است  
(صائب ۷۷) نمی روم بہ بہشت برین رخا  
خویش (۴) بگل فروشدہ پایم دستا نہ خویش  
(اردو) کیڑ میں پاؤں پھنس جانا۔ چل سیکنا  
(۱) بگل گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول  
رشدیدی خس پوش کردن۔ صاحب برہان  
می فرماید کہ کنایہ از خس پوش کردن و مخفی نمودن  
است۔ صاحبان مؤید و ہفت و بحر و سراج  
(اردو) (۱) خپ پوش کرنا۔ گھانس میں چھپانا۔

<p>(۲) پهلوانوں میں چھپانا جیسے قبر کے پھولوں میں چھپانا</p>	<p>بگم   بقول برهان دانند مرادف ہماں نجم</p>
<p>بگلو بستن   مصدر صلاحتی - بقول بحر فرادف برگرد</p>	<p>کہ بکاف عربی گذشت - دیگر کسی از محققین</p>
<p>انگندن مؤلف عرض کند کہ مشتاق سندی ہاہم</p>	<p>فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند</p>
<p>کہ از زبان معاصرین عجم نشنیدیم و دیگر محققین فارسی</p>	<p>کہ بمثل ہماں نجم است چنانکہ کند و گند و صراحت ماخذ بنجم</p>
<p>زبان ادیساکت (اردو) دیکھو برگردن انگندن -</p>	<p>کردہ ایم کہ بقاف عرض کافی کر شد (اردو) دیکھو بنجم کے پہلے</p>
<p>بگمار   بقول سروری بکسر باہسنی مستولی کن (رشد و طواطے)</p>	<p>باز گرداں ز حرب لشکر خویش</p>
<p>بر دل از لہو لشکری بگمار</p>	<p>مؤلف عرض کند کہ امر حاضر مصدر گماردن است کہ بجای خودش</p>
<p>می آید و محققین مصادر این را امر حاضر گماشتن قرار داده اند و صراحت کافی بجایش کنیم دریں جا</p>	<p>ہمیں قدر کافی است کہ موثقه در اول این زائد و ضرورت نہ داشت کہ سروری این را بطور اسم</p>
<p>جاء جادہد گمان غالب است کہ او اسم جاد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن - یہ اسکا امر حاضر</p>	<p>جاء جادہد گمان غالب است کہ او اسم جاد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن - یہ اسکا امر حاضر</p>
<p>دالف   بگمار   بقول سروری باکاف فارسی ویم بر وزن پرواد - (ا) شراب را گویند (فردوسی)</p>	<p>بقول سروری باکاف فارسی ویم بر وزن پرواد - (ا) شراب را گویند (فردوسی)</p>
<p>(۵) نوازندہ چنگ در چنگ چنگ ہ ز دل برده بگماز چوں رنگ رنگ ہ و فرماید کہ در فرہنگ</p>	<p>بہسنی (۲) پیالہ نیز آورده را خسیکتی (۳) ای ہر ضیاء بخش برآ از خاور ہ بگماز نشاط نوش</p>
<p>بر روی قمر ہ (فردوسی) تو با ایس سواراں بس ارجمند ہ بیارای دل را بہ بگماز چند ہ</p>	<p>و گوید کہ صاحب شرفنامہ و میرزا ابوالہیثم یعنی (۳) غم و اندوہ و (۴) مہمانی آورده اند و ایس</p>
<p>خلاف جہودر است - صاحب جہانگیری با اول کسور و ثانی زده بذکر معنی اول و دوم گوید کہ</p>	<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>
<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>	<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>
<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>	<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>
<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>	<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>
<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>	<p>(۵) بہسنی شراب خوردن ہم (فردوسی) ہ بگماز بنشست یکروز شاہ ہ ہمید وں بزرگان ایسا</p>

سپاہ بد و فرماید که (بگاز کردن) کنایه از مجلس شراب داشتن است (فردوسی ۷) یکی بزم سام  
 انگهی ساز کرد و سه روز اندراں بزم بگاز کرد و صاحب رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که  
 (بگاز چند) بمعنی شراب چند عبارت از پیاله چند است و (بگاز کرد) یعنی بزم شراب داشت  
 صاحب برهان با کسر ذکر همه معانی کرده - صاحب ناصری بذکر جمله معانی بالا معنی سوم و چهارم  
 را سمراله برهان نقل کند و صاحب جامع ذکر هر پنج معانی بصراحت کند - صاحب مؤید (در تذکره  
 مطبوعه مطبع نوکشور) بذکر معنی اول و سوم و چهارم - سمراله صاحب تنبیه گوید (۶) نوعی از ابریشم  
 کسینه هم که آنرا بوشه نام است و قبل جهانی شراب (الخ) و در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی ششم نیست  
 بلکه این معنی بعد لفظ بگاز بر (بلا به قز) نوشته - تصرف مطبع نوکشور بیش نیابند که تبرک  
 در بلا به قز تعریفش را بذیل بگاز آورده - نمای آرز و در سراج گوید که معنی اول تحقیقی است  
 و بمعنی جهانی شراب و پیاله از عالم قهوه باشد که بمعنی قهوه خانه مستعمل و دو بابده) و (سه بابده)  
 بمعنی دو ظرف بابده بطریق ذکر مطروفت و اراده طرف - و فرماید که آنچه بمعنی شراب خوردن  
 نوشته اند اراده ازاں بزم شراب است و بس مؤلف عرض کند که هر پنج معانی را تسلیم کنیم  
 با عتقاد جامع که صاحب زبان است و معنی اول را حقیقی دانیم بمعنی شراب و اصل آن سنجار بود - مرکب  
 از خمار عربی بابای بیت بمعنی چیزی که با او خمار است - کنایه باشد از شراب - در محاوره زبان  
 شای حجه باکات فارسی بدل شده چنانکه فرسخ و فرسنگ بزیادت نون) و رای مهمل بدل شد  
 به نه ای هژد - چنانکه بر رخ و بزم - یکی از معاصرین عجم می فرماید که اسم جابد فارسی قدیم بهزای  
 فارسی (بگماثر) شنیده ایم (والله اعلم) بجمله این معنی اول اسم جابد فارسی قدیم است و بمعنی

دوم مجاز آن چنانکه خان آرزو تعریفش کرده و در کلام اخسیکتی بگماز بمعنی اول هم توان گرفت و در کلام فردوسی که بذیل معنی دوم نقل شده اگر بگماز را بدون اضافه خوانیم و بچند را بمعنی چند گیم بمعنی اول هم درست میشود و معنی سوم هم مجاز معنی اول است که نمار شراب کم از غم و اندوه نیست و معنی چهارم هم مجاز اول که اکثر در مغانی عجم شراب می باشد - حالا عرض می شود نسبت بمعنی پنجم - از کلام فردوسی که به ذیل معنی پنجم منقول است مصدر اصطلاحی (به بگماز نشستن) مستعمل که بمعنی شراب خوردن و شراب نوشی کردن است و آنچه جهانگیری (بگماز کردن) را بمعنی حمل شراب داشتن از کلام فردوسی پیدا کرده است هم درست و نتیجه مصدر مرکب است در محاوره زبان با جمله (ب) بگماز کردن | بمعنی که در اسناد بالا گذشت از ملقات همین بگماز است - صاحبان برهان

(ج) بگماز نوشیدن | هفت و سحر هم ذکر (ب) کرده اند (ارزو) (الف) (د) شراب - مرقث

(۲) پیاله شراب - جام شراب - ساغر شراب - مذکر (۳) غم و اندوه - مذکر (۴) مغانی - مرقث

(۵) شراب خواری - مرقث (ب) محض شراب قائم کرنا - (ج) شراب پینا -

بگماز | بقول برهان بفتح اول و ثانی و سکون نون و وال ابجد بمعنی آشیاں که جا و مکان مرقا باشد - صاحبان ناصری و جامع دانند ذکر این کرده اند - صاحب سفینک بشرح غصصه و نوشی فقره ز نامه سوم شش شای کلیه این را لغت فرید و پانزده بمعنی مطابق جا و مقام گفته مؤلف اثرها کن که تخصیص باب آشیاں مرقا مجاز آن باشد اسم جاید فارسی قدیم است و پس - مخفی بسا که صاحب برهان بر لفظ کنند بگماز عربی بدون موقده گوید که در ترکی زبان دیهم را گویند - صاحب کنز هم ذکر این کرده - پس عجیب نیست که فارسیان از همین لغت ترکی زبان کاف عربی را بفارسی بدل کرده



بزیادت سوخته و منفردی بدین معنی قرار داده باشند. صاحبان قواعد فارسی برای این تبدیل  
 بلفظ را بسند آورده اند (اردو) آشیان و آشیانه بقول امیر آشفینه سے مشتق معلوم ہوتا ہے جس کے  
 معنی دری میں پرند کا انڈا۔ مذکر۔ پرندوں کا گھر جیسے گھوسلا کہتے ہیں (اس کا تفصیلی بیان آشیان پرند  
 بگنگ بقول سروری بحوالہ فرهنگ بہ کاف اول فارسی بروزن مردک حیوان نم ہیدہ۔ صاحبان  
 بگنگ برہان و ہفت دانش ذکر میں کرده اند و صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع درشدی  
 اس را بہر دو کاف فارسی آورده اند و خان آرزو گوید کہ انچہ برہان اس را بکسر اول بروزن  
 درنگ آورده مصنف است مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہر دو کاف عربی بجایش گذشت  
 جز یہ نیست کہ این بدل آں باشد کہ کاف عربی بغایسی بدل میشود چنانکہ کند و کند (اردو) و یکچو بگنگ۔  
 بگنگی بقول سروری بفتح با و سکون کاف فارسی و کسرون نوعی از شراب کہ آنرا نیند خوانند  
 استاد طیان (۱) است گشتم ز جرعه بگنگی بہ شد مزاجم ز بنگ سستنی بہ و فرماید کہ بای فارسی  
 ہم آں (۲) صاحب جہانگیری می فرماید کہ شرابی است کہ از برنج و جو و ارزن و امثال آن سازد  
 (مولوی محوی (۳) بخوری قلقل و کزدہ منہی کو نشکند روزہ بہ نہ زانکو راست و ز شیرہ نہ از بگنگی  
 نہ از خبسم بہ صاحبان رشیدی و مصطلحات و برہان و بہار و ہفت دانش و ناصری و جامع و ملو  
 و سراج ہم ذکر میں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اصل این بگنگی بدوبہ بای فارسی بزیادت  
 ستانی بعد کاف فارسی مرگب از بگنگی و بای نسبت۔ بگنگین بروزن یقین بلغت ثند و باز انداز  
 را کام است و آن غلہ است کہ گذشت پس معنی لغتی این منسوب بہ غلہ ارزن و کنایہ از شرابی  
 کہ با ارزن ساخته میشود و انچہ شراب های برنجی و جوی را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند مجاز است

وہیں (اردو) ایک خاص قسم کی شراب جسکو عربی میں نمید کہتے ہیں کنگنی اور چاول اور جوہر نائی جاتی

بگوش آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بہا جان و دل سے سُننا - توجہ کے ساتھ سُننا۔

مراد (بگوش خوردن) یعنی شنیدہ شدن (میرزا بگوش خوردن | مصدر اصطلاحی - بقول

جلال الدین اسیر شہرستانی) نالہ زنجیری آید بہار مراد بگوش آمدن کہ گذشت - صاحب

بگوش بہ آشنائی حلقہ بر درمی زندہ و نظامی بحر دانند ہم ذکر ایں کردہ اندر حکیم ذلالی

(ع) غاب عروساں نیاید بگوش بہ صراحی آہی (چو ایں رازی بگوش غزنوی خوردہ

گشت و ساقی خموش بہ (صائب) زہر نواد سرش غوطہ بخون دل فرو بردہ مؤلف

عشاق کی بگوش آید بہ ز عند لب مگر نالہ بگوش عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)

آید بہ (ظہوری) (بسان مار بر خویش از دیکھو بگوش آمدن -

غم متناک پیچیدہ و حکایت ہای اہل پند ہر گاہ بگوش آمدہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس

است (اردو) آواز کان میں آنا - بقول امیرنائی عقیدت و خلوص و ارادت مؤلف عرض

دینار نصیر) تپشہ فراد کی آواز آئی کان میں کند کہ مراد (بگوش جان شنیدن) کہ گذشت

اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا - (شیخ شیراز) پند سعدی بگوش دل نشنو

بگوش جان شنیدن | مصدر اصطلاحی - بہار و چین است مرد باش و بردہ (اردو) دیکھو بگوش جان شنیدن -

و بطور و رغبت شنیدن (افندی) (ناز تو بین دل بیدیم بہ راز تو بگوش جان شنیدیم (اردو) بگوش رسانیدن | مصدر اصطلاحی -

<p>بقول بجز مراد (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن          مؤلف عرض کند که کنایه باشد از رسانیدن          خبری بگوش - مراد معنی اول (بگوش زدن)          که می آید (اردو) سماعت تک بینا - سنوانا -          بگوش زدن   مصدر اصطلاحی - بقول</p>	<p>بقول بجز مراد (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن          مؤلف عرض کند که کنایه باشد از رسانیدن          خبری بگوش - مراد معنی اول (بگوش زدن)          که می آید (اردو) سماعت تک بینا - سنوانا -          بگوش زدن   مصدر اصطلاحی - بقول</p>
<p>بپاردا، مراد (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن          رمانوی نودی (ع) واعظ مزین بگوش من افسانه          بهشت به کاوازا این دهل بمن از دور میرسد          (وله) مژده عیسی بگوش می زند دوران لی</p>	<p>بپاردا، مراد (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن          رمانوی نودی (ع) واعظ مزین بگوش من افسانه          بهشت به کاوازا این دهل بمن از دور میرسد          (وله) مژده عیسی بگوش می زند دوران لی</p>
<p>دالف) بگوش کشیدن   مصدر اصطلاحی          بقول بهار و اندیش نقل نگار مراد بگوش          زدن یعنی شنوانیدن (مخلص کاشی) حیف          باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو به این در</p>	<p>دالف) بگوش کشیدن   مصدر اصطلاحی          بقول بهار و اندیش نقل نگار مراد بگوش          زدن یعنی شنوانیدن (مخلص کاشی) حیف          باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو به این در</p>
<p>یکتا چرا باید بگوش کر کشید به حکیم زلالی          بگوشش عقد گوهری کشیدم به چو باد صبح          برگل می وزیدم به (نعمت خان عالی)</p>	<p>یکتا چرا باید بگوش کر کشید به حکیم زلالی          بگوشش عقد گوهری کشیدم به چو باد صبح          برگل می وزیدم به (نعمت خان عالی)</p>
<p>ز شعر خود غزل تازه بده عالی به بایر          صدائی بگوش یار کشم به (میر معصوم کاشانی)</p>	<p>ز شعر خود غزل تازه بده عالی به بایر          صدائی بگوش یار کشم به (میر معصوم کاشانی)</p>

<p>نزاکت معنی را از دست می دهد - فتاقل - (ار دو) (الف) دیکهو بگوش زدن (ب) حکایت سنانا (ج) سنانا -</p>	<p>س (زب) ضعیف شدم در خزان گلستان را به خود بگوش صغیری که در بهار کشم مؤلف عرض کند که این مصدر عام بمعنی (کردن در گوش)</p>
<p>بگوش هوش شنیدن   مصدر اصطلاحی بقول اندر مرادف بگوش دل شنیدن که بجایش مذکر از ظهور بگوش هوش شنیدن حکایت نصبت به است صبر نهادم سبیل بیزاری به مؤلف عرض کند که اگر چه بهار در مصرع اول بگوش هوش کشیدم نقل کرده ولیکن هیچی ندارد که موافق قیاس است</p>	<p>باشد و بس اگر استعمال این بالفظ حلقه شود معنی خاص دارد چنانکه در مصدر گذشته گذشت - و مخلص کاشی استعمال این مصدر عام با و ر کیا کز است و معنی آن کشیدن گوهر در گوش است و بس همچنین حکیم زلالی استعمال این کرده است البتة ظهوری .....</p>
<p>و معاصرین عجم بر زبان دارند (ار دو) دیکهو بگوش یکه   بقول شیدی دانند و ناصری و سراج مرادف بگا چنانکه بگه خیزی کرد یعنی بوقت برخاست و برخیز مؤلف عرض کند که حقیقت ریگاه (بجایش گذشت جز این نیست که این مخفف آن است بحدن الف چنانکه راه زده واده و تبه (ار دو) دیکهو بگاه -</p>	<p>(ب) بگوش کشیدن حکایت را بمعنی شنو انیدن حکایت آورده و همچنین خانی ..... رج (ب) بگوش کشیدن صدرا   را به معنی شنیدن ورساندن آواز بگوش استعمال کرده است و و میر مصوم کاشی (کشیدن صغیر) بمعنی کردن صغیر آورده پس حاطب التلیلی بهار است که باستناد اینهمه اشعار - اتیاز در معنی نمی کنند و</p>
<p>الف (ب) بگامن   (ب) بقول مؤید (در نسخه مطبوعه مطبعه نیکشور) رنگ شکن را گویند</p>	

(ب) بجهان

سکه بهیسنندی آن را گهتی نام است و ج مراد آن و در نسخه قلمی بعض

(ج) بجهانیان

رج ( ذکر الف کرده بر زیادت میم بعد الف و قبل از نون و صاحب اندر

رج) تختانی بعد ای هتوز و قبل الف آورده ذکر (ب) هم کند و متفق بانسخه نو کشور است -

صاحب محیط ذکر این نکر دو بر کتبی هر چه نوشته است نقلش بر بجهان و بکشان کرده ایم -

یکی از معاصرین عجم گوید که ما (الف) را شنیده ایم که در فارسی قدیم حب القلت راحی گفتند و (ب)

مخفف آن باشد - مخفی مباد که صاحب مؤید الف و ب را بذیل لغات فرس آورده و (ج) نتیجه

تصحیف مطیع نو کشور باشد و پس - با جمله الف را اسم جابد فارسی قدیم دانیم و (ب) مخففش و

رج) چیزی نیست - مخفی مباد که بجهان و بجهانین به کاف عربی به همین معنی گذشت - پس (ب)

را بمبدل بجهان دانیم یا آنرا بمبدل این که کاف فارسی بعربی و بالعکس آن بدل می شود چنان

کند و گند و آنچه در (الف) میم عوض تختانی قائم شده جابد که آنرا هم بمبدل بجهانین

کنیم که به کاف تازی مذکور شد - اندر صورت تبدیل تختانی با میم یا بالعکس آن خلاف قیاس

می نماید که از نظر مانگدشت و متقنین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند و ازینکه محققین زبان

ازین لغات سکوت ورزیده اند و صاحب مفردات طب هم ذکر این نکرده تحقیق مزید نسبت

لغت دشوار است - (ارو) و بجهو بجهان -

بجیارق

بقول اندر الکسر و ضم رای اول لغت فارسی است (ا) نام امیر و (ب) بمعنی غلامان

یکه صاحب - صاحب غیاث ذکر این بحواله لطائف اللغات کرده مؤلف عرض کند که دیگر

محققین فرس و اهل زبان ازین ساکت - معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و معاصرین ترکی این

لغت ترکی زبان گویند۔ اگرچہ صاحبان کتب و لغات ترکی ذکر میں نکرده اند و لیکن از ترکیب لفظ  
گت با یارق قیاس می خواهد کہ لغت ترکی باشد واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) (۱)  
امیر۔ مذکر (۲) ایک مولی کے غلام۔ مذکر۔

(الف) بگیر آمدن	مصادر اصطلاحی۔	بر زبان و محققین مصادر گیر را امر حاضر
(ب) بگیر آوردن	(ب) بتول بہار	گر فتن دانستہ اند و لیکن نہ چنانست۔ بلکہ
بدست آوردن چنانچہ گویند ۱۱ فلاں چیز بگیر آوردم یا فلاں شخص بگیر من آمد ۱۲ صاحب اند نقش برداشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین	برداشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین	امر گیردن است کہ مرکب باشد از اسم مصدر گیر د۔ علامت مصدر دن و متحرکی ہمین است گیرانیدن کہ بجایش می آید۔
ساکت اند و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و	معاصرین عجم ازہمین اسم مصدر گیر مصدر	معاصرین عجم ازہمین اسم مصدر گیر مصدر
(الف) بیشتر مستل کہ لازم این است چنانکہ	مرکب (گیر آمدن) بر زبان دارند و	مرکب (گیر آمدن) بر زبان دارند و
از معاصرین عجم شنیدہ ایم گویند کہ ۱۱ آں چیز	این ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ	این ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ
بگیر من نیامد ۱۲ یعنی ہمدست و حاصل نشد۔	است بزیادت مترجمہ در اولش و دیگر	است بزیادت مترجمہ در اولش و دیگر
مخفی بہاد کہ (گرفت و گیر) حاصل بالمصدر گرفتن	و دار کہ بجایش می آید ازہمین لغت	و دار کہ بجایش می آید ازہمین لغت
است کہ بجایش می آید و مصدر گرفتن مرکب	گیر است و بس۔ صراحت کامل ہر کی	گیر است و بس۔ صراحت کامل ہر کی
از گرفت و علامت مصدر تن باشد کہ صراحت	بجایش مذکور شود (اردو) (الف قبضہ	بجایش مذکور شود (اردو) (الف قبضہ
کامل بجایش کلیم و مصدر (گیردن) اگر	میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب قبضہ	میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب قبضہ
چہ ستر وک است و لیکن امر حاضرش گیر	میں لانا۔ حاصل کرنا۔	میں لانا۔ حاصل کرنا۔

## موخده بالام

بل - بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی بهل و بگذار (حکیم ستالی) بل تا کف پای تو بهنیم  
 انگار که مهر لاکایم پدر شرف شفرو (۲) مرا گوئی بگو حال دل خوش بد و لذت خونی شود بل تا  
 نگویم بد صاحب جهانگیری گوید که مخفف بل است صاحبان هم ذکر این که دو صاحبان جامع و ناصری سرانجام  
 این را آورده اند مؤلف عرض کند که بلین مصدقیت که بپایش آید و امر حاضرش  
 بل و مزید علیه آن بزیادت موخده بهل و این مخفف آن است بحذف های بهتر - قول سروری  
 و ناصری و جامع که از اهل زبانند اعتبار را شاید و موافق قیاس است (ار و و) چنانچه در  
 بلیدن کا امر حاضر -

(۲) بل - بقول جهانگیری و جامع با اول مضموم احمق و نادان که آثار ابتاری البته گویند (دلی  
 معنوی) من هم خود را اگر زخمی زدم بر خود زدم بد و ربطاری ر بدم رخت طزاری چه  
 شد بد مؤلف عرض کند که بعضی از محاسنین عجم گویند که مخفف بوالهوس است که فارسیان  
 استعمالش کرده اند لغت فارسی زبان نیست ولیکن میترا نیم فیرس گفت - اگر از خیال شان که  
 شکی نیست زائد دارد - قطع نظر هم کنیم - باعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست توانیم قیاس کرد که  
 اینهم باید فارسی زبان است و جادار و که مخفف و مفرس آیه گیریم که بقول منتخب لغت عرب است  
 با بضم جمع البته یعنی نادان یا مخفف و مفرس آیه باقی حال در تفریس این تاسی نمی نماید  
 (ار و و) نادان - احمق - مذکر -

(۳) بل - بقول جهانگیری و برهان و جامع با اول مضموم معنی بسیار چنانکه بلهوس و بلکه معنی

بسیار هوس و بسیار کام صاحب رشیدی می فرماید که مفرد متصل نشده (رودگی) در پیش خود  
 آن اهر چه بلکامه نهم چه پروین ز سر شک دیده بر جامه نهم چه فرماید که بعضی گفته اند که صحیح  
 بوالهوس و بوالکامه است و این از باب کثرت است که در محاورات عرب متصل است یعنی  
 ملازم شمی - پس بوالهوس و بوالکامه کسی که ملازم هوس و کام خود باشد چنانکه عرب ابو تراب و  
 ابراهیم و مانند آن گویند و مراد مقارنت و ملازمت تراب و فضل و مانند آن کنند چنانکه  
 در فرهنگ سامانی گفته و حق آنست که در فرس این اعتبارات بعید است و در عربی صحیح است  
 بلکه و بلفظک و امثال آن که بیشتری آید از این است چه اعتبار کثرت در آنها درست نیست  
 اما بلفظه که در فرهنگ برای این معنی شاهد آورده درست نیست چه بلفظه بکسر است مخفف  
 بلفظه یعنی هید و خسته چنانکه سامانی گفته که الفعه اندوخته و چون حرف با دال مقارن  
 شود الف بیابدل گردد (انتهی) صاحب ناصری هم متفق با صراحت رشیدی - خان آکر دو و در  
 سراج بذکر قول رشیدی گوید که بوالهوس را فارسی شمردن خطاست زیرا که هوس در عربی یعنی  
 عشق است و چون عشق ناپا مدار و خام خصوصاً مجازی را از امراض سودائی و دماغی شمرده اند  
 آنرا هوس گویند و بنابراین کیمیا گران را مهوسین خوانند یعنی در جنون اندازده مردم - و لهذا  
 بوالهوس بالف و لام دیده شده - هر جا دیده شد برسم الخط - بالکامه و غیره ابایی تمام دارد  
 از توجیه بعضی مذکور هر چند الف و لام از راه تغش بعضی فارسیان عربی و آن به الفاظه فارسی آن  
 چنانچه استاد در پیش و اله هروی در شوی که متقابل تحفه الحرقین خاقانی گفته گوید (ص)  
 تا هر ز گشت زرافشان چه ذواخور رشیدین شد خراسان چه و تهرت دیگر آنکه خورشید را بالف



و لون که علامت صیغه تشبیه است آورده و نیز از متاخران نعمت خان عالی المخاطب به نوشند خان  
 که در فضائل و کمالات و زبان دانی او هیچ کس را شک نیست گوید که (ح) گل مگر لاف انا الیا  
 زده در گلشن به بر سر دار خیال بر منصور کنم به پس آنچه بعضی از متاخران برین مصرع عمیر ز عبد القادر  
 بیدل (مرحوم روح) التوید آفتاب عالم تاب به اعتراض دارند از قلت تدبیر است و با آخر  
 فرماید که نزد مؤلف فقیر چیز دیگر مقرر است و آن آنست که این قسم تصرفات کیاب بر تاد  
 سخن که به پایه استادی رسد جائز است و نوشتن را گو که عراقی یا خراسانی باشد درست نیست  
 (انتهی) مؤلف عرض کند که صاحب جامع محقق اهل زبان و معتبر تر از خان آرزو است و  
 آنچه در باره زبان خود گفته اعتبارش کنیم و کل را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بگویم (را) بدو  
 و او بعد موصوف و بدون الف لام) فارسی دانیم و ضرورت ندارد که با (ابو الهوس) عربی مقایسه  
 و بحث کنیم که هیچ ضرورت دخل بمقولات و طبع آزمائی بتزوید محاوره اهل زبان نیست آنچه  
 خان آرزو نسبت بعض محاورات فرس (که بقاعده عرب الف لام بروزیده اند) بحث کرده  
 ضرورت آن نیست که نسبت محاوره شان از قیاس کار گیریم. کتب لغت پابند و وابسته زبان  
 است نه بالعکس این. اگر و اله هروی (ذو انخورشیدین) نوشتن نشان نباشد و اگر خان عالی  
 (انا الیا) گفت غلط نیست و آنچه خان آرزو این قسم استعمال را مخصوص استادان کند و دیگران  
 را از این قسم استعمال منع می فرماید نمی دانیم که طنبوره چه می سراید. هر چه قابل محاط است همین  
 قدر که مادی الفاظ مستعمله مذکوره بالا بر بنیاد قیاس دیگر لغات عرب را باین تصرف استعمال  
 نکنیم و لیکن اگر (ذو انخورشیدین) و (انا الیا) را در کلام فارسی خود بسند بالا استعمال کنیم چنانچه

و این قسم استعمال را تفتن نام نهادن کارخان آرزو است اونمی داند که فارسیاں در زبان خود بر سهیل تفریس در لغات عرب چقدر تصرف کرده اند (اردو) بہت - دیکھو بسیار -

(۴) بل - بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی پاشنہ پا - صاحب ناصری تذکرہ این از فردوسی سند آورده (س) در بیخ آں بر و برز و بالای تو بہ رکیب دراز و بل و پای تو بہ خان آرزو در سراج تذکرہ قول برہان گوید کہ این خطاست و صحیح بدین معنی بای فارسی است و فرماید کہ قوسی پگت بکاف فارسی بدین معنی آورده آں نیز تصحیف و صحیح بلام است مؤلف عرض کند کہ آنچه بہ بای فارسی بدین معنی می آید بالکسر است عیبی ندارد کہ آنرا اسم جامع فارسی زبان گیریم و این را بمبدل آں چنانکہ تپ و تب و تبدیل اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی است - و جادارو کہ این را تحققت معنی دوم بسل گوئیم بہ حذف سین مہملہ کہ بہ ہمین معنی گذشت و بل را کہ بہ بای فارسی می آید بمبدل این دانیم (اردو) پاشنہ دیکھو بل کے دو معنی

(۵) بل - بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی در عربی اثبات بعد اثبات مؤلف عرض کند کہ فارسیاں استعمال این کنند و ازینکہ بدین معنی لفظ دیگر در فارسی زبان یافتہ نمیشود ذکر این داخل موضوع است و استعمال این با کاف ہم می شود یعنی بلکہ - مخفی مباد کہ در فارسی زبان استعمال این برای تاکید اثبات می شود چنانکہ گویند "نہ ہمین قدر بل چنان و چنین"

و صراحت مزید بلکہ بجایش کنیم (اردو) بلکہ بقول آصفیہ - فارسی - حرف ترقی و اضراب - دیکھو بلکہ -

(۶) بل - بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی نام میوہ است در ہندوستان شبیبہ بہ تہ ایران و آنرا نار ہندی ہم گویند و بیشیرازی بل شیریں و عبری طرٹوٹ و بقول بعض میوہ کہ بہزرگی

آلوچہ باشد و درخت آن بر درخت رزد آلودی ماند صاحب جامع بر میوه ہند قانع و جان آرزو  
در سراج می فرماید کہ اغلب کہ ایں لفظ ہندی باشد لیکن در ہندی ہی ہل بیامی مجہول خوانند  
و می تواند کہ از عالم توافق زبان بود و قاعدہ توافق آنست کہ لفظی کہ در ہر دو زبان آمدہ اگر  
مخصوص ہند باشد بی تکلف آن لفظ ہند ہیست کہ فارسیاں نیز استعمال کردہ اند و اگر غرض  
نہود از عالم اشتراک زبان ہیست و توافق لسان۔ (انتہی) مؤلف عرض کند کہ حقیقت یہا  
بر معنی اول اہل گوشت دارد و دیکھو اہل کے پہلے معنی۔

بلا بقول خان آرد در چراغ لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیاں بمعنی (۱) بسیار نیز آردند  
چنانچہ (سلیم) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق و در نہ بی تاب دل از ہمہ کس می آید و  
بہار گوید کہ (۲) بالفتح زحمت و مکروہ۔ بلتہ و ثبات جمع آن و فارسیاں (۳) بمعنی امر غریب و کا  
بسیار عمدہ فوق الطاقۃ و (۴) ستم نیز استعمال کنند چنانچہ لفظ قیامت و همچنین (چہ بلا) و  
(چہ قیامت) بہین معنی آنا بمعنی سوم باللفظ کردن (مغنی) مباد کہ در نسخہ قدیم بہار ذکر معنی چہاں است  
(باقراکاشی) نہ بمنزل داشت ایں ہمت نہ فراد و تکلف بر طوطا قرا بلا کرد و فرماید  
کہ بمعنی دوم باللفظ باریدن و بر سر کسی آوردن و چنیدن و ریختن و شدن و کشیدن متصل و با  
لفظ بر چیدن و گرداندن کنایہ آرد و در کردن وی بود صاحب انند نقل نگارش مؤلف  
عرض کند کہ استعمال ایں در ملحقات می آید و بہ تحقیق ما (۵) بہ موحدہ کسور بمعنی بدون و بغیر  
است کہ موحدہ بر لای عربی دیادہ کردہ اند۔ چنانکہ بلا تاخیر و بلا تاخشی کہ می آید (اردو)  
(۱) بلا بقول آصفیہ صفت میں از حد نہایت (۲) مصیبت۔ آفت۔ موت۔ قہر غصہ

نذر۔ (۳) کلہ تعریف و تعجب۔ نہایت چست۔ چالاک آدمی۔ قیامت غضب جیسے وہ اس کام میں  
 بلا ہے (۴) ستم۔ مذکر (۵) بلا۔ بقول اصفیہ۔ عربی۔ بغیر۔ سوا۔ بن (یہاں باسے جائزہ معنی مصیبت  
 یا زائد ہے) جیسے بلا ترو۔ بلا تامل۔

بلا آمدن استعمال۔ صاحب اصفیٰ ذکر ایں کردہ ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند  
 از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مستحق یعنی دوم کہ مراد بلا آمدن است کہ گذشت (اشرف  
 است یعنی نازل شدن بلا کسی (حزنی صغہانی) سر مرست بخونخواری حشمت  
 (۵) جانان ز توہ رسم بلای آید و ز تو بدلم تیر افزودہ چون سیست شود ترک بلای افتد  
 جفای آید (ارو) بلا نازل ہونا۔ (ارو) دیکھو بلا آمدن۔

بلا آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب صنفی بلا اندوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب  
 نذر اذیں از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اصفیٰ ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف  
 متعدی مصدر گذشتہ مصیبت آوردن کسی و عرض کند کہ فارسیاں (عشق بلا اندوز) گفتہ اند  
 مبتدای مصیبت کردنش متعلق معنی دوم بلا اندوزی و از همین استعمال شان۔ صاحب اصفیٰ این مصدر  
 (۵) صد بلا مرہم آردش بر سرہ زخم تیری کہ از کما راقم کردہ است۔ بخیال ما تخصیص استعمال تعمیر را  
 تو نیست (۵) آں بلا ہا ہمہ دل بر سرن نمی پسندد معنی لفظی ایں جمع کردن بلا مرادف  
 می آرد و بدکش می کنم از سینہ بجات سو گندہ (۵) (بلا آوردن) است و بس (شرف تروینی) (۵)  
 (ارو) بلا لانا۔ بلا نازل کرنا۔

بلا افتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب صنفی چہ بلا عاشق ایں عشق بلا اندوزم و متعلق چنی

دوم بلا باشد (اردو) دیکھو بلا آوردن -

**بلا انگیختن** | مصدر اصطلاحی - صاحب صنفی

ذکر ایں کردہ اذ معنی ساکت مؤلف عرض کند

کہ معنی مصیبت و بلا آوردن و برپا کردن آفت

و مصیبت باشد متعلق بہ معنی دوم بلا (قاسمی گونا

بادی) (۵) زطوق آں یکی پرچم آوینختہ بہ بلانی

رہر سوی انگیختہ بہ (اردو) بلا لانا - آفت برپا کرنا

**بلا باریدن** | مصدر اصطلاحی - صاحب

اصف ذکر ایں کردہ اذ معنی ساکت مؤلف عرض

کند کہ معنی نازل شدن بلا مرادف بلا آمدن است

(کلیم جہدانی) (۵) از دور و دیواری بار و بلا در را

عشق بہ یک سر بزم پیش روانہ کہ طوفانی شدت

(اردو) بلا نازل ہونا - دیکھو بلا آمدن -

**بلا بالا** | اصطلاحی - بقول بہار از اسمای محبوب

است - صاحب انند بھوالہ فرہنگ فرنگ ذکر

ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم

بلا - اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدیمی بحال غزوات

و خوبی دارندہ - اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بلا

سند استعمال می باشیم کہ از نظر مانگدشت (اردو) سہ

کا نام جیسے سرودہ - سر و قاسٹ -

**بلا بر آمدن** | مصدر اصطلاحی - صاحب

اصف ذکر ایں کردہ اذ معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ متعلق بہ معنی سوم بلاست (قیاض جہی

(۵) قیاض کہ سر حلقہ زندان جہاں بودہ آخر

چہ بلا زاہد ستور بر آمدہ (اردو) بلا کا ثابت ہونا

نکھنا جیسے گفن سپہ گری ہیں وہ بلا کا متشاق نکلا

**بلا بر رسیدن** | مصدر اصطلاحی - بقول اصفی

کنایہ از دور کردن آں (اشرف مائند رانی) (۵)

رفتہ از گل چیدنش خاری بدست و میرودہ خار

خار و ل کہ بر رسیدن بلای دست او بہ مؤلف

عرض کند کہ از همین سند اشرف (بر رسیدن بلای

دیگری) ہم پیدا است (اردو) بلا دور کرنا - اور بہار

معنوں کے لحاظ سے کسی اور کی بلا اپنے سر لینا -

**بلا بر سر آمدن** | استعمال - مرادف بلا آمدن است

(۵) (۵)

<p>گذاشت (ظهوری) زوین بر سر من گرچه صد بلا آمده گناه باهنه در گردن دل افتاد است (ارو) بلا سر بر آما - دیکهو بلا آمدن - بلا بر سر رسانیدن   مصدر اصطلاحی - مراد</p>	<p>بفتح باشد چه لایه بحدث با یعنی عجز و انکسار است (ع) بلا به گفتش ای روز من جز زلف تو تا رده صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی کرده - خان آمد و در سران گوید که تحقیق نیست که بلایه به</p>
<p>بلا آوردن است که گذاشت (انوری) هر چند رسانید بلا بر سر من به یارب درساں هیچ بلای کسر او (ارو) دیکهو بلا آوردن -</p>	<p>تحتانی بوزن کرایه یعنی هرزه و نابکار است وزن بدکاره را برای همین گویند و بر هر چیز ضا نیز اطلاق کنند و معنی دوم لایه است نه بلایه موقوف عرض کند که صاحبان تحقیق که از</p>
<p>بلا به   بقول سروری بلام و بای دوم نیز تازی بوزن فقاوه (۱) زن نابکار و فحاش راستا کسائی (۲) کس بیگ اند فکن که کیر کسائی به نیز نگا کیش زنای بلایه به و فرماید که شیخ عطار بجای بای دوم یا</p>	<p>اگر بمانند - معنی اول را به موخده چهارم تسلیم کنند پس این را ببدل بلایه دانیم که به تحتانی چهارم می آید یا آنرا ببدل این که تبدیل موخده با تحتانی</p>
<p>حطی آورده صاحب برهان گوید که کسر اول بر وزن گلا به یعنی هرزه گوی و نابکار و فحاش و بدکاره و فحاش باشد و فرماید که این لفظ را بیشتر بر زنان اطلاق کنند و (۲) بتضریع و چاپلوسی سخن کردن را نیز گویند</p>	<p>آمده چنانکه بالکوس و بالکوس - قول سروری و ناصری و جامع معتبر تر از خان آرد و دست و جز نباشد که بای نسبت بر آخر لفظ بلایه زیاده شد</p>
<p>و گوید که بعضی معنی اول بجای بای ابجدیای حطی هم آورده اند - صاحب ناصری نیز که معنی اول گوید که معنی دوم</p>	<p>که مزید علیه بلا است - معنی لفظی این کسی که فریب به بلاست و کنایه از نابکار و فحاش و شک نیست که یعنی دوم لایه اصل است و موخده در او نش</p>

<p>درآمد محققین بالا غرض استمالش نگزیده اند و بلا به          رابه موحده اول اسم جابد دانسته اند (اردو) سند استمال اعتبار را نشاید - مخفی مباد که بعض          ابا حش - بقول آصفیه عربی اسم مؤنث - بدکار صاحبان لغت این رابه تحتانی چهارم عرض          عیبت - میوا - قصبه - چمنال (مؤنث) ختم موحده آورده اند چنانکه می آید اگر سند استمال          بر سر تو هرگز نه لزنگاساتی بد کیونکه و فاحشه این پیش شود این را بمسئل آن و اینم (اردو)          هر ایک می جاکستی به (۲) و بکھو لابه - ایک پلکے قسم کا ابریشم - مذکره</p>	<p>وضائع اگر چه موافق قیاس است ولیکن بدون          صاحبان لغت این رابه تحتانی چهارم عرض          ختم موحده آورده اند چنانکه می آید اگر سند استمال          این پیش شود این را بمسئل آن و اینم (اردو)          ایک پلکے قسم کا ابریشم - مذکره</p>
<p>اصطلاح - بقول شمس در لغت فارسی (الف) بلا پروردن          نوعی از ابریشم کمینه که آنرا پوشه گویند و در          سکندری بادامه مؤلف عرض کند که غیر          از صاحب شمس دیگر کسی از محققین فارسی          زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان          ندارند بادامه بمعنی جنسه از ابریشم بر معنی مخفی          گوشت و پوشه بمعنی مطلق پرده بجایش          می آید یعنی و اینم که محقق بی تحقیق این معنی را از          کجا پیدا کرده و ما خدش چسبیت و قر بمعنی ابریشم          خام بدقتش بجایش می آید و معنی بلا به بجایش          مذکور شد - پس معنی ترکیبی این ابریشم خام نابکا</p>	<p>اصطلاح - بقول شمس در لغت فارسی (الف) بلا پروردن          (ب) بلا پرورده          (الف) کرده از معنی مساکت و سند استمال پیش          نکرد و بجوالت بهار بندش ذکر در (ب) می کند          بهار بر (ب) گوید که مراد (بلا جوی) از          آسمانی معشوق است و در نسخه دیگرش از اسمای          عاشق و سندی پیش نکرد و صاحب اند نقل نگار          مؤلفه عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی          دفع بلا نکردن و بلا را جا دادن و پروردن          می توان گرفت و برای معنی معشوق بیان کرده          بهار شتاق سند استمال می آید که از نظر ما</p>

<p>لغزشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مجرد قول بہار اعتبار را نشاید و قول نقل نگارش بکار نیاید (ارو) الف بلا کو پالنا رب) بلا پرور عاشق اور معشوق کا نام۔</p>	<p>آوردن تصرف فارسیان است صاحبان غیاث و اندر ذکر این گویند کہ قسم تصرف درامای متناہم شدن کہ متنی را متناہم کردند مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم بلا</p>
<p>(الف) بلا تاخیر استعمال۔ الف بک قول (ب) بلا تاخشی</p>	<p>(ارو) (الف) بلا تاخیر یعنی بغیر تاخیر کہ جلد معنی حقیقی بدون تاخیر کہ صاحب اصفیہ نے (بلا تاخشت) کا ذکر</p>
<p>بجالت۔ صاحب یوسف سراج این را بہ ہین معنی استعمال کردہ و (ب) بقول بحر بک قول شین معجمی رنگ و بی اجتناب و بی کیو شدن و فرماید کہ بفتح شین معجمہ بجای یای تحتانی الف</p>	<p>فرمایا ہے۔ بمعنی بلا تاقل۔ جلد (ب) بے شاک بقول اصفیہ مضطربانہ۔ بے تابانہ۔ جیسے بے تاجا شاکا گنا۔ بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک۔ جیسے بلا تاقل۔ جیسے بے تاجا شاکا ہٹینا۔</p>
<p>بلج   بقول مسروری بعد از مؤخرہ لام بوزن علاج دا، بوریائی کہ در سید را افگند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوح را گویند و اس گیاہیت کہ اداں بوریایا بنند۔ صاحب ششیری متفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کنند۔ بدین تعمیم کہ معنی اول را با سبب انصاف منی کند صاحبان ناصری و جامع ہمزبان مؤلف عرض کند کہ صاحب انشد این را لغزشت فارسی گفتہ بعضی از معاصرین عجم برانند کہ برگ درخت ہلا دراز را بزیل تبدیل بلج کردہ اند چنان سوز و سوخ۔ ہانا این موافق قیاسی نماید بای حال معنی دوم را نیز بہ لغزشت بلج با تعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجازاں (ارو) (۱) بوریایا۔ بقول اصفیہ۔ فارسی</p>	<p>بلج   بقول مسروری بعد از مؤخرہ لام بوزن علاج دا، بوریائی کہ در سید را افگند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوح را گویند و اس گیاہیت کہ اداں بوریایا بنند۔ صاحب ششیری متفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کنند۔ بدین تعمیم کہ معنی اول را با سبب انصاف منی کند صاحبان ناصری و جامع ہمزبان مؤلف عرض کند کہ صاحب انشد این را لغزشت فارسی گفتہ بعضی از معاصرین عجم برانند کہ برگ درخت ہلا دراز را بزیل تبدیل بلج کردہ اند چنان سوز و سوخ۔ ہانا این موافق قیاسی نماید بای حال معنی دوم را نیز بہ لغزشت بلج با تعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجازاں (ارو) (۱) بوریایا۔ بقول اصفیہ۔ فارسی</p>



چٹائی - حیر (۲) درخت بلاز کا پتہ جس سے بوریے بنائے جاتے ہیں - مذکر -

**بلا جستن**

مصدر اصطلاحی - صاحب

دیکھو بلا آمدن و برسر آمدن -

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض **بلا جوی** اصطلاح - بقول بہار و اندیش نقل

کنند کہ فارسیان (بلا جو) را کہ اسم فاعل ترکیبی

است بصفت طبع استعمال کرده اند - از همین

استعمال محقق ہندو ادا میں مصدر را قائم

کرده است اگرچہ موافق قیاس و لیکن استعمال

دیگر مشتقات میں از نظر مانگہ مشت (ملاحی

چشم زخواب گلفشان دل ہمد آہ و

فناں طبع بلا جو چہناں باشد بدیشاں المم

مخفی بہاد کہ (بلا جو) بجای خودش می آید (اردو) کہہ سکتے ہیں جو ہمیشہ نزول بلا کا خواہاں ہو یعنی

عاشق - محاورہ اردو میں بلا جو - معشوق کا نام

**بلا چنیدن**

مصدر اصطلاحی - صاحب

نہیں ہے - معشوق - مذکر -

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف **دالغ** (بلا چین) اصطلاح - بقول بہار و

عرض کنند کہ حرکت کردن بلا یعنی بر سر اندیش

و بلا کاشی (چوں زلف تو از صبا بچنبند

از ہر طرفی بلا بچنبند (اردو) بلا حرکت کرنا - بلا چیں کہ حرفش بود آچوں نام شیریں ہوا

<p>عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قربان نه قربانی</p>	<p>بلا در حسود (ار دو) بلا چاهنا -</p>
<p>بهار بمعنی شعر و ترکیب لفظی غور مکرر و نقل نگارش راه</p>	<p>بلا و آستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این</p>
<p>پرنی نبر و مخفی هباد که از سند فوقی .....</p>	<p>کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عجب</p>
<p>غریب بودن و بجز مجاز اثر و آستن (حزین صفا)</p>	<p>(ب) بلا چسبیدن بمعنی قربان و فدا شدن</p>
<p>پیدا است (ار دو) الف قربان - مذکر فدا مؤنث</p>	<p>(ع) از کوهی غم آم و از حزنینه که شنیدی به نالین</p>
<p>دل بزدند انم چه بلا داشت (ار دو) بلا هونا -</p>	<p>(ب) قربان هونا - فدا هونا -</p>
<p>جیسه آو از تخی یا بلا تخی جس نے سنی بیخود و هوا</p>	<p>بلا خواستن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی</p>
<p>بلا دور بقول سروری سوا که نسخه میسر (لا)</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که</p>
<p>درختی مشهور و (۲) پیرایه عروسان که از زر سازند</p>	<p>مراد (بلا بر سر آمدن) که گذشت (خسرو)</p>
<p>و سوا که مؤید گوید که بمعنی زرینه که عروس بهر</p>	<p>بهوش آن خال را بهر خدا از دیده مردم که کیس</p>
<p>بند و (۳) نوعی از بار درخت هم (امیر خسرو</p>	<p>مخ را غافل بلا از دانهی خیزد (ار دو) و بکھو</p>
<p>(۴) بسته بلا در همه در سر بلا و داده به پیشی</p>	<p>بلا بر سر آمدن -</p>
<p>عالم صلا و فرماید که (بلا دور) باضافه واو</p>	<p>بلا خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این</p>
<p>هم آمده - صاحب جهانگیری تذکر (بلا دور</p>	<p>کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواش</p>
<p>بلا دور) با اول مفتوح و دال مضموم تذکره بمعنی</p>	<p>بلا کردن است بمعنی جیتی (ابوالفرح رونی)</p>
<p>اول گوید که نام درختیت که در دواها بکار برند</p>	<p>ای شش بخود ایشان بلا خواسته ام که اگر که ترا</p>
<p>و آنرا بهندی بجلاده و جیلده گویند و این دارد</p>	<p>آرزو خواسته ام (سعدی ع) الاتا خواهی</p>

در بلاد هندی شود و نسبت معنی دوم می فرمایند که	مؤلف عرض کند که صاحب سوار اسپیل این
زیرینه و پیرایه باشد که زنان پوشند و بقول	بمعنی سوم معرب گفته پس متحقق که لغت عربی باشد
بعض نام پیرایه که زنان بر سر بندند - صاحب	و بقول محققین زبانندان اعی سروری و ناصری
رشدی همزمانش صاحب برهان - ذکر هر سه	و جامع و برهان لغت فارسی است بمعنی سوم بعضی
معنی کرده اینقدر صراحت نسبت معنی سوم کند	از معاصره بین عجم گویند که زنان عجم این بار درخت
که بارها درخت را نام است که ذکرش بر معنی	را بر سر پای کسی قصه می کنند که اندیشه زخم چشم
اول گذشت - صاحب ناصری با اتفاق برهان	دارد و به عقیدت کسان ازین رسم بلائیش دور
در بلاد دور) بلکه بجایش می آید بمعنی دوم مخصوص	می شود از اینجا است که به (بلاد دور) موسوم شود و
کرده - صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی می فرماید	بلاد دور حذف و او مخفف آن - پس معنی اول بجای
خان آرزو در سراج نذر معنی سوم گوید که بار	باشد که درخت بلاد را به بلاد موسوم کرده اند و نسبت
درختی و فرماید که عبری اهم به همین معنی مشهور است	معنی دوم هم قول معاصره این است که نقاب از
برین تقدیر بوزن مساجد باید و گوید که در بران	که بر روی عروس می اندازند مقصود از آن هم
بوزن بهادر آورده - مؤید این است که بعضی	همین تذکره نگاه ناظرین بر چهره عروس نیستند و
بلاد دور با نساغه و او نیز به همین معنی آورده اند	بلای چشم زخم از دور باشد و به همین وجه این
و نیز نام پیرایه است که زنان بر سر بندند - ظاهر	سر بند موسوم شده بلاد دور و بلاد درخت و او
مشابهت به بلاد داشته باشد و گوید که در بران	مخففش - مخفی مباد که حقیقت این بمعنی سوم هم
بمعنی مطلق پیرایه آورده و آن خطاست (انتهی)	انقدر یاد گذشت (ارو) (ا) بجلا وین کا درخت

<p>نذر (۲) مقنعہ جو دلہنوں کے منہ پر باندھا جاتا ہے۔ کہ گندگی دہن و پیرا گندگی خاطر بالادست یا نذر (۳) دیکھو انفرادیہ۔</p>	<p>بلا دستہ گوئیم یا تجی حال بدون سند ہستال۔ اسم جادش نہ گوئیم (ارو) (۱) گندہ دہن۔ بقول</p>
<p>بلا درمی   بقول ملحات برہان (۱) نوعی از معجون باشد کہ از بلا در ترتیب دہند۔ صاحبان ہفت و موسد ہم ذکر میں کردہ اند و صاحب شمس گوید کہ ہم وال مطلقہ یعنی (۲) شہر ایکہ از بلا در سازند۔ صاحب ہفت این را بفتح اول و ضم دال گوید مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخرہ بر ای نسبت است و بس۔ معاصرین عجم تصدیق ہر دو معنی می کنند (ارو) بلا درمی (۱) معجون اور (۲) شہر کی قسم ہے جو چھلاویں سے بنائی جاتی ہے۔ مؤلف بلا دستہ   اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است (۱) یعنی گندہ دہن شدن و (۲) گندگی خاطر مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمتہ متقین فارسی زبان و معاصرین عجم از بس سکت و موافق قیاس ہمیت جادار کہ بر (بلا دست) ای نسبت یا ناکد گیریم اندر ہم معنی بیان کردہ۔ صاحب شمس را با این تعلقی بنا</p>	<p>بلا درمی جادش نہ گوئیم (ارو) (۱) گندہ دہن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم نذر۔ وہ شخص جس کے منہ سے بدبو آئے۔ مسکنج۔ بیاستور انتہی) پس گندہ دہنی معنی اول کا ترجمہ ہے (۲) پریشانی گندگی خاطر۔ مؤلف۔</p>
<p>بلا دھپ   اصطلاح۔ یعنی بسیار دل چسپ (ظہوری) داغ از داند خالت چہ بلا دھپ است چہ آہ از جودہ قدرت چہ بلا مدد و ن است معلوم می شود کہ خان آرزو در چہ راغ ہدایت معنی اول لفظ بلا از ہمین قسم ہستال قائم کردہ است و لیکن خیال ما میں متعلق چہ معنی سوم بلا ہم نتیجہ آن بسیار معنی لفظی ایہا رعیب (دل چسپ) یعنی بسیار دھپ باشد و ہمین معنی باشد در (چہ بلا مدد و ن) کہ در صریح دوم ظہور است (ارو) بلا کا دل چسپ یعنی</p>	<p>بلا دھپ   اصطلاح۔ یعنی بسیار دل چسپ (ظہوری) داغ از داند خالت چہ بلا دھپ است چہ آہ از جودہ قدرت چہ بلا مدد و ن است معلوم می شود کہ خان آرزو در چہ راغ ہدایت معنی اول لفظ بلا از ہمین قسم ہستال قائم کردہ است و لیکن خیال ما میں متعلق چہ معنی سوم بلا ہم نتیجہ آن بسیار معنی لفظی ایہا رعیب (دل چسپ) یعنی بسیار دھپ باشد و ہمین معنی باشد در (چہ بلا مدد و ن) کہ در صریح دوم ظہور است (ارو) بلا کا دل چسپ یعنی</p>

<p>در سراج بذكر هر دو اعراب بيان كرده برهان می فرماید كه لیكن بیای موحده بدین معنی گذشت مؤلف عرض كند كه مقصودش جز این نباشد كه دال همله عوض موحده را صحیح نداند و ما بر اعتبار صاحب سروری و جامع و ناصری كه از اهل زبانند این را مبطل آن دانیم كه موحده بدل شد بدال چنانكه بالان و دالان و آنچه</p>	<p>بهت دل چسب - صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و سروری و هفت و جامع ذكر این كرده اند مؤلف عرض كند كه همان (بلا) است كه گذشت و صراحت ما خذ این بجا كرده ایم كه این اصل است و آن مخفف این (ارو) و بگوید بلاور -</p>
<p>در اینجا تخصیص استعمال برای زنان در معنی اول است در اینجا باقی فاعله و صراحت ما خذش همه اینجا كرده ایم با جمله این مرادف و مبتدا اول است به تمهید كه اشاره آن در اینجا هم شد (ارو) فاسق بقول آصفیه - بدكار - بدکردار - زانی - بدراه - گنهگار - بد ذات -</p>	<p>بقول سروری بر وزن فتاده فاسق و بدكار (شمس فخری) چنان این شد از حدت كه برخاست بد ز گیتی قفنه در و بلاوه بد (استاد رودکی) هر آن کریم كه فرزند او بلاوه بود و شگفت باشد اگر از گناه ساده بود و فرماید كه در نسخه خطی مفسد آمده صاحبان جهانگیری و رشیدی</p>
<p>استعمال - صاحب آصفی ذكر این كرده از معنی ساكت مؤلف عرض كند كه مبتدا گفته شدن است (اصفهانی) در جلوه گاه دست فرا بید كه بفتح اول و كسر اول هم آمدن خان آرز فنا دگان و غیره بلا از آن قدر بالا چه دیده اند (ارو) و</p>	<p>بلادیدین و جامع هم ذكر این كرده اند - صاحب ناصری گوید كه همان بلا به است كه مرقوم شد و صاحب برهان فرماید كه بفتح اول و كسر اول هم آمدن خان آرز فنا دگان و غیره بلا از آن قدر بالا چه دیده اند (ارو) و</p>

<p>انقسم شمال چهار را بخاند کوشند (طهوری) چه بلاد و</p>	<p>بلا هونا - بلایس گرفتار هونا -</p>
<p>که در عشق و غریبی بود است به خاک غریب به غنیمت هر جا نیست به (اردو) بلا کا ذوق - نذکر -</p>	<p>بلا ذوق   بفتح اول بمعنی بسیار ذوق متعلق به معنی اول بلاست از قبیل در بلاد کجاست که حقیقت</p>
<p>بلازل   بقول برهان اول بر وزن بهار آذر بویه باشد و آن پنج خاریست که ایشان گویند اگر با سر که بسانید و بر دار الثعلب طلا کنند مفید باشد - صاحبان ناصری و جامع و هفت دانند هم ذکر این کرده اند و بلال هم بدین معنی می آید چنانکه صاحب جامع اشاره آن کرده - خان آرزو در سران گوید که همان ایشان که گذشت مؤلف عرض کند که صراحت این بر ایشان کرده ایم و بر آذر بویه اشاره فلان گذشت که اسم این در عربی زبان است و این مبتدل آن - چنانکه فواید و بر وزن این آنچه به لام آخر عرض رای جمله می آید مبتدل این چنانکه چنار و چنار (اردو) و بکچو (آذر بویه) و (ایشان) -</p>	<p>بلازل   بقول برهان اول بفتح اول و چهارم پرنده است که آنرا لگ لگ خوانند - صاحبان ناصری و جامع دانند هم ذکر این کرده اند - صاحب سوار السبیل این را معرب گفته فرماید که اسم این به یونانی پلار گوس است بفارسی لگ لگ صاحب محیط گوید که اسم تلفظی است و برلق لق فرماید که معرب لگ لگ و بر لگ لگ گوید که اسم</p>
<p>فارسی از جمله طیور معروفه بزرگ جثه که در اول ربیع می آید - خوراک آن حشرات و نباتات - گرم و خشک در آخر سوم و خوردن گوشت آن جهت فالج و لقوه و خدر و ریاح غلیظه و برودت مستحکم در اعضا و ضعف باه و جدام و مسموم گزندگان نافع راجع مؤلف عرض کند که جزین نیست که فارسیان استعمال می کنند</p>	<p>بلازل   بقول برهان اول بفتح اول و چهارم پرنده است که آنرا لگ لگ خوانند - صاحبان ناصری و جامع دانند هم ذکر این کرده اند - صاحب سوار السبیل این را معرب گفته فرماید که اسم این به یونانی پلار گوس است بفارسی لگ لگ صاحب محیط گوید که اسم تلفظی است و برلق لق فرماید که معرب لگ لگ و بر لگ لگ گوید که اسم</p>

<p>نفت فاری نیست رارو) لگ لک ایک بڑا گوید کہ آیکے ثبتید ابی لہب را برای رخ          بامستہ کے پزند کا فارسی نام سپہ ہے جو عربی          میں بق ت کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکا          ذکر نہیں کیا لیکن قلعہ کے ذیل میں بطور شاہ          لکارا ہے کہ غری میں قلعہ لگا کر پزند کے زور          کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں۔</p>	<p>بلارک   بقول سروری (۱) نوعی است از          فولاد کہ بنایت جوہر دار باشد (خلاق المعانی          ۵) تیغ بلارک ارچہ زگو ہر تو نگر است پاپوشہ          ہم ز پاپوشہ کاکت کند تراش پد و فرماید کہ (۲) بر          شمشیریکہ از فولاد ساختہ باشند نیز اطلاق          کنند (حکیم خاقانی ۵) روضہ آتشیں بلارک          تست پد باوجود شکاف تاو کہ تست پد          گوید کہ (۳) یعنی جوہر تیغ ہم آمدہ (نظامی ۵)          بلارک چنان تافت از روی تیغ پد کہ در شب          ستارہ ز تار یک تیغ پد صاحب برہان ہم ذکر          ہر سہ معنی بالا کردہ۔ صاحب ناصری مذکور ہر</p>
<p>بلار سپیدن   استعمال۔ صاحب آصفی ذکر          ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ          یعنی حقیقی بر سر آمدن بلاست مراد (بلا بر          سر آمدن) کہ گذشت (جمالی اصفہانی ۵) بر          خاندہ تیغ بلائی وز جہتی پد کہ جوہر دور گنبد گردا          بنیسد پد (ارو) بلا آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔          بلار فتن   استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں          کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دو          شد پد بلا باشد (صائب ۵) بیطاقتی مکن          کہ بلای سیاہ خط پد از صدر ہزار ثبت و اثر دن          تیرہ پد صاحب آصفی ہر جہت (ثبت لازم)          ہم آمد یعنی (بلا لک) مؤلف عرض کند کہ</p>	<p>بلار فتن   استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں          کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دو          شد پد بلا باشد (صائب ۵) بیطاقتی مکن          کہ بلای سیاہ خط پد از صدر ہزار ثبت و اثر دن          تیرہ پد صاحب آصفی ہر جہت (ثبت لازم)          ہم آمد یعنی (بلا لک) مؤلف عرض کند کہ</p>

بخیال (مازله) که به موصوفه و لام دوم عوض رای  
 مہلہ اصل است۔ قلب (لاک بلا) مرکب از لاک کہ  
 بقول برہان یعنی صد ہزار است و بلا بمعنی منہی  
 لفظی این چیزی کہ صد ہزار بلا دائر و کنایہ از تیغ  
 یعنی منہی دوم مطلقاً و معنی اول و سوم مجازاً  
 و انچہ بہ بای فارسی و بہ تبدیل رای مہلہ بہ لام  
 می آید بمثل آنست چنانکہ اسب و اسب و چنار  
 و چنار (اردو) (۱) فلاوکی ایک قسم جو نہایت  
 جوہر دار ہوتی ہے جس کو فارسیوں نے بلا کہ  
 کہا ہے مذکر۔ (۲) تلوار۔ مؤنث (۳) تلوار کا  
 جوہر۔ مذکر۔

بلا رخیختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی  
 ذکر میں کردہ از منی ساکت مؤلف عرض کند کہ  
 مراد (بلا آوردن) کہ گذشت (سعدی ۵)  
 طبع کرد در مال بازار گاں بہ بلا رخیخت بر جان  
 بیچارگان بہ (اردو) دیکھو بلا آوردن  
 بلا زدہ | بقول جہانگیری مراد بلا با اول

مضوق آذر بویہ و آں بیخ غاریت۔ دیگر کسی  
 از محققین اہل زبان غیر از جہانگیری ذکر این نکر  
 مؤلف گوید کہ حقیقت ماخذ بر بلا ذکر کردہ  
 ایم کہ بہ رای مہلہ گذشت و جزین نیست کہ  
 این بمثل آنست چنانکہ بر سغ و بر سغ (اردو)  
 دیکھو بلا۔  
 بلا زادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب  
 آصفی ذکر میں کردہ از منی ساکت مؤلف  
 عرض کند کہ پیدا شدن بلاست (رشانی مشہدی  
 ۵) من از بی مہری افلاک می نالم کہ روز و  
 شب بہ بلا ہای جواں زمین مادران پیر می  
 زائدہ (اردو) بلا پیدا ہونا۔  
 بلا زدہ | اصطلاح۔ بقول انند سنجو الہ  
 فرہنگ فرنگ مصیبت زدہ و آفت رسیدہ  
 دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر میں نکر  
 معاصرین عجم بر زبان دارند۔ خلاف قیاس  
 نیست (اردو) بلا زدہ اس شخص کو کہ کسی نے



چو گرفتار بلا بود -

**بلا زیر سر داشتن** | مصدر اصطلاحی - همان

(بلائی زیر سر داشتن) است که می آید (ارو) و بگوید بلا ز سر داشتن -

**بلاژ** | بقول جهانگیری مراد بلاش کی آید با

اول کسور و هر دو لغت و به زای عجی بمعنی بی سبب

و بی جهت و بی تقرب (پورهای جانی) بود

از او بلاژ شد فاسق به امر وی دید شد بروقت

صاحب رشیدی گوید که بالفتح و آوردن این لغت

در این باب مناسب نیست چه بای بلاژ و بلاش

جز و کلمه نیست و صحیح لاش و لاژ است و معنی لاش

بست و باطل و فرماید که در اکثر اوقات لاش با

مکرری شود چنانچه صاحب فرهنگ سامانی بر این

تقریر کرده و صاحب قاموس نیز آورده و معنی

را هیچ و ویدید (که بیارسی نرا لاش و ماش) گویند

نه چنانچه برهان و مباح هم ذکر این کرده اند -

از در سر این گوید که لاش مبتدل لاژ است -

چون بلاژ و بلاش اکثر با استعمال شده در اینجا آورده

اند لیکن نویسی معنی لاش کم خرد و بی اعتبار نوشته و لاژ

از این ماخذ است می فرماید که بکسر اول خطاست چرا

که صحیح فتح است (الخ) مؤلف عرض کند که کس

از اینها بی حقیقت ماخذ خبر و لاش مبتدل لاژ

اصلا نیست چنانکه ادعای خان آرزو است حقیقت

اینست که بلاش بکسر مرده مخفف (بلاشی) و بلاژ بی

بکسر اول معنی چهارم است که بمعنی بدون و بغیر گذشت

و معنی (بلاشی) بی وجه و بی سبب سخنانی آخره حذف

شده بلاش قائم ماند و بلاژ به زای فارسی مبتدل

آن که شین معجمه به زای فارسی و برعکس آن بدل شود

چنانکه بشن و برتن و باژگز و باشگونه و دیگر هیچ

خان آرزو ادعای فتح اول کند غلط است و آنچه

رشیدی لاش را بمعنی عبث و باطل صحیح داند درست

است و آنچه مؤخره را جز و کلمه ننید اند تسامح است

معنی مباد که لاش بمعنی صنایع و زبون و هیچ می آید

اصل آنهم (لاشی) باشد و لا شده هم تعلق دارد از

ہاں (لاشی) کہ صراحت ہر کی بجائیں کنیم (اردو) نے ان سب کو ترک کیا ہے۔ اور عبت پر فرمایا ہے  
بے سبب۔ بے وجہ۔ ناحق۔ عبت۔ صاحب اصفیہ۔ ناحق۔ بلا وجہ۔ دیکھو عبت۔

۱۱۱۱ (الف) بلاس بہار گوید کہ فراہانی علیہ الرحمہ در شرح این بیت (س) خواہم گفتن کہ دست طبع  
او بحر است و کان پ عقل گفت این موج شد یا ہزل با من ہم بلاس بہا آوردہ گوید کہ یک روزی منطقی  
تقاضای قرض خواہاں پیش یکی از اشرافیان شکوہ کرد او گفت اگر من ترا ازین ہمہ نام مکافات میں چہ یا  
گفت فلاں مبلغ از مال گفت اگر نخواہی خلاص شوی و از تقاضای قرض خواہاں آزرده نباشی خود را  
بجنون شہرت دہ و ہر چہ از تو سوال کنند در جواب آن سچ مگو آلا بلاس آن شخص این نصیحت را  
در گوش گرفتہ چون ناصح را وداع کرد یکی از قرض خواہاں بدو رسیدہ سلام کرد و او در جواب بلاس گفت  
و ہمیر بن قیاس جواب طلب قرض و سایر کلمات قرض خواہاں بلاس ہی گفت تا آنکہ مابین ایشان  
نزاع انجامیدہ بخانہ قاضی رفتند۔ چون خصم دعوی خود بقاضی عرض کرد از دی پر سید کہ ترا در جہا  
این دعوی چہ سخن است گفت بلاس و ہمچنین در جواب قاضی ہماں گفت کہ در جواب خصم گفتہ بود  
تا آنکہ قاضی حکم بجنون او کردہ خصم را تعین و تشیع کرد کہ چرا دیوانہ را بحکمہ من آوردہ القصہ آن  
شخص گفتن بلاس از کند قرض خواہاں خلاص شد چون ناصح خبر نجات او شنید بند مت آمدہ گفت  
چون نصیحت من بکار آمد بوعده وفا باید کرد و در جواب ناصح ہم نصیحت او عمل نمود ناصح از نتیجہ  
بسیار آزرده شد و گفت رع) با ہمہ کس بلاس و با مانیزہ بحال مثل است چون در مقام قریب کسی باشند  
کہ او را فریب نتراس و داد این مثل خوانند و از اشراف و اشرافین ظاہری شود کہ بلاس یعنی مکر و حیلہ  
آمدہ (خلاق المعانی) کردہ انداز سپہ گری قومی بہ با ہمہ کس بلاس و با مانیزہ (اتہی)۔ (مولوی نوی)

باجنگال بلاس کم با چونی بلاس هم به خاصیک نهال نم را ز زم نهال کنی به صاحب غیاث  
 اشاره قول بهار کرده و صاحب انند به نقل تعریف بهار این را لغت فارسی گوید و صاحب سوا السبیل  
 ادیس را معرب (پلاس) فارسی دانند که به بای فارسی می آید و بقول منتجب در عربی معنی گیم - معرب بلاس  
 مؤلف عرض کند که ظاهر است بل پلاس می مانند که به بای فارسی بقول برهان معنی مکر و حیل می آید  
 و از سیکه خدای این لغت تنیک چند بهار است و غیر آن دیگری از محققین صاحب زبان ذکر این نکرد  
 و معتقدیش در اعتبار زانند از بهار نیند - خیال ما نیست که بجز نقطه های بای فارسی این را  
 به بای عربی نقل کرده اند و در شرح فراوانی هم غلطی کتابت را یافته باشد و در همه اسناد بالا هم به  
 بای فارسی - پس وجهی نیست که ادیس را مبتدل پلاس دانیم (چنانکه تب و تب) با جمله از کلام خالق تعالی  
 (ب بلاس کردن) معنی مکر و حیل و فریب کردن پیدا است اما ادیس را هم به بای فارسی صحیح دانیم  
 با جمله پلاس به بای فارسی اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز که محقق ترکی است صراحت کند  
 که لغت فارسی است و صاحب لغات ترکی ساکت و در عربی غیر از معنی مذکور بالا نیامده - بقول ساطع  
 در نسکرت بکسر اول بر وزن هراس معنی بهجت و شادمانی و اطمینان است و آن هیچ تعلق از این ندارد  
 حیث است که بهار مصرع مثله را که بالا گذشت بجایش قائلم نکرد و بعضی این جامداد که علی غایر محله  
 باشد و ما هم از ترکش سکندری غمرویم - (اردو) مکر و کجیوا شکل -

اسماضتن	استعمال - صاحب آصفی ذکر	مگذارد روزگار هم آسوده بگذرد و تنیک
مگذارد از معنی ساکت مؤلف عرض کند	عشوه را برای شکیب زمانه سازد (اردو)	بل اقرار وینا -

<p>فاریاں از لفظ بلا کہ بمعنی کثرت و عجب است و  شهریت عظیم و رای شهر بخون قریب بکاشغراستاد  معزی ۵) رویاں بکیرگزین از خطر سوسی خطا بقصر  از بیم بلا سوسی بلا ساغون شود بد صاحب جهانگیری  در ملقات گوید کہ شهریت از ترکستان کہ از آسیاب  آزادار الملک خود ساخته (حکیم قنار ۵) همیشه  باغ بلا بدجای دشمن او بد کہ نام اوست ز بغداد تا بلا  ساغون بد صاحب برهان هزبان سروری - صاحب  ناصری با اتفاق تعریف جهانگیری گوید کہ این نعت  ترکی است کہ در اشعار شعرای فرس استعمال شد  و ترکاں آنرا (قوبالینخ) خوانند - خان آرزو در  سراج می فرماید کہ در فارسی بودن این ترود  مؤلف عرض کند کہ در محقق بودن کسی ما را ہم  ترود کہ بہ نقل نعت حق تحقیق را ادا نمی کند و لقب  سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم کہ ز کجای  بہار چرا از این نعت بہ بلا ساغون گرینخت یکی از  فضلائی معاصرین عجم گفت کہ این مفرست</p>	<p>بلا ساغون بقول سروری بلام و سین مہلہ و غین  فاریاں از لفظ بلا کہ بمعنی کثرت و عجب است و  شهریت عظیم و رای شهر بخون قریب بکاشغراستاد  معزی ۵) رویاں بکیرگزین از خطر سوسی خطا بقصر  از بیم بلا سوسی بلا ساغون شود بد صاحب جهانگیری  در ملقات گوید کہ شهریت از ترکستان کہ از آسیاب  آزادار الملک خود ساخته (حکیم قنار ۵) همیشه  باغ بلا بدجای دشمن او بد کہ نام اوست ز بغداد تا بلا  ساغون بد صاحب برهان هزبان سروری - صاحب  ناصری با اتفاق تعریف جهانگیری گوید کہ این نعت  ترکی است کہ در اشعار شعرای فرس استعمال شد  و ترکاں آنرا (قوبالینخ) خوانند - خان آرزو در  سراج می فرماید کہ در فارسی بودن این ترود  مؤلف عرض کند کہ در محقق بودن کسی ما را ہم  ترود کہ بہ نقل نعت حق تحقیق را ادا نمی کند و لقب  سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم کہ ز کجای  بہار چرا از این نعت بہ بلا ساغون گرینخت یکی از  فضلائی معاصرین عجم گفت کہ این مفرست</p>
<p>بلا سیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ رنگ  بالفتح نعت فارسی است بمعنی افسردہ شدن و  خشک گردیدن مؤلف عرض کند کہ دگرگسی  از محققین مصداق فرس ذکر این نکرد - معاصرین  عجم بر زبان نہادند اگر سند استعمال بنظر آید میتوانیم  قیاس کرد کہ اصل این (بلا سیدن) بود و گنایہ  از معنی بالا - را ہی مہلہ کثرت استعمال ہوتی شد  دگرگسی (زارو) افسردہ ہونا - خشک ہونا یا سکو ہونا</p>	<p>بلا سیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ رنگ  بالفتح نعت فارسی است بمعنی افسردہ شدن و  خشک گردیدن مؤلف عرض کند کہ دگرگسی  از محققین مصداق فرس ذکر این نکرد - معاصرین  عجم بر زبان نہادند اگر سند استعمال بنظر آید میتوانیم  قیاس کرد کہ اصل این (بلا سیدن) بود و گنایہ  از معنی بالا - را ہی مہلہ کثرت استعمال ہوتی شد  دگرگسی (زارو) افسردہ ہونا - خشک ہونا یا سکو ہونا</p>

## بلاسیکوس

بقول برهان کبیر اول و سین بی نقطه و تحتانی بر او رسیده و سین بی نقطه دیگر زده  
یونانی چیزی است آنگونه مانند و آنرا در کنار ای دریای پایند و عبری ریته البحر خوانند صاحبان  
هفت و آنرا در هم فکرات کرده اند موقوف عرض کند که جزین نیست که صاحب برهان این را با  
نقطه از بی غیر بی نقطه ذکر کرده باشد که در فارسی زبان از برای این اسمی نباشد صاحبان مغرب  
طب این را نثر کرده اند (اردو) یونانی میں بلاسیکوس اور عربی میں ریت البحر اس چیز کو کہتے ہیں جو  
مثلاً انید کے دریا کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ مذکور۔

## بلاش

بقول سوری بحوالہ تحفہ دا نام کی از صاحب جامع اہم ذکر ہر سہ معنی کردہ رخاں آرد  
غوک در ۱۲ نام شہریت۔ صاحب جہانگیری گوید در سران ثبت معنی اول بحوالہ برهان می فرماید کہ گویا  
کہ (۳) مراد بلاش کہ گذشت صاحب رشیدی ذکر سہواست از کاتب و الا بطلان آں محتاج بیان  
معنی سوم کردہ و صاحب برهان نسبت معنی اول نیست و نسبت معنی دوم بحوالہ اش فرماید کہ این  
گرچہ کہ منبع اول نام پسر نیروز شاہ کہ از ملک فارس بود و او را سلطان ملک شاہ ہم می گفتند و ذکر  
معنی دوم گوید کہ معنی سوم کبیر اول است۔ صاحب از مصافات مرد بنار کوہ بلاش کہ برادرزادہ نوشیروان  
بود و بنار کنی سوم ہر چہ نوشتہ نقلش بر بلاش  
باصری ذکر معنی اول متفق با برهان و نسبت معنی کردہ ایم و نیز فرماید کہ بلاش (۴) بمعنی مرد عارن  
ہم صاحب مزید کہ کہ این شہر موسوم شد بنام است و صاحبان حلبی و بران اہم ذکر معنی چہارم  
بلاش شہر بود و آنرا بلاش کردہ اند موقوف عرض کند کہ ما نفہیدیم کہ در  
بلاش شہر و در چہارم و بلخی مرد شاہ جہاں بودہ است معنی اول چہ سہوا کہ نسبت بران است جہاں

از خان آرزو کہ آمادہ بطلان است و از صراحت	اول است (اردو) (۱) فیروز شاہ کے فرزند
ساکت و ازینکہ اتفاق محققین اہل زبان است	کا نام بلاش تھا۔ مذکر (۲) اسی کے آباد کے ہوئے
ماضی اول را تسلیم کنیم و در عالم روایات شاق صراحت	ایک شہر کا نام بھی بلاش اور (بلاش کرد) مذکر۔
بطلان خان آرزوی باقیم و نسبت ماضی دوم عرض	(۳) دیکھو بلاؤ (۴) مرد عارف۔ مذکر۔
می شود کہ صاحبان سروری و جامع از اہل سانسند	بلاش جبرد اصطلاح۔ بقول سروری بسکون
و ہر روز کہ ماضی دوم کردہ اند و عمادشان بیشتر از خان	شین تجمہ و کسر جیم نام قریہ است بر چارہ رنگی
آرزوست۔ پس نظر بر اعتبار ہر دو محققین صاحب	مرد و آنرا ملک بلاش بن فیروز بنا کر دیکھی از
ازین بلاش را نام شہری تسلیم کنیم اگر شہر آباد کردہ	ملوک فرس جاہلیت است صاحب برہان گوید
آنرا بلاش را (بلاش کرد) نام باشد لازم نمی آید	کہ معرب (بلاش کرد) است مؤلف عرض کند
کہ شہرت آں یہ بلاش ہم نباشد۔ اختلاف خان آرزو	کہ ہاں بلاش کہ معنی دوش گذشت کہ آغاز
نشان تحقیق اوست معاصرین عجم ہم با جامع	آبادش بقول معاصرین عجم بصورت دیہی بود
و سروری اتفاق دارند و گویند کہ ہاں (بلاش کرد)	و چون رو بہ ترقی نہاد شہری شد و معروف است
را در محاورہ بلاش می گویند۔ تکمیل این بر (بلاش جرم)	بہ (بلاش) بدون جبر دیا کرد (اردو) دیکھو
می آید۔ و انچہ خان آرزو نسبت ماضی سوم نوشته	بلاش کے دوسرے معنی۔
یا نقش بذیل بلاؤ کردہ ایم و صراحت ماخذش ہم	بلاشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
ہمدرا بخا و تہ تسمیہ معنی چہارم جزئی نباشد کہ مردعا	کردہ ادنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ معنی
را بسبیل مجاز بلاش گفتند و این معنی متعلق بہ معنی	(۱) بلا واقع شدن و قرار یافتن است و (۲) غضب

شدن و ستم شدن (فنائی شیرازی) غزوه پنهانی تسامح محققین بالاست که به کاف فارسی نقل کرده  
آفت جلال که بود و خنده زیر لبش باز بلای که شده اند سنی نطفی (بلاش کرد) آباد کرده ملک بلاش  
رسیم طهرانی (طالع شهرت پروانه بلا شد در عشق) دکنایه از شهری که ذکرش بر معنی دوم بلاش  
ورنه میانی دل از هر کسی آید (ارو) بلا گذشت - بعضی معاصره بن عجم بکاف فارسی هم  
هونا - بلا قرار پانار (۲) بلا هونا غضب هونا - بر زبان دارند و گویند که از مصدر گردانند  
بلاش گردا اصطلاح - صاحب مؤید این راه و گردانیدن است ولیکن علمای معاصر عجم  
کاف فارسی آورده و کتابت صاحب رشیدی هم بکاف عربی صحیح پندارند و گویند که سوتیان هم بناد  
بهان مؤلفت عرض کند که همان (بلاش کرد) از ناخذ بکاف فارسی هم گویند با تحال اسم فاعل ترکیبی  
است که به کاف عربی ذکر سنی دوم بلاش گذشت (ارو) دیکو بلاش کے دوسرے معنی - مذکر -

**بلاغت کردن** اصطلاح - بقول اندر بحوالہ بہار را، معنی بالغ شدن طفل (سعدی) چون پیش  
آمد و بلاغت کرد و مردم آمیز و مهر جوئی بود و در بہار عجم نیا فہم مخفی بہاد کہ بلاغت بقول منتخب معنی تیز  
زبانی و رسیدن بر تہ کمال در ایراد کلام و برون بقولش سجد مروی رسیدن کودک - صاحب اندر  
را معنی جوان شدن ہم نوشته و صاحبان محیط المحيط و منشی الارب و صراح بد معنی نیا و ردہ ایس  
منی تو انیم کہ این مصدر مرکب را معنی بالغ شدن گیریم و خیال ما اینست کہ سعدی علیہ الرحمہ ہم  
عہد معنی استعمال نکرد - می فرماید کہ او چون پیش آمد یعنی بالغ شد سخن بلیغ کرد - اسماصل بلاغت  
کردن بمعنی سخن بہ بلاغت گفتن است پس (ارو) (۱) بالغ ہونا (۲) بلاغت کے ساتھ بات

**بلا غور** اصطلاح - بقول بختیار میرزا، معنی بلا غور یا اگر غور نہ کر در شہری متعلق باشد و از ان شہر باشد

<p>نمادند که از کجاست مؤلف عرض کند که بدین معنی اسم فاعل ترکیبی دانیم و مشتاق سند احتمال باشیم از بر تخصیص این معنی که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و در (۲) بکسر اول معنی عام دارد یعنی بدون غور متعلق به معنی چارم بلا (اردو) (۱) و شخص جو پایه وطن ہی میں رہتا ہوا اور اسکو معلوم نہ ہو کہ اس کا وطن کون سا ہے۔ مذکور (۲) بلا غور کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر غور کرنے کے۔ بے غور کئے۔</p>	<p>بلا فاصلہ اصطلاح بقول بول چال سجاوہ معاصرین عجم متصل صاحب ہنما جو الہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بلا فاصلہ پیدا شد یعنی متصل بنظر آمد۔ مؤلف عرض کن کہ موافقت قیاس است و متعلق بہ معنی چارم بلا کہ گذشت یعنی بدون فاصلہ پیاپے و پیہم (اردو) لگاتار بقول آصفیہ اردو۔ پیاپے۔ پے در پے۔ برابر۔ متواتر۔ پیہم بلا فصل۔ علی الاتصال۔ متصل۔</p>
---	---

<p>بقول لطافت برہان بر وزن طلاق (۱) پاچہ انار را گویند و در (۲) با تقیم در ہندی نام زیور کہ در ہندی می اندازند۔ صاحب مزید بر معنی اول قانع و امین را لغت فارسی گفته۔ صاحبان انند و غیاث نسبت معنی دوم گویند کہ لغت ترکی است بمعنی حلقہ یعنی کہ زیور زنان است و بقول انند (۳) یعنی چشمہ آب نیز۔ در ترکی متصل۔ صاحب شمس مذکور معنی اول می فرماید کہ (۴) ریش فرنگ و گوید کہ بکسر با ہم آمد و بعنہ (۵) شاخ درخت و فرماید کہ بدین معنی ترکی است و صاحب سوار البیل میں را بمعنی چیرہ (معرب) گوید۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کنند و ذکر معنی دوم نکو اگر چه صاحب آصفیہ بمعنی دوم ہم لغت ترکی گوید و لیکن باعتبار صاحب لغات ترکی این را ہندی دانیم و تصدیق خیال ما از (دلیل ساطع) می شود کہ این را لغت ہندی گفته و صراحت کنند کہ در ہندی بوزن این شک نیست بامجلہ بمعنی اول لغت فارسی زبان۔ مبتدل بلاق کہ بہ ہمین معنی گذشت</p>	<p>بلاق بقول لطافت برہان بر وزن طلاق (۱) پاچہ انار را گویند و در (۲) با تقیم در ہندی نام زیور کہ در ہندی می اندازند۔ صاحب مزید بر معنی اول قانع و امین را لغت فارسی گفته۔ صاحبان انند و غیاث نسبت معنی دوم گویند کہ لغت ترکی است بمعنی حلقہ یعنی کہ زیور زنان است و بقول انند (۳) یعنی چشمہ آب نیز۔ در ترکی متصل۔ صاحب شمس مذکور معنی اول می فرماید کہ (۴) ریش فرنگ و گوید کہ بکسر با ہم آمد و بعنہ (۵) شاخ درخت و فرماید کہ بدین معنی ترکی است و صاحب سوار البیل میں را بمعنی چیرہ (معرب) گوید۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کنند و ذکر معنی دوم نکو اگر چه صاحب آصفیہ بمعنی دوم ہم لغت ترکی گوید و لیکن باعتبار صاحب لغات ترکی این را ہندی دانیم و تصدیق خیال ما از (دلیل ساطع) می شود کہ این را لغت ہندی گفته و صراحت کنند کہ در ہندی بوزن این شک نیست بامجلہ بمعنی اول لغت فارسی زبان۔ مبتدل بلاق کہ بہ ہمین معنی گذشت</p>
---	--



اصطلاح - بقول دارستاز (کنایہ) نئی اور عجیب بات (۲) بلا قرار دینا۔

داشت این بخت نه فراد به کثرت بر طرف باقر (دب) بلانکشین اسمای معشوق - و در نشو و نما

لویہ کہ بعضی کا روبرو کہیں مولف نے عرض کند کہ : جنی مکت مولف عرض کند کہ (ب) بعضی کا

کام قیوم خیز کردن است صاحب است باهر (الف) نام اسحق فاعل ترکیب است بهمنی کسی که با

نعمانی شیرازی سے خاں زاد و پیشوا اب زلف و بقا بہار جیانا کہ مال اللہ شہت (۳) بمعنی معشوق

مشروع الیہ ...

میں نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کر دی ہے۔

سوانح تیس اہم نمیت و محاصرہ، عجم ہم بدیں مہنی با بحر و صاحب اصفیٰ ذکر رب) کہ وہ می فرماید کہ کتا  
 بر زبان نہ دارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (سید از دور کردن بلا بود (حافظ شیراز) می سوزم  
 قی (۱) بلا کشان تو با ششم و جنگ ساخته اند از فرقت رواجنا بگردان و ہجران بنای مینشد  
 تو سخت باش کہ مادر سنگ ساخته اند (ظہوری) یارب بلا بگردان و مؤلف عرض کند کہ رب)  
 براہ یقین چون ہر دہ شام غم بلا کشان و کردہ ز سال مصدر ریت بمعنی واپس کردن بلا و دور کردن  
 و سہ ہر دہ شام فراق روز راہ را (نوری) گر قریب بمعنی حقیقی و (الف) اسم فاعل ترکیبی و کتا  
 بلا کش می کشم عجم کن و کیں بلا آخر بجاری می کشم از معنی متذکرہ بالا کہ چیزی واپس و دور کنندہ  
 (ار و دو) (الف) بلا کش بقول اصفیہ زحمت بلاست۔ صدقہ و قربانی باشد۔ پس صاحبان  
 آفت جیسے والا (۲) مؤلف کی رے میں بلا کش غیاث و بحر تسامح کردہ اند کہ بر الف ذکر معنی بقول  
 عاشق کہ کہہ سکتے ہیں۔ مذکر (۳) معشوق مذکر رب) کردہ اند۔ قتال۔ (ار و دو) (الف) بلا گردان  
 بلا میں مبتلا ہونا۔ بلا کا تحمل ہونا۔ بلا کش ہونا۔ بلا سر پر لینا بقول اصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو دور  
 (الف) بلا گردان اصطلاح۔ (الف) بقول کی آفت اپنے اوپر لے لے۔ بلا دور کرنے والا۔  
 رب) بلا گردان بہار بکات فارسی کنایہ از تصدق ہونے والا۔ قربان ہونے والا (انتہی)  
 صدقہ و قربانی (صائب) بی بلا گردان خطر دار مؤلف عرض کرتا ہے کہ تصدق اور خدا کے  
 ز چشم شور حسن و ای بر شمع کہ راند از نظر پر و انداختن معنی میں بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ آپ ہی نے (بلا گردان)  
 صاحب بحر گوید کہ تصدق و قربان و خدا کردہ شد۔ ہونا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تصدق ہونا۔ قربان ہونا  
 صاحب اند ہنزان بہار و صاحب غیاث متفق رب) بلا کو واپس کرنا۔ دور کرنا۔ پھیر دینا۔

<p><b>بلاگردین</b> استعمال - صاحب آصفی ذکر این مصیبت ہونا۔</p>	<p>کرده از معنی ساکت - مؤلف عرض کند کہ بلا واقع شدن و بلا شدن و مصیبت شدن است (نغانی شیرازی ۵) بیشتر شد از نیم وصل آتش و لم بوی پیر این بلا گردید یعقوب مراد مخفی مبار کہ گردین معنی شدن می آید (اردو) بلا ہونا</p>	<p>بلا گماشتن بر کسی استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی بتلای بلا مصیبت کردن کسی را (سعدی شیرازی ۵) در اینجا دانش معنی تا بچاشت نہ نباید بلا بر کسی گماشت (اردو) کسی کو بتلا سے مصیبت و بلا کرنا۔</p>
<p><b>بلال</b> بقول سردری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع مراد ہاں بلال کہ بجایش گزشت مؤلف</p>	<p>عرض کند کہ این بتدل آں چنانکہ اشارہ این ہمد را بجا کردہ ایم (اردو) و بچھو بلال۔</p>	<p><b>بلا لالہ</b> صاحبان انند و غیاث می فرمایند کہ بالکسر معنی مانند بلال کہ چون حضرت بلال مرد صالح و بی تکلف بودند پس از بلالانہ مراد صاحبانہ و بی تکلفانہ باشد مؤلف عرض کند کہ (انند کلمہ است</p>	<p>برای اظہار لیاقت کہ بجایش گزشت - فارسیاں استعمالش بر علم کردہ اند چنانکہ حاتمہ تا آنکہ سند اہل زبان پیش نہ شود و مجرّد قول غیاث و انند را کافی نہ اندیم - محققین صاحب زبان و معاصرین علم ہر دو ازین ساکت (اردو) مثل بلال کہے۔</p>
<p><b>بلا لک</b> بقول برہان و ہفت و انند ہاں بلال</p>	<p>کہ گزشت مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آں بتدل این چنانکہ اشارہ این ہمد را بجا</p>	<p>از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ باقی ماندن مصیبت و زحمت است (جمال اصفہانی ۵) نہانہ بیج بلائی و زحمتی نہ کہ جو رد و رگنہ گردان</p>	<p>استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ</p>

<p>(۱) مصیبت اور بلار ہونا جیسے اب ہم پر کرنی مصیبت نہ رہی جو ہونا تھا ہو چکا یعنی باقی نہ رہی</p>	<p>آسمانی بلا بقول امیر ناگہانی مصیبت (آتش سے)</p>
<p>(۲) بلا موزون استعمال - از قبیل (بلا دھچپ)</p>	<p>بلا سے آسمانی (میر حسن سے) گری اسپہ جراتی</p>
<p>(۳) بلا ہشیار (بلا ذوق) است کہ بجائش</p>	<p>بلا دل اس ناز میں گاہا ہوا چلا</p>
<p>گذشت (۱) بمعنی بسیار موزوں (۲) بسیار ہشیار</p>	<p>بلا یا فتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این</p>
<p>سند (۱) بر (بلا دھچپ) گذشت و سند (۲) از طرز</p>	<p>کرده از معنی ساکت مؤلف عرض می کنند کہ مبتلا</p>
<p>(۳) نگاہ اہل نظر نیست معطل بجواب پزیر گشت</p>	<p>مصیبت و بلا شدن است (نعت اللہ کرمانی سے)</p>
<p>مستی چہ بلا ہشیار است پزیر معنی مباد کہ استعمال این در</p>	<p>ہر کہ ہم لا در فتاد یافت بلای عظیم پزیر و گذر تو</p>
<p>کلام فارسی اکثر با کلمہ (چہ) دیدہ شد و گاہ گاہ بدو</p>	<p>ذلاتا نفعتی در بلا پزیر معنی مباد کہ نفعتی شقیقی</p>
<p>آں ہم (اردو) (۱) بلا کا موزون (۲) بلا کا ہشار</p>	<p>پاشید و این از مصدر افتاد و آں از مصدر</p>
<p>بلای آسمانی استعمال - بقول بہار و اندیش</p>	<p>فتادین (اردو) بلا میں پڑنا - بلا اور مصیبت میں</p>
<p>نقل نگار کیا یہ از آفت بزرگ مراد و بلای سیاہ</p>	<p>گر قمار ہونا -</p>
<p>مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و معنی حقیقی</p>	<p>اصطلاح - بقول اندر بحوالہ</p>
<p>کہ بی اختیار بیش آید و دست خود نہ باشد و ہمین است</p>	<p>منظر العجائب (۱) از اسامی محبوب مؤلف عرض</p>
<p>(بلای ناگہانی) فارسیان (بلای آسمانی و سلطانی)</p>	<p>کند کہ مرکب اضافی است (۲) بمعنی مصیبت جان</p>
<p>بر زبان دارند بلای سلطانی مصیبت را گویند کہ بقیاب</p>	<p>یعنی مصیبت کہ بر جان آید و این معنی حقیقی است</p>
<p>ماک بر سر آید - معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو)</p>	<p>و (۳) بمعنی مطلق زحمت و مصیبت شدید و ناگوار</p>

مستعمل است. فارسیان گویند: اینکار بلای کرده و این کنایه باشد از غنی داشتن بلا نیست جان نیست یعنی مصیبت عظیم بر من - معنی اول بیان کرده اند اگر چه موافق قیاس است ولیکن بلا که چپا رکند -

مشتاق سند استمال می باشد (ارو) (۱) مشتوق بلای سیاه اصطلاح - بقول برهان و جامع نذر (۲) بلاست جان - و بلا و مصیبت هر کس که جان پر آید - مؤثرت (۳) بلاست جان مشتاق صاحب نامه می در مقامات بحرینی بیان کرده بر این اس مصیبت که که می شود بدید - و - (۴) و هر حادثه مصعب را بهر اندازه بهار که بدید که کنایه از آفت بزرگ است و صاحب اند این را مراد ناگوار تر - مؤثرت -

بلای زیر سر داشتن مصدر اصطلاحی - بهاری

فرماید که در بحث رفته در سر بودان می آید و در اینجا نویسد که مراد از بلای زیر سر داشتن و خلافت طبیعت نوشته خطاست - صاحب نامه و از محمود بیگ فثنی سندی آورد (۵) فثنی گوید که بلاست سخت باشد (صاحب نامه ۵) ای که محو کرد اهل بلا عشقت نمی نگهتد که این و زوید و چشم خرابان گشته امین بهایش که کس بلای سیه و چه نه بلای زیر سر دارد و مؤلف عرض کند که در آنجا که بهار صاحب القیل و از تعریف اصطلاحی را آنجا که معنی یعنی بلای که سیاه باشد و کنایه از بلای است که بر می کند - مقام این مصدر اصطلاحی بدون و معنی است و بهر حال آنرا از و ایرادی که بر برهان این از آنکه بود و ما بعد از آنجا بلای زیر سر شدن

مصدری بیان کرده آنهم درست نباشد. فارسیان	که چنانکه بوزینه بوجه بیزبانی و سگینی در طولیه خود
این را به تشبیه زلف و چشم و خال مجرب استعمال می	اقسام منزله می شود همچنان غریب بیزبان و سگین
کنند (ارود) کالی بلا - بقول آصفیه - بلا سیاه -	هم - مخفی مباد که رسم است که بوزینه را در طولیه دانا
بلا به در انشاس) قسمی تو ساری هو چکین باقی می	جاد دهند و قریب اسپاں بزر بخیری یار سنی مستحق
هے اب به کالی بلا کی غول بیابان کی قسم و تمکین	کنند - مقصود آن می باشد که از راتبه اسپاں
س) انجی هے شب هے مشک هے یا توتیا هے یہ و	چیزی که در صطلیل بر زمین افتد آنرا بخورد و صطلیل
زلف سیه هے یا کوئی کالی بلا هے یہ و آفت بزرگ	را صاف و پاک دارد از فرو ریخته راتبه تا پاک
و مصیبت سخت (ظفره) لے سیه بختی که دل زلف	از برای آن قریب اسپ نیانید و نشود که پرو
سیه می چنپس گیا و اب رانی هو چکی کالی بلا چنپس	بال مکیاں که مهلک اسپ است در گاه و دانه
بلا می طولیه بر سر میول   مثل - صاحبان	شامل شود این است ضرورت بوزینه در اصل
خزینه و امثال فارسی و مجرب الامثال ذکر این کرد	که ملحوظ خاطر می باشد ولیکن نقصانی دیگر اگر
از معنی و محل استعمال ساکت مکتوف عرض کند	در اصل بنظر آید دانا بلا می بر سر بوزینه می
که عادت است که هر بلا و بهتان بر آدم بی زبان	آید خیال می کنند که همین بوزینه مرکب است
و سگین می آید اگر چه او بی قصور می باشد و گاهی	و تغیر برش کنند و گاهی اسپ هم بایر بچاره
بسنای رسد ازین که حمایت او کسی نمی کند و خود	لک می زند - با سبکله و جود این بی زبان در طولیه
او بار می تردید ندارد و سگینی او او راوقع نکند -	اگر چه بعضا کجاست ولیکن او با وجود بی گناهی
فارسیان در همچو محل این مثل رازند مقصود آنست	اقسام تعزیری می کشد از همین عادت در فارسی با

ایں مثل قرار یافت (اردو) طویلہ کی سزا بند کیے  
 سر۔ بقول آصفیہ کہاوت یعنی ہر ایک بلا اور بہت  
 آدم مسکین و بی زبان کے سر پر تلے۔ قصور  
 کسی کا اور ارا کوئی جابے غریب پر سب کا زور چلتا ہے  
 بلای ناگہاں | احتمال۔ بلائے مصیبت کہ غفبت  
 بی اطلاع بر سر آید (انوری) آسیب غم تو  
 ہر کجاہست و دور از تو بلاے ناگہانست و مور  
 عرض کند کہ زیادت یا سی نسبت ہم بر زبان خاص  
 عجم است یعنی ربلای ناگہانی (اردو) بلای ناگہانی  
 کہہ سکتے ہیں۔ وہ بلا اور مصیبت جو انسان کے  
 سر پر یکایک آئے جسکی اطلاع وہ پہلے نہ پا  
 مروت۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے لیکن  
 اہل زبان کی زبان ہے۔

ماخذ ہم کہ ایں اصل است و آن بتدل ایں شمس  
 فخری (۵) گر فلک بغض علم زاد چہ شد و از بلا یہ  
 چہ زاد غیر خشک و ز فخر گر کافی (۵) بیارید ایں  
 پلید بد کنش را و بلا یہ کندہ پیر بد کنش را و از بلا یہ  
 جنت و از دیش یا بی و چہ ز دل زالی بلا یہ پرتا  
 صاحب جہانگیری از ناصر خسرو و سناری آورده  
 کار ہاے چپ و بلا یہ کن و کہ بدست چہیت و ہند  
 کتاب و مؤلف عرض کند کہ دریں شعر بلا یہ  
 بہ موحده چہارم است کہ چاکہ بسنی انتل نگار کیا  
 نقطہ را افزود و بلا یہ بابا ہی حقیقت است چنانکہ  
 صراحتش بر (بلا یہ) گذشت۔ حاصل اینست کہ بلا یہ  
 بمعنی اول است کہ ہمد را بنجا گذشت و از معنی دوم  
 انکا داریم چنانکہ ہمد را بنجا مذکور (اردو) دیکھو بلا یہ

بلا یہ قمر | اصطلاح۔ صاحب لطقات بران  
 گوید کہ بفتح قاف و سکون زای ہوئے زری از ان  
 کہیند باشند۔ صاحبان بہشت و اند ہم ذکر ایں  
 کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ذکر ایں بہرہ

<p>چهارم گدشت که قزاق بشیم خام بد قماش را نام است و بلایه با او مرکب شد. محققین اهل زبان ازین گشت معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم که محققین بالا صاحب زبان نیند (ارو) و بگوید بلایه قزاق -</p>	<p>بلب آب چکانیدن   مصدر را اصطلاحی - همانست که در محدوده (آب بلب چکانیدن) گدشت (ارو) - (و بگوید آب بلب چکانیدن) - (الف) بلبان   این بهار با تحریک نام ساری است که جب نوازند و هم او گوید که ..... (ب) بلبانی   آنکه بلبان را نوازند (یعنی -)</p>
<p>و فرماید که صاحب کشف بلبان را بافتح نوشته و شارحی که ثقه و معتبر است بلبان را بفتح ثین یعنی الغوزه آورده - ثقه که این لفظ در برهان و رشیدی یافته نشد - پسین است قول صاحب غیاث که صاحب نند نقل نگار است صاحب شمس ذکر الف کرده مؤلف عرض کند که هر دو نیاس است و یابی نسبت در رب) باشد (ارو) الف الغوزه بقول اصفیه - عربی - اسم مذکر - ایک قسم کی بانسری به چکی جوڑی مہن میں رکھ کر بجاتے ہیں - اس کا رواج اکثر چرواہوں میں ہے (ب) الغوزہ نواز - وہ شخص جو الغوزہ بجائے -</p>	<p>شرح بلبانی کہ بشیرینی جانی بد کان مشکر قند و ملا بلبانی چه آزرده شود جان من بیدل ازین غم نہ گہر بلبان را بلبانت برسانی چه آواز آند نسبت الف بلبک   بقول جہانگیری با اول مفتوح و ثانی زده مسک را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر امی نکرد و محققین اهل زبان و معاصرین عجم ہم ساکت لغت عرب و ترکی نیستند - بہر حال سند استعمال تسلیم نہ کنیم و اگر نیست آید مہتراہیم قیاس کرد کہ فارسیان بہ مسوئدہ کہ</p>
<p>بلجام گرفتق   مصدر اصطلاحی - کنایہ باشد از شرع بد سند این از انوری بر (کفت تیغ گرفتق) گدشت موت قیاس است (ارو) لب کو ساعز نگار - شراب پیتا -</p>	<p>بلبک   بقول جہانگیری با اول مفتوح و ثانی زده مسک را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر امی نکرد و محققین اهل زبان و معاصرین عجم ہم ساکت لغت عرب و ترکی نیستند - بہر حال سند استعمال تسلیم نہ کنیم و اگر نیست آید مہتراہیم قیاس کرد کہ فارسیان بہ مسوئدہ کہ</p>



افاده معنی معیت کند لفظ بس را مرکب کرده اند و در آخرش کاف نسبت زیاده کردند چنانکه در زبان  
 سنگ (خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این قسم کاف کرده - پس معنی لفظی این چیزی که منسوب  
 است بلب و کنایه از چیزی که بلبش تراں خورد و الله اعلم بحقیقه الحال غیر از اسم  
 جامد فارسی زبان نمی نماید صراحت مزید بر بلب که می آید و جاد دارد که این را محقق آن گیریم (ار دو)  
 گشمن بقول آصفیه هندی - اسم مذکر مسکه - کچا گشی - روغن تازه - زونی گشی - بن تیا گشی - دهی  
 یا کچے دودھ سے نکالا ہوا گشی جسے تیا نہد -

<p><b>بلبک</b> صاحب رشیدی می فرماید که بفتح هر دو          با مسکه صاحبان برهان و جامع و هفت و سراج          دانند ذکر این نموده اند - صاحب ناصری بخواله          برهان ذکر این بفتح اول و با می ابجد و کاف و          سکون ثانی کرده گوید که در فرهنگها نیاستم          مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که          محقق البرهان است این را اسم جامد فارسی زبان نمی          داند اما این همان است که بر (بلبک) مذکور شد - ای          و آخره زائد باشد و بس و بلبک که گذشت محققان          این بخود (ار دو) دیکه بلبک -</p>	<p>بلبک</p>
---	-------------

<p><b>بلبل</b> بهار گوید که مرغی است معروف که در ولایت می باشد و اینکه در هندوستان بدین اسم          مرسوم است مرغی دیگر است و بلبل جمع آن و فرماید که آتش زبان - آتش نفس - آتش نوا بلبل          بیدرو - بیطالع - خوش آواز - خوش آهنگ - خوش ترانه - خوش حمان - خوش گو - خوش          گش نوا - زار - شوخ زبان - شوریده - شیرین نفس - فردنوا - محبوب - نوا پر داز - نوا ساز          صاحب انند صراحت کند که لغت عرب است و فرما          صاحب محیط گوید که بر وزن قلقل عند لیب را نام است و لیا          بی</p>	<p>بلبل</p>
---	-------------

(ہزار داستان) ذال طاریمت معروف بقدر کج شک کوچک خوش شکل - سبز رنگ - و نزدیک سر اس سیا  
 و سفید و نیکو آواز و طبع صورت و لہذا آنرا در خانہ بانگاہ می دارند و تربیت می نمایند - گرم و خشک در دم  
 و ستم و گوشت آن تسخین قوی نماید و برای گرم مزاجان صلاحیت ندارد و بار در مزاجان را نافع و چوب گز  
 آنرا با چشم سرطان در قطعہ جلد بسته بر ذراع انسان بندند یا زیر تکیہ دارند من خواب کند و بنایت محتر  
 باہ خصوصاً مغز سرش و بھینہ آن قوی تر درین باب و سرگیس آن بسیار جالی و با قوت قابضہ و ضماہ  
 آن بہت نیکوئی رخسار و از آلہ کلفت و شہر زائد اجفا نافع و محمول آن بہت اسقاط جنین موثر و فاع  
 پر آن بہت التیام جراحات و آشامیدن خون گوارم آن بہت تصفیہ قصبہ ریہ و آواز سفید را آہنی  
 موثر کلفت عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر این کردہ فارسیان استعمال این  
 کنند و ترکیب خود ہم استعمال کنند چنانکہ در ملحقات می آید - ہندیان این را در قفس کوچک نگاه داند  
 و بالای آن برقع کلفت اندازند تا داخل آن تیرگی شب باشد و تمیز در روز و شب کنند و این طریق  
 عمل از برای آنست کہ شبانہ روز نغمہ رنگارنگ زند و انا قوی قفس قدری گل سرخی اندازند و  
 سفوف کردہ و بخورد و غذایش می ہند و ہر روز یک بار پردہ از قفس جدا کنند تا ہوا می تازه گیرد  
 و طبع کوچک و گرم ہا داخل قفس اندازند گویند این قسم خورش پسند خاطرش و حافظہ صحت است  
 فارسیان این را عاشق گل دانند - غزل فارسی از عشق بلبل با گل چہر است - زاد و بوم این فارس  
 است (صائب) بلبل با از گرفتاری ندارد و شکوہ بخندہ گل می کند چاک قفس ہر روی ماہ (اردو)  
 بلبل - بقول اصفیہ عربی - اسم مذکر و مؤنث - ہزار داستان - دستان سر - مرغ چین - عند لیب - گلدن  
 موثر کلفت عرض کرتا ہے کہ گلدن ہندوستان کا بلبل ہے جو بلبل عجم کے سوا ہے -

بہارِ آمل

بیم آرم اصطلاح - بقول بحر و غیاث و آرم

لقب طالب علمی است کہ شاعر مستبصر بود و مؤلف

عرض کند که مرگب اخانی است و آل شهرست

که تعریفش در ممدوده گذشت و طالب از بهمان

و نظم بر سخن سنجی او که در عالم مشهور است فارسی را

اور اب میں لقب طلق کر دند (لا اور می غ) ممبر

آمل لقب طالب است : (اردو) ببل آمل لقب

ہے طالب کا جو فارسی کا ایک مشہور شاعر کی زبان سے

جس کا کلام عاشقانہ بہت مشہور ہے۔ مگر۔

بیلدا مشرودہ بہار بیار

جبر پدیده بوم شوم گذار

صاحبان خزینہ و نقد ستہ در امین برودہ از سببی

اسمہاں سالت منوف عرصہ میں کہ فارسیہ

چوں سی را خیر خبر بدی یابند از سر سده

بہارِ شریعت میں کہ گفتم کہ

... و ...

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

خوش می نماید و نقصانی نمی بخشد غیر از نفع بر خلاف آن

خبر بد که گاهی از آن نقصان مخبر هم می شود (از روی)

وکن میں کہتے ہیں "خیر کی لائبریری کو بچھلے اور اس

فارسی مثل کا مصرع ثانی بھی دیکھ رہے ہیں۔

بلبلانی صاحب ٹوئید بحوالہ شرفنامہ میں فرماید کہ

بنتیج که رسوم شعاعی است ترکان را به راه رساله می

بگویند که بعضی خلواتی و فریاد که این نعمت است

مکتوبت عرض کند که ازین کلام ایضا را بنویسند

فرس جاوادمقصودس جزیین سپاسته

فارسی است و بهی زوم روی از چنانچه اسماء الاولیاء

بذیل لغات ترمی بهم جا داده بر سببی عنوان

یوں محی لوند و صاحب سخاات بزم ان جوانان و پادشاهان

نقل کرده و صاحب اسد گوید که در

نہایت گزینیگ کہ نامہ حدانی و امین شل است کہ

ش (حکام) بمقام (تقاضی) و (نہانی) و (فراہ) کہ گویا

[illegible]

\_\_\_\_\_

<p>تعلق ازین ندارد و احمال ببلانی لغت ناکجا          بمعنی حلوائی ببل است دیگر هیچ - پس می پرسم از          صاحب مؤید که آیا همین است تا سید فضلادای          بر تو و تبعین تو که غیر از نقل نگاری کاری گیر          نمی کنند و دم محقق خود میزنند (ارو) ببلانی          اس گونده کا نام است جو بریاں گونده اور جنون          کے سفوف اور خفیف سی شکری کے ساتھ بناتے ہیں          ببلان پوستان مازغ   اصطلاح - بقول ضمیمہ</p>	<p>تصنیف و تحریف که لغت ترکی که بمعنی حلوائی است          ببلانی به تختانی سوم و موحد ششم باشد چنانکه ضا          لغات ترکی آورده پس حقیقت معنی دوم بوضوح پیوست          که متعلق بالغت ببلانی نیست نسبت معنی اول عرض          میشود که کسی از محققین صاحب زبان اعنی سروری          و جامع و ناصری و برهان ذکر این نکرد و محاصرین عجم          هم بر زبان ندارند و حق آنست که این را برای غذا          ببلان گفتن موافق قیاس است - در نسخ قلمی مؤید          بضمیمه یکم و سوم نوشته و در نسخه مطبوعه بفتح یکی از محاصرین          عجم عقده این لغت را بواسطه مثل بیان کرده صاحب          شمس خوب کشاد گفت که (حلوائی ببلانی) همان حلوا          را نام است که از سبزی گرده و نخود بریان با اندکی قند          درست کنند - فارسیاں چون کسی را بینند که ذوق نعیمه          ببل نمی بردارد و اعتنا باد نمی کنند می گویند که (حلوا)          ببلانی تا نخوری ندانی که نعیمه چه چیز است (پس محقق)          شد که ببلانی همان حلوائی ببل را نام است و پس          آنچه در ترکی می سازند ببلانی به تختانی سوم که</p>
<p>برهان کنایه از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه          وسلم - صاحب بجر کنایه را اشاره نوشت و صاحب          مؤید هم زبان بکرم و مانتات برهان - صاحبان هفت          و غیث وانند هم ذکر این کرده اند و صاحب          شمس بی تحقیق مذکور معنی بالا معنی بهشت را هم نص          کرده که نتیجه بی تحقیقی اوست مؤلف غرض کند          که مازغ البصر واطنی را فارسیاں به تحریف بعضی          الفاظ بوستانی قرار دادند و آنحضرت را ببلش و          بترکیب اصفانی کنایه لطیف از ذات با برکات</p>	<p>ببلانی تا نخوری ندانی که نعیمه چه چیز است (پس محقق)          شد که ببلانی همان حلوائی ببل را نام است و پس          آنچه در ترکی می سازند ببلانی به تختانی سوم که</p>

<p>سین مہلہ ہم استعمال میں می کنند چنانکہ گلستان راہم          (روالہ ہروی سے) طلسم در بانی کردہ حسن اجزای          خوبی را بہ زیک گل دقش زان دادہ جالبہستانی را          مخفی مباد کہ معنی لغظی این جانی کہ در ان کثرت بلبلان          باشد مراد از چہن و باغ (اردو) فارسیوں نے باغ          کو بلباتان کہا ہے۔ جیسے گلستان۔ مذکر۔</p>	<p>نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (اردو) فارسیوں نے          آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو در بلبل پرستان باغ          کہا ہے۔ مذکر۔  <b>بلبل چشم</b> اصطلاح۔ بقول بھروانی۔ نوعی          از قماش۔ مؤلف عرض کند کہ قلب اصناف          چشم بلبل است کہ بہین معنی می آید و از نیکہ بریں          قماش نقشی مثل چشم بلبلان می باشد موسوم شدتیں</p>
<p><b>بلبل شدن</b> اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بحر          شور آمدن و در (۲) عاشق شدن (سلیم سے) سفلہ را          کی تہ و اس ازلاف دولت منع کردہ باغبان چو          در چمن گل دیدن بلبل می شود و (خان خالص سے)          در فکر کہ غنچہ گشتہ باز بہ گل کرد کہ بلبل تو گردم و خاصا          بحر بہ کہ یعنی اول در دم گوید کہ (۳) گویا شدن ہم</p>	<p>اسم مخفی مباد کہ معاصرین عجم چشم بلبل (را بر زبان          دارند و استعمال بلبل چشم) بہین معنی از نظر ما          نگذشت اگرچہ محققین ہند نثر او ذکر این کردہ اند          ولیکن محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین قلب          اصناف سکوت ورزیدہ اند ما ہم را معاصرین زبان</p>
<p>و فرمایہ کہ بلبل کردن متعدی این است کہ می آید          خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ گویا شدن          بزنگیں بیانی است و متعدی از برای این پیش          بہار ہر سہ معنی را ذکر کردہ (محمد قلی سے) عاشق بہ          شکوہ خاموش از تغافل می شود و طوطی از آئینہ</p>	<p>فارسی ندانیم (اردو) چشم بلبل ایک پطرس کا نام          ہے جس پر نقش و نگار مثل بلبل کی آنکھ کے ہوتا ہو و مذکر  <b>بلستان</b> اصطلاح۔ بقول بہار و اندیش          بحر مرد و مؤلف عرض می کند کہ این          بلستان و بلستان است ولیکن فارسیان یہ کسر</p>

رودید بلبل میشود مؤلف عرض می کند که موافق قیاس  
 است و بر سه معنی کنایه باشد - مخفی میاد که سند معنی دوم  
 بکارش نمی خورد و متعلق است به (بلبل گردیدن) که  
 می آید - معاصرین عجم استعمال بلبل شدن بمعنی دوم  
 هم می کنند (۱) اردو (۲) شور پرآماده هونا - شور کرنا (۳)  
 عاشق هونا (۳) گویا هونا - زگیل بیان هونا -  
**بلبل طنبور** اصطلاح - بقول بهار چو کبی که بر کاس  
 طنبور گذارند و آنرا خرک و خر طنبور نیز گویند و فرماید که  
 اصل همین لفظ خراسان است اهل خرابات تغیر داده بلبل  
 نامیده اند و بهندی کهورج خوانند (ناظم هر دو معنی)  
 و مجلس مستان و گل افشانی ساقی به صدر رنگ فغان  
 بلبل تصویر پر آورده و گوید که این استعاره است  
 و می تواند که مراد از بلبل طنبور ذات طنبور باشد باضافه  
 مشبیه به الی المشبه و هذا هو الاظهر - فاضل مانند در  
 نقل نگاری بهار پابند مؤلف عرض کند که بیچاره  
 در نقل نگاری آنقدر مستغرق است که تحریف مطبع نشود  
 را هم دریافت نمی کند تا بچیتن چه رسد در کلام ناظم  
 هر دو (بلبل تصویر) را جاداون و برای (بلبل طنبور)  
 از وسند گرفتن بدان ماند که (ماچمی گوئیم طنبور)  
 چمی سزاید در نسخ دیگر بهار عجم که غیر مطبوعه و لکثوره  
 است در کلام ناظم (بلبل طنبور) یا فیتیم و آن نقش  
 بلبل است که صناعتاں بر طنبور می کنند چنانکه بر پرتو  
 دیوار پس از بلبل طنبور از قبیل (شیر قالدین)  
 است و پس (مرگب اضافی) بمعنی حقیقی نه کنایه  
 باشد و نه استعاره اگر چمی تو انیم که باضافه  
 تشبیهی طنبور را (بلبل طنبور) گوئیم که طنبور هم  
 بلبل شور می کند ولیکن فارسیان بلبل را تشبیه  
 طنبور نیاموده اند - پس معنی نقش بلبل بر طنبور  
 درست می نماید (اردو) ده بلبل کی تصویر عجم  
 طنبور پر پچی جاتی ہے - موثق - طنبور - مذکر -  
**بلبل کردن** مصدر اصطلاحی - بقول دانش  
 متعذری بلبل شدن که گذشت (سلیم س) سو  
 جوهر آینه بلبلش کو دست به و گرنه طوطی ما گفتگو  
 نمی دانند مؤلف عرض کند که ازین سند معنی

ہنگفار آوردن پیدا است۔ جہاں ذکر این بدل  
 در بلبل شدن (کرده و خان آرزو ہم در چرخ ہفت  
 این را با مصدر مذکور آورده فرماید کہ گویا کردن  
 یہ رنگین بیانی است و زلہ بردارش بہا رہم بہین  
 یک معنی قانع و احتیاطش ازینکہ سند استعلاش  
 بہانی و گیر بست نیاید و لیکن معاصرین عجم تصدیق  
 می کنند کہ معنی عاشق گردانیدن و بشور آوردن  
 ہم مستعمل (ارو) (دا) گفتگو بین لانا۔ بات کردنا  
 (۲) عاشق کرنا (۳) آمادہ شور کرنا۔

### بلبل کنج

اصطلاح۔ خان آرزو در سراج فرما  
 کہ معنی چند است کہ جانور سمیت معروف از ان است  
 کہ مسکن چند کنج است و ویرانہ۔ صاحبان برہان  
 و ہفت این را کہ سر لام و فتح کاف فارسی گویند  
 و صاحبان جامع و بحر ہم این را بکاف فارسی  
 نقل کرده اند و لیکن در حلیہ لفظ صراحت کاف  
 فارسی نکرده مولف عرض کند کہ کنج بہ کاف  
 عربی مضموم معنی گوشہ و زاویہ و کنج بہ کاف فارسی

مفتوح بمعنی زرد گو ہر کہ در زمین دفن باشند پس  
 این مرکب اضافی است و بلبل در اینجا بمعنی شور کشند  
 چنانکہ (بلبل شدن) بمعنی شور کردن گذشت و بخان  
 با کاف عربی صمیم باشد۔ چنانکہ خان آرزو نقل کرد  
 و لیکن اتفاق دیگران با کاف فارسی خصوصاً جامع  
 و برہان اجازت نمی دہد کہ خلاص محاورہ زبان و ہم  
 اندرین صورت چارہ جزین نیست کہ (بلبل کنج)  
 را کہ بکاف فارسی می آید مبتدل این دانیم چنانکہ  
 کشتی و گشتی (ارو) چغند بقول آصفیہ۔ فارسی  
 اسم مذکر۔ آلو۔ بوم۔ ایک قسم کا چھوٹا آلو۔ آپ ہی  
 (چکو اچکوی) پر فرمایا ہے کہ (ہندی)۔ اسم مؤنث  
 ایک جفت سرخاب جفتک۔ چکا وک رد و آبی پر  
 کے نام جو اکثر دریائے کنارے رہتے ہیں (دن ہم  
 تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے ات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک  
 جدا جدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعر دل  
 اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام  
 پر ان کا حوالہ دیا ہے (اتھی) مولف عرض کرتا ہے

کہ جس پر تہ کو اہل دکن چکواچکوی کہتے ہیں اسکو ہم  
 دیکھا ہے بے شک یہ جوڑے کا نام ہے دونوں رات  
 میں کسی درخت پر آتے ہیں اور ان کی آوازاں کے نام  
 کی سی ہوتی ہے۔ صورت مثل چند کے مگر قد بہت چھوٹا  
 اہل دکن اس کے آنے اور آواز کرنے کو میوہ خیال کہتے ہیں  
**بیل گر دین** | مصدر اصطلاحی۔ ایس ہمت  
 کہ تفریش بر (بیل شدن) گذشت و سدا ینہم ہر بخا  
 مذکور (اردو) دیکھو بیل شدن۔  
 ہیں اور بیل نوا بھی۔

**بیل مزاج** | اصطلاح۔ بقول بہار و انندش  
 نقل نگار مراد د بیل نوا (کہ می آئی فرماید کہ ہر دو  
 معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است  
 بمعنی کسی کہ طبیعت او مثل بیل باشد (طالب آملی  
 ۵) بدین بیل مزاجی دارم آں غیرت کہ گر روزی  
 گل از بالم دید تخت دل از منتقا رنگزارم (اردو)  
 بیل کا سامراج رکھنے والا۔ بیل مزاج بھی کہہ سکتے ہیں  
**بیل نفس** | اصطلاح۔ ہر دو مراد یک گئے  
**بیل نوا** | است بہار ذکر دے کر دہ  
 صاحب رشیدی بیل بیل ذکر ایں کردہ  
 و صاحب برہان گوید کہ بفتح اول و ثالث و لام  
 و سکون ثانی (۱) کوڑہ اولہ دار را گویند و (۲)  
 بمعنی صدا آواز صراحی و (۳) بمعنی اندوہ و  
 گرنگی دل۔ صاحبان جمیع و ہفت ہم ذکر ایں  
 کنند صاحب مؤید بیل لغت فارسی ذکر ایں  
 کردہ می فرماید کہ بمعنی اول نعت عرب است  
 بحوالہ ادوات دستور ذکر سنی سوم ہم کردہ۔ صاحب  
 انند ایں را لغت فارسی گوید و بہت ہی اول و دوم



اکتفا کنند (خاقانی ۱) در بر بلبله فواش فتنه شر قفل یہ کیوں ہے دختر زہ کی کسی آشنا سے لڑتی  
 کز دہاں آب احمر اندازد (دولہ در صفت شراب ہے ۳) دیکھو اندوہ -  
 ۱) چوں ز دہاں بلبلہ در گلو قدح چکدہ عطسہ بلبلی بقول سہری (۱) قسمی از پوست کہ نازک  
 عنبریں دہ مغر چمانہ از تری ۲ صاحب منتخب ذکر سازند و جانب دردن آں راز نگ کنند چوں کہ ی  
 اہیں بضم اول و دوم بمعنی اول کردہ می فرماید و بحوالہ فرہنگ گوید کہ (۲) جسے از زرد آلود و (۳) بخ  
 کہ لغت عرب است مؤلف عرض کند کہ بمعنی شراب و (۴) بمعنی پیالہ (فردوسی ۳) یکی بلبلی برف  
 اول منقرس دانیم کہ فارسیاں تصرف در اعراب در جام زرد و تہمتن بردی روازہ بخور و (۵) اول  
 کردہ اند و معنی دوم و سوم را باعتبار قول صاحب (۵) توای می گسار از سے زامی ۲ بہ پیامی تا سہ کی  
 جامع کہ صاحب زبان است معتبر دانیم و ماخذ معنی بلبلی ۲ و فرماید کہ در بیت اول اندکی تامل است  
 دوم ہمین است کہ آواز بلبل از صراحی می بر آید چنانہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و  
 قفل و ہای ہمزہ آخرہ برای نسبت است و بمعنی جامع و مؤید و اند و ہفت ذکر ہر چہا صانی کردہ اند  
 سوم اسم جامہ فارسی زبان دانیم و گیر ہیچ (اردو) بہار نہ کر معنی اول فرماید کہ (۵) نام جتہ مثل شکر  
 (۱) وہ صراحی جسکو ڈنڈی لگی ہو۔ مؤنث۔ دیکھو بابو کہ جوش دادہ می فروشند (لا ادری ۵) آنکہ  
 جس پر صراحی کا ذکر ہے۔ آپ ہی نے کوزہ پر فرمایا بار غش بدوش مست ۲ گلرخ بلبلی فروش من است  
 عربی اسم مذکر۔ دستی دار طرت (۲) قفل بقول خان آرزو در سراج گوید کہ بالضم شراب و این  
 اصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ صراحی یا بوتل کے اندر کرب است از بلبلہ کہ بمعنی کوزہ لولہ دار گذشتہ  
 سے پانی نہاہ شراب کے نکلنے کی آواز (ذوق ۵) یابی نسبت و فرماید کہ ایں نوع کلمات عربی باشند

نه فارسی و گوید که به مجاز بمعنی پیاله هم و ذکر معنی اول می گوید که چون بر درخت خشک شود ببل غبشت می خورد و در چرخ هدایت بذکر معنی اول ذکر معنی دوم هم فرموده از سنده بهار که برای معنی پنجم مذکور شد استناد می کند موقوف عرض کند که معنی اول موقوف به بلبل است به بای نسبت و نظریه نزاکت و رنگینی این چرم بدین نام موسوم شد عجبی نیست که در رنگش بلبل یا چشمش کند ماخذ این می خواهد که با بضم خیم و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است برای زرد که ذکرش بر آلودی زرد گذشت - یکی ادمعاصرین عجم	می گوید که چون بر درخت خشک شود ببل غبشت می خورد و در چرخ هدایت بذکر معنی اول ذکر معنی دوم هم فرموده از سنده بهار که برای معنی پنجم مذکور شد استناد می کند موقوف عرض کند که معنی اول موقوف به بلبل است به بای نسبت و نظریه نزاکت و رنگینی این چرم بدین نام موسوم شد عجبی نیست که در رنگش بلبل یا چشمش کند ماخذ این می خواهد که با بضم خیم و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است برای زرد که ذکرش بر آلودی زرد گذشت - یکی ادمعاصرین عجم
--	---

**بلبلن** | بقول سروری بجواله موید بفتح بای اول و دوم و سکون لام خرفه را نام است که بحر بی بقله احمقا نامند و فرماید که ظاهرا بکسرتین باید - صاحب رشیدی گوید که این را پرپهن هم گویند و فرماید که بخاطری رسد که این لفظ بلبلن باشد بهر دو بای فارسی زیادتی با چه را را بلام بدل می کنند صاحب برهان ذکر این کرده و بقول جامع گیاه خرفه و صاحب ناصری متقن بارشیدی - خان آرزو در سراج مذکور قول رشیدی فرماید که در ترکی زبان لقب بادشاه عادل باذل شجاع غیاث الله که از ممالک غوریه بود و مدتی سلطنت هندوستان با استقلال کرد - صاحب محیط هر چه بر خرفه نوشته نقلش بر بنجله گذشت و نسبت ماخذ این عجبی نیست که فارسیاں پرپهن را که می آید به تبدیل تخفیف بلبلن کرده باشند چنانکه خیال بعض محققین است بای فارسی به عربی بدل می شود چنانکه پ و ب

درای جمله به لام چنانکه چنار و چنار و های هوز حذف و لیکن جادار که ای را اصل دانیم و آن را  
مبدل و مزید علیه این یا هر دو را اسم جاد فارسی زبان دانیم (اردو) و یکجمله -

**بلبوس** | بقول برهان بر وزن بلبوس (۱) نوعی از پیاز صحرائی باشد که آنرا در عربی بصل الادب و

بصل الادب خوانند گرم و خشک است در دوم (۲) نوعی از خشخاش هم که آنرا خشخاش زردی

گویند صاحب جامع ذکر این کرده - صاحب انند این را لغت فارسی گفته و صاحب محیط

فرماید که این لغت یونانی است و فیطلون هم گویند و یونانی بلبوس و بلنت نامی

بلبوسا و به عربی بصل الادب و بصل الزیر و بفارسی زیر و تلخه پیاز و به ترکی و آغ سوغالی و در

طبرستان طرم نامند و آن پیاز صحرائیست از ک تلخ و مائل بشیرینی و قبضه - زعفرانی رنگ نزد

اکثر گرم و خشک در اول سوز و در شیع طبع آن قریب بطبیع پیاز - مجفف - مدلل - جالی ثبوت

و جاذب خون بظاهر جلد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر (خشخاش زردی) می فرماید که به یونانی

بالبیس نامند گیاهی است بسیار سفید بافت گرم و تند و از جمله سموم و مسمی و سهل و جهت تنقیه

دماغ و دفع بلغم و صبر مفید و گویند گرم و خشک در دوم و در اسهال آوردن فعل پیومات

دارد (الخ) مؤلف عرض کند که این لغت فارسی زبان نیست و محققین بالالغت یونانی

را که مخصوص برای معنی اول است به تسامح برای معنی دوم هم قرار دادند و خیال نفرمودند که

آن بلبیس در زبان یونان است (اردو) (۱) جنگلی پیاز مؤنث - (۲) خشخاش زردی

ایک سفید رنگ کی گمانش ہے - اسم مؤنث -

**بلت** | بقول مؤید مطبوعه نوکشتور بیل لغات فارسی بافتح بریدن و بنجین بریدن شدن

در دیگر نسخ قلمی یافته نمیشود۔ صاحب استدائیں رانغت عرب بمعانی بالا و غیر ذلک گوید مؤلف  
عرض کند کہ تصرف مصنفین مطبع نوکشور است کہ بسیاری از میں قسم کار ہا کر دہ اندوہر مؤلف  
کتاب تہمت بستہ (اردو) ناقابل ترجمہ ہے۔

**بالتا** | بقول ناصری (نیل بتا) بکسر اول مراد فاش کہ گذشت (۵) مرگفتی بگو حال دل خویش ہے  
دلت خن میشود دل تا گویم ہے مؤلف عرض کند کہ صراحت نکر کہ این شعر مال کدام است یہی  
نہار د کہ خود او اہل زبانست۔ مخفی مباد کہ بتا بمعنی بگذار بجایش مذکور شد۔ جا دارد کہ نظر بر اعتقاد  
این را ہم بمعنی بگذار گیریم و بقولش در بنجار بل تا) را مخفف (بہل تا) گیریم کہ ہای ہمزہ حذف شد  
(بل تا) باقی ماند اندرین صورت بہل از مصدر بلیدن امر حاضر است بزیاوت موحدہ در اولش  
معنی بگذار دہل بکسر مخففش۔ پس معنی بگذار از مجر دہل پیدا شد و تا بمعنی تاکہ باقی ماند۔ اگر  
رہتا) را درین شعر بمعنی بگذار گیریم معنی شعر خط می شود۔ چیف است کہ محقق اہل زبان اعتقاد  
معنی سند نکرد۔ فتاقل۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکر دہ (اردو) چھوڑے۔ تاکہ۔

**بالتیس** | بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت پر وزن بالتیس نام دارد  
مؤلف عرض کند کہ چیف از میں تحقیق ہر شش محققین بانام و نشان کہ ترک این لغت بر این قسم  
تحقیق تفویض داشت هیچ صراحت نشد کہ لغت کہ ام زبان است و جا داد در لغات فرس وضع  
لغت تقاضای آن می کند کہ این را لغت پرتانی دانیم و خیال ہی کنیم کہ ہاں بالتیس۔ کہ  
نیل بتا بتیس ذکرش کردہ اہم بالتیس نقل کردند و این محض قیاس است و ہاں صاحب محیط کہ  
محققان ہندو اسد طلب است ذکر این نکر دہ (اردو) ایکٹ ایکٹیم اور ہمہ ک قیاس کے لحاظ سے دیکھو بتیس کے دوسرے

**بلج** بقول برهان بلج اول و ثانی و سکون جیم بلجت عرب غوره خرامار گویند یعنی خوامی نادرین  
 و چون سبزه باشد آنرا و لسیج و جدال خوانند و چون در غلات باشد طلح گویند و فرماید که بعضی اول هم  
 بنظر آمده صاحب انند این را به همین معنی با حای حطی عرض جیم گفته و صاحب منتخب هم تصدیق  
 می کند مؤلف عرض کند که ما این را بجیم آخر مفوس بنی دانیم از اینکه صاحب برهان صراحت لغت  
 عرب کرده و جیم را با وجود صراحتش صحیح ندانیم که لغت عرب با جیم آخر مدین معنی نیامده پس جزین  
 نیست که تسامح اوست و ذکر این لغت عرب در موضوع ما ازین داخل است که از برای این  
 لغت در فارسی زبان نیافتیم و صاحب برهان هم نیافته باشد که ذکرش کرد (اردو) غوره خرامینی ده  
 خراما جو خام هو - مذکر -

**بلجفتن** بقول نوادر که محقق مصادر لغت بخودن و معنی انفتحتن مؤلف عرض می کند که  
 دیگر کسی از محققین مصادر نفوس ذکر این نکرد و ما صراحت ماخذ و معنی انفتحتن بجایش کرده ایم صاحب  
 نوادر سند استعمال پیش نکرد و تخریقش اعتبار را کفایت نمی کند که معاصرین عجم هم بر زبان ندادند  
 (اردو) دیکھو انفتحتن -

**بلجیک** صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار ذکر این کرده گوید که معاصرین  
 عجم ملک بلجیم را بدین اسم موسوم کرده اند مؤلف عرض کند که سیم را بدل کردند به کاف برخلاف  
 قیاس و این یکی است در یورپ که در مشرق آن جرمن و کسم برگ است و در جنوب مغربش فرانس  
 (اردو) بلجیم ایک ملک ہے جو یورپ میں واقع ہے جسکے مشرق میں جرمن اور کسم برگ ہیں اور جنوب مغرب میں  
**بلج** بقول سروری (۱) اوانی شلاب چون صراحی و قرابہ و (۲) شہری کہ بر ایکه از انجا بودند و

است و چون بر دوازده فرسنگی او گذرد و آنرا قبه الاسلام نیز گویند (حکیم سوزنی ۱۵) بهای یاسمن و  
 جگریم فرست امروزه که دو شیم دو بلخ شراب داد و یارید صاحب جهانگیری هم ذکر هر دو معنی کرده گوید که معنی  
 دوم شهر است مشهور از خراسان و معنی اول کدوئی که شراب در آن کنند صاحبان رشیدی و برهان و ناصر  
 و جامع و هفت و انند و سراج و مؤید هم ذکر این بفتح اول و سکون ثانی کرده اند صاحب ناصری گوید که شهر است  
 مشهور از بناهای سلاطین قدیم جسم و سالها لهر است و گشت است در اینجا ریستند و در اینجا تشکده ساخته بودند  
 که نوبهار نام داشت و فرماید که چنانکه مرور امر و شاه جهان گویند - بلخ را بلخ یا میان می گفتند (حکیم فرخی ۱۵)  
 مرغیای بلخ بانی همه با و بهارید از در نو شاد رفتی یا ز باغ نوبهارید نوبهار بلخ را با چشم من قیمت نمایند  
 تا بهار کورگان پیش من بکشد و بارید صاحب غیاث می فرماید که معنی دوم بفتح تین گفتن خطاست صاحب  
 این را بذیل لغات فارسی آورده و صاحب انند هم بهر دو معنی لغت فارسی گفته (اردو) (۱) کدو شراب  
 یعنی ده کدو خشک جس میں شراب بھر کر پیتے ہیں - مذکر (۲) بلخ - مذکر خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام  
 جس کو قبۃ الاسلام بھی کہتے ہیں۔

**بلخاست** بقول شمس لغت فارسی است بفتح تین ہاں برانجاست کہ گذشت دیگر کسی از محققین فارسی  
 زباں ذکر این نکرد و آنچه بر برانجاست گذشت بلخاست بہ فون بعد لام و جیم عربی بعد فون است معلوم  
 می شود کہ کاتب شمس ہاں بلخاست را بعد فون و تبدیل جیم باخای مجملہ بلخاست نوشتہ دیگر بلخ (اردو) و کچھ  
 الف بلخ الف - بقول ناصری بر وزن اعرج راج سیارہ را گویند کہ قلیا باشد - صاحب جامع ہم ذکر  
 (ب) بلخ بلخ ذکر این کرده گوید کہ برهان با جیم فارسی آمدہ صاحب ہفت ہم بہ جیم عربی آورده و خان آرزو  
 در سراج با جیم فارسی نوشتہ صاحبان برهان و سروری و جهانگیری و انند این را بہ جیم فارسی آورده اند و صاحب

برهان صراحت مزید کند که بفتح تین هم آمده صاحب محیط بر پنج ب لام دوم و حیم عربی سوم و لام چهارم و حیم  
 پنجم گوید که زاج سیاه را نام است و بر زاج اسود فرماید که زاج مطبوخ و بر مطلق زاج می گویند که مترب است  
 از زاک فارسی که آنرا بر وی سفتر یا در انگلیسی سلفت آف برن و بهندی کتیس گویند و آن از معدنیات است  
 اقسام می باشد سفید و سرخ و سبز و زرد و سیاه و هر واحد از آنها جدا مسطور و نزد جالینوس قلفطار که  
 زاج زرد است و قلفطیس که زاج سفید است و زاج سوری که سرخ است همه رطوبت مالیه که منقسم و منقسم  
 می گردد و این همه در آب مطبخ منحل می شوند الا سوری که آن شدیداً تجسید و انعقاد است و سبز در انعقاد  
 و انطباق شدید تر از زرد و منقسم است به سه قسم و این همه را ویه یعنی زاج احمر و قلفطار و زاج اخضر و ز  
 قوت خویش واحدند و در لطافت و غلظت خود مختلف و غلظت آنها زاج سرخ است و لطفت آن زاج  
 و اما قلفطار میان هر دو متوسط و بقول ارسطاطالیس جمیع اقسام از اجابت قطع خون سائل از جراحات نماید  
 و نشف رطوبت و تخفیف آنها کند (۱) و مؤلف عرض کند که بنفیدر متحقق است که این لغت فارسی زبان نیست  
 و زاک سیاه لغت فارسی است که می آید و پنج غالباً لغت یونانی است که فارسیاں بحدف یک لام (چنانکه لغت یونانی  
 و یونانی) و تبدیل حیم اول باغای مجمه چنانکه (اسفاناج و اسفاناخ) بر سبیل مغیرس استعمال کرده اند و (العنا  
 اصل است و رب) مبتدیش که حیم عربی هم بدل شد به حیم فارسی چنانکه کاج و کاج دار و اکیس بقول  
 آصفیه - هندی - اسم مذکر - ایک قسم کی نهایت کسا و دار بچشکری سه به جو له و اور گندک کے پھونکنے سے تیار  
 ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اس پر جوہر نمایاں ہو جائیں - فارسی میں اسے زاک زرد و  
 شتر زنداں - زاک سیاه کہتے ہیں - تیسرے درجہ میں گرم و خشک - پس اس کا ترجمہ کالا کیس ہے -  
 بالتحقیق بقول مولد و بر وزن و معنی الفتح کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصداق فوس ذکر این کرد اگر

این را بمثل و قلب بعض آس دانیم. قلب بعض البته درست می شود ولیکن تبدیل اندک با موخده فلان  
نیاس صراحت ماخذش همدرا بخاک کرده ایم و در اینجا نظر بر سکوت محققین و سیما محققین مصادر جز این نگوییم  
که تصحیف موارد است و پس (ارو) و کجوا لغتین.

بلخچم <sup>بیت</sup> بقول سروری بلام و خای مجه پوزن مرهم فلاخن را گویند و فرمایند که در نسخه میرزا سید این از مویده  
است (س) گله با نان او نهند از قدره مهر و مهر را چون سنگ در بلخچم صاحب برهان صراحت می کنند  
که آن گفته باشد که ادا بر ششم یا از ششم باشند و دور یسهاں برد و طرف آن بگذارند و شاطراں و شباقاں  
بدان سنگ اندازند صاحبان جامع و ناصری و هفت هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این  
بمعدل فلخم دانیم که بمعنی فلاخن می آید فابدل شد به موخده چنانکه ز فغان و زبان معاصرین عجم تسلیم  
کنند و فلاخن بر زبان دارند و فلاخاں هم بدین معنی آمده (ارو) گوین یا گوچن بقول س صفیہ آمده  
گو پیاه فلاخن - و صیلوا - و رستی کا بنا هوا هتیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں -

<p>بلخچی <sup>بیت</sup> خان آرزو در سراج نذیل استعارات ذکر این رازی بیا نک و نیست به جز بر دو کو بیاز به بلخیت و گله کرده گوید که منسوب به بلخ بمعنی حقیقی و گاهی بر کو بیاز و گوید که این است تحقیق قوسی مؤلف عرض کند بلخی که تشبیل به ترکیبات ناشائسته اطلاق کنند (خاقانی) که از طرز بیانش هیچ نمی کشاید که مقصودش صفت غیر در هجو رشیدی و طوطا گوید (س) ستمت بلخی و معنیست از منی حقیقی چیزی دیگر بفهم نمی آید یکی از معاصرین عجم کیه خوار زنی به ز بلخی آخر تفسیر این سخن دانی به و فرقا نی فرماید که (کوب بیاز) یکیش آهنگری را گویند و آن که مراد از بلخی کو بیاز بلخی است چنانکه در موضعی دیگر مقرر شده باشد و تصدیق این معنی از برهان هم می شود فرماید در هجو همان رشید و طوطا (آ) آئی چو سیر کو به که بی آید و زندان و لوطیان عجم کیه فاعل را بدین اسم</p>	<p>بلخچی <sup>بیت</sup> خان آرزو در سراج نذیل استعارات ذکر این رازی بیا نک و نیست به جز بر دو کو بیاز به بلخیت و گله کرده گوید که منسوب به بلخ بمعنی حقیقی و گاهی بر کو بیاز و گوید که این است تحقیق قوسی مؤلف عرض کند بلخی که تشبیل به ترکیبات ناشائسته اطلاق کنند (خاقانی) که از طرز بیانش هیچ نمی کشاید که مقصودش صفت غیر در هجو رشیدی و طوطا گوید (س) ستمت بلخی و معنیست از منی حقیقی چیزی دیگر بفهم نمی آید یکی از معاصرین عجم کیه خوار زنی به ز بلخی آخر تفسیر این سخن دانی به و فرقا نی فرماید که (کوب بیاز) یکیش آهنگری را گویند و آن که مراد از بلخی کو بیاز بلخی است چنانکه در موضعی دیگر مقرر شده باشد و تصدیق این معنی از برهان هم می شود فرماید در هجو همان رشید و طوطا (آ) آئی چو سیر کو به که بی آید و زندان و لوطیان عجم کیه فاعل را بدین اسم</p>
---	---



منند و خصوصاً (که بیازه بلخی) برای لوطیان بلخ لقب از صبر و اشق به با سر که کنی ضا و در بگیه و گاه مؤلف  
 است و در عرف عام مجر و بلخی هم بدینینگی گفته میشود عرض کن که صاحب اکسیر اعظم هم ذکر این کرده گوید  
 (هم کلامه) پس در شعر دوم خاقانی (که بیازه بلخی) که بشور مرغ قروح و خشکیشجات و سیلان زرد آب است  
 تنایه باشد از آنکه تناسل لوطیان بلخ و در شعر اول اشعار و اس از جنس سحفه رویه طبعه خدیشته ساعیه بود و طعنا  
 بلخی از هاه که بالا مذکور شد (ار دو) فارسیوں در حوالی خود را بسبب فساد بخورد و در اکثر با آن خفایا  
 آنکه تناسل لوطیان بلخ کا نام بلخی رکھا ہے۔ مذکور۔ و غشی بود و گاهی بسبب گزیدن جانوری مثل خنثی  
 بلخینم | بقول مؤید چیزی که بدان سنگ اندازند و آنرا در تیل عارض شود و بسبب کثرت حدوث آن در  
 فلاخن نیز گویند مؤلف عرض کند که دیگر کسی از بلده بلخ سسی به بلخیه شد و ابو منصور گوید که بلخیه قرحه  
 معتقین فارسی زبان ذکر این نکرد و این لغت آنرا بنسب در کح بود و آنرا عمق بسیار نباشد و شراین را  
 مطیع منشی نو کشور است که هاه د بلخم را که بجایش مستد سازد و با آن تپ بود و چون نفع یا بد سور آنها  
 گذشت بزیادت تحتانی قائم کرده و دیگر نسخ قلمی مؤید و سر با بسیار درک گردد و بسبب او خون حاد و فاسد  
 از این ساکت و عوض این هاه لغت صحیح را و این الیاس گوید که بلخیه از بشور رویه خدیشته ساعیه است  
 قائم کرده اند (ار دو) و بگوید بلخم۔ و حدوث او از اخلاط متحرکه فاسده از صفرا و بلغم یا  
 بلخیه | بقول ناصری مرضی است که آنرا آبله فنگ سوداوی متحرک بود و انطاکی گوید که بلخیه بشور نیست  
 و آن تشک نام است۔ چون در بلخ ظهور کرد و منسوب شد که اولاً بلخ یافته شده۔ بعده مثل آبله فنگ منتقل  
 بد آنجا (یعنی طبیب) بلخیه ترا چو عارض آمد ناگاه به بلاد دیگر گشته پس بدان موسوم ساختند و بسبب  
 بلخ و الممت بجهان و دل یا بد راه به باید که پس از تنقیه آن حرارت غریبی است که غریزی آنرا از قلب دفع

کرده پس آنچه حوالی او از غشای اضلاع و صدر است	از آن عفت و فساد زایل کند و یا این دو که قوی
قرص کند و ازین جهت غشی و فحقان با وی بود و گاهی	و غیر شیخ است بکار برند - زراوند مخرج و زنگار
از آن حجاب صدر متاثر شود و قتل کند پس هرگاه	و آشن و مقفل و خردل و زاج مسامی بر و غن
سباه یا سرخ گرد و علاج نه پذیرد - پس بقول شیخ	گندم و سرکه و اندک عسل مرهم ساخته طلا کنند و یا
مثل علاج سفیدی نمایند و آنچه خاص باین نفع	بخراشد تا گوشت فاسد بزداید و چهل گوشت
کند طلا بگل آینی و سرکه است بدوام حتی که آنرا خشک	صحیح پدید آید برهی که از ملاحین مرده گشت کند و سفید
کند و از آن قشر با فرو افتد و گوشت صحیح برسد و	باشند جرعت را مندل سازند (ارو) و بکیمیا خشک تیرم

د الف) بلد بقول بهار و انند با تحریک (۱) رهنا و (۲) واقف از چیزی چنانکه گویند **بلد** فلانها  
 استم **بلد** و ظاهر بمعنی اول مجاز است چرا که بدون وقوف رهنایی نباشد (میرزا معز فطرت ل) برده  
 از خود غم زد دیدن نگاهش مارا بلد میست بنیر از رم آهوا با ما صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که  
 بمعنی راهبر است (شوکت بخاری ل) شور سودا بلد کوچه تحقیق شده تا در دل زره چاک گریبان فرم  
 صاحب رهنا بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار گوید که بمعنی واقفکار است و هم او (بلد راه) بمعنی  
 راه شناس آورده و (بلد راه شده) را بمعنی رهبر شده نوشته - صاحب روزنامه این را بمعنی (۳)  
 شهر آورده صاحب انندی فرماید که بمعنی اول و دوم لغت فارسی صاحب غیاث گوید که در عربی بمعنی  
 شهر است و در فارسی بمعنی راهبر و پیشوا صاحب منتخب گوید که بفتحین در عربی بمعنی شهر است و بلد  
 بالنظم جمع آن و بمعنی نشان که ابلا و جمع آنست - صاحب بول چال .....  
 (ب) بلد جلواند ختن بمعنی همراه گرفتن رهبر آورده مؤلف عرض کند که صاحب کنز که محقق

لغات ترک است (بلک) را بمعنی معرفت و معروف و معلوم آورده. خیال ما این است که فارسیان از  
 همین لغت ترکی (الف) را مفروض کرده اند بمعنی دوم و معنی اول مجازاً و است چنانکه بهار گفته و بمعنی سوم  
 لغت عرب و رب، از ملقات الف (ار و و) الف (ا) رہنما. دیکھو برنده کے تیسرے معنی (۲) و افتکار  
 کام سے واقف. کام جاننے والا. کارواں. آزمودہ کار. جہاں دیدہ. تجربہ کار. (۳) بلد بقول صاحب  
 آصفیہ. عربی. اسم مذکر. شہر (ب) رہبر کو ساتھ لینا.

**بلد رحیمین** | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی کبک و تپہ صاحب و زنا  
 فرماید کہ (۱) تدر و (۲) کبک صاحب بول چال ایں را بہ جیم عربی نوشتہ می فرماید کہ بودہ را نام است  
 کہ خرد از تپہ و بزرگ از کبک می باشد مگر لغت عرض کند کہ بودہ بقول برہان خود تپہ را نام است  
 و بقول بعض شبیہ بہ تپہ و کوچک تر از اں کہ بحرئی سلوی خوانند. صاحب منتخب بر سلوی می فرماید کہ  
 مرغی است کہ آنرا آسمانی نیز گویند و بفارسی آں را بودہ خوانند. صاحب غیثات بر تدر و بہ ذال  
 گوید کہ خروس صحرائی است و فرماید کہ بہ دال ہلہ نوشتن و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست  
 بلکہ مرغی است از جنس مایکاں کہ در بیشہ اسیر آباد و ماژندراں بسیار و بنایت خوش رنگ بود و مگر  
 عرض کند کہ پریشان بیانی اینہا ستم است بر تحقیق جوایں. صاحب رہنما محقق گنام و صاحب  
 فائق تر از صاحب روزنامہ نیست بناء علیہ قول صاحب روزنامہ را مستحب دانستہ تدر و کبک را  
 ترجمہ لغت زیر بحث می دانیم و جزیں نیست کہ (معاصرین زبان فرانسوز) ایں اسم مرکب را از  
 لغات ترک گرفته اند چنانکہ صاحب برہان بر آسمانی ذکر ایں بہ جیم عربی کردہ می فرماید کہ بلد رحیمین لغت  
 ترکی است و ایں را بفارسی کرک نام است پس جیم عربی بدل شد بفارسی چنانکہ جوچہ و جوچہ را

ادیس را مفرس دانیم وہم صاحب برہان بر کرک ذکر ایں کند و گوید کہ لغت ترکی است اما محققین ترکی ازین  
 ساکت صاحب محیط بر تدر و گوید کہ اسم فارسی تدرج است و بر تدرج می فرماید کہ بفتح فوقانی و ذال مہملہ  
 معرب تدر و فارسی است و بہ ترکی قر قاول و در تنکابن و مازندران تورنگ و بہندی آوا گویند و آن طائر  
 معروف خوش رنگ - بلج الشکل - ملون منقش - شبیہ بدرج و ازال کو چکتر و گوشت آن بہتر و طبع آن  
 گرم و در خشکی کمتر از در آج و گویند گرم در دوم و خشک در اول بخایت لطیف و سرخ الہضم و مولد  
 خون صالح - مقوی دماغ و فہم و رافع نیان و دوسواس خصوصاً کہ تاسہ روز متواتر کباب آنرا تناول  
 نمایند و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر بہتر بہ تہائی ہندی گوید کہ لغت ہندی است مرغی است معروف  
 بشکل قبیج و از آن خرد تر - گردن و دم آن کوتاہ و بر آن خطوط سیاہ و سفید و مردم برای جنگ و  
 بازی تربیت اومی کنند مزاج آن گرم در اول اولی و خشک قلیہ و کباب او منفتح سدہ و جگر و طحال و  
 گردہ و ہضم را نیک سازد و برای بواسیر یگی و نفخ معده و انواع استسقا و ضعف جگر و ریزہ این  
 سنگ گردہ و مثانہ و ذلق الامسا مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مخفی مباد کہ ہمین پرندہ را فارسیان  
 کبک بہ کان عربی اول و کان فارسی دوم نامند و قسم می باشد کہی کبک درسی کہ بزرگتر و دیگری  
 غیر درسی کہ کوچک تری باشد و ہمین کوچک تراست کہ در ہندی آنرا بتیر نام است و قبیج در عربی  
 ترجمہ (یک درسی) است (دار دو) (۱) آوا بقول آصفیہ - ہندی اسم نگڑ - ایک قسم کی بیشیر ایک  
 بٹیرے مشابہ اور اوس سے چھوٹا پرندہ جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے - عربی  
 میں اسے سلوی کہتے ہیں جسکے سبب سے سن سلو مشہور ہوا - فارسی میں ورتیج اور ستائی (۲) بیٹر -  
 بقول آصفیہ - ہندی - اسم کوٹش - ایک کوٹے سے چھوٹا پرندہ -

**بلد** | بقول شمس لغت فارسی زبان است می فرماید کہ بالفتح آنکہ چپاں باشد از حلقوم و سینہ سپ  
 دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و یکی از معاصرین عجم کہ صاحب اعتبار نیست می فرماید کہ  
 طوقی چرمی را اہل فارس می نامند کہ در گردن اسپ اندازند و کالسکہ را بدان متعلق می کنند بعض از  
 معاصرین عجم گویند کہ ما از میں بی خبریم مؤلف عرض کند کہ اگر قول عجم اول الذکر را بگوئیم  
 اسم جامد فارسی جدید دانیم و نیند انیم کہ از کلام السنہ غیر این را مفہوم کرده اند (اردو) گھوڑے کی  
 چرمی پہنسی۔ مؤلف جو ہارس میں ہوتی ہے جسکو گھوڑے کے گلے میں پہناتے ہیں اور جوڑ کا تعلق اس سے  
**بلد** | بقول برہان باوال ابجد وہاں ہوتو و حرکت غیر معلوم نام خواے کہ زن آدم علیہ السلام  
 است صاحب جامع ہم ہمین قدر نوشتہ و صاحب اندہم نقل این برداشتہ این قدر صراحت  
 مزید کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ اگر لغت فارسی زبان است خیلی تعجب داریم از سگ  
 دیگر محققین فارسی زبان و از تحقیق مزید قاصریم (اردو) خوا بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤلف باوا  
 کی بیوی کا نام۔ سب آدمیوں کی ماں۔ بنی آدم کی ماں۔

**بلدیت** | بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین | لغت فارسی بلد کہ گذشتہ میں را بمعنی حامل البلد  
 قاجار (۱) بمعنی راہ نمودن و (۲) شہریت و صاحب استعمال کرده اند و معنی چہارم اصطلاح معاصرین  
 بول چال گوید کہ در محاورہ حال (۳) واقفکاری باشد کہ سرشتہ حفظان صحت را بدین اسم موسوم  
 و (۴) سرشتہ حفظان صحت را نامند و صاحب کردند و دیگر ہیچ نسبت معنی دوم۔ مخفی بہاد کہ بلد  
 روضہ تاملہ بر بھونی قانع کہ بہترین تعریف معنی او بمعنی شہر لغت عربی است چنانکہ ہمد را سخا اشارہ  
 است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم از ہما کردہ ایم (اردو) (۱) رہنما کی بقول آصفیہ

کامرادف اور راہبری - بقولہ - اسم مؤنث - راہ نامی کے قاع پر نام مصدری لگا کر بنایا ہے (۳) و قاع  
ہدایت (۲) شہریت بقولہ - اردو - اسم مؤنث - و نہایت بقولہ - اردو - اسم مؤنث - شناسائی - کاروانی (۴) مصفا  
کا نقیض آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی کا سرشتہ - مذکر حفظان صحت کا سرشتہ - مذکر میوہ پلنگی لکھنوی

(الف) بلرزنگ | بقول شمس کبیر تین و س اول مہلہ و دوم مجہ آئکہ در جامہ و ازار بندگرہ زند کہ آنرا

(فلرزنگ) نیز گویند استاد (۵) آرزو از دکان فرو آید چو بارہ پس بلرزنگش بہت اند نہاں، و فلرزنگ کہ.....

(ب) بلرزہ | مثلاً مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از تحقیق فارسی زبان ذکر میں ہر دولت نکرد و معاصرین

عجم ہر زبان ندارند و آنچه در فائز فلرزنگ بمعنی خوردنی و طعمی است کہ از مہمانی ما برداشتہ بجای دیگر  
بر نزدیک از معاصرین عجم گفت کہ در ولایت رسم است کہ مہمان چون از طعام سیر شوند یا قیام نہ را در جامہ  
و ازار بندگرہ زند و نہ خانہ می برند پس جادار کہ ایں را بہتدل آں دانیم کہ فابل شد بہ مؤخرہ - چنانکہ  
فروزیدن و بروزیدن و زقان و زبان معاصرین عجم ہر زبان ندارند و (ب) را بدون سند استعمال تسلیم  
نہ کنیم - صراحت ماخذ بر فلرزنگ کنیم (اردو) وہ کھانا جو کھانے کے بعد بچ رہے اور مہمان اپنے دامن  
یا لنگ میں باندھ کر گھریجاتے ہیں - مذکر -

بلبس | بقول سروری بضمتہ بالام (۱) عکس را گویند و صاحبان جہانگیری در شنیدی ہم ذکر میں کہ وہ اند  
صاحب برہان نہ کہ معنی بالا گرید کہ بزیادت فون در آخر ہم بہ ہین معنی می آید و بحوالہ صحاح اللادویہ می فرماید  
کہ (۲) ہسنی تین ابھیں کہ انجیر سفید باشد - صاحبان ناصری و جامع ہنزانش مؤلف عرض کند کہ ماہر  
استرا حقیقت ایں غلہ بیان کردہ ایم کہ اسم آں در بین آہن بہ نون در آخر است و اسم فارسی ایں مرغ  
کہ می آید فارسیاں بحدف نون آخر مفرساً استعمال میں کردہ اند صاحب محیط (بلبس) را بہ نون آخر ذکر کردہ

و بقولش بپس بدون نون آخر در غنیمت بین انجیر و انار که تغییر بجایش کرده ایم (۱) و (۲) دکیه استقرار (۲) دکیه انجیر  
**بلسان** بقول برهان بر وزن سرطان نام درختی است مشهور در مصر گویند بعد از طلوع شعری نشتر  
از آهن ساخته باشند برگ آن درخت فرو برند و روغن از آن رواں شود با پنجه جمع کنند و بعضی گویند شمشیر  
در زیر برگی که نشتر زده اند بیاویزند و امتحان وی چنانست که قطره بر شیر گاو چکانند بعد لحظه مانند دلمه پیر شده  
شود و بر آب چکانند و بر هم زنند آب مانند شیر سفید گردد و آنرا عبری دهن البلسان خوانند و مرغی که  
درخت بلسان انجاست بلغ فرعون بوده است و آنرا عین شمس خوانند و گویند که از مخرج عینه علیه السلام  
است و تخم آنرا حب البلسان نام است گرم و خشک در دوم - کوفت در عشته را تا فاع و بید انجیر هم همین  
است صاحب جامع هم همین تذکره را باختصار نوشته - صاحب سوار السبیل گوید که معرب بالسان یونانی  
است که گلهای سفید دارد و در دواها بکار آید - صاحب محیطی فرماید که یونانی بوسیر سیون و بلسان  
نام درختی است مصری و نوع است یکی را بشاه نام و دیگری را فلس و روغن آن از نوع ثمانی می گویند  
و این در افعال بسیار ضعیف و بدل آن نمی تواند شد و بخواه گرتب نصاری می نویسند که حضرت میرزا  
علیهما السلام چون گریخت و بمطریه اقامت نمود نزدیک آن چاه بود که پارچه های خود را در آن شست  
آب آنرا ریخت و از آن بلسان روئید - با جمله بهترین آن حب آنست و مانند تخم بزره را می سوزد  
و بوی روغن در آن هم بود و روغن آن فی الحقیقت شیر است و آن مختلف الطبع و بقول شیخ خود آن گرم  
و خشک در دوم و حب آن از آن اندک گرم تر و روغن آن گرم تر از هر دو و بقول جالینوس بلسان بمقتضی  
صفت در درجه دوم و بسبب لطافت خود خوشبو و روغن آن در قوت الطف از نبات و منافع بیشتر دوازده  
(الح) مؤلف عرض کند که اگر چه صاحب برهان همین را بید انجیر گفته ولیکن بخيال ما ورائی بید انجیر

کہ ذکرش برباد و بجزیر گذشت و در اینجا هیچ اشاره و علامتی از بس یافته نمی شود (اردو) بلسان ایک درخت ہے جس کے روغن سے اطباء ادویہ میں کام لیتے ہیں۔ مذکر۔

**بلست** | بقول اند بجا الہ فرہنگ فرنگ کہ بستر اول و دوم ہاں (بدست) کہ گذشت مؤلف عرض کنند کہ اگر سندست حال بدست آید تو انیم قیاس کر کہ بمثل آنست کہ دال مہلہ بہ لام بدل شد چنانکہ در لغت و ماخذش ہند را بخاند کر (اردو) دیکھو بدست۔

**بلسک** | بقول سروری بفتح باو کسر لام و سکون سین ہلکہ (۱) فرشتہ باشد کہ بحر بی خطاں گویند و پرستک ہم صاحب رشیدی گوید کہ بکثرین و سکون سین است یعنی (۲) سچ آہنیں کہ یک سر آں پہن سازند و آتش را از تنور بدان حرکت دهند و چون نان بریزہ سوخته بر تنور چسبیدہ باشد بدان تر اشند و گاہ بر زر بر تنور نہادہ بر آں اڑاں آویزند (فرخی ۳) در تنور ویل بادا و شمنت ہو اد بلسک چینیور آ و بختہ صاحب جہانگیری ہنر بان رشیدی صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) سچ کباب را نیز گویند و ذکر معنی اول ہم بفتح اول و ثانی کردہ فرماید کہ (۴) بضم اول و ثانی چوبی باشد یا سچ گندہ کہ بدان بریاں در تنور آویزند صاحب ناصری

بذکر معنی سوم گوید کہ آںرا بلسک بضم اول نیز گفته اند کہ بدان بریاں در تنور آویزند و فرماید کہ کمی از بس دو مصحف صاحب جامع بہر چاپ معنی متفق با برہان خان آرزو در سراج برہنی دوم قانع مؤلف عرض کنند کہ بہر چاپ معنی اسم جامد فارسی زبان است و انچہ بمعنی سوم بہشین مجہد جوہر سین مہلہ می آید مبد ایں چنانکہ کشتی کشتی (اردو) (۱) دیکھو افسر گر (۲) ایک آہنی سچ جس کا ایک رخ پھیلا ہوا ہوتا ہے جس تنور میں مختلف کام لیتے ہیں نوٹ (۳) کباب کی سچ نوٹ (۴) ایک موٹی سچ جسکو چوبی دستہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے قابل بریاں شے کو تنور میں لگاتے ہیں۔ نوٹ۔



<p><b>بلسن</b>   بقول برهان مراد معنی اول تلبس که بدون نون گذشت صاحبان هفت و اند هفت با مؤلف عرض کند که حقیقت این هفت بجایان کردیم و صراحت ما خذیم (ارو) دیکھو بلسن کے پہلے سے</p>	<p>بکسرتین نیز بنظر رسیده و بجواله نسخه میز او کوید الفضل فراید که بکاف تازی هم و بجواله سامی فی الاسامی و</p>
<p><b>بلشک</b>   بقول برهان بضم اول و ثانی و سکون ثانی و کاف مراد معنی چهارم تلبس که به سین بهار گذشت صاحب جامع برسیج بریان قانع صاحب دیکھو ایں راجکان فارسی آورده گوید بضم بالام و سکون شین به سیج کیاب آئین و بجواله نسخه و فانی گوید که</p>	<p>می طراز که بضم بالام و سکون سین مهله چوبی که آں بریاں آویند و سندی که از استاد فرخی آورده هار که بر (شاک) گذشت مؤلف عرض کند که ایں مبتدا تلبس باشد که با سین مهله مذکور شد با هر سنی آخر از کثر و اختلاف عراب نتیجه لب و چه تعامی فارسی است و ایں قسم تبدیل هم و انجا عرض می (ارو) دیکھو بلسن کے پہلے سے</p>
<p><b>بلطان</b>   بقول صاحب هفت که پابند لغات فارس است بفتح اول و سکون لام و طای حطی بالف کشیده وزن زده نام گما ہے است که در هند آں را چولائی نامند (کذلک فی المقنیة) و صاحب انند ایں را لغت عرب گوید و صاحب مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آورده صاحب محیط بر بلطان حواله بقله یائیه داده و بر بقله یائیه فراید که از قسم سفید بقله یهودیه نوشته اند و گویند که آنرا بقله اغریه و بقله مائیه و پر پوز و جبر و ز و بلنت ال سودا قسطا یقینی و یونانی بلطان و اهل اندلس بلشطس و بفارسی سفید مرد و اهل بلخ بلخ و اهل بخارا و جرجان بورقی و بلنت تنکان و طبرستان اشکان و بسندی فانتھاری و بهندی چولائی گویند و نزد</p>	<p>خیر از چولائی زیر که چولائی حار است و این گماهی است شبیه بگاسنی کوچک و شکل و بی طعم بر دره و دوم و دیر هضم بطی الاغدار - خورش مطفی لیس حرارت غریبه و لیتن طبع و ملقب بدن و قلیل انده و</p>

دارد (راخ) مؤلف عرض کند که املاي لغت هم تقاضای کند که لغت یونانی و انیم و قول اند و مؤلف قابل نظر است اگر عربان بحدف و ادقترین کرده باشند میتوان ولیکن اصلا لغت فارسی نباشد که اهل زبان فارس زمین لغت ساکت اند و مجرد قول بود چیزی نیست (ارو) باطلان یا باطلون یک قسم کا ساگسے جو کاسنی سے شبیه ہوتا ہے اور و اوں کے کام آتا ہے بعضوں نے اسکو چولائی کہا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چولائی پر فرمایا ہے ہندی۔ اہم نوشت ایک قسم کا ساگ جو سسج یا سسز ہوتا ہے۔ لال ساگ۔

**بلغار** بقول رشیدی بالضم (۱) نام شہریت و فرمايد کہ معنی ترکیبی این بسیار چہ غار در اں بسیار است و بقول بعضے فرمايد کہ اصل این بن غار بود چوں سکندر بہ ظلمات می رفت اسباب و امتعه زائدہ در آنجا گذاشته رفت بعد از آمدن او بر و رایام شہری شدہ بود و بکثرت استعمال بلغار شد و بقول صاحب قاموس گوید کہ صیغ بلغار است و عامۃ بلغار گویند و فرمايد کہ (۲) بمعنی چرم اویم چنانکہ شہور است در کتب معتبرہ دیدہ شدہ۔ صاحب برہان نسبت معنی اولی می فرمايد کہ نام شہریت نزدیک بہ ظلمات و آں در زماں سکندر بنا شدہ و ہوايش بنایت سرد و طوطی در اں شہر زندہ نمی ماند و بقول بعض نام ولایت و شہر بلغاریکی از شہر های آں ولایت و نسبت معنی دوم می فرمايد کہ پوست های نگین خوشبوی منج دار را گویند و آنرا تلاتین خوانند۔ صاحب ہمزبان ش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرمايد کہ بترکستان واقع و بسپردی ہوا معروف (خاقانی ص ۵۵) شہر ہاں سامان شدہ کا قلیم یکساں شدہ بہ سنقر بہ ہندستان شدہ طوطی بہ بلغار آمدہ بہ حکیم ناصر خسرو صفت ترکاں بلغاری حسن ایشان گفتہ (ص ۵۵) بروں آرند ترکاں از بلغار بہ برای پردہ مردم دریں بہ و نسبت معنی دوم فرمايد کہ اگر چہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد ولیکن کاتبی بدیس معنی اشارتی کردہ و بہلہ از چرم کہ بازداراں درست کنند آورده و بہ بلغار نسبت داده چنانکہ گفتہ اند (ع) بازداران تبا بہلہ بلغار کل بہ خان آرزو

و بصراح گوید که لفظ فار عربی است. چنانکه در کلام الله واقع شده. پس لفظ فارسی را مرکب از فارسی و عربی  
گفتن خطاست و تحقیق آنست که بلخا فارسی نیست و بعضی دوم فرماید که در اشعار استادان آمده (کاتی در قصید  
ردیف گل گوید) زهره ابریشم در از ساز آواز در سبیل و باز در این ترا بر بهله بلخا گل و فرماید که نوی  
نیز بمسئله ادیم خوشبوی آورده. چهارم معنی اول ذکر این کرده و صاحبان هفت و اند و مؤید هم مؤلف  
عرض کند که شک نیست که لغت ترکی است معاصرین ترک تصدیق این می کنند و مقامش هم در ترکستان  
و گویند که چرم بلخا در جهان شهر درست می شود که بلخاری نام دارد و به تخفیف تحتانی هم گویندش (اردو)  
(۱) بلخا ترکستان بی یک شهر کا نام سهنده. (مذکر ۲) اسی شهر کے و باخت کئے ہوئے چٹری کو بھی بلخا کہتے ہیں  
(الف) بلخاق صاحب برهان نسبت الف گوید که معرب (ب) و بر (ب) فرماید که با کاف بر وزن مشتاق  
(ب) بلخاک شور و غوغای بسیار را گویند چه بل معنی بسیار و غاک معنی شور و غوغای آید صاحب  
سمرجری بذکر هر دو از امیر خسرو سنده آورده (س) گیتی گشت بلخاکے پدیدار ہے کہ مردم در زمین در رفت  
چوں مار ہے (ابن یس) مرا چوں زلف تو نشویش از ان است چه که چشت در جہاں انگند بلخاک و  
صاحبان جهانگیری و ناصری و صاحب هفت و اند و مؤید هم ذکر ب کرده اند. خان آرزو در سراج فرماید  
غاک در حال آواز از رخ را گویند و خاق معرب آنست و بلخاک معنی شور و آواز بسیار و بجای ۲، فتنه و غوغا  
ستعمل و اینکه غاک را معنی شور و فتنه نوشته اند سندی خواهد و از همین است .....  
(ن) بلخا کباب بستم (۱) غوغا کنندگان و (۲) متقیان صاحب رشیدی بذیل (ب) ذکر این هم  
کرده گوید که در تاریخ فیروز شاہی استعمال این کمر است مؤلف عرض کند که خان آرزو نمیداند که  
این محل آنست که بحث غاک در اینجا کنیم و برای تسکین محقق هندی خواہیم قدر کافی است که چون غاک

بمعنی آواز راغ تسلیم می کند مجاز آن شور است و مجاز مجازش فتنه و نسبت سندش منتظر باشد که بعد از آن  
 و نشانه در ردیف غین مجسمه برسم و تسکینش کنیم سبحان الله چه تازه تحقیقه برای این است مرگب کرده که بهشت خاک را  
 در بخا آورده (اردو) الف وب (۱) هست شور اور غوغا - مذکر (۲) فتنه و فساد - مذکر (ج) (۱) شور و غوغا  
 کرنے والے (۲) فتنه و فساد کرنے والے - مذکر.

بلغیجہ | بقول شمس لغت فارسی است بالکسر یعنی فرو بردن لقمه بگلو و دیگر کسی از محققین صاحب زبان و کتاب  
 نگرد و ماصرن عجم بر زبان نداشتند مؤلف عرض کند که لغتین یا مزید علیہ آں بلغیجین بر زبان است مؤلف  
 در اولش اگر مصدری یعنی فرو بردن لقمه به گلو می بود این را حاصل بالمصدرش خیال می کردیم و چون  
 این هر دو مصدر نیامد چاره جز این نیست که مجرد قول شمس را بدون سند استعمال کافی ندانیم که بی تحقیقه  
 او در اکثر لغات بنظر آمد (اردو) لقمه بگلو حاصل بالمصدر -

(الف) بلغند	بقول برهان الف بضم اول ثالث	ناصری باتفاق هر دو معانی بیان کرده برهان
(ب) بلغند	و سکون ثانی وب بضم اول ثالث	گوید که تخم ضائع شده را آنگیند و بلانده یعنی بخ
	بر وزن سنبله یعنی (۱) فراهم آورده و بر روی هم	شده و گنده شده (حکیم سوزنی علی) رو خایه گنده
	نهاده و نسبت ب فرایده بفتح اول و ثالث بر وزن	بلغند شده هم اندر وقت شکست و ریخت هم آبخا
	علقه (۲) بمعنی گنده و ضائع گردید گویند مرغ	سفیده و زرده و صاحب جامع هم ذکر الف و ب
	بعضه را بلانده کرد یعنی گنده و ضائع کرد و بجهت بر	با هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج مذکر قول
	نیارود صاحب جهانگیری بکه الف وب بر معنی	برهان می فرماید که بجای فارسی هم می آید مؤلف
	اول قانع صاحب رشیدی هم زبان جهانگیری ضا	عرض می کند که ب) هم باید فارسی زبان است معنی

اول و دوم و الف مختلف (ب) بحذف ہای ہوز چنانکہ استب و استپ۔ صراحت ماخذ بر بلند و بلند کنیم	دہر و مختلف بلند کہ بنون می آید وقع کہ می آید کہ بنون می آید (ار دو) الف وب (ا) جمع کیا ہوا
مختلف الف بحذف موجہ اول و دال حلقہ آخری یہ ہمتہ رکھا ہوا (۲) گندہ انڈا بقول آصفیہ۔ اردو	و انچہ بہابی فارسی می آید مخصوص بابضیہ مرجعیت اسم مذکر۔ سڑاھا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑا کر پتلی
و آن بسدل اس کہ موجہ بابابی فارسی بدل می شود پڑ گئی ہو۔ وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو۔	

بلغشت بقول رشیدی کہ بذیل غرخت گذشت مبتدل آنست کہ رای مہلہ بہ لام بدل میشود چنانکہ اردو و آرنند (ار دو) دیکھو غرخت کے پہلے معنی۔	
بلغشت بقول برہنہ بضم اول و ثالث و سکون ثانی و شین نقطہ دار و فتح نون آں باشد کہ یکسر سیاہ	
را حلقہ حلقہ کردہ گہری بزندان و سر دیگر آثر از میان حلقہ با بگذا رانند برہنچیکہ بجز کشیدن رسیاں آں	
حلقہ ہاتنگ شود و ہچنان کہ بر سر دہا سازند صاحب ناصری نقل نگارش صاحبان جامع و اندوخت	
و سر لہ ہم ذکر اس کردہ اند مؤلف عرض کند کہ رسی را نام است کہ با حلقہ ہای دام تعلق دارد و چون	
کشندش حلقہ ہای دام با ہم چسپیدہ دام را بند کند بحقیقین بالا تعریف خوشی نہ کردہ اند (ار دو) سرک	
کی رسی جبکہ کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤقت) یہ دکن کا استعمال ہے اردو و محاورہ کے لحاظ سے	
بجائے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جائے۔	

بلغند بقول جلیگئی رشیدی برہان و سراج بضم اول داند بہرہ معنائیش کہ او ہمد را بخا بیانش کردہ مؤلف	
و ثالث و سکون ثانی و نون و دال ابجد بمعنی اول عرض کند کہ مختلف بلند کہ بہابی ہوز زائد و ساخر	
یخند کہ گذشت۔ صاحب ناصری اس ماحر اف بلند می آید۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم و انچہ بلند ہوا	

معنی گذشت محقق این بحدث نون باشد مخفی میاد که آمده جمع کرده شده می آید و چون اول کس لفظ اول آورد  
 غنمه در فارسی زبان با لضم بر وزن عین معنی فراهم که معنی بسیار گذشت مثل شنبی بسیار کرده (ار و و) و همچنین  
 بلغندر بقول جهانگیری با اول مضموم بنانی زده و عین مشق را بی قید و بی دیانت را گویند و فرماید که اگر چه  
 در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است اما چون این لغت پاری است و در کلام فارسی قاف نیامد بخاطر قاصد  
 که در امضای بجای عین قاف نوشته اند (کمال سبیل) بزر و مال مردمان اندر نه است بر عیناً و لغت  
 صاحب بران بذا که معنی بالا گوید که بفتح اول (۲) لفظی است که در مدح و ثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب  
 ناصری گوید که معنی لفظی این بسیار مبرم چه غنندر با لضم معنی مبرم و اصرار کنند می آید و (۳) معنی تن پرور و  
 فریب نیز آمده و فرماید که بعضی بفتح عین معنی بی قید و بی دیانت نام محمدی دانسته اند صاحب جامع بذا که معنی  
 اول گوید که بعضی با قاف و بحدث نون هم نوشته اند صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که غنندر معنی مبرم  
 و اسباب کنند می آید خان آرز و در سراج می فرماید که غنندر بدین معنی در فرهنگ های معتبره و مشهوره دیده  
 نشده بلکه خود رشیدی هم لفظ غنندر را در باب عین نیارده و قوی بقاف آورده گوید که لفظی است که در دم  
 مستعمل شود و آنچه بران استعمال این بحد و ثنا نوشته غلط است چرا که دشنام است و لهذا صاحب جهانگیری  
 و غیره معنی بی قید و بی دیانت و بعضی نام محمدی دیانت نوشته اند و ظاهراً از لفظ بی قید مدح و ثنا گمان بردن  
 خطاست و قافی که از قوی منقول شده ظاهراً بسبب تغییر لجه عراقیان باشد یا به تبدیل فارسیا عربی دان  
 مولف عرض کند که غنندر را صاحب ناصری که محقق اهل زبان است تسلیم کرده است به عین مجمله  
 پس ضرورت ندارد که در اعتبارش تامل کنیم پس معنی لفظی این بسیار اصرار کنند و معنی اول کنایه  
 باشد و در معنی دوم این قدر تسامح بران معلوم می شود که مدح را داخل کرد و این کلمه است

مستحق به زم چنانکه دشنام و جادوار که معنی سوم را هم کنایه گیریم (ار دو) (۱) بدویانت آزاد (۲) فارسیون  
لفظ بلغندر که بمعنی اول گالی کی طرح استعمال کیا ہے (۳) تن پر و بقول آصفیه فارسی شکم بنده خود عرض کرد

بلغندہ بقول جهانگیری مراد بلغند حکیم	بقیہ متاع و هر چیز بسته مثل خون و شیر و غیره - غان کرند
ناصر خسرو (۵) درین بند و زندان بکار و بندش	در سراج نذر این با بلغند گوید که بضم اول و ثانی
به بلغند یا بدین نام داری به صاحب سروری	زده و غین مضموم مراد بلغند و بلغند بحدف
گوید که زمره یعنی بسته قماش و غیره (حکیم سوزنی	نون بمعنی فراهم آمده و برهم نهاده و فرماید که آنچه
(۵) راه باید برید و رنج کشید به کیسه باید کشاد	بر این بسته قماش و پنجه اسباب را گوید آں پلنده
بلغند به و فرماید که بر وزن برکنده باشد و در	به بای فارسی است و نام مؤلفت عرض کند
فرهنگ بضم با و غین آمده و در مؤلفه بمعنی چیزی	که بخمال ما این اصل است و بلغند مخفف این
که بسته شده باشد چون بلغم و غیر آں صاحب بنید	بحدف های اتوز آخره و بلغند هم مخفف این است
فرماید که مراد بلغند و بلغند که گذشت و	نون و بلغند مخفف بلغند هر چهار لغت با بضم نون
آنچه یعنی بسته قماش گویند آں پلنده باشد بلغند	مطلق بسته اعم از اینکه بسته قماش باشد یا چیز دیگر
صاحب بر این گوید که (۱) بضم اول مراد	و بالفتح بمعنی منجر شده چنانکه خون یا شیر یا بلغم هم
بلغند است و (۲) بفتح اول یک بسته و یک	عابد فارسی زبان دانیم و پریشان بیانی محققین
لنگ بار و پشتواره و یک بقیه اسباب و (۳) هر چیز	معانی را مخلوط کرده و اخذ این را بر بلغند بیان
بسته شده باشد مثل خون بسته و بلغم بسته - صاحب	ایم و بر (بلغند) که می آید این لغت را به مصدر
جای فرماید که بر وزن فرغند بمعنی یک بسته و یک	بلغند می رسانیم (ار دو) (۱) بسته اسباب (۲)

جواهر المجلد (۳) هر چیز جوچی هوی هو - مؤث - جیسے جہا خون یاد و دہ یاد ہی وغیرہ -

**بلغور** | بقول سروری بضم باوین (۱) آتشک از گندم و جو نیم کوفته بخته باشند و (۲) گندم و جو نیم کوفته را نیز گویند صاحب جهانگیری فرماید که با اول مضموم (۳) غله گویند که در آسیا انداخته شکسته باشند و (۴) آشی که از آن غله بپزند آنرا نیز گویند و صاحب برهان گوید که (۵) هر چیز در هم شکسته و در هم کوفته را گویند عموماً و گندم نیم بخته که آنرا در آسیا انداخته شکسته باشند خصوصاً و آشی را هم که از آن بپزند صاحب جامع با جهانگیری متفق و خان آرزو در سراج بذکر معنی پنجم گوید که گندی که آنرا در آب شکسته بپزند خصوصاً و آشی را نیز گویند که از آن سازند (کافی البرهان) و بحواله قوسی گوید که (۶) آب گندم نیم کوب مؤلف عرض کند که حواله که از برهان داده است با قول برهان مطابق نیست مابعد (در خول) که گذشت حقیقت این لغت را بیان کرده ایم که ترکی است و تصرفی که فارسیان در معنی کرده اند بلحاظ این این را مغز گوئیم (ار و و) (۱) و آتش جو نیم کوفته گیهوں اور جو سے پکائیں مؤث (۲) نیکو فته گیهوں اور جو - مذکر (۳) مطلق نیم کوفته غله - مذکر (۴) نیم کوفته غله کی آتش مؤث (۵) هر نیم کوفته چیز مؤث (۶) نیم کوب گیهوں کا پانی - مذکر -

**بلغوره** | بقول شمس باضم و بفتح طع می است که آنرا کاجی گویند و فرماید که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که بلغور بدون ای هوز یعنی قسم آشی گذشت و کاجی یعنی حلوائی روانی می آید که از دو پل و تخم های گرم بپزند و بلغور به لام دوم و رای آخر در ترکی زبان سمید یعنی نان سپید است و بلغور بضم و سوم در ترکی آتش گندم را نام و بقول لغات ترکی بلغور یا بضم طع می کاجی و دیگر مخصوص با بجهت متحقق است که بلغوره لغت فارسی زبان نیست - بلکه ترکی باشد - و دیگر کسی از محققین فارسی زبان فکر



این نکره اگر شد استعمال پیش می شد بر وجه زیادت های هتوز در آفرامین را منقرس می گفتیم (ارود و تری  
 میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام بلغورہ ہے جو حلوسے کے قسم کی ہے جسکو اوویہ اور تخم سے پکاتے ہیں۔ مرقہ  
 بلغورہ بقول برہان بروزن و منی گلگونہ غازیہ باشد کہ زنان بر روی بالند و روی را سبغ گردانند۔  
 صاحب ہم انگیری گردید کہ این را آنفونہ و آگلونہ و گلگونہ و گلگونہ نیز خوانند (حکیم نزاری) صاحب سیدہ  
 بلغورہ کہ در برگ سیب بدخشنه برزده سرچو سپره از لب جوی بد صاحب سروری هم ذکر این کرده گوید کہ  
 سرخاب زنان است و من (نزاری) روی این از سپیدہ گلگونہ بد روی آن بر سپیدہ بلغورہ  
 صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ معنی ترکیبی این بسیار رنگ کہ زنان بر روی مالند صاحبان ناصر  
 و جامع هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ رنگی است کہ زنان با سپیدہ آب بر روی  
 مالند و گوید کہ رشیدی معنی بسیار رنگ نوشته بریں تقدیر بل معنی بسیار خواهد بود و لفظ مجازی شود و معنی  
 عرض کند کہ بعض صاحبان قواعد فارسی می گویند کہ کاف فارسی بہ موصدہ بدل می شود و گلگونہ و بلغورہ  
 را بنی می آرند و ظاہر است کہ گلگونہ بہ تبدیل کاف فارسی دوم باغین معجزہ گلونہ هم آید چنانکہ گلگونہ و  
 غلگونہ پس بریں قیاس بلغورہ را مبتدل گلگونہ گفتن آسان است ماخذ بیان کردہ رشیدی خوب نمی نماید  
 زیرا کہ معنی بسیاری ضرورت ندارد و معنوی رنگ سرخ نیامدہ جز نیست کہ آنرا مبتدل گلگونہ گیریم <sup>بمعنی</sup>  
 معنی بسیار گونه برای غازیہ خوش بینی نماید برخلاف گلگونہ کہ اصل است معنی چیزی کہ رنگ گل دارد (ارود و تری)  
 (الف) بلقخت الف بقول برہان بفتح فابر وزن بدخبت ماضی (ب) کہ معنی جمع کرد است و اند  
 (ب) بلقخت صاحب سروری فرماید کہ معنی بیند و خست و گرد کرد (رودکی) خود خور و خود  
 ده کجا بد پیشان بهر کہ بداد و بخورد از آنچہ کہ بلقخت صاحب ناصری ہمزبان برہان و صاحب طبع

نسبت ب) گوید که معنی اندوختن و جمع کردن است. خان آرزو در سراج همزانش مؤلف عرض کند که اصل این همان انقش است که در مقصوره بجایش به همین معنی گذشت. فارسیاں مؤلفه زائد در اولش آورده الف اول را حذف کردند و صراحت ماخذش هدر آنجا کرده ایم دیگر هیچ (اردو) و دیگر انقش -

<p>بلفظ قلم حرف زدن   مصدر اصطلاحی - خان آرزو را نقل کرد مؤلف عرض کند که صاحبان تحقیق در چراغ هدایت می فرماید که یعنی آنست که شخصی حرف را زبان فارسی را بطبع آزمائی خود بر باد کرده اند و بعضی تحقیق خود حقیقت جوین را ناشناخت آنست که معاصرین عجم چون کسی را بینند که بفارسی کتابی حرف می زند حیل مسروری شوند و می گویند که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است مقوله شان که بر زبان دارند. خان آرزو ازین مقوله مصدری پیدا کرد و در عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره صاحب بخرامادش کرد که عوض ساختگی تصنع را داخل تعریف کرد و در لاله یک چند بهار حقیقت را دانسته و آنچه بخواه نسخه (نندرام) گفت اصل معنی و مقصود مقوله باشد بهی معنی این مقوله یعنی بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است که خوب حرف</p>	<p>بلفظ قلم حرف زدن   مصدر اصطلاحی - خان آرزو را نقل کرد مؤلف عرض کند که صاحبان تحقیق در چراغ هدایت می فرماید که یعنی آنست که شخصی حرف را زبان فارسی را بطبع آزمائی خود بر باد کرده اند و بعضی تحقیق خود حقیقت جوین را ناشناخت آنست که معاصرین عجم چون کسی را بینند که بفارسی کتابی حرف می زند حیل مسروری شوند و می گویند که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است مقوله شان که بر زبان دارند. خان آرزو ازین مقوله مصدری پیدا کرد و در عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره صاحب بخرامادش کرد که عوض ساختگی تصنع را داخل تعریف کرد و در لاله یک چند بهار حقیقت را دانسته و آنچه بخواه نسخه (نندرام) گفت اصل معنی و مقصود مقوله باشد بهی معنی این مقوله یعنی بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است که خوب حرف</p>
--	--

می زند و با قاعده حکم می کند۔ مانی پسندیم کہ قولہ را کرده و صاحب بحر اربعش فرمودہ (ارو) کہ  
بصورت مصدر می قائم کنند۔ چنانکہ خان آرزو قاعده سے بات کرنا۔ خوب گفتگو کرنا۔

**بلفندہ** | بقول رشیدی بذیل نقل مخفف بلفندہ بمعنی پند و خستہ چنانکہ سمانی گوید کہ بلفندہ بمعنی  
اندوختہ باشد و چون حرف با ہاں مقابہن شود۔ الف بیا بدل گردد و مؤلف عرض کند کہ چون بلفندہ  
بمعنی جمع کردن گذشت اسم فاعلش بلفندہ متحقق شد و بمبدل است بلفندہ کہ غای مجملہ بدل شد بہ غین  
بجملہ چنانکہ آخ و تلغ و فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زر زشت و زر و زشت بختی مہملہ کہ لغت بلفندہ  
کہ بہ غین عوض فا و نون عوض غین گذشت فی الحقیقت بمبدل بہین لغت است کہ غاہ بدل شد بہ غین مجملہ  
چنانکہ فلیو و غلیو و غین بدل شد بہ نون (خلاف قیاس) و اخلاف قیاس ازین می گوئیم کہ در قواعد مذکور  
ہندواں این قسم تبدیل یافتہ نمی شود و تا بحال از نظر ما ہم نگذشت و اطمینان داریم کہ در لغات آئندہ  
این قسم تبدیل بہت آید و در اینجا این را موافق قیاس گوئیم۔ بالجملہ این قسم تبدیل متعلق بہ تبدیل شد  
است کہ در اکثر لغات فرس یافتہ میشود و گویا ہیج (ارو) جمع کیا ہوا۔

**بلقندر** | بقول بریان و ہفت دانند باتات و دال ابجد بر وزن مختصر (۱) الحمد و بیدین و (۲) بیدیان  
صاحب جامع برہنی اول قانع۔ صاحب شمس فرماید کہ لفظی است کہ در محل قدح استعمال کنند و بمعنی بیدیان  
مؤلف عرض کند کہ لالین بدل خدر) بود و بمعنی بسیار خدر و کنایہ از ہر دہسنی بالا غین مجملہ بدل شد بہ تات  
چنانکہ آروغ و آروق دیگر ہیج اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (ارو) (۱) الحمد۔ بیدین۔ بیدین  
بیدین (۲) بیدیان بقول آصفیہ خاں۔ خیانت کرنے والا۔ فریبی۔ دغا باز۔ بدوین۔

**پہمان حکمت آموزی** | چہ حاجت | مثل حاجتا خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال و امثال

کرده از منی و محل استعمال ساکت مؤلفت عرض کند که  
 فارسیان چون کسی را بیند که مخاطب عقیل را صلاح کار  
 می دهد بطور موعظت این مقوله را بحق او استعمال کنند  
 مقصود آنست هر که خود محتاط و عقیل است نباید اوز را  
 اصلاح دهیم و حکمت آموزیم مراد (حکمت به لقمان  
 آموختن) که می آید - جاهل نیست کسی که بکار خود ما  
 است نباید او را بکارش صلاح دهیم (ارو) و کنیا  
 (حکمت به لقمان آموختن) اوس موقع پرگفته ہیں کہ جب  
 اپنے کام میں ماہر شخص کو خواہ مخواہ مشورہ دیں اور  
 لوگ نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہوئے تہذیباً اس کا  
 استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگرچہ آپکو صلاح او  
 مشورہ دنیا گویا (حکمت به لقمان آموختن) ہے لیکن  
 جاری رہے میں ایسا ہونا چاہیے۔

**بلقندر** بقول برہان بفتح اول و قاف و وال  
 اسجد و سکون ثانی و نون راء قرشت (۱) یعنی دشنام  
 و قدح باشد و بضم اول (۲) بلعد و بیدین  
 و بید یا نت صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کند  
 (مخالف المعانی ۵) بزر و مال مردمان اندر  
 ہست براعتقاد بلقندر و فرمایند کہ در فہرست سنگ بضم  
 باوین و بحد نون آورده و گوید کہ صاحب نوید معنی دوم  
 را ہم با بفتح گفتہ و صاحب جہانگیری در معانی بفتح اول  
 قاف و صاحب نوید ہر دو معنی را بفتح مؤخرہ آورده و  
 عرض کند کہ بتدل بلقندر ہست بہ غین محمد ہر دو معنی  
 غین مجہد برال شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق و حقیقت  
 ماخذ این ہند را بخابیان کردہ ایم اختلاف اعراب بتجدید لہجہ  
 مقامی است (ارو) و کچیلونہ کے پہلے اور دوسرے معنی

**بلقیس** بقول برہان کبیر اول و قاف بر وزن برجس نام پادشاہ شہر سبا پورہ و قصہ او و سلطان  
 شہر است صاحب جامع بر وزن مشہور قاف و صاحب انند ایں را لغت عرب گوید و صاحبان غیاث  
 و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلفت عرض کند کہ ہمید انیم کہ صاحبان برہان و جامع بر خلاف موضوع  
 خود چرا ایں لغت را جادادہ اند شاید بخیاں شان لغت فارسی زبان باشد و لیکن در عربی برون ایں

شک نیست کہ صاحب منتخب ہم فکر این کرده (اردو) بلقیس بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث سب اذائع ملک عرب کی ملکہ و سلطانہ تھی یہ ملکہ جو شامس اور کاقرہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہمعصر تھی آپ اُس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے۔ فریقین ایک دوسرے کے حالات سنتے رہتے تھے اخیر کو سفارتی تعلقات بڑھے ایک مرتبہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئی۔ حضرت کی خدا پرستی کا جلال دیکھ کر حیرت میں ہو گئی کچھ دنوں وہاں رہ کر اپنے سابقہ عقائد سے تائب اور حضرت کی حسب شریعت بیوی ہوئی۔ جزلیہ افریقہ میں شہر تدمور اسی کی یادگار بتاتے ہیں خلیفہ ولید کو اس کی قبر کا پتہ لگا تھا جس کے تعویذ پر ملکہ سب کچھ تھما مگر خلیفہ مذکور نے اسے خاک ڈال کر پوشیدہ کر دیا۔ بعض مؤرخوں کا بیان ہے کہ آپ نے خود نکاح نہیں کیا ملک شمع اصغر سے کر دیا تھا جس سے اولاد بھی ہوئی چونکہ وہ مسلمان ہو گئی تھی اسوجہ پہل اسلام کی مستورات کا نام بلقیس زمان۔ بلقیس بیگم وغیرہ ہونے لگا۔

**ملک** | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بکسر اول فتح لام (۱) جامہ نو باشد مؤلف عرض کند کہ اسم جامہ فارسی زبان است محاذ از معنی دوم کہ عام را خاص کر وہ اند برای جامہ (اردو) نیا کپڑا۔ مذکر۔ (۲) ملک۔ بقول سروری بحوالہ شرفنامه بکسر اول و فتح ثانی بمعنی چیزی نو کہ دیدنش خوش آید و آرا نو با وہ نیز گویند و بتاریخ طرفہ خوانند۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و سران ہمزبان سروری مؤلف عرض کند کہ اسم جامہ فارسی زبان است و ہمین است معنی حقیقی این اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) نئی چیز۔ مؤنث۔

(۳) ملک۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ بکسر اول و فتح ثانی بمعنی ارمنان (مسلمان ساوجب) غاک خاشاک سرایت می فرستد ہر صلیح چاکشیں فردوس را خواش بر رسم ملک و صاحبان جامع و جہانگیری

ہم زبان سروری مؤلفت عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان بر پیل مجاز کہ معنی دوم اصل است و این مجاز  
اس کہ ارمثال بیشتر از چیز نومی بر ندومی فرستند (ار دو) دیکھو ارمثال۔

(۴) بلک۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع و سرانج بضمت باولام بمعنی چشم بزرگ برآمده (بد رجا جرمی) مع  
پسے نظارہ بزمست کہ باغ فردوس است و بلک شدہ ہمہ را دیدہ چون سرانگور و مؤلفت عرض کند  
کہ طرز بیان محققین خوب نیست بلک چیز را گویند کہ کمال وضاحت نمایاں و از جای خود بیرون آمدہ  
باشد را نہم مجاز معنی دوم است کہ چیز نو یا میوہ نوری نمایاں تر نباشد کہ چشم ہر کس بد و میرسد پس شاعر  
در پس شعر دیدہ را بلک گفت یعنی دیدہ عالم در نظارہ بلک شد و نمایاں گردید و از مقام خود بیرون  
آمدہ رسم است کہ چون کسی نحو نظارہ شود چشم او بار کثرت مشاہدہ قدری از جای خود بیرون می آید پس بلک  
در دنیا بمعنی چیز نمایاں و از جای بیرون آمدہ (ار دو) وہ چیز جو اپنی جگہ سے کسی قدر نکلے اور نمایاں ہو  
(۵) بلک بقول سروری محقق بلوک بمعنی جماعت و قوم (بد رجا جہاں جامی) بر ہر بلک کہ نام تو تعیین  
کند بلک و باغی شود ز شومی تو با بلک بلک و مؤلفت عرض کند کہ بلوک بمعنی جماعت و قوم بزرگ گفت  
ترکی است و بولاک در ترکی بہ همین معنی آمدہ کہ انی الکثر بلہ فارسیاں بحدف واو آں را مفہوم کردہ ہند  
(ار دو) قوم۔ جماعت۔ مؤلفت۔

(۶) بلک۔ بقول سروری بجا کہ تنہ بوزن سلک شر آتش باشد صاحب جہانگیری این را بمعنی آتش  
گفتہ و صاحب رشیدی با سروری متفق و صاحب جامع این را بر وزن چرک بمعنی آتش و شمرارہ آوردہ  
خان آرزو در سرانج ہم ذکر این کردہ مؤلفت عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی شرارہ و بالک  
ہم در مقصودہ بہین معنی گذشت کہ مزید علیہ این است و اشارہ این ہم را بجا کردہ ہم (ار دو) شرارہ۔ دیکھو بالک دوسرے معنی

(۶) بلک۔ بقول جہانگیری و جامع و سراج یا اول و ثانی مکور چنگ در زدن بچیزی یا کسی و فرمايد که آنرا  
نقل نیز گویند و بتاری تشبث خوانند صاحب رشیدی همنایش مؤلف عرض کند که مقصود متفقین  
از جمله باشد چنگ طرزیان شان در غلطی اندازد اسم جاهد فارسی زبان است و بس (ارو)  
حمله پنجم سے۔ مذکر۔

بلکامہ | بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و کاف بلف کشیده و فتح میم پر آرزو و بسیار کام  
گویند چنانکه بلهوس معنی بسیار هوس راجع بل معنی بسیار آمد صاحب جہانگیری هم به همین معنی آورده  
(استاد رودکی) در پیش خود آن نامہ جو بلکامہ نہم پڑ پر وین ز سر شک دیدہ بر جامہ نہم پڑ  
پاسخ تو چو دست بر جامہ نہم پڑ خواہم کہ دل اندر شکم نامہ نہم پڑ صاحبان ناصری و جامع و انند هم ذکر  
این کرده اند مؤلف عرض کند کہ ہای آخرہ برای نسبت است یعنی کسی کہ منسوب است بہ آرزو  
بسیار معنی آرزوی بسیار دارندہ چنانکہ (دیرینہ) (ارو) و شخص جو بہت آرزو رکشا ہو بہت آرزو رکشا  
بلکس | بقول سروری بکسر باو کاف و سکون لام معنی سردیوار و فرمايد کہ بجای مؤرخہ نون ہم آمدہ

صاحب برہان گوید کہ بضم اول و ثالث ہم گفتہ اند و بجای سین بی نقطہ نون ہم ضبط آمدہ و ہمچنین  
بجای حرت اول ہم نون آمدہ صاحب نویدایں را بذیل لغات فرس آورده می فرماید کہ در دست  
باشین قرشت مسطور است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی سردیوار بجای نون سین مہملہ غلط است  
چرا کہ نون قافیہ کردہ اند (زمین الدین سحر) در پیش خدگی کہ گذاری ز من پڑ خود گوید کہ  
حال دلمن پڑ ای عہد تو بیدار و پیکان دوست پڑ چوں برن تموز و آفتاب بلکن پڑ و فرمايد کہ  
نون است و قوسی ہم تصریح بدیں نموده و بحوالہ رشیدی می فرماید کہ شمس فخری بلکن را بمعنی نون

هم آورده و خیال خود ظاهر می کند که هنوز آخر یعنی سردیوار باشد و بسین آخر یعنی منخینق (الخ)  
 مؤلف عرض کند که می پسیم از خان آرزو که بر چه قرینه و بچه دلیل قیاس می کنی که بلکن به نون  
 یعنی سردیوار است و بلکس به سین یعنی منخینق و می پسیم از تو که اگر زین الدین بنجر در کلام خود استعمال  
 بلکن در قافیه کرد و وجود بلکس چرا معذوم شد و ای بر تحقیق تو نمیدانی که بلکس اصل است و اسم جابده  
 فارسی زبان و قائلش صاحب سروری یکی از محققین اهل زبان که اعتبارش در باب لغت زبان فارسی بیشتر  
 از محقق هندی زاد است و آنچه به شین محجر عوض سین همله

بلکس است مبتدیش چنانکه گستی و گشتی و آنچه به نون عوض سین همله آخر می آید هم مبتدیش که وجود  
 این هر دو لغت به صراحت معنی مثال اولین این تبدیل است که بنظر آمده و آنچه به نون عوض  
 می آید هم مبتدیش چنانکه بر سگ و زرسک و آنچه به تحتانی عوض مؤلفه می آید هم مبتدیش چنانکه بالکس  
 و بالکوس با جمله به تحقیق ما این اسم جابده فارسی زبان است (اردو) سردیوار - ندرگ یعنی بلندی سردیوار

(الف) بلکفت	الف و ب بقول ناصری با اول مضمر و بشانی زده و کاف مفتوح یعنی رشوت
(ب) بلکفته	که از پایه نیز نامند صاحب انند هیزانش صاحب بران ذکر رج و در همین
(ج) بلکفد	معنی که ده گوید که بضم اول و فتح ثالث و سکون ثانی و فا و دال است و فراید
(د) بلکفد	که بکسر اول و ثالث هم درست باشد صاحب سروری نسبت (ج) بحواله شرفنا

می فراید که بر وزن بگفد یعنی رشوت و بحواله تحفه گوید که بوالکفد بضم با و سکون لام و کسر کاف هم آمده  
 صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر (ج) کرده اند و صاحب رشیدی نیز که هر دو برای (ج) از  
 ابوالعباس سندی آورده (ع) گویند خود که صد بار بلکفد ز و بخوردی و مؤلف عرض کند که آیا



مرگب است از کلمه بل که در فارسی زبان بمعنی بسیار است با کلمه کفّته بالفتح و تشدید فا که بقول انشد  
عرب است بمعنی دامن شکاری و معنی لفظی این بسیار دامن های شکاری و کنایه از رشوت که مقابل صد دامن  
شکار است که مخلوق را در آن گرفتار می کند فارسیان به تصرف در اعراب لغت عرب را بالغت فارسی  
مرگب کرده مفرسی قرار دادند برای رشوت بعضی بر آنند که رج مخفف (بو الکف) است که می آید که  
اسمش (بو الکف) بود مفرس از همان لغت عرب کفّته یعنی فارسیان کفّته را به تبدیل فوقانی با دال  
مهلکه (چنانکه ز رشوت و زروشت) و تصرف در اعراب گفت کردند و بو الکف را که مفرس فارسی بترکیب  
عربی بمعنی پدر دامن شکاری بود برای رشوت نام نهادند و پس از آن واو و الف را حذف کرده بلفظ  
کردند و (د) مزید علیه ایس به ای هوزز آمده و (الف) بتدل (ج) به تبدیل دال مهله به فوقانی  
و رب مزید علیه (الف) مثل (د) و الله اعلم بحقیقه احوال (ارو) و کچو باره کے تیرھویں معنی -  
**باکفل** صاحب شمس ایس را بالفتح مراد بلفظ بمعنی رشوت گوید و می فرماید که غالباً ایس تصحیف  
بود مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان از بن لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود  
می توانیم که بتدل بلفظ گوئیم که دال مهله بدل می شود بلام چنانکه دغ (ارو) و کچو بلفظ -  
**بلفظ** بقول برهان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و فتح رابع مشتق از بلا کیف و آل قائل بود  
بوجود محسوس است بر روش اشاعره در بحث رویت - صاحبان انند و هفت نقل نگارش صاحب  
شمس گوید که بالفتح لغت عرب است بمعنی بلا کیفیت بودن و همین معنی در منتخب هم یافته می شود که  
لغت عرب است نمی دانیم که صاحب برهان چرا ایس لغت عربی را در لغات فارسی زبان جا داد و تناس  
پیش نیاورد (ارو) بلا کیفیت و ه چیز جسکی کیفیت معلوم نه بود - مؤلف -

<p><b>بلک مشک</b> بقول مؤید مطہر مطہر نو کشور بجا کہ قنیه کہ فارسیاں بہ تبدیل حروف۔ ایس اسم را برای بقتضین و قیل بکسر ای فارسی سنبل و قریض بستانی و ترہ اگر را گویند و در نسخہ دیگرش کہ قلمی است (بلنک مشک) نوشته و (بلنگ مشک) بہ بای فارسی و نون بعد لام بجای خودش و بہ بای عربی ہم ہدرین باب می آید تصحیف مطہر نو کشور</p>	<p>ایں را درین مقام قائم کرد (اردو) دیکھو بلنگ مشک۔ (۱) منجنیق بقول اصغیر۔ معرب۔ منجنیک۔ ایک بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل ماشین جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں بعض کے نزدیک ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گویا جس میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر علم جزئیں کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے ہیں یہ آکے شکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں قوت جنگ کا اہم ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ چونکہ قلعہ گیری میں فیر سے موصوبہ تھا اسکا یہ نام ہوا مولف عرض کرتا ہے کہ آپ تائید و تہذیب سے سکوت فرمایا ہر ہماری رکیں بلحاظ سے نشین اسم ٹوٹ۔ یہ گویا یا گوہن کے سوا ہے جس کا ذکر بلخم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔</p>
<p><b>بلکن</b> بقول سروری بر وزن الکن (۱) منجنیق را گویند (شمس فخری ۵) ز سیل خیز فنا میں است قصر بقات چنانکہ حصن فلک ہا ز صدمت بلکن بد و بوالہ شرف نامہ گوید کہ (۲) بمثنی سر دیوار (سجری ۵) ای عہد تو بے مدار و پائنت شست بد چون برف تہوڑ و آفتاب بلکن بد صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند مولف عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بصرا ماخذ ایں بر بلکس مذکور شد و بمعنی اول اسم جامع فارسی زبان می نماید و بلخم کہ گذشت و رے ایں است کہ آنرا فلاخن گویند و منجنیق و رای فلاخن است و لیکن جاد</p>	<p><b>بلکنچک</b> بقول سروری بجا کہ نسخہ وفا فی بضم با و سکون لام و نون و فتح کافی ہم چیز طرہ باشد (شمس)</p>

ای صورت توجو صورت کا و نجک به هستی تو به چشم هر کسی بکنجک به و فرماید که در نسخ دیگر بونجک و بوالکنجک نیز منظر  
رسیده - صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی فرماید که بمعنی بسیار عجیب و طرفه بود که کنجک بمعنی  
عجیب می آید صاحب جامع این را بضم کاف فارسی اول آورده خان آرزو در سراج گوید که بعضی به فتح کاف  
گفته اند و تحقیق آنست که این معنی راجع است بسوی معنی بسیار عجیب و طرفه موقوف عرض کند که این مرکب  
است از لفظ تمیل که بالضم بمعنی بسیار گذشته و جزو دوم این کنجک بکاف تازی است بمعنی عجیب که می آید از  
تمتق که بکاف فارسی اول نیست چنانکه از عای صاحب جامع است و از همین ترکیب معنی لفظی این  
مرکب بسیار عجیب است و آنچه (بوالکنجک) می آید از قبیل (بوالهوس) که بجایش مذکور شود - فارسیان بلفظ  
عربی (بوالکنجک) هم استعمال کرده اند و این قسم ترکیب عربی با کلمات فارسی در کلام فرس اکثر آمده چنانکه  
رانا الیاس که بجایش گذشته و بوالکنجک که به همین می آید مخفف (بوالکنجک) است که صراحت کامل هر یک بجز  
کنیم (ارو) نهایت عجیب و غریب -

**بلکه** بقول (ارسته) بمعنی با وصف یعنی ترقی و اعتراب - فرماید که فارسیان (۲) بمعنی شاید آردند و لفظی  
مکره (۳) رنجه بقتل سناختن و بنگر به بلکه مرادم بیک نگاه بر آید (طغرا) اگر بطغری نظری می کنی اورد  
بکن به بلکه از درد فراق تو بفردا زسد به خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کلمه اضراب است  
در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی - پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید  
نیز آردند (اشرف) اگر بر این خط مشود و لکیر به بلکه خیریت در آن باشد به بهار گوید که بدون کاف لغت  
عربی است و کلمه اضراب است و فارسیان بکاف استعمال نمایند و متاخرین در مقام ظن هم آردند (نعمت خانی)  
(۴) بیانی دل گشت مرچیت ندا نم به بکیار بیا بلکه تمنای تو باشد (میرزا جلال اسیر) سفر هیچ ستمند

تقلید مباد میروم بلکه ندانسته مرایا کند (میرخانات) در دست بتی گشتن من گشته مقرر به خبر بگفت  
از خانه برال بلکه تو باشی به قیاض لاهی (در سر و گل و یاسمن آن نوزندیم به هنگام مرغان چمن بلکه تو  
باشی به صاحب غیاث به نقل عبارت بهار گردید که کاف را در لفظ بلکه دراز باید نوشت چرا که کاف غیر در  
که در حقیقت مرکب بهای مخفی است بجائی نویسد که کاف را بلفظ دیگر متصل نسازند در اینجا چون کاف  
بلفظ بل مرکب شد حاجت با اتصال های مخفی نماند مؤلف عرض کند که فارسیان لغت عرب بل را بدون  
کاف و با کاف زائد که مرکب های مخفی است استعمال کنند یعنی اضرب و همین است معنی اول بیان کرد  
و ارسته و بتجذیف های هوز مخفی بصورت وزن شعریم جائز است وقتی که در آخر کلمه ساکن واقع شود  
ولیکن رسم الخط بلکه با های هوز آخر است نه بدون او کاف هیچ معنی نمی کند یعنی کاف زائد است که بلفظ  
بل مرکب شده است - صراحت کامل بر لفظ بل هم کرده ایم متقدمین و بعض متاخرین استعمال این  
بمعنی دوم کرده اند و حالا بدین معنی استعمال نیست و معنی دوم این را منفرس دانیم (ارو) (۱) و بگوید  
(۲) بشاید بگوید بگوید -

**بل گرو** | بقول صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار شهر یگر پیران نام است **لف**  
عرض کند که در محاوره حال این را منفرس دانیم که تحتانی را به او بدل کرده اند چنانکه انگیز و انگیز و  
هندی را به وال جمله و این شهری را نام است که پای تخت سرودیا یکی است در یورپ (ارو) بگوید  
سرودیا کاپاس تخت - مذکر -

الف) بلگ	الف) بقول بریان کبر اول و فتح کاف و آنرا شیه گرم هم خوانند و اب) بقولش کبر اول
ب) بلگ	ب) در وزن خرک آب نیم گرم را گویند و فتح کاف به وزن مصقل مراد فیش صاحب سرودیا

نسبت هر دو هزانش و نسبت رب) بجایش صراحت	هر دو سکندی خورده اند که به ماخذ این پی نبرده
کنند که بر وزن تقلل کاف فارسی است و بحواله	اند. مخفی مباد که در هر دو لغت بکاف اول فارسی
فرهنگ گوید که با گل بفتح کاف فارسی هم بهین	است و در الف کاف دوم عربی (ارو) و کیهو بگل
معنی گذشت. صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصر	<b>بلکن</b> بقول برهان بفتح اول و کاف فارسی
و جامع هم هر دو را به همین معنی آورده اند. خان کرز	بر وزن اککن (۱) بمعنی سردیوار و (۲) منحنیق
در سراج فرماید که (رشیدی با گل را صحیح دانسته)	هم صاحبان رشیدی و ناصری و انند و موتیم
و خیال خود ظاهری کند که گمان دارم که صحیح بگل	ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که هر دو
باشد بلام چنانکه قوسی نیز آورده و می فرماید که	معنی همان بلکن است که بکاف عربی گذشت
اگر گویند چرا بلکن بهر دو کاف صحیح نباشد که بلکن	و صراحت ماخذ هم همد را بنجا کرده ایم و باقتبار
بمعنی شرارتش است و کاف برای تصغیر یعنی	ناصری که صاحب زبان است این را بهر دو
آب کم گرم جوایش نسبت که سندی باید (تهی کل)	معنی مبتدل آن دانیم که کاف عربی بفارسی بدل
مؤلف عرض کند که ماخذ با گل) که بکاف	می شود چنانکه کند و کنند (ارو) و کیهو بلکن.
فارسی گذشت همد را بنجا مذکور شد و رب) مبتدل	<b>بلکنجک</b> صاحبان برهان و ناصری و هفت
آنست چنانکه - سگ آبی و سگ آلابی و الف)	و انند ذکر این کرده اند و این همانست که به کاف
مبتدل رب) که لام به کاف بدل می شود. چنانکه ال	عربی بجایش گذشت و صراحت ماخذش همد را بنجا
و الحاکم دیگر هیچ. سحان الله خان آرزو و چو خوش	کرده ایم و نظیر اعتماد صاحب ناصری که از
تحقیقی کرده آفرین بر گانش و ما ویش قوسی	اهل دبانست میتوان گفت که این مبتدل آنست

کات عربی بفارسی بدل می شود چنانکه کنند و کنند (ار دو) و یکجو بکنجک -

**بلمنا** بقول انند بخواه برهان بافتح لغت فارسی است بمعنی (۱) جسم و گنده و تنا و و نه گفت و در (۲) پشت و توده کلال و دراز و (۳) چیزی نرم مانند ریش مؤلف عرض کند که مایل است رادر برهان نیافتیم و دیگر محققین فارسی زبان هم ازین سبک بدون وجود سند استعمال بر مجر و قول انند که هند ترا داد است این را اسم جاد فارسی زبان تسلیم نمی (ار دو) (۱) جسم - فربه (۲) توده کلال - مذکر (۳) نرم -

**بلمناج** بقول برهان بضم اول ویم بالف کشیده بر وزن محتاج نوعی از کاجی است و آن ساشی باشد بی گوشت و بسیار آبی و رقیق و بضم اول و فتح ثانی هم آمده و بعضی گویند که این لغت ترکی است صاحب سروری هم ذکر این کرده (بسمت) عاقل نه گردد مائل به بلماج چه تاقلید بیند بر روی سماج چه صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اگر چه وضع لغت شان ترکی دارد انچون بود لمناج و بار لانا که نام اقسام نان است ولیکن این لغت رادر لغات ترکی نیافتیم ازینجاست که اسم جاد فارسی قدیم می دانیم که محققین صاحب زبان هم ذکر این کرده اند (ار دو) ایک قسم کی پشته آتش جو رفیق پکائی جاتی ہے - مؤنث -

**بلمون** بقول برهان و انند و هفت بر وزن مجنون سافج صحرا نیست و آن یرگی باشد و وائی مانند برگ کردگان و آنرا بعرابی عرنج بزی خوانند صاحب محیط گوید که لهن بفتح اول و نیز سلمون معروف بسازج است و گویند که لهن و لکون بفارسی اسم خرفه باشد و هم او بر عرنج گوید که نوعی از این توهمات است سهل رطوبات و آنرا سلمون گویند و سلمون فرماید که قرة العین است و آنرا کرفس المار نامند و بر کرفس مائی می نویسند که چرخیر المار و قرة العین گویند که بفارسی کنگر آبی نام است و کنگر همان است که

برجمله و اغر سلس و انتالوقی ذکرش کرده ایم و بیا همه جگر کاوی از برای این شد که محققین اول از ذکر بلگون ترجمه عربی عریج نوشتند معلوم می شود که تسامح شان است و بلگون همان بخله است که صاحب محیط ذکرش کرده مؤلف عرض کند که حقیقت سازج بر سادگی آید و بحث خرفه بر بخله گذشت با بخله ایلیم جابد فارسی زبان باشد (اردو) و یکو بخله اور سادگی -

بلمه بقول برهان بفتح اول و میم و سکون ثانی (۱) ریش انبوه و دراز را گویند و فرماید که باین معنی بضم اول هم آمده و (۲) مردم ریش دراز هم گفته اند - صاحب سروری این را مرادف بآیه گوید که گذشت (زکن الدین بکائی ۵) گرد آلبه بود چه خواهد بود بلمه ریش دراز رستائی (۶) مولوی جنوی ۵) بلمه را باین تا نگیری ریش کوسه در برده هند وئی ترکی بیاموزاں ملک تمنج را به صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج گوید که تحقیق این در آیه گذشت مؤلف عرض کند که این بسدل است و صراحت کافی با بیان ماخذ هر را بنجا کرده ایم (اردو) و یکو بآیه -

بلمه ریش اصطلاح بقول اند بجا الله فرهنگ فرنگ	هجره بلمه هم به همین معنی گذشت و لیکن
با بفتح و کسر رای مهله و سکون تحتانی و شین بی نقطه	استعمال آن به تجرید ریش کرده اند عیبی ندارد و مراد
لغت فارسی زبان است که ریش دراز را گویند مؤلف	کسی که ریش او دراز باشد (اردو) لمبی دار علی
عرض کنند که اسم فاعل ترکیبی است اگر چه	در از ریش همی که میسکتی ہیں -

بلمیز بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و سند ظهوری را هدیه ارباب نظر کرده (۷) بر فصیحان نکته می گوید چومی گردد و عرب به جمله بلمیز بر زبان دارد جو گردد و ترکماں به و نقل بگارش (انند) از زبان وزن شعر هم در نقل نگاری خبر ندارد مؤلف عرض کند که مادر دیوان ظهوری این شعر را بنیا فایم و در کتبه نقی

ترکی است بجز بالکسر لغت ترکی معنی جا بل غبی یا فتم پس اگر کلام ظهوری ثابت شود باید که در مصرع ثانی  
 هیس بجز را جادو همیم که وزن شعر هم درست میشود اندرین صورت استعمال این معنی کلام جا بلان و لغو و بیرو  
 بطور مفهوس باشد بدو آنکه تصدیق کلام ظهوری نمیشود این لغت را تسلیم نکنیم که همه محققین فارسی زبان  
 ساکت و بحر نسخته و مطبوعه مطبع نو کشور این لغت در نسخ دیگر یافته نمی شود و معاصرین عجم هم بر زبان  
 ندارند (اردو) جا بلان و بیرو کلام مذکر.

بلنج | بقول برهان برون پنج قدر و مقدار و اندازه هر پیرایمی گویند و فتح اول و ثانی نیز گفته اند صاحبان  
 سروری و رشیدی و جابج و مؤید هم ذکر این کرده اند خان آذر و در سراج گوید که توسی بفتح اول  
 و دوم نوشته مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد و بن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) و بگوید اندازه  
 بلنج | بقول اند بخواله فرهنگ فرنگ بضم اول و فتح ثانی مخفف بلند جام مؤلف عرض کند که سند  
 پیش نه شد دیگر محققین فارسی زبان ساکت و لیکن بر زبان معاصرین عجم است که اکثر الفاظ را بحذف بعض  
 حروف بر زبان دارند تا آنکه سند استعمال پیش نه شود لغت محققه نه خوانیم اگر چه موافق قیاس است مقصود ما  
 این است که اگر فارسیان در جملت حرف زدن حرفی را ساقط کنند مستعمل در نظم و نثر اصلاً نباشد  
 (اردو) بلند جگه - جلیه بلند - مؤلف -

بلنجاسپ | بقول برهان بکسر اول و ثانی و سکون ثانی کرده اند مؤلف عرض کند که همان بر تنجاسپ باشد  
 و جیم بالف کشیده و سین بی نقطه و بای فارسی زده گویا که بجایش گذشته این اصل است و آن بمبدل این  
 که آنرا بوی مادران گویند و بجای بای فارسی فاهم  
 لام بدل شده بهر ای هله چنانکه آنوند و آنند (اردو)  
 صاحبان جهانگیری و رشیدی و جابج و در سراج هم ذکر کرده اند و بگوید بر تنجاسپ -



<p>بلنجاست بقول مؤید مطبوعه نوکشره</p>	<p>رینگ مشک است که می آید و اشاره این برافزوخشک کرده</p>
<p>برنجاسپ به بای فارسی آخره رای مهمله بدل شده</p>	<p>ایم و این مبتدل پینگ مشک که بای فارسی بدل شده</p>
<p>لام و در دیگر نسخ قلمی این مبتدل برنجاست به فوقانی</p>	<p>بعربی چنانکه اسپ و استب و کاف فارسی بدل شدند بهم</p>
<p>آخره مؤلف عرض کند که این است دست تصریف</p>	<p>چنانکه شکران و شجرت و رنگ و ریح صراحت ماخذ و لغت</p>
<p>اهل مطابع در تصحیف لغات - ماصراحت کامل بربرنجاست</p>	<p>کامل برافزوخشک کرده ایم و برنجاشک هم به همین</p>
<p>کرده ایم که به فوقانی آخره گذشت و این مبتدل است</p>	<p>معنی گذشت و در اسباب ماخذ و گیر هم مذکور و</p>
<p>چنانکه اردند و اوند (اردو) و کیو برنجاست -</p>	<p>این را مبتدل آن هم توان گفت که رای اهل</p>
<p>بلنجاشک بقول بهان و جامع و اندکها</p>	<p>به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال (اردو) و کبر</p>
<p>افزوخشک که گذشت مؤلف عرض کند که اصل این</p>	<p>افزوخشک و برنجاشک -</p>

بلند بقول بهان بدوزن کند (۱) معروفست که نقیض پست باشد صاحب فدائی هم ذکر این کرده گوید که تباذی رفیع خوانند - بهار گوید که هر چه درازی بسوی فوق داشته باشد چون آتش بلند و فانی آرزو و در سراج گوید که بلهجه بعضی بضم اول است و هم او در چراغ هدایت می فرماید که اکثر هراجه درازی بسوی فوق داشته باشد مؤلف عرض می کند که اصل این می تواند بود به ضم اول مرکب از بل که معنی بسیار گذشت و وند بقول بهان بمعنی صاحب چنانکه (دولت وند) پس معنی لفظی این بسیاری دارند اعم از بلهجه بسوی فوق باشد یا بسوی تحت - پس بسیاری فوق را بمعنی رفعت استعمال کرده اند در اینصورت بضم اول موافق قیاس است و این معنی مستلزم به بلندی جهانی باشد در رفعت چنانکه نیزه بلند و قد بلند و بام بلند و این شافعی بسزواری (۲) ابر و زمین متاب که دل دردمند تست و تیری که خورده ام ز کمان بلند تست و (۳)

(۱) سون بلندش که رسد تا ماه ۶ باز در آب بپرسد (ارو) بلند بقول اصفیه فارسی اوچا.

(۲) بلند بروزن کند. بقول برهان معنی چوب بالا این در خانه که آنرا بعرنی اسکفته گویند صاحب در می  
ایں را بضم با گوید (سوزنی) از هیبت ار کند به در خارجی گذر بفتد بر آستان در خارجی بلند و صفا  
همانگیری در شیدی و جامع مشتق بابرهان خان آرزو در سراج بزرگه ای گوید که در اصل مجاز خواهد بود مگر  
عرض کند که چوب بالائی در کندی باشد ازین وجه بر سبیل مجاز آنرا بلند گفتند صراحت ماخذ بر معنی او  
گذشت (ارو) چو کھٹ کی بالائی لکڑی - مروت.

(۳) بلند بروزن کند. بقول برهان معنی چار چوب و پیرامن در خانه و فرماید که بکسر اول نیز به همین  
معنی آمده. خان آرزو در سراج بزرگه ای معنی گوید که در هندی چو کھٹ خوانند و قوسی (بلندین) بکسر  
اعراب نوده معنی پیرامن در خانه مگر کھٹ عرض کند که طرز بیان برهان نا خوش است (چوب بالائی  
چار چوب در خانه) را بطریقی نوشته که مقصود از دست رفت و چار چوب بدست آمد. همان معنی دوم است  
که گذشت و این چیزی دیگر نیست محققین زبان دان با تعریف تسامح آمیز برهان اتفاق ندارند خان آرزو  
غور کرد پس بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که ازینکه  
بلندی این بمقابله پهنائی زیاد می باشد. فارسیان مجاز معنی اول این را هم بلند نام کرده باشند  
(ارو) چو کھٹ بقول اصفیه هندی - اسم مروت - دروازه کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں -

(۴) بلند - بفتح با - بقول سروری معنی دراز - بهار گوید که گاهی بر درازی ظرف تحت اطلاق کنند چو بلند  
وزلف بلند و طره بلند معنی دامن دراز که بپا رسد و غیره ازینجا معلوم می شود که معنی مطلق دراز است. خان  
در سراج گوید که معنی دراز هم متصل می شود چنانکه روزهای بلند و شبهای بلند و دامن بلند (الخ) و هم او

ذکر همین معنی در چراغ هدایت کرده می فرماید که حق آنست که معنی مطلق دراز مستعمل چنانچه روز با و شب های بلند و عمر بلند هم موقوف عرض کند که نزاکت و معنی را مخلوط می کند و این معنی متعلق است به درازی جسمانی مجاز معنی اول چنانکه در زلف بلند که مراد از زلف دراز است و دامن بلند هم داخل همین معنی باشد معنی دوم دراز یعنی درازی غیر فوق که وجودی داشته باشد و تخصیص تحت هم درست نیست - خان آرزو غلط کرد که روز و شب بلند را با دامن بلند برابر کرد و آن تعلق دارد با معنی ششم می آید با جمله اینهم مجاز معنی اول است و پس (صائب) شود هر حلقه انگشتری پای نگارنیش + نه بند و بر کمر آں شوخ گز زلف بلندش را به (دارو) دراز بقول اصفیه - فاسی - لبیا - طویل -

(۵) بلند بقول بهار بالفتح و بالتضم معنی بزرگ و عظیم الشان و گراں نیز مجازاً چون حرف بلند و دراز بلند موقوف عرض کند که مجاز معنی اول است و بلند در خیال که جسمی ندارد چون اقبال بلند که بلند معنی تابا باشد (صائب) بر سه پا بر دست خود داد است معمار زل + تا با اقبال بلند آں طاق ابر و بسته است - (دارو) بلند معنی برتر حس به حیوانی او پختی مراد نیست بلکه برتری مراد است جیس بلند طالع - بلند ربه - (۶) بلند معنی دراز و این درازی غیر جسمانی است چنانکه در روزهای بلند و شب های بلند که طوالت زمانی دارد و این هم مجاز معنی اول است در ویش و اله هر وی (۷) یار هم سر و قد و هم بطنی مطلوب است روز هم گاه بلند است و گاهی کوتاه است (دارو) دراز - فارسی (صفت) و طوالت جو جسمانی نه بلکه دراز جسمی عمر دراز - شب دراز و غیره -

(۸) بلند معنی بسیار و کثیر در کیفیت خیال چنانکه تافل بلند و جذبه بلند و غیر در بلند و امثال آن را (نسیج) یا شیری (۹) نی گوشت چشم و فی نگاهی + امروز تافل بلند است + (سجرا کشی) جذبه شون

بلند است زیقوب بہ پرس کہ گمان داشت کہ در مصر زینائی است (۵) (۵) زینگر خطائی رفت بہ پذیر  
غور بندہ قابل بلند است (دارو) بہت بقول آصفیہ زبدرہ نہایت کثیر فراوان بہالغہ کہلے ۔  
(۸) بلند بمعنی بسیار در کمیت چنانکہ دولت بلند قیمت بلند و امثال آن (میر مغزی) در خاندان ہنگب  
از خسرواں نبود (۹) این دولت بلند کہ در خاندان تست (کمال سمیل) باقیمت بلند تو اس خاکدان  
پست (چندین شگفت نیست کہ چنداں پدید نیست (دارو) گراں بقول آصفیہ بیش قیمت (نمل شیان)

بلند آشیان	استمال بقول بہار مراد بلند
افتر مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند مکان است	اسم فاعل ترکیبی است و .....
اسم فاعل ترکیبی کنایہ از بلند رتبہ حیث است کہ	(ب) بلند آوازہ ساختن کسی را بہ رتبہ
سند استمال پیش نکر دیکہ ندارد کہ معاصرین عجم	بلند رسانیدن و شہرت دادن (صائب)
برزبان دارند (دارو) بلند مکان بلند مرتبہ	بلند آوازہ سازد شہد عاشق عشق سرکش را
شخص جس کا درجہ بلند ہو بلند آشیان بھی کہہ سکتے ہیں	بفریاد آور دشتے کک پای آتش ادا نہیں .....
بلند آمدن استمال صاحب آصفی ذکر این	(ج) بلند آوازہ گردیدن لازم آن بمعنی
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی	شہرت پذیر شدن و شہرت یافتن (۵) (۵) زما
بلند شدن و پیدا وظاہر شدن (سعدی) در	حسن صائب میشود مشہور در خوبی و گلستانی زیبا
باغ سروی نیامد بلند کہ با دجل بخش از بن گنڈ	بیل بلند آوازہ می گردود (دارو) (الف) شہرت
(دارو) بلند ہونا پیدا ہونا	مشہور شخصیت شہرت دینا مشہور کرنا

(الف) بلند آوازہ اصطلاح بقول اندجرا

<p><b>بلند استادان آستان</b>   مصدر اصطلاحی - بها</p>	<p><b>بلند اختر</b>   اصطلاح - بهار بر معروف قانع و</p>
<p>را مرادف (بلند آشیان) گوید مؤلف عرض کند که یعنی بلند طالع باشد و بلند آشیان بمعنی بلند مکان و بلند مرتبه که بجایش گذشت و جادار (صائب) تلاش بیهوده می کند سرخورشید در آستان بلند آستان خانه دوست (ارو) مثل آسمان کے سامنے ہونا - اظہر من الشمس ہونا -</p>	<p>را مرادف (بلند آشیان) گوید مؤلف عرض کند که یعنی بلند طالع باشد و بلند آشیان بمعنی بلند مکان و بلند مرتبه که بجایش گذشت و جادار (صائب) تلاش بیهوده می کند سرخورشید در آستان بلند آستان خانه دوست (ارو) مثل آسمان کے سامنے ہونا - اظہر من الشمس ہونا -</p>
<p><b>بلند استادان از آستان</b>   مصدر اصطلاحی -</p>	<p>بلند اختر چشم تر شود بینا (که ماه از نور خورشید بلند</p>
<p>صاحب اند ذکر این بحوالہ بہار کردہ همان شعر صاحب را بلند پیش می کند کہ بر (بلند استادان آستان) شد مؤلف عرض کند کہ تسامح محقق بگلوری است کہ کلمہ آزارناحق دریں مصدر داخل کرد و بر معنی شعر و الفاظش غور نکرد (ارو) و بگو بلند استادان آستان -</p>	<p>اختر شود پیدار (استاد فوسخی) بجله گفتدای شهر یار روز افزون (خدا یگان بلند اختر و بلند مکان (ارو) بلند اختر بلند طالع است شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش تقدیر ہو - اور ذی رتبہ</p>
<p><b>بلند ارکان</b>   اصطلاح - بقول اند بحوالہ</p>	<p>فرہنگ فرنگ کنیہ از عارفی کہ برستون ہای بلند بنا نمایند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل عربی است بمعنی عمارت بلند کہ حامل بلند ارکانی است</p>
<p><b>بلند افتادان</b>   (مصدر اصطلاحی) تعریف</p>	<p>سند استمال پیش نہ شد عیبی ندارد کہ معاصرین</p>
<p>ایں بر بلند افتادان می آید (ارو) و بگو بلند افتادان</p>	<p>عجم ہر زبان دارند (ارو) بلند عمارت (مؤلف)</p>
<p><b>بلند افتادان رتبہ</b>   مصدر اصطلاحی - بقول</p>	<p>بحر و بہار و اند بزرگ واقع شدن مرتبہ (صائب)</p>

رتبہ انکار صاحب بلند افتادہ است ہر کی رسید ہر کرتہ  
 انگشتی بفر دور ماہ موکلف عرض کند کہ موافق قیاس  
 است (اردو) رتبہ بلند واقع ہونا۔  
 دلہا ہی بلند افسران ہر شاخ بشاخش نسب ہوا

بلند افتادن سد مصدر اصطلاحی۔ بلندی گر

بلند واقع شدن سد باشد (ظہوری سے) ظہوری  
 سد در دم خوش بلند افتادگار من ہر گذشت از  
 نالہ جز فریاد و افغان نمی سازد (اردو) دیوار  
 بلند واقع ہونا۔  
 بلبل از قمری بلند افغان تراست (اردو) بلند

بلند افتادن سودا مصدر اصطلاحی بقول  
 صاحب آصفی و بجز بہار بزرگ واقع شدن سودا  
 (کلیم ہدائی سے) اگر سودا بلند افتد ازین بہتر چہ

می باشد کہ کلیم از بہر خود و فکر ہای سر دبالا کن  
 موکلف عرض کند کہ بدست آمدن قیمت خوشی در  
 سودا و کامیاب شدن سودا باشد (اردو) مال  
 بہتر از گراں قیمت سے فروخت ہونا۔ معاملت میں  
 کامیابی ہونا۔

بلند اقبال اصطلاح۔ بقول بہار و اند معروف  
 قیمت۔ خوش طالع۔

بلند اقبال استعمال۔ بقول بہار معروف موکلف  
 عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اقبال بلند و  
 طالع بلند دارندہ یعنی خوش طالع (صائب سے)  
 تا مرعش بلند اقبال در زنجیر داشت ہر چہ قباب  
 من شکوہ جو شہر شیر داشت (اردو) بلند طالع  
 بلند اقبال وہ شخص جس کی قسمت بلند ہو یعنی خوش

<p>بلند اقتدار اصطلاح - بقول اندر بحوالہ کردہ از معنی سکت و سکتش متعلق بہ (ب) (بلا حوالہ)</p> <p>فرہنگ فرنگ عظیم القدر و بلند مرتبہ مؤلف عرض پایہ علم جو بلند اوقات دہ ہر خیر خیر ہم نہ پسند اوقات</p> <p>کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار با اقتدا مؤلف عرض کند کہ اُفتادن و مزید علیہ سن</p> <p>و باختیار عظیم القدر و بمعنی بلند مرتبہ و مرتبہ بلند اوقات دن بمعنی واقع شدن گذشت و مجرور (اوقات)</p> <p>صاحب اندر تعریف ایں اصطلاح از نزاکت بمعنی بلند واقع شدن از زمین مصدر عام است و</p> <p>کار گرفت (ارو) بلند اقتدار اویں شخص کہ مصدر خاص (ب) بمعنی بلند واقع شدن پایہ</p> <p>کہہ سکتے ہیں جس کے اختیارات بلند اور زیادہ ہو مرتبہ باشد (ارو) (الف) بلند واقع ہونا (ب)</p> <p>بلند انداختن مصدر اصطلاحی - خان آرزو پایہ بلند واقع ہونا - مرتبہ بلند واقع ہونا -</p>	<p>در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ستودن و تعریف کیا بلند بازو اصطلاح - بقول بہار و اندیشہ</p> <p>کردن و زکیر برداش تہار ہزانش (ب) (بلا حوالہ) نقل نگار معروف - مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل</p> <p>(ب) ہیچیکہ در عشق کوتاہی نہ کردم از وفاد ہر کہ ترکیبی است یعنی بازوی بلند دارندہ و کنایہ از</p> <p>پرسید از صد جانان بلند انداختم ب صاحب بحر زور آور (صائب) فشرده پنجر عقل بلند باز</p> <p>با تفاقی گوید کہ مبالغہ کردن در ستایش مؤلف را کسی بتاک زبردست بر نمی آید (ارو) از</p> <p>عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف آور - زور دار - قوی شخص -</p> <p>(ارو) بہت تعریف کرنا - بلند بالا اصطلاح - بقول بہار و اندیشہ</p>
<p>نقل نگار - معروف - مؤلف عرض کند کہ معنی بلند اوقات دن مصدر اصطلاحی</p> <p>بلند اوقات دن (ب) بلند اوقات دن پایہ صاحب صفتی ذکر ایں قد بلند دارندہ - اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از</p>	<p>بلند اوقات دن (الف) بلند اوقات دن (ب) بلند اوقات دن پایہ صاحب صفتی ذکر</p>

<p>بلندی پر کنند پچنگنا۔</p>	<p>(سعدی) بروز واقعہ ثابت من رسرو کنند۔</p>
<p>بلند پر کشیدن   مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>	<p>کہ میرویم بدان بلند بالائی (دارو) معشوق کو بلند بالا کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔</p>
<p>بلند بخت   اصطلاح۔ بقول بہار دانش نقل گاہ معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت بلند دارنده و خوش طالع (میر معری) و بندش خرد تر شود و سکین (دارو) بلندی شاہ بلند بخت ملک بنجر ایکہ اوچہ از بخت ہر چہ یافت</p>	<p>بلند بخت   اصطلاح۔ بقول بہار دانش نقل گاہ معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت بلند دارنده و خوش طالع (میر معری) و بندش خرد تر شود و سکین (دارو) بلندی شاہ بلند بخت ملک بنجر ایکہ اوچہ از بخت ہر چہ یافت</p>
<p>بلند بودن   استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغان شیرازی) قدرت بلند باد کہ پر خنل عسکت آں گل کو نویسم وفانی تو اس شہید (دارو)</p>	<p>بلند بودن   استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغان شیرازی) قدرت بلند باد کہ پر خنل عسکت آں گل کو نویسم وفانی تو اس شہید (دارو)</p>
<p>بلند ہونا۔</p>	<p>انداختن کنند بر بلندی۔ صاحب آصفی ذکر بلند</p>
<p>بلند بودن بوی   مصدر اصطلاحی بھل بہار بمعنی برخاستن بوی مؤلف عرض کند کہ قوت بیاں ندارد و بوی در معاوردہ بر بنی خیزد۔ ہلکہ</p>	<p>بر آوردن (کرده از معنی ساکت و ما این مصدر عام را نمی پسندیم و سندش بکار مصدر خاص مای خورد (قاسمی گونا بادی) برابرم کند</p>
<p>بلند و تشری شود و شیخ العارفین (نور بدہر</p>	<p>سیاست بلند ہ سرش اور آرام ختم کنند (ارو)</p>





اصطلاح و مصدر صطلای	(الف) بلند پیری	برمان و بحر (۱) میل بطرف عظمت و رفعت نمودن نمود
صاحب ہوید نسبت الف	(ب) بلند پیریدن	عرض کند کہ (۲) لاف زدن و ہر دو معنی مصدری اند
بحوالہ قنیہ گوید کہ تفاخر کردن و بزرگی نمودن و		ہر دو معنی (ب) متعلقہ اصطلاح گذشتہ پیدای شود۔
ادعای ہستری بسبیل مباغت کردن و فرمایید کہ		نی دانیم کہ صاحبان تحقیق معنی دوم را چہ اثر کردند
ایں معنی مصدری است و اگر یا برای خطاب باشد		(ارو) (۱) بلند خیالی کرنا (۲) بلند پروازی کرنا۔ لاف زنا
بمعنی بلند پستی صاحبان اند و ہفت نقلش فرما		بلند پروازی می کند
اند۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ ہماں سندہ سبخر		و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی و نقل استعمال است
کاشی پیش می کند کہ بر (بلند پروازی) گذشت		مؤلف عرض می کند کہ ایں مقولہ۔ صیغہ واحد قات
مؤلف عرض کند کہ بچارہ آصفی نمیداند کہ بلند		حال است از مصدر (بلند پروازی کردن) کہ بہر دو
بر پروازی از مصدر بلند پیریدن مشتق نیست و حاصل		سفیش گذشت نار بیان چوں کسی را بیند کہ تعلی می کند
بالمصدر بلند پروازی کردن است و شک نیست		ایں مقولہ را گویند مقصود آں باشد کہ بمبالغہ کاری گیرد
کہ (بلند پیریدن) مصدر مرکب است موافق قیاس		را (رو) خوب بلند پروازی کرے ہو یہ دکن میں
و حاصل بالمصدرش (الف) باشد و (ب) مراد		بطور کہادت اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جب اپنی
بلند پروازی کردن است۔ ولیکن فارسیاں است		تعریف میں مبالغہ سے کام لے نیز کہتے ہیں کیوں
ایں بسیار کم کنند (ارو) (الف) و کچھ بلند پروازی		شیخی بگھارتے ہو، کیوں ڈینک مارتے ہو کیوں
		دون کی ہانکتے ہو، آخر اندک تینوں جملے محاورہ
	بلند تلاش	اردو کے مطابق ہیں۔

<p>مؤلف عرض کند که باین بیان مجهول ذکر این ترک تفوق نداشت. اسم فاعل ترکیبی است کتا</p>	<p>کذا فی المحيط (اردو) فربه اور کوتاه یعنی ده شخص جز فربه بود اور کوتاه قد.</p>
<p>از کسی که تلاش طبیعت او بلند و بلند فکر است اگر چه سنده استعمال پیش نکرد و لیکن جیبی نیست</p>	<p>بلند حوصله   اصطلاح - بقول انند بحواله فربه و رنگ بمعنی بلند همت مؤلف عرض کند که معاصر</p>
<p>عجم بر زبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے۔</p>	<p>عجم بر زبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے۔</p>
<p>بلند جاہ   اصطلاح - بقول انند بحواله فربه رنگ و رنگ بمعنی بلند مرتبه مؤلف عرض کند که شک نیست که این معنی موافق قیاس است و لیکن فاریا</p>	<p>بلند جاہ   اصطلاح - بقول انند بحواله فربه رنگ و رنگ بمعنی بلند مرتبه مؤلف عرض کند که شک نیست که این معنی موافق قیاس است و لیکن فاریا</p>
<p>بر زبان ندرند و بلند مرتبه و بلند رتبه بی گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبه - بلند</p>	<p>بر زبان ندرند و بلند مرتبه و بلند رتبه بی گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبه - بلند</p>
<p>وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبہ عالی ہو بلقا کرنا - بلندی چاہنا۔</p>	<p>وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبہ عالی ہو بلقا کرنا - بلندی چاہنا۔</p>
<p>بلند شمشیر جا استعمال - صاحب آصفی ذکر (بلند داشتن) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از انند</p>	<p>بلند شمشیر جا استعمال - صاحب آصفی ذکر (بلند داشتن) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از انند</p>
<p>او این مصدر را یافته ایم کہ یہ مقام بلند بودن بلند (نظام استر آبادی) درین مقام رست و بلند</p>	<p>او این مصدر را یافته ایم کہ یہ مقام بلند بودن بلند (نظام استر آبادی) درین مقام رست و بلند</p>
<p>عجم بر زبان ندرند و بلند رتبه بی گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبه - بلند</p>	<p>عجم بر زبان ندرند و بلند رتبه بی گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبه - بلند</p>

<p>چرخ منج که آفتاب زحل جا بلند تر دارد و (ار دو)</p> <p>بلند مقام هونا -</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که</p> <p>بمعنی بلند کردن است و ادسند پیش کرده پیش مصدر...</p>
<p>بلند دیدن استعمال - صاحب مصنفی ذکر این</p>	<p>رب، بلند ساختن مکان بمعنی قوت بخشیدن</p>
<p>کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بجایاره</p> <p>اصطلاح (بلند و پست دیده) را پسید اگر دو خواست</p> <p>که با مصدری متعلق کند (بلند دیدن) را قائم کرد</p>	<p>آز اسپد است (سلیم طهرانی) سلیم پر حذر از</p> <p>تیر فتنه باش که باز بلند ساخت زمانه مکان شد</p> <p>را (ار دو) (الف) بلند کردن (توت بخشا - طاقتور)</p>
<p>و بذیل آن (بلند و پست دیده) را که بجایش می آید -</p>	<p>بلند ستادن مصدر اصطلاحی - صاحب مصنفی</p>
<p>در اینجا همین قدر کافی است که بلند دیدن بمعنی دور</p> <p>و دور بین شدن است و پس (ار دو) دور بین هونا</p> <p>دور بینی کرنا -</p>	<p>ذکر این کرده سندی که از کلام صائب پیش کرده</p> <p>همان است که بر (بلند ستادن آستان) گذشت</p> <p>و بخوبیال ما مجرود بلند ستادن بمعنی بلند واقع شدن</p>
<p>الف) بلند در</p>	<p>است - تسامح اوست که این را بلند مصدر</p>
<p>رب) بلند رین</p>	<p>الف) بالضم مخفف بلند تر و رب) خاص مصدر عام قرار داد (ار دو) بلند واقع</p>
<p>مخفف بلند ترین مؤلف عرض کند که اگر چه دیگر</p>	<p>همان را در کتب بلند ستادن آستان -</p>
<p>محققین فارسی زبان ذکر این کرده اند ولیکن خلاف</p>	<p>بلند نیست و پست اصطلاح - بقول صاحب</p>
<p>قیاس نیست از زبان معاصرین حجم هم شنیده ایم</p>	<p>مؤید سجاوله قلیه و بقول هفت (۱) ای آسمان مؤثر</p>
<p>(ار دو) (الف) بهت بلند رب) بهت زیاده بلند -</p>	<p>غنی و فقیر مؤلف عرض کند که دیگر کسی از</p>
<p>الف) بلند ساختن مصدر اصطلاحی - صاحب مصنفی</p>	<p>محققین فارسی زبان ذکر این کرده - حق آنست</p>

<p>که فارسیان خالق بالا و پست و خداوند بالا و پست حق تعالی شایسته را گویند و شک نیست که از بالا بلند آسمان را مراد است و از پست زمین مقصود باشد. یعنی دوم از نظر مانگدشت و کلمه است سیان بلند و پست نتیجه بی غوری مؤلفه گویند فناقل - از برای معنی دوم مشتاق سندی باشیم (ارود) (۱) آسمان اور زمین (۲) غنی او فقیر (آسمان مذکر - زمین مؤنث) -</p>	<p><b>بلند شدن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که آورده متعلق به بلند شدن کوکبه که بجایش می آید مؤلفه عرض کند که این معنی حقیقی است برای چیزی که کسی معنی (۱) بلندی پذیرفتن و بر جای بلند رفتن و مجازاً معنی (۲) برخاستن هم (ظهوری) بر او نیامده از معنی پستی طبع به اگر با وج روی و رشتوی بلند آنجا رود (۱) بلند هونا - بلند جگه پر چاه هناد (۲) کوه هناد - بر هناد <b>بلند شدن آتش</b> استعمال - بهار گوید که مرتفع شدن آتش است مؤلفه عرض کند که استعمالی است موافق قیاس - مراد آتش بلند گردیدن و گشتن که در مدوده گذشت (ارود) و یکجوش بلند گشتن -</p>
<p><b>بلند شدن روز</b> اصطلاح - بقول اندر <b>بلند شدن</b> شدن روز و شب و جز آن <b>بلند شدن شب</b> مؤلفه عرض کند که لغت <b>بلند شدن گلبانگ</b> هر گوی در اینجا که دن بی محل است</p>	<p>که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی مذکور و نیزین نیست که این هر چهار باضی مطلق هر چهار مصدر است که می آید - کم غوری صاحب نشد است که ذکر این بطور اسم جا برد (ارود) و یکجوش بلند روز و شب و گلبانگ -</p>
<p>که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی مذکور و نیزین نیست که این هر چهار باضی مطلق هر چهار مصدر است که می آید - کم غوری صاحب نشد است که ذکر این بطور اسم جا برد (ارود) و یکجوش بلند روز و شب و گلبانگ -</p>	<p><b>بلند شدن آه</b> استعمال - بهار گوید که مرتفع شدن آه و صاحب اندر نقل بکارش مؤلفه عرض کند که هر آمدن آه است پس که چون آه می آید - آه و آه بلندی شود - سند استعمال پیش نه شده چینی ندارد و صد</p>

عجم بر زبان دارند (ارو) آه نکلنا را میر -

**بلند شدن اقبال** | مصدر اصطلاحی - بلندی

(۱۰۱)

که این سند بلند گردیدن بها است - محقق نام آور  
خیال موضوع ندارد و عیبی ندارد که معاصرین عجم بر زبان  
دارند (ارو) قیمت بڑھنا -

طالع و نخت است کنایه از خوش بختی (شفیع اثره) پوپ

دولت زمانه محال است بیزوال بگیرم چو آفتاب شد

اقبال من بلند (ارو) قسمت چکنا بقول آصفیه

نصیباجاگنا - تقدیر کایا و رهنما - طالع کا عروج هونا -

(امانت ۵) اس رشک قرنه نه دکھایا رخ روشن پو لے

چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی جکی پو

**بلند شدن بوی** | مصدر اصطلاحی - بقول بهار

برخاستن بوی مؤلف عرض کند که بوی در محاوره فر

برخی خیزد بلکه بلند و پیدافوتش می شود (صائب ۵)

ز دل نکشت مراد و دینہ تاب بلند نشد ز سونگلی بوی

این کباب بلند (ارو) بوجھو ثنا بقول آصفیه بوجھو ثنا

**بلند شدن بها** | مصدر اصطلاحی - بقول بهار گرل

شدن نرخ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و کنایه

است لطیف (میرزا رضی دانش ۵) و این دریا کین

گندازتاگو ہر شوی پو قطرو را از گوہر ذاتی بها گرد دین پو

جوش بڑھنا - جوش زیادہ ہونا -

بلند شدن جوش | مصدر اصطلاحی - بقول

بہار کمال رسیدن جوش مؤلف عرض کند کہ ہوت

قیاس است (صائب ۵) خشت خم خواہ شکستن شیشہ

افلاک را پو گر بایں دستو گرد و جوش این صہا بلند

مخفی مباد کہ ستارہ بالا برای (بلند گردیدن جوش) است

کہ می آید محقق نامہ از خیال موضوع خود داشت (ارو)

جوش بڑھنا - جوش زیادہ ہونا -

**بلند شدن چاشنی**

مصدر اصطلاحی - بقول

بہار کمال رسیدنش مؤلف عرض کند کہ زیادہ نشین  
ذوق مراد است (صائب) از آفتاب چاشنی صبح  
شد بلند و عمر دوبارہ یافت زراہ گدازد قند (اردو)  
ذوق پس بڑھنا، ذوق زیادہ ہونا۔

**بلند شدن حرف**

مصدر اصطلاحی - برآمدن

از زبان و شہرت گرفتن سخن (صائب) مدد عنان  
سخن را ز دست چون منصور کہ چون بلند شود حرف دا  
می گردید (اردو) حرف زبان سے نکلنا - صدا  
بلند ہونا - بات مشہور ہونا۔

**بلند شدن دست**

مصدر اصطلاحی - بقول

بہار مرتفع شدن اس مؤلف عرض کند کہ اس  
پہوئی جتنی است و گنایہ باشد از ارادہ چیز ہی حاضر  
چشم بزدان دارند چنانکہ بلند شدن دست بارادہ  
حکمہ و قتل یا بلند شدن دست برپیش ناز و ادا یا بلند  
شدن دست بر ہی سلام یا جواب سلام یا بلند شدن  
دست بر ہی دعا یا عطا و امثال اس (اردو) ہاتھ

**بلند شدن**

اٹھنا - ہاتھ بلند ہونا - مارنے یا قتل کرنے یا پھیلنا

ادایا تعظیم و سلام یا دعا یا عطا کے واسطے ہاتھ او بچا ہوا  
صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے (سلاک) ہاتھ  
کیا چرخ سنگار پہ اٹھے میرا ہضم سے دست دعا بھی ہے  
اٹھانا شکل پہ (رنگی) اس ادا پر ہی لاشیں کرنے  
لگیں ہر گویا ہاتھ او ٹیڈے کے قاتل کا کہ (ظفر) گے  
ہم سانسے سو بار پر صاحب سلامت کو نہ نہ محفل میں کبھی  
اس رونق محفل کا ہاتھ اٹھا (ظفر) سلامت نہ کرے  
اسکو دعا دستور ہے اسکا کہ آدھ منعم کا ہاتھ اٹھا اور صبر  
سائل کا ہاتھ اٹھا۔

**بلند شدن دود**

استعمال - بقول بہار مرتفع شدن

اس مؤلف عرض کند کہ بلندی پذیرفتش و سرپا  
آسمان کشیدش کہ سہل آنست و مراد از بر آمدن دود  
کہ بلندی لازمہ آب (میرزا بیدل) دود یاس  
از خانہ خورشید خواہد شد بلند و یارب آن آئینہ روا  
محرم جوہر کن (اردو) دھواں اٹھنا - بقول آصفیہ  
دود دود از آتش برخاستن، کاڑھ دھواں اٹھنا

دھواں صحر کرنا (دھواں بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں)۔  
 بلند شدن روزہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار  
 دراز شدن روز از قبیل بلند شدن شب کہ می آید و موثقت  
 عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس  
 است۔ معاصرین عجم بزبان دارند (ارو) دن بڑا  
 ہونا جیسا کہ موسم خاص میں ہوتا ہے۔  
 بلند شدن شب | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار  
 دراز شدن سخن (خواجہ شیراز سے) طوبی ز قامت تو  
 نیار کہ دم زندہ زیں قصہ بگزم کہ سخن می شود بلند  
 مؤلف عرض کند کہ ہین است تطویل کلام موثقت  
 قیاس کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت (صائب)  
 (اگر چنین سخن بلند خواہ شد بزبان جرات منویہ  
 بند خواہند شد (ارو) بات بڑھنا بقول اصفیاء کلام  
 بلند شدن سیاحتی شیم از سپیدی استعمال  
 بقول صاحب اکسیر اعظم حنی را گویند کہ در عربی بنو القریظ  
 نام دارد فرمایند کہ بیش در آمدن غلط ریجی است در زبان  
 طبقہ یا دینی کہ حادثاتی گردد در ان علاج اول تنقیہ

یہ سہل بلغم و حب ایاب نمایند و بعد رفتادہ  
 خرقہ کتان باب غلب الثلب و گلاب تر کردہ چشم  
 نہادہ بر بندند (رخ) مؤلف عرض کند کہ اسم مرکب  
 است بمعنی حقیقی (ارو) نتود القرینہ ایک مرض کا  
 عربی نام ہے جس کے عارض ہونے سے آنکھ کی سیاہی  
 سپیدی سے بلند ہو جاتی ہے۔ مذکر۔  
 بلند شدن شب | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار  
 بہار دراز شدن شب باشد (صائب) محوشد روزہ  
 خرد تا شد مر اسودا بلند ہوا کوتاہ گرد و چون شود  
 شبہا بلند ہوا مؤلف عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز  
 بجایش گذشت موافق قیاس است (ارو) رات  
 دراز ہونا۔ رات لانی ہونا شب دراز ہونا۔ دکن میں  
 رات بڑی ہونا بھی کہتے ہیں۔

بلند شدن غبار | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار  
 بمعنی مرفیع شدن (صائب) غماہ شدن بلند  
 چشیں گر غبار خطہ آخر میاں ماد تو دیوار می کشید  
 مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم اس را بلند (ارو) آگاہ  
 بلندی



<p>از رسیدن لشکری گیرند که چون لشکرسواران قریب آید از دو رخبار بلندی نشان می دهد (ار دو) (۱) رخبار اشخنا - بقول آصفیه زمین سے گرد کا بلند ہونا - آندھی اشخنا - گیر کہ کا بلند ہونا - بخارات غلیظہ کا صعود کرنا (۲) لشکر آنا -</p>	<p><b>بلند شدن گرد</b>   مصدر اصطلاحی - بقول آندھ شدن آں سندی پیش نکر عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند مرادف بلند شدن رخبار است بہر معنی (ار دو) دیکھو (بلند شدن رخبار) -</p>
<p><b>بلند شدن گلبانگ</b>   مصدر اصطلاحی - بقول بہار در اند شدن (صائب) عند لیباں از خجالت سر بریزا کشند ہر کجا صائب شود گلبانگ کلک بلند موقوف عرض کند کہ گلبانگ آواز نئے را گویند کہ شاعر و معرکہ گیراں بلند کنند آواز بانگ جلیل ہم کلک آواز و معنی غیر مطلق آواز ہم آید - پس معنی بیان کردہ بہار خوب نیست این معنی بلند شدن بانگ جلیل یا شاعر معرکہ گیراں یا مطلق بلند شدن آواز باشد نہ مجرور شدن کہ محقق بانام و نشان نوشت (ار دو) گلبانگ بلند ہونا یا طبع میں جیتنے والے کی صدا بلند ہونا - یا فاتح کے فہرے بلند ہونا - آواز بلند ہونا -</p>	<p><b>بلند شدن فتنہ</b>   مصدر اصطلاحی - بقول بہا بر پاشدن و ہنگامہ (میرزا رضی دانش) فتنہ از بزم متواریاں نشد اشب بلند ہ سرگندشت کا کلی را می آنگنم و موقوف عرض کند کہ موافق قیاس است (ار دو) فتنہ اشخنا - بقول آصفیہ - قیامت برپا ہونا - فساد کھڑا ہونا - ہنگامہ برپا ہونا (تفسیر) غیر سے عطر نہ مجموعہ خوبی آلودہ دیکھو وہ بات کہ جس میں کہ فتنہ بلند شدن کو کہہ استعمال بلندی اقبال است و مرادف بلند شدن اقبال یعنی بلند شدن طالع و آخر کہ علامت خوش اقبالی است (فغانی شیرازی) (۳) آتم نشست و کہ کہ سر شد بلند صد نیزہ از حوالی ما نرشد بلند (ار دو) دیکھو بلند شدن اقبال</p>
<p><b>بلند شدن گوشہ ابرو</b>   مصدر اصطلاحی - بہار گوید کہ در مقام بیدارگی استعمال کنند (صائب)</p>	<p>(۳) آتم نشست و کہ کہ سر شد بلند صد نیزہ از حوالی ما نرشد بلند (ار دو) دیکھو بلند شدن اقبال</p>

<p>که ام که شده ابر و بلند شدند یارب که همچو قبله تا قبله گاهی          لرزه و مزلزلت عرض کند که محقق بانام و نشان در عالم          بیدار می ارشاد کرده است و این مصدر اصطلاحی گنایه          باشد از اشاره ابر و صر و حکم که دانا در اشاره و ایما گو          ابر و بلند می شود دیگر هیچ (ارو) ابر و کا اشاره هونا حکم بنا          بلند شدن موج استعمال بقول بهار مرتفع شدن          و کمال رسیدنش (سیر زابیدل) موج پاک شکن از          خاک نگر و بلند به بحر هجریم که در آبله طوفان کردیم و موج          عرض کند که ضرورت (کمال رسیدن) ندارد بمعنی حقیقی          است و پس مخفی بسا که بلند بالاستقی به (بلند گردیدن)          برج است محقق سهل انگار از موضوع خود خبر ندارد و          و هر چه بگویم آید می نگارد معاصرین عجم بر زبان دارند          (ارو) موج بلند هونا</p>	<p>در ناف بود چنانچه در استقامی زنی و بار از نفوذ زینک          اندر اس موضع چنانچه در استقامی طبعی و گاهی بسبب          انفتاح و انشقاق و رید یا شریان و سیلان خون          اجتماع آن زیر جلد نمازی ناف بود چنانچه در ورم          انور و سا و گاهی بسبب ورم صلب و گاهی از ورم          گوشت زائد تحت جلد پس آنچه از فتن باشد بعللاج          فتن ثربی و معانی که مذکور شد علاجش کنند و آنچه          از رطوبت یا پیر باشد علاج فتن مائی و ریخی نماید          و ایضا در مائی (راخ) (ارو) ناف ثلثا. ناف ثانی          ناف و گنادیکو (افادن ناف) -</p>
<p>بلند شدن نام کسی   مصدر اصطلاحی - نام          می شود نام سخن سخنان بلند صاحب آواز می گردد          سخن در کوپسار (افندی) شده بزرگ از جاب          تو جاهد من اندر روزگار به شد بلند از نام تو نام من          اندر شاعری (ارو) نام آور هونا شهر هونا          بلند شدن نشه   مصدر اصطلاحی - بقول</p>	<p>بلند شدن ناف   مصدر اصطلاحی - بقول          اکبر اعظم رضی است که آنرا در عربی ستاره نام است          و آن گاهی بر پیل فتن صفای در جای ناف و خروج          و ببارده افند و گاهی بر پیل استفا از جمل غلط</p>

اصطلاحی

<p>است و موافق قیاس (میر خسرو) و در بفتان برکت          عرض کند که زیادہ شدن در بہترتی آوردن نشد باشد          (میرزا بیدل) آخر ز گریہ نشہ شوق بلند شد          گوید کہ کرشدن است (اردو) او بخاستن۔ بقول          آنقدر چکید کہ جام شراب داد (اردو) نشہ چمن          بقول آصفیہ مست و مہوش ہونا۔ مثلاً ہونا۔ نشہ آنا۔          (نسخ) چرتے ہی لب میگوں کے جو لپٹا تھے          رکھیں محو در مجھے نشہ چڑھا ہوسے گا۔  <b>بلند شدن نفس</b> مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار</p>	<p>بہار یعنی مرتفع شدن و بحال رسیدن آن مؤلف          عرض کند کہ آواز بلند آواز          (میرزا بیدل) آخر ز گریہ نشہ شوق بلند شد          گوید کہ کرشدن است (اردو) او بخاستن۔ بقول          آنقدر چکید کہ جام شراب داد (اردو) نشہ چمن          بقول آصفیہ مست و مہوش ہونا۔ مثلاً ہونا۔ نشہ آنا۔          (نسخ) چرتے ہی لب میگوں کے جو لپٹا تھے          رکھیں محو در مجھے نشہ چڑھا ہوسے گا۔  <b>بلند شدن نفس</b> مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار</p>
<p>عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱) یعنی بلند آواز          سند احتمال پیش نہ شد عیبی ندارد کہ محاصرین عجم ہزار          دارند و (۲) قلب اضافت صغیر بلند ہم (اردو)          (۱) بلند آواز کہنے والا (۲) آواز بلند۔ مؤث۔  <b>بلند قامت</b> استعمال۔ (۱) یعنی کسی کہ قامت او          بلند و بالا اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت          قامت بلند۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع سبحان          چہ خوش وضع شخصیت است (ظہری) دست ہا</p>	<p>بمعنی دراز شدن آن (در ویش والہ ہروی)          خصم از بلند شدن نفس ناصواب او بی گفتگو خمی          باشد جواب او۔ مؤلف عرض کند کہ دراز شدن          زبان و واقع شدن گفتگو با و ازین باب شد۔ بہار          تعریف خوشی نکرد (اردو) زبان دراز ہونا۔ آواز          بلند سے گفتگو واقع ہونا یعنی چیخ چیخ کر۔</p>
<p><b>بلند شنیدن</b> مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار          یعنی کم شنیدن فرماید کہ ایں ظاہر ترجمہ بندست          مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بل محاورہ عجم          ساری را (اردو) بلند قامت اس شخص کہ</p>	<p><b>بلند شنیدن</b> مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار          یعنی کم شنیدن فرماید کہ ایں ظاہر ترجمہ بندست          مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بل محاورہ عجم          ساری را (اردو) بلند قامت اس شخص کہ</p>

<p>از افزودن مرتبت (حشی یافتی) نیز و بنا بر طبقه ده قاست و لنو از رانہ چون قد خود بلند کن پایہ قدنا از رانہ (ار دو) مرتبہ بڑھانا۔ قدر بڑھانا۔ بلند بلند کردن پنجه   مصدر اصطلاحی۔ بہار</p>	<p>ہیں جس کا قد بلند ہو (۲) اونچا قدر قاست بلند۔ مذکر۔ بلند قدر استعمال بقول اندہ معنی دراز قدر بلند پیش نکر و عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بہ زبان دارند مراد بلند قاست است (ار دو) و کچھ بلند قاست۔</p>
<p>بلند کردن کسی را غالب کردن است بر کسی چنانکہ بزرگتر این از معنی ساکت موقوف عرض کند کہ بلند کردن پنجه کسی کسی را غالب کردن است بر کسی چنانکہ (پنجه قاتل کسی بلند کردن) (سیر زامیدل) (۵) عاجری ہا کہ و بہا پنجه قاتل بلند می شود دست کم بانا کہ سائل بلند (ار دو) کسی کو کسی پر غالب کرنا۔ بلند کردن چیزی کسی استعمال۔ مرتفع</p>	<p>بلند قدر استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ مرتبہ او بلند است (۲) قدر بلند کہ قلب اضافت باشد (ظہوری) (۵) از مہر شاہ گشتہ ظہوری بلند قدر در خواجگیست بندہ در گاہ گشتہ است (ار دو) (۱) بلند قدر افس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہو۔ (۲) قدر بلند وہ مرتبہ جو بلند ہو موقوف۔</p>
<p>بلند کردن آں استعمال میں ترکیب اضافی در ملحوظ می آید و این عام است و بہ ترکیب اضافی خصوصیتی دارد اگر اضافت این بسوی کسی کنند کتابہا بلند از مرتبت افزودن و لنو اخن آنرا (ار دو) بلند کرنا۔ کسی چیز کو یا کسی کا مرتبہ بڑھانا۔</p>	<p>بلند کام استعمال بقول شمس معروف و بمعنی بلند موقوف عرض کند کہ نہ العجب چہ خوش تحقیق است (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ مقصد بلند دارد (۲) قلب اضافت کام بلند (ار دو) بلند کام کہ شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مقصد بلند ہے اور (۲)</p>
<p>بلند کردن صدا   مصدر اصطلاحی۔ د شور کردن (ظہوری) (۵) و حال کوس پناہ شہید</p>	<p>مقصد بلند ایسا مقصد جو عالی ہو۔ کام بلند۔ مذکر۔ بلند کردن پایہ   مصدر اصطلاحی۔ گناہ بہار</p>

(۲۸۵)

<p>کوب نظوری ہذا صد بلند کتب چرخ را بیاہم بر ایم +          از نواخته و دست گرفته مؤلف عرض کند کہ از مصد          (ار و) آہ از بلند کرنا بقول امیر چلا کے بولنا۔          صد بلند کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ شور و غل کرنا۔          بلند کردن طرف ابرو مصدر اصطلاحی۔          اور انکر ہست + دولت عزیز کردہ اور انکر دغور +          (ار و) بلند کیا ہوا۔ سرفراز کیا ہوا۔ نوازا ہوا۔          بلند کو کوب اصطلاح۔ بقول استاد بحوالہ فرنگ</p>	<p>گویکہ در مقام سید باغی استعمال کنند مؤلف          عرض کند کہ بیچارہ صنفی نظر بر بلند شدن گوشہ          (ار و) کہ گذشت این معنی را از نیک چند بہار آمنت          و خیال نکند کہ موصوف بصفے پیشود کہ ذکرش بہرہ          کردہ ایم وای بریں تحقیق حق آنت کہ بلند کردن          طرف ابرو (ار و) اشارہ ابرو کردن برای کاری و          حکمی پسپیل ایما و (۲) حرکتی است کہ عرض مر جا برا</p>
<p>کنایہ اوی کہ میل عظمت و بزرگی کند۔ صاحبان ہند          و انند و رشیدی و مؤید ہم ذکر ایس کردہ اند مؤلف          عرض کند کہ گرائیدن معنی قصد و میل کردن بی آید          گرائی امر حاضرش و ایس اسم فاعل ترکیبی است و بلند          درینجا بعضی بلندی مستعمل (ار و) بلندی کا ارادہ</p>	<p>وار و بطریق ایما کنند (طالب آملی شہ) مریض عشق          ہو آید اجل ببا لیش ہا کند بلند بہ تعظیم طرف ابرو          (ار و) (۱) ابرو سے اشارہ کرنا۔ حکم دینا کسی          کئے طے کہ بطریق ایما اشارے سے مر جا کہنا۔          بلند کردہ استعمال۔ بقول بہار و بجز دانند</p>

<p>مقرون است : ا تا قه مصحف کلام موزون است : (اردو) (۱) دیکھو بلند شدن سخن (۲) بات کا متر بلند گردیدن استعمال - مراد بلند شدن کہ بجا پڑھنا - مختصر سمجھی جانا۔</p>	<p>بلندی کی جانب میل کرنے والا یعنی جس کی توجہ بلندی کی جانب ہو۔</p>
<p>بلند گردیدن گفتار مصدر اصطلاحی - مراد بلند گردیدن سخن است کہ گذشت (صائب ۵) قامت اوست سر خط صائب : چون نگزد بلند بلند گردیدن بہا مصدر اصطلاحی - مراد بلند شدن بہا است کہ بجایش گذشت و سنا میں ہم ہوا بلند گردیدن موج استعمال - مراد بلند شدن موج کہ گذشت حقیقت میں ہمارا بخا نکور و سنا ایں ہم ہا بخا (اردو) دیکھو بلند شدن موج -</p>	<p>گذشت و اضافت میں بسوی چیز ہمی شود کہ در محققات ی آید و ایں مصدر نسبت عام کہ بعد اضافت تخصیص پہلے می کند با چیز سے (اردو) بلند ہونا - دیکھو بلند شدن۔</p>
<p>بلند گردیدن نخل استعمال - بر کشیدن نخل است بلند گردیدن نخل و بلند شدنش معنی حقیقی (صائب ۵) کہ در وقت ریشہ دواندن بلند شدن و در فکر زینہار نیفتادہا خویش : (اردو) درخت بلند ہونا۔</p>	<p>بلند گردیدن ہوا بلند شدن بہا۔ بلند گردیدن جوش مصدر اصطلاحی - مراد (بلند شدن جوش) کہ گذشت و سنا این ہم ہوا بخا نکور (اردو) دیکھو بلند شدن جوش۔</p>
<p>بلند گردیدن سخن استعمال - صاحب صنفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مراد بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن و علوی مرتبہ سخن (صائب ۵) سخن بلند ہو کر در بوجی</p>	<p>بلند گردیدن سخن مصدر اصطلاحی - صاحب صنفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مراد بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن و علوی مرتبہ سخن (صائب ۵) سخن بلند ہو کر در بوجی</p>
<p>بلند گردیدن سخن استعمال - صاحب صنفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مراد بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن و علوی مرتبہ سخن (صائب ۵) سخن بلند ہو کر در بوجی</p>	<p>بلند گردیدن سخن استعمال - صاحب صنفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مراد بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن و علوی مرتبہ سخن (صائب ۵) سخن بلند ہو کر در بوجی</p>

<p>بلالی (۱) بهر کوش بلالی که عاقبت چو بلالی بلند          مرتبه گردی فلک مقام نشوی (ار دو) (الف) (۱) تیره          عالی مرتبه بلند (۲) و شخص جو بلند مرتبه هو (ب)          بلند مرتبه هو تا - مرتبه بلند کو بهنجنا -          بلند مکان استعمال - بهار ذکر این کرده ازین</p>	<p>سند عهدی خراسانی که پیش کرده است .....          (ب) بلند گشتن آب پدید است بمعنی حقیقتش          (ج) آبس لطافت گردن نگر که آبجیات بلند گشته          ز فواره گریبانش (ار دو) الف بلند هو تا (ب) پیا          بلند هو تا - از صفا - جیس فواره اژدها -</p>
<p>بلند محل اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف          عرض کند که (۱) قلب اضافت محل بلند است که          خانه بلند و رفیع مراد باشد و (۲) کنایه از کسی که          محل او بلند باشد یعنی بلند رتبه (بحال اسمعیل)          از بهی ز خدمت تو آسمان بلند محل و ز بهی ز سایه تو          آفتاب روی شناس (ار دو) (۱) محل بلند عا          محل بلند (۲) و شخص جو بلند مرتبه هو -</p>	<p>بلند محل اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف          عرض کند که (۱) قلب اضافت محل بلند است که          خانه بلند و رفیع مراد باشد و (۲) کنایه از کسی که          محل او بلند باشد یعنی بلند رتبه (بحال اسمعیل)          از بهی ز خدمت تو آسمان بلند محل و ز بهی ز سایه تو          آفتاب روی شناس (ار دو) (۱) محل بلند عا          محل بلند (۲) و شخص جو بلند مرتبه هو -</p>
<p>بلند مرتبه استعمال - بقول بهار معروف          مؤلف عرض کند که (۱) ترکیب بلند قلب اضافت          است و (۲) کسی که مرتبه او بلند است اسم فاعل ترکیبی          سندی که پیش کرده است از این مصدر .....          (ب) بلند مرتبه گردیدن پدید است (مولانا)          (ب) بلند مرتبه گردیدن پدید است (مولانا)</p>	<p>بلند مرتبه استعمال - بقول بهار معروف          مؤلف عرض کند که (۱) ترکیب بلند قلب اضافت          است و (۲) کسی که مرتبه او بلند است اسم فاعل ترکیبی          سندی که پیش کرده است از این مصدر .....          (ب) بلند مرتبه گردیدن پدید است (مولانا)          (ب) بلند مرتبه گردیدن پدید است (مولانا)</p>

<p><b>بلند نظر</b> اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از عالی ہمت (۲) کسی کہ آہنگ و صدای او بلند است اسم فاعل صاحبان بحر و مؤید و جامع و سراج ذکر ایں کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آورده و بہار بہ معروف قانع۔ چنانکہ اکثر عادات اوست (صائب) براس بلند ہند ہو (۲) آواز بلند۔ مؤنث یعنی جوا و از دور تک نظر لاف ہمت است حلال کہ ننگ دار و ازیں فخر آ عار آمیز و مؤلف عرض کند کہ (۲) بہی حقیقیش</p>	<p><b>بلند و سپت</b> اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از آسمان و زمین و (۲) مالدار و گدا و صاحب ہم ذکر ایں کردہ و صاحب مؤید ایں را بلند است (۲) نگاہ بلند و در تک پہنچے مؤنث (۳) وہ شخص جو دور بین ہے یعنی تیز نظری کی وجہ سے دور تک مشاہد کر سکتا ہے۔</p>
<p><b>بلند و سپت دیدہ</b> اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از مردم نیک و بد وین و تجربہ کار و عیا جہان بحر و اتند ہمزانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ یعنی گرم و سرد جہاں دیدہ و مؤلف عرض کند کہ انشیک فرما جہاں دیدہ و از جہاں دیدہ و تجربہ کار (۱) (۲)</p>	<p><b>بلند نگاہ</b> اصطلاح۔ بقول بہار و مؤلف عرض کند کہ مراد بلند نظر بہر سہ معانیش (فقہ و طغرا) دیدہ بلند نگاہ قابل دیدن الہ (۱) (۲) دیکھو بلند نظر کے تینوں معنی۔</p>
<p><b>بلند نوا</b> اصطلاح۔ بہار بہ معروف قانع مؤلف عرض کند کہ معنی نیز آہنگ و بلند صد است یعنی</p>	<p></p>



تجربہ کار شخص جو شیب و فراز جہاں سے واقف ہو۔	بالفاظ دادن و یافتن مستعمل صاحب اند نقل نگارش
(الف) بلند ہمت اصطلاح بہار مذکور میں از	صاحب ہفت بر بزرگی قانع صاحب فدائی کہ از عکاس
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل	مناصرین عجم بودنی فرمایند کہ بنامی ترجمہ ایں علو و
ترکیبی است یعنی کسی کہ ہمت بلند دارد یعنی عالی ہمت	رفت و ارتفاع است مؤلف عرض کند کہ بلند
در سخاوت و شجاعت و (۲) قلب اضافت ہمت بلند	بجائش گذشت جزین نیست کہ یای مصدری در اثر
(انوری ۱۵) بلند ہمت صدری کہ طبع و دلتش	زیادہ کردہ اند شامل است بر ہمہ معانی مصدریش
قصا پیام دہ است و قدر پیامبر است و از این	و استعمال ایں در ملحقات می آید (انوری ۱۵) ای
(ب) بلند ہمتی بریارت یای مصدری یعنی عالی	در اس پایہ کہ بلندی است و از و رای ولایت گفتار
ہمتی و سخاوت و شجاعت (ظہری ۱۵) بلند ہمتی	(اردو) بلندی بقول اصفیہ (۱) ادبائی۔ ادبائی۔
خوش منعم دارد و یکی ستارہ مگر در نہ آسماں دام	ارتفاع رفت (۲) برتری مؤلف عرض کرتا ہے
(اردو) (الف) (۱) و شخص جسکی ہمت بلند ہو اور	کہ بزرگی کے معنوں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے
سنی اور شجاع ہو (۲) ہمت بلند۔ ہمت عالی۔ مؤلف	(۳) درازی۔ لمبائی۔
(ب) بلند ہمتی۔ عالی ہمتی۔ سخاوت شجاعت۔ مؤلف	بلندی بخشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
صاحب اصفیہ نے (بلند حوصلہ) پر فرمایا ہے۔ عالی	آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
ہمت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ فریاد حوصلہ فرماؤں	کند کہ مرتبہ بلند کردن است (طاجائی ۱۵) برہمہ
(ب) بلندی بقول ضمیمہ برہان (۱) نقیض ہستی (۲)	در شعر بلندیم بخش و مرتبہ شعر پسندیم بخش (۳) (اردو)
کتاب از بزرگی ہم۔ بہار گوید کہ (۳) درازی و فرمایند کہ	مرتبہ بلند کردن مرتبہ بڑھانا۔ مرتبہ عالی عطا کرنا۔



<p>بلندی کردن پنجه   مصدر اصطلاحی - صاحب یعنی رتبه بلند کی خواہش کرنے والا (ب) بلندی چاہنا رتبه بلند کی خواہش کرنا۔</p>	<p>بلندی کردن پنجه   مصدر اصطلاحی - صاحب اندر سحر الہ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و بہاریم ازین مصدر اصطلاحی ساکت مؤلف عرض کند کہ سند</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب از مرزا بیدل همان است کہ بر (بلند کردن پنجه) گذشتہ معنی ہندو زاد بر تقابلی سند ہم خوردنی</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>
<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>	<p>بلندی گرفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری) بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (ظاہری)</p>

نام پیدا ہے کہ متعلق است با تعیم الف (ار دو) <sup>الف</sup> باز و یک چوب بالائی را تو انیم گفت حق است  
بلند ہونا۔ بلندی قبول کرنا (ب) نام بلند ہونا کہ محققین بالا بر معنی شعر غور نکرده اند۔ و بحیال  
نام آور ہونا۔ مخصوص است برای معنی اول کہ در محلات شاہی

بلندیں | بقول برہان بفتح اول بر وزن  
بلندین (۱) چوب بالائین در خانہ باشد و فرما یک  
بعضے (۲) چہار چوب در خانہ را ہم گفتہ اند و باین معنی  
کے اوپر کی لکڑی۔ موٹ (۲) چوکھٹ۔ موٹ۔  
(دیکھو بلند کے تیسرے معنی)۔

بلندی یافتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب  
بکسر اول دبای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری  
امیں رامادف بلند گوید کہ گذشت (استاد لے) درو  
افراشتہ در ہای سیمیں + جو اہر بر نشانہ بر بلند  
صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر ایں  
کر دہ اند و سند ہمہ محققین ہمیں یک شعر استاد  
مؤلف عرض کند کہ انچہ بہابی فارسی می آید  
مبدل ایں باشد چنانکہ است و است و یا وزن  
نسبت در آخر ایں بمعنی فسوب بہ بلند و معنی اول  
درست است کہ چوب بالائی را بلندین گفتن موافق  
قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم  
کہ ہر چہ چوب۔ بلندین نباشد۔ البتہ دو چوب

بلنگ کش | (الف) بلنگ کش  
(ب) بلنگ کش | ہفت معنی بلنگ کش  
است و آن افرنج مشکب باشد کہ بالنگوی خود را  
گویند کہ در کنار ہای آب رواں بسیار می روید

اصطلاح - بقول مؤید و نسخ	بلنگ مشک	ذکر رب) هم کرده صاحب جامع و اندر هم ذکر رب)
قلبی - از غم خشک و در نسخه مطبوعه (ربلک مشک) بنفش		ده اندر مؤلف عرض کند که (الف) مخفف رب)
نزد که گذشت مؤلف عرض کند که همان		باشد و رب) مبتدل (بلنگ مشک) که اصل است
ربلک مشت) که مبتدل (بلنگ مشک) است بیای		بجایش می آید و حقیقتش بذیل (از غم خشک) بیان
فاری و آن اصل است و این مبتدلش چنانکه است		ده ایم بای فاری بدل شده به موحده چنانکه است
و است و صراحت ماخذ این بر (از غم خشک) مذکور -		سب و کان آخر بدل شده به فوقانی چنانکه چاشک
- (ارود) و بکھو از غم خشک -		چاشت دیگر هیچ (ارود) و بکھو از غم خشک -

بقول مؤید مطبوعه مطبع ذکشتور بذیل لغات فرس و بالفتح و بالکسر یعنی آرمودن صاحب شمس هم  
 که این به همین معنی کرده گوید که لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که تسامح هر دو محققین  
 به لغت عرب را که بقول منتخب معنی آرمودن است فارسی قرار داده اند از اینجا است که همه محققین فارسی  
 زبان این را نوشته اند و در دیگر نسخ قلمی مؤید هم بذیل لغات فارسی ذکر این نیست (ارود) آنا (غیر متحقق)  
 بلوان | بقول شمس بحواله تجوی بضمت با و فتح لام لغت فارسی است بمعنی سنگه معروف که اودا توبر  
 و بنده مؤلف عرض کند که دیگری از محققین لغات فارسی زبان ذکر این نکرد تا آنکه سند استمال  
 می پیش نه شود - اسم جلد فارسی زبان نگوئیم از اینکه محقق بی تحقیق پایه اعتبار ندارد و معاصرین عجم  
 زمین ساکت (ارود) و بکھو بلور - مذکور -

بلوان | بقول بهمان با و او بر وزن همسایه پرستوک را گویند که بعربی خطاف نام دارد صاحب جامع  
 انشیه بهر شیدی و ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سران گوید که مخفف

بالوایہ کہ یہ ہمیں معنی گزشت مؤلف عرض کند کہ دست می فرماید و ماہد را اینجا اشارہ اصل این کرده ایم کہ بالوایہ  
بزنن است و بمبدل این بالوایہ بہ بای فارسی ہم می آید (ارو) دیکھو بالوایہ و بالوانہ۔

**بلوچ** بقول برہان بضم اول فتح تائی قرشت بر وزن خرو سک ظریفیکہ ہاں شراب خورد صاحب چہ  
این رام روت بلوک گوید کہ یہ ہمیں معنی می آید۔ صاحبان رشیدی و جامع ہنزہ ہاں مؤلف عرض کند کہ در  
ترکی زبان بقول کنز بلوت ابر سفید و پوز بند و ہاں شتر نام است و بلوت بقول لغات ترکی بہنی مطلق  
اہر فارسیاں لغت اول را بزیادت کاف تصغیر فرس کردند و برای جام شراب نام نہادند کہ آب دارد و ابر  
کوچکی گفتند کہ آب می دہد مانند ابر دیگر کسیچ معاصرین عجم بر زبان نہارند و فارسی قدیم می خوانند (ارو)  
ظرف شراب یعنی وہ ظرف جس سے شراب پیتے ہیں۔ ساغر۔ جام۔ مذکر۔

(الف) بلوچ صاحب ناصری نسبت (الف) گوید کہ (ا) طائفہ در میان کرمان و سیستان و ولایت۔ ایشکان

(ب) بلوچ بلوچستان نام است در ملک گچ و مکران و کس و قلات و باپہر و کنار بحر سند سکونت دارند  
و قطع الطريق اند صاحب جامع بر قوم صحرائی و کم عقل و شجاع قانع و در رویہ مطہرہ این معنی یافتہ  
ی شود ولیکن در نسخ قلمی یافتہ نمی شود صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضم اول و ثانی و سکون ثانی  
و جیم فارسی قوی کہ صحرائی است و صاحب سروری ہنزہ ہاں فرماید کہ ایشکان را (کوچ بلوچ) ہم نام است  
(مجد ہگر) باہرگ و چار پای چنیں ہر کہ بیندم ۛ گوید وزیر نیست لگور است یا بلوچ ۛ مؤلف  
عرض کند کہ معاصرین عجم قول سروری را درست دانستہ کہ بلوچستان ہم بای فارسی معروف است و  
انچہ بای عربی گفتہ اند بمبدل آنست بجاورہ مقامی ہچوں کاچ و کاج (ارو) بلوچ فارسی میں  
بلوچستان کے جنگلی قوم کا نام ہے جو کم عقل مگر شجاع ہے جو چوری میں ممتاز ہے۔ مؤلف۔

(۲) بلوچ۔ بقول جامع بروزن خروج علاقائی کہ برطاق نصب کنند صاحب مؤید ذکر ایں کردہ صاحب  
برہان ذکر (ب) بہ ہین معنی فرمودہ صاحب سروری بجا الہ نسخہ میرزا ہنزابان برہان مؤلف عرض کند  
کہ ایں مجاز معنی پنجم است کہ نقش بیرون بر آمدہ از دیوارہ سطرانچہ ہجوں تاج خروس می باشد نظر بہ  
شباهتش ایں را بدین اسم موسوم کردند و انچہ بہ جیم فارسی اصل است و تبدیل آں بلب و لہجہ  
مقامی بہ جیم عربی چنانکہ کاج و کاج۔ معاصرین عجم تقدیر لقی ایں می کنند (ارو) وہ بلند گلکاری  
کاشان جوطاقوں پر چرنے اور گچ سے بنایا جاتا ہے (دگر) دکن کے سمارا سکو گلکی کہتے ہیں جو کھنسی سے  
بگڑا ہوا لفظ ہے (مؤلف)۔

(۳) بلوچ۔ بقول جامع بروزن خروج نام ولایتی از ایران صاحب تذکر ایں کردہ۔ صاحب برہان  
ذکر (ب) بہ ہین معنی فرمودہ۔ صاحب سروری بجا الہ مؤید الفضلا ہنزابان برہان مؤلف عرض کند  
کہ اجمال بیان محققین بالا از تعریف مزید باز داشت۔ اصل جیم فارسی است چنانکہ قول معاصرین عجم  
است و تبدیلش بہ جیم عربی چنانکہ کاج و کاج و ایں تبدیل چیزی نیست جز آنکہ لب و لہجہ مقامی است  
(ارو) ایران کی ایک ولایت کا نام بلوچ یا بلوچ ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو  
معاصرین عجم پاکسی اور تاریخ سے اسکا پتا نہیں چلتا۔ غالباً بلوچستان سے مراد ہوگی۔

(۴) بلوچ۔ بقول جامع بروزن خروج گشتہ شبیہ تاج خروس در میان فرج زنان کہ برہان  
سنبت است۔ نسخہ مطبوعہ مؤید یافتہ می شود و در دیگر نسخہ قلمی ندارد۔ صاحب برہان بر (ب) ذکر ایں  
کردہ و صاحب سروری بجا الہ نسخہ میرزا ہنزابان برہان مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم یعنی تاج  
است کہ تاجہاں نظر بہ شباهت ایں با ایں۔ ایں را بدین اسم موسوم کردند کہ بالای ہمال و اقلی

و عربان خنان زمان عرب در عالم شباب بر ہمیں مقام می کنند و قولی شان است که این عمل را فتح بعضی  
امراض اناث است چنانکه خنان مردان ہم۔ گویند که از این عمل خنان شهوت مردان ترقی پذیرد و بعضی  
آن از نمان را کم می شود مگر قوت حس هر دو به یزاید که متعلق به ذوق است و مشتوق اطباء حال انگلیسی  
سناغ طبیبی این را تسلیم کنند و بعضی از رجال نصرانیان خنان را بعل می آرند و از روی فرج کے بیرونی  
خضه پر پیشاب گاه کے او پر جو گوشت بلند ہوتا ہے جس میں عربوں نے ختنہ کی عادت رکھی ہے اسکو فارسی  
سناغ کہتے ہیں کہ اسکا صاحب آسفید ہے اسکو قنا (مذکر) عربی میں بطر اور ترکی میں تلاق کہتے ہیں۔

و (قنا) بلوچ۔ بروزن فرج بقول جامع و تیز تاج خروس را گویند صاحب برمان (ذکر) ابہین معنی فرمودہ صاحب  
سروری بجا کہ ادات الفضلا ہر زبان بران مولف عرض کند کہ اسم ہام فارسی زبان است یکی از علمای مسلمان  
جو ہم گوید کہ فارسیاں از لغت بلوچ عربی کہ معنی درخشیدن است این را مفسر کردہ بدین معنی استعمال کر دند کہ  
تلخ خروس ہم در آفتاب درخشیدگی دارد و گویند کہ این اصل است و آنچه یہ جیم فارسی آہیں بتدلی این  
چنانکہ تپوچہ و چوچہ و دس بتدلی لب و لہجہ مقامی است دیگر بھی را اردو (و) آج خروس۔ بقول آسفید  
مذکر مرغ کے سر کی گھٹی وہ سرخ گوشت کا ٹکڑا جو مرغ کے سر پر ہوتا ہے۔

پلہر | بقول بہار دین ستور و زبور بتقدیر نام نگی سفید براق معروف و فارسیان تخفیف استعمال نہایت دھام  
و تاب از صفات او است صاحب بیلادی فرماید کہ آن نگی است معدنی کہ در ہندوستان بسیار یافتہ میشود سفید  
شکاف و آنچه در آن گذارند غل شیعہ شکران گذارہ گویند بلی است کہ سائل کی شود و بچھدی گرد و نرم تر از  
نرم و سخت تر از شکر ہے یہاں تا کہ شکر شکر تر و خنک تر ہے آن است کہ بسیار سفید و صاف ہر دم با نند و بہتر اقسام  
ایں سنگ آفندہ کہ را چھارے از شکر آفندہ و آن قلیل است و بہتر طبع و صفت ہے آن قند کہند و چون آنرا



مقابل آفتاب کتند و در قرب آں از جانب دیگر پنیہ مذق زده نہنر شعل در پنیہ نقوذ کنند و آں را بلور زده کہ تعال باریک سوده آں برای رفع بیاض چشم و یل و جرب عین نافع و از خواص آنست کہ تعلیق آن بہ چشمہ اطال و منع نزاع در خواب کند و در دندان را نافع مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بہ شد دیدن قاریان کہ تخفیف استعمالش کرده اند مفہوس باشند این را بر آدی ہم خوانند کہ بجایش گذشت (اردو) بلور و کچھ بر آدی کے دوسرے معنی۔ اور اسی کو اردو میں آتش کی آئینہ بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

**بلور بی جیوہ** اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار آئینہ بی قلعی را نامند صاحب بول چال ہم ذکر ایں کردہ و معاصرین عجم ہم ہر زبان دارند مؤلف گوید کہ مرگب توصیفی است و جیوہ بقول خیانت معنی سیاہ (اردو) بے قلعی آئینہ وہ آئینہ جس کی پشت پر پارہ نہ چڑھایا گیا ہو (مذکر)۔

**بلور ساختہ** اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بلور مصنوعی را نامند کہ صاف کردہ شدہ باشند۔ صاحب بول چال بخفیضہ قانع مؤلف عرض کند کہ مرگب توصیفی است خلاف بلور اصلی یعنی آئینہ را کہ جلا دارہ صاف کردہ باشند۔ معاصرین عجم آنرا بنگ اصناف بلور

ساختہ گویند (اردو) مصنوعی بلور۔ صاف کیا ہوا آئینہ۔ مذکر۔

**بلور معدنی** استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بلوری کہ اذکان بر سر و ردہ باشند۔ صاحب بول چال گوید کہ بلور اصلی را نام است مؤلف عرض کند کہ مرگب توصیفی۔ مقابل بلور ساختہ بعضی حقیقی خود است (اردو) اصلی بلور جو ساختہ نہ ہو بلکہ معدن سے نکالا ہوا ہو۔ مذکر۔

**بلورین** استعمال۔ بقول بہار و اندھ ہر چیز فلان بہ بلور چون دست بلورین و کنایہ از دست صبیح است مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی اول حقیقی است (۲) کنایہ لطیف چنانکہ نظر بر سپیدی رنگ دست

بلورین گفتند از قبیل ساعدیہیں مخفی مباد کہ یادون	(۱) بلورین پنچہ	اصطلاح - بقول بہار و
نسبت است و طرز تعریف بہار خوش نمی نماید مقصود	(۲) بلورین تن	انند از اسمای محبوب
آنست کہ مجر و لفظ بلورین بمعنی حقیقی ہر چیز منسوب بہ	(۳) بلورین ساعد	مؤلف عرض کند کہ
بلور باشد چنانکہ جامع بلورین چون بمعنی مجاز گیریم کہ	(۴) بلورین ساق	ہر پنج کنایہ باشد از یار۔
باشد بنظر سپیدی و جلای آن چیز کہ آنرا بلورین	(۵) بلورین سیریں	نظر بر صفای رنگ سپید و
گفتند و مثال این است (بلورین دست) یا دست	آب و تاب پنچہ و تن و ساعد و ساق و سیریں	
بلورین استعمال این در ملحقاتی آید (خواجہ شیراز	یار (ملا عبد اللہ ہاتھی ۵۵) ہمہ کلمہ داران غنچہ	
۵۵) ہر کسی اصل کراں دست بلورین ستم بد آب حشر	دہن ۶ بلورین سرینان سہیں ذوق ۶ اگر چہ	
شدہ در چشم گہر بار بار ۶ (ار دو) (۱) بلورین بلور	سند دیگر اصطلاحات پیش نکرد و لیکن معاصرین	
کا (۲) بطریق کنایہ بھی بلورین کہہ سکتے ہیں۔ جیسے	عجم بر زبان دارند و شعرائی سلف ہمہ استعمال	
بلورین ساعد۔	ایں کردہ اند۔ ہمہ اسم فاعل ترکیبی است (ار دو)	
بلورین اندام   اصطلاح - بقول بہار و انند	(۱) بلورین پنچہ (۲) بلورین تن (۳) بلورین ساق	
از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی	(۴) بلورین ساق (۵) بلورین سیریں بر سہیل کنایہ	
است یعنی کسی کہ اندام بلورین در رنگ و صفا دارد و	ترکیب فارسی ہر یک کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔	
و کنایہ از یار باشد حیف است کہ سند استعمال پیش	بلورین طبق   اصطلاح - بقول بہار و اسماء	
نکرد و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (ار دو)	اسپ است مؤلف عرض کند کہ اسپ بر نام	
بلورین اندام یار کہہ سکتے ہیں۔ مذکر	است کہ کفل بلورین دارد کہ آنرا با عقبا رنگ فقرہ گہ	

یعنی سپید رنگ اسم قائل ترکیبی است (نظامی) بلکه بیجا ده نام با مخفی بسا که درین جا (بلورین طبع) است  
 (۵) همه گوهرین زمین زمین ستام به بلورین طبع باشد (اردو) سپید گھوڑا جسکو نقره کہتے ہیں۔ مگر  
 پلوس بقول برهان الفتح اول بر وزن عمروس (۱) بمعنی فریب و خدعه باشد و (۲) شخصے را نیز گویند  
 که چرب زبانی و فریبندگی مردم را از راه بیرون برد و فرماید که با منی بضم هم آمده و (۳) بمعنی فروتنی  
 به صاحب جامع با برهان متفق صاحب سردری بمعنی دوم قانع شمس فخری (۴) بجا پلوسی خود را  
 می گویند که کار به ولی نکونه بود کار چا پلوس پلوس به صاحب رشیدی گوید که با الفتح آنکه پلوس باشد  
 یعنی بفریب و چرب زبانی با مردم بود و فرماید که حق آنست که در لوس ایداد کرده شود. خان آرزو  
 در سراج بزرگ قول رشیدی و شوش شمس فخری می فرماید که درین بیت دو نسخه است یکی آنکه ولی نکونه بود  
 کار چا پلوسی پلوس به و دوم چنانکه گذشت. پس بر هر دو تقدیر با جزو کلمه است و پلوس بمعنی صاحب  
 لوس غایتش در اول صفت چا پلوس باشد و در دوم جزو کار بود یعنی کار چا پلوس همیشه فریبند باشد  
 لیکن این قدر است که این قسم ترکیبات را در لغات منفرد آورده صحیح نبود زیرا چه در خصوصیت این  
 نیست و فرماید که آنچه صاحب برهان پلوس را بمعنی خدعه و فریب نوشته ام صحیح نبود (انتہی) مؤلف  
 عرض کند که لوس بقول برهان با ثمانی مجهول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را بر زبان فریب  
 زدن و فریب دادن و فروتنی (در لوس) لوس که اسم مصدر (لوسیدن) است به سبیل مجاز بمعنی کرد و فریب  
 بهم ازین تحقیق متحقق شد که در لغت پلوس موحده اول زائد است. برای معنی اول کسی که مکر و فریب  
 دارد و فریب زبانی فریبده آرا (پلوس) گفتن غلط نیست که مخفف آن پلوس باشد البته برای معنی  
 بهم باید که موحده اول زائد گیریم و در نظر بر اعتبار جامع که محقق اهل زبانست این را بمعنی سوم اسم عام

فارسی زبان دانیم۔ بی تحقیقی خان آرزو است کہ این معنی را غلط گفت ما صاحب جامع را معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ محقق زبان خود است۔ بنی دانیم کہ خان آرزو نسبت ترکیبات چہ می سراید حق آنست پی بحقیقت نبرده زبان می کشاید (اردو) (۱) فروب مذکر (۲) فریبی (۳) عاجزی۔ فروشی۔ مؤلف۔

(۱) بلوغ بقول بہار (۱) بجد مردی رسیدن کودک و فرماید کہ فارسیان بدین معنی (۲) را استعمال

(۲) بلوغت کنند (شیخ نشیر از قطعہ) امر دانگہ کہ خوب و شیرین است بہ تلخ گفتار و تند خوی بود و چو

بریش آمد و بلوغت شد و مردم آمیز و مہرجوی بود و مؤلف عرض کند کہ (۱) لغت عرب است و (۲) را مفہوم دانیم (اردو) (۱) بلوغ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ جوانی۔ مردی۔ شباب آپ ہی نے (۲) بلوغت کو بھی عربی کہا ہے اور انہیں معنوں میں اسم مؤنث فرمایا ہے۔

بلوک بقول بہار و جامع بضم اول بروزن سلوک (۱) ظرف شراب خوری را گویند و فرماید کہ بقول

بعض ظرفی باشد کہ آنرا بصورت حیوانات ساختہ باشند و بدان شرابی خوردند و (۲) پشکل شستہ را نیز گویند و (۳) جانی باشد کہ مشتمل بود بر چندین قریہ و وہ و بترکی بمعنی جماعت صاحب جہانگیری گوید کہ مراد (بلوک) و بمعنی اول قلع (رودکی) میگسار اندر بلوک شاہوارہ خوش بشاوی در خزان

نو بہارہ صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید کہ در بعضی نسخ بدو کاف ہم آمدہ یعنی ربلوک و بلوک بضم با بمعنی سرگین ہم و سند بالا را مال عسجدی گوید۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری بہ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بلوک گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول بر (بلوک) اشارہ این کردہ ایم

کہ این تبدل آنست نسبت معنی دوم این را اسم جامد دانیم و بمعنی سوم مفہوم باشد کہ صاحب کنز بر این لغت حوالہ بلوک کردہ و بلوک را بمعنی حصہ و قطعہ نوشتہ و ہمین لغت در ترکی بمعنی جماعت ہم

پس فارسین بلوک را به تصرف در معنی استعمال کردند معنی سوم - معاصرین عجم ابر معنی را تسلیم نمی کنند و گویند که فارسین لغت ترکی بلوک را بمعنی دیبه و قصبه بسبیل تفریس استعمال کرده اند و جمع این است بلوکات بقاعده عربی بمعنی قصبات - دیگر هیچ مؤلف قول شان را نسبت محاوره زمانه حال تسلیم نمی کند و بلوکات بمعنی قصبات می آید (ارو) (۱) و بکچو بکوک کے دوسرے معنی (۲) اونٹ کی مینگائی (۳) مؤنث (۳) چند دیہات کا مجموعہ جیسا تعلقہ - مذکر -

<p><b>بلوکات</b> بقول غیاث درہما بستمین وکان و ہم برین قیاس بزبانہ سلف مجموعہ تعلقات را برگزیدہ عربی چند ده که با هم تعلق داشتند باشند که بهندی برگزیده گویند و بحواله فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضم اول بمعنی قطبہ و ده باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است - صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجاری فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طراز کہ بمعنی ضلع و علامه و برگزیده و محال مؤلف عرض کند کہ هیچ یکی از محققین پی حقیقت نبرده لغت بلوک بمعنی مجموعہ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلقہ گفتہ ایم ازہں کہ در ہند مجموعہ دیہات را تعلقہ و مجموعہ تعلقات را ضلع و مجموعہ اضلاع را صوبہ نامند</p>	<p>و ہم برین قیاس بزبانہ سلف مجموعہ تعلقات را برگزیدہ عربی چند ده که با هم تعلق داشتند باشند کہ بهندی برگزیده گویند و بحواله فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضم اول بمعنی قطبہ و ده باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است - صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجاری فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طراز کہ بمعنی ضلع و علامه و برگزیده و محال مؤلف عرض کند کہ هیچ یکی از محققین پی حقیقت نبرده لغت بلوک بمعنی مجموعہ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلقہ گفتہ ایم ازہں کہ در ہند مجموعہ دیہات را تعلقہ و مجموعہ تعلقات را ضلع و مجموعہ اضلاع را صوبہ نامند</p>
---	---

(اردو) قصبات - قصبه کی جمع - مذکر - دیہات - دیہہ کی جمع - مذکر -

**بلون** | بقول برہان ہضمت اول بروزن سکون (۱) بمعنی ہندہ باشد کہ در برابر آزاد است۔ صاحب شیرازی  
اوشفق (نزاری ع) منعم و مفلس و آزاد و بلون و صاحبان ناصری و جامع دانند و ہفت و موید و سراج  
ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب بول چال گوید کہ (۲) مراد بلون بمعنی غبارہ کہ در انگلیسی زبان بیلون گویند  
مؤلف عرض کند کہ بلون در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی بمعنی اسپر و کنایہ از غلام است۔ فاسی  
بحدف واو از انفرس کردہ اند ہین قدر است حقیقت ایں لغت بمعنی۔ اول و بمعنی دوم مخفف بلون بحدف  
الف و انہم منفرس باشد کہ حقیقت بلون بجایش عرض کردہ ایم و جادار د کہ ایں را بابا بلون متعلق کنیم  
بلکہ منفرس بلون دایم بحدف تحتانی و تصرف در اعراب کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہین معنی (اردو)  
(۱) غلام۔ بقول آصفیہ۔ عبد بنک۔ مذکر۔ (۲) دیکھو بلون۔

(الف) بلونک | خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ بروزن فرزندک مراد (ب) و نسبت (ب)  
(ب) بلونک | فرماید کہ بروزن عروسک ہضمت و فتح نون شمشیر جوین گوید کہ بقول بعض (ج) ہم ہا  
(ج) بلونہ | باشد۔ صاحب برہان ہم ذکر (ب و ج) و بذیل (ب) ذکر الف کردہ۔ صاحبان سوری  
و ہانگیری و جات ہم ذکر (ب و ج) کردہ اند و صاحب ناصری بر ذکر (ج) قانع مؤلف عرض کند کہ  
(کونک) بجایش گذشت و ناصرحت ماخذ ایں ہمد را بخاکردہ ایم (اردو) دیکھو کونک۔

**بلوی** | بقول شمس بمعنی زحمت و بلا۔ صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فارسی زبان  
ذکر ایں نکر و مؤلف عرض کند کہ صاحب انس و بحوالہ فہمی الارب ذکر (بلوی) بالف مقصورہ کردہ گوید  
کہ لغت عرب است بمعنی سختی و زحمت۔ پس عجیب نیست کہ فارسیان ہین لغت را بتصرف خفیف و بلفظ منفرس



**بهاهوس** | بقول رشیدی بذیل بل بمعنی بسیار هوس دارند و بهم او بقول بعض گوید که اصل اینشت  
 عربی (بواهوس) است صاحب جامع هم ذکر این بذیل بل کرده مؤلف عرض کند که آنرا نگار این را  
 مخفف (بواهوس عربی) دانند تسامح شان است - فارسیان هوس را با لغت بل مرکب کرده در اسم فاعل  
 ترکیبی قرار داده اند دیگر هیچ و بسیاری از همین قسم (مرکبات مرکبه بالفظ بل) هدرین باب گذشت  
 (اردو) بواهوس - بقول اصفیه (عربی) صفت - لایچی - طامع - حریص - بهت هوس رکنه والا  
 هوسناک - خراش نفسانی کا پابند -

**بلنی** | بقول رانند و غیاث لغت فارسی است بافتح و کسر لام که برای تصدیق کلام آید و اصل این لفظ  
 عربی است بفتح لام که فارسیان بکسر لام استعمال این کنند مؤلف عرض کند که استعمال عربیان بالفچه  
 مرسى و عیسی است و استعمال فارسیان باظهار یای معروف از پنجاست که آنال لام را مفتوح خوانند و  
 اینان کسور - در عربی بودن این شکی نیست و در فارسی مفوس است و پس استعمال بعض به تبدیل تحتانی  
 آخره بهای هوز است چنانکه گذشت و فرقی در معنی زبان عرب نکرده اند (انوری) بلی توقع من بنده  
 خود همین بود است چه در قدیم و حدیث و چه در طویل و کثیر و روله (ب) باضطرار در بین وسطا و افتاد  
 و بر است بلی اگر چه یکی را درین نبود گناه (ظهوری) بلی افتد خطایم ولی دشمن نمی ترسد  
 بلی در شست بکشادن خطا از من نمی آید (اردو) کیوں نہیں - اہل -

**بلیا و** | بقول برهان بایا حلی بروزن بغداد جامه ساده را گویند که نقشی و طرحی در آن نباشد و فرمایند  
 جای دیگر جامه سیاه نوشته اند و هیچکدام شاهد ندارد و صاحب سروری بر جامه ساده قانع صاحب  
 جامع نقض با برهان - خالی آرد در سراج منتقل قول برهان - قناعت کرده و صاحبان هفت دارند



نقل برہان بروہتہ مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبار سروری و جامع اسم جابد فارسی زبان  
و انیم کہ ہر دو محققین صاحب زبان اند۔ قول شان سندی را ماند۔ ہمیدہ انیم کہ صاحب برہان چہم  
شاہدی طلبہ (ارو و) سادہ کپڑا۔ کالا کپڑا۔ مذکر۔

**بلیان** | بقول برہان بفتح اول بروزن غلیان (۱) نام خضر پیغمبر است کہ برادرزادہ الیکسن پیغمبر  
ہمد و (۲) نام قریہ است از ولایت کاڈراں و آنجا محل و مرقد اولیاء اللہ بسیار است۔ گویند خضر اس  
قریہ را بنا کردہ و منسوب بتام نامی خود ساختہ۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و ہیچ اشارہ آباد  
نہندہ آں نکند۔ صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کردہ صاحبان مؤید و ہفت و اندہم ذکر اس کردہ اند  
و صاحب اندہ صراحت می کنند کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ تہجہ سیئہ معنی دوم برہان  
قیاس و ہر دو معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان خود است (ارو و) بلیان (۱)  
خضر علیہ السلام کا نام (۲) ایک موضع کا نام جو آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے اور ولایت کاڈراں میں  
واقع دونوں معنوں کے ساتھ۔ مذکر۔

**بلیت** | صاحب روزنامہ بحر الہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ آں پارہ کاغذ مطبوعہ را نام است  
کہ ہنرخ ایسے معین از حکومت وقت بہم رسد کہ برنامہ ہامی چہاںند و ہمین معاوضہ اہتمام ارسال  
مکتوب الیہ باشند کہ در ہندی ٹکٹ و جہتی نام دارد۔ صاحب بول چال می فرماید کہ بلیت و بلیتی ہر دو  
مستعمل و صاحب رہنما یعنی رقعہ گوید مؤلف عرض کند کہ دریں ہر سہ محققین صاحب روزنامہ متبر  
است کہ ترجمہ آں در انگلیسی زبان ہم دارد یعنی ٹکٹ بخفی مباد کہ عرباں در محاورہ حال انتظام نام  
بریدہ را گویند و بلیت چیزے را کہ در انگلیسی زبان پوسٹ بہ فوقانی ہندی و پھندی ڈاک بلان نامی

نام است و مؤلف لغات جدید (عربی) گوید که بنو امیه لغت برپیدا از فارسی زبان گرفته اند ما می گوئیم بعض  
 مساصرین عجم هم همین (برپیدا) را بفتح اول کسر دوم به پای معروف استعمال می کنند برای انتظام نامه بری  
 که از حکومت وقت می شود و شک نیست که تعلق لغت برپیدا با مصدر بردن باشد که امر حاضرش بر را با یک  
 مصدری و دال جمله زائده مرکب کرده بقطعی ساختند. برای کار و بار نامه بری و خطوط رسانی و پلیت  
 مبتدل آن مخصوص است بمعنی مذکوره بالا که رای جمله بدل شده به لام چنانکه آرند و آوند و دال جمله  
 بدل شده به نای فوقانی چنانکه زردشت و زرتشت. پس برید عام است و پلیت خاص (ارو) و به کاک و دیگر  
 (الف) بلیل (الف) بقول ضمیمه برهان بر وزن دلیل مخفف بلیل و آن دوالی است قابض و  
 (ب) بلیل (ب) بقول برهان بفتح اول بر وزن بلیل (ا) دوالی که معرب آن بلج است صفا  
 ناصری همزانش. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول (ب) گوید که قوسی (۲) بمعنی بادشاک هم آورده  
 و فرماید که ظاهر این است معروف لفظ عربی باشد چه قبل به تشدید در عربی بمعنی نم است. صاحب محیط  
 نسبت (ب) گوید که اسم فارسی است و معرب آن بللیج و بهندی بهیژه در کج پهل و بیشک و آن  
 شروشتی است هندی و طعم آن تلخ شبیه به طعم بلیل و غیر از قسم بلیل نیست و بقول شیخ سرور در اول  
 و بیشک در دوم و گویند سرور در دوم و خشک در آخر و دوم قریب بطعم و طبع آله و مغز آن حلوت قریب  
 طعم بندق و در آن قوت مطلقه و قوت قابضه است و تقویت معده را نفع بخشد و منافع بسیار  
 دارد (الخ) مؤلف عرض کند که برای معنی دوم. (ب) همین قدر کافی است که لغت عرب است  
 برین معنی (که آنی محیط محیط) (ارو) (الف) بصیر بقول آصفیه. مذکر. ایک قسم کی بڑی هر  
 بلیل (ب) (ا) و بجهو الف و (۲) هوسه سرور مؤلف.

میوه باشد که از شاخ درخت جدا کرده محفوظ	بلی میوه زمیوه رنگ گیرد   مثل صاحبان
کنند زو در رنگ گیرد و لائق استعمال می شود بر زبان	خریزه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و نقل
آسی اگر یک قسم میوه در جایی نهند بهر رنگ گیرد و از	استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان
در خبره گویند که خربزه رنگ کبودا ہے بقول آصفی آدمی که	در تشبیل اثر صحبت این مثل را زنده دیگر هیچ و حقیقت
دیکر آدمی ذہنک اختیار کرتا ہے صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے	این بہین کہ عادت است چون در یک مقام تمام
بہمین   بقول شمس را نام پرندہ در فارسی زبان کہ اورا چرخ ہم گویند و (۲) لقب پادشاہ ہند	کہ اورا غیاث الدین گفتندی مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر این نکردند
سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ صاحب شمس محقق بی تحقیق است و معاصرین عجم بر زبان نہ دارند (ارو)	(۱) ایک پرند کا نام جسکو چرخ کہتے ہیں دیکھو چرخ (۲) غیاث الدین بادشاہ ہند کا لقب نہ گزرا
بلیسیاس   بقول برہان بفتح اول و ثانی بہ تثنائی رسیدہ و نون بالف کشیدہ و بہین بی نقطہ را	نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود۔ صاحب سروری می فرماید کہ اورا (بلیسیاس جادو) ہم می گفتند
صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب انند صراحت مزید کند کہ لغت فارسی زبان ست و صاحب	مؤلف ہم از ان بذیل لغات فارسی جادو را مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد (ارو)
ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا معاصر اور اس کا مصاحب تھا۔ نہ گزرا	

ریشیدی و ملحات برهان و جامع هم زبان جهانگیری - خان آرزو در سراج گوید که شهرست از کرمان مؤلف  
عرض کند که لغت عرب است بالفتح و به تشدید میم نام شهری از کرمان (کذا فی المنتخب) فارسیان به تخفیف  
میم استعمال کرده اند و آنچه نام قرینه نوشتند درست نباشد و باشد که ابتدا از همان شهر بصورت  
قرینه باشد و آنچه بعضی محققین قیله گفته اند هم درست است که قلعه واقع شهر بجم را هم بنام جم موسوم  
کرده باشند باینکه این مفرد است نه فارسی (اردو) جم کرمان پس ایک شهر اور قلعه کا نام ہے۔ برگزیده  
(۲) بم - بالفتح بقول سروری ضد زیر یعنی صدای که از تار گنده و غیره بر آید (مولوی معنوی) بی  
زیر و بی بم توایم در غم تو به در نای این نوازن کا فغان زمینوائی به صاحب جهانگیری فرماید که تا گویند  
را گویند که ضد زیر است - صاحب رشیدی همزانش صاحبان ملحات برهان و جامع هم ذکر کرده اند  
خان آرزو در سراج گوید که خصوصیت تار ندارد در نقاره هم گویند و هم او در چراغ هدایت می فرماید  
که مقابل زیر است بهار گوید که آواز بلند را نام است مقابل زیر مؤلف عرض کند که بقول منتخب  
بالفتح و تشدید میم لغت عرب است بمعنی تار سطح از تارهای ساز فارسیان به تخفیف میم استعمال این  
برای دف و تار هر دو کرده اند که آوازش مثل زیر تارک و باریک نباشد بلکه بلند بود با جمله این مفرد  
است و پس (اردو) بم بقول آصفیه نقاره - دھونسا - دماسہ - راگ یا باجه کی اونچی آواز بخلاف زیر  
(۳) بم - بالفتح بقول سروری دست زدن بر دستا کسی (حمید زدهنی) آموخته تا دست حرم بر  
سر قاضی به عمامه زبم کرده ورم بر سر قاضی به صاحب جهانگیری فرماید که دست زدن بر سر و تار  
صاحب رشیدی گوید که بدین معنی در کلام قدما دیده نه شد و متاخرین استعمال کرده اند - صاحبان  
و ملحات برهان هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که ضرب دستی را نام است که بر سر و تار

کسی رسد و ہم اور چراغ ہدایت فرماید کہ سرچیک ہانست (شغنی سے) کیست اس مورد صدم  
 کہ شود صدم پاره پاره کلمہ از آہن اگر وضع کنی بر سر اس پد بہار با اتفاق سراج فرماید کہ بالفظ خوردن از  
 مستعمل مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر معنی اول و دوم گذشت این مجاز آنست کہ ضرب دست  
 کہ بر سر دستار رسد و آوازی مثل ہم بر آید موسوم گردند بہ ہم دیگر ہیچ (اردو) دھول جو کسی کے  
 سر پر دستار ہر باری جائے (مؤلف)۔

بہ ماتم افگندن   مصدر اصطلاحی۔ بتلای	رسم است کہ روزی چند ہو گواری کسی بیرون ٹا
بہ ماتم کردن است (انوری سے) آورده ہم رزم	بکار و بار بی آید (انوری سے) کار تم
ترجیمہ: افگندہ رشک بزم تو ناہید را	از دست و دلم رفت از دست پد بیچارہ دلم
بہ ماتم (اردو) ماتم میں بتلا کرنا۔	بہ ماتم جان نشست پد (اردو) کسی کے غم میں بیٹھا ہوا
بہ ماتم کشی نشستن   مصدر اصطلاحی۔ بتلای	ولایت کا دستور جو کہ کسی عزیز کی موت کے غم میں ایک
والم بودن و ہو گواری نشستن در ولایت	بہت معین تک اپنا کاروبار بند کر کے گھر میں رہتے ہیں۔

الف) بہاں | الف) بقول مؤید باش و بگذار و رب) بگذارم و بگذار مارا و باشیم صاحب اند  
 وب) بہا تم | ہمہ زانش نسبت الف) و صاحب ہفت متقن اللفظ در ہر دو مؤلف عرض کند  
 کہ محقق نامور تعریف میں ہر دو ولنت برای ما و شما نکر و بلکہ برای فضلا تا فضلا بداند کہ (ماندن)  
 مصدر لیست و الف) حاضر و رب) (۱) ہماں امر حاضر بابیم مفعولی در (۲) مضارع محکم و موجہ  
 و ما قول ہر دو زائد است۔ صرف بیان کتب نشین میں را از بردارند و لیکن فاضلان مرہون متقن  
 آیں ما فراموش کردہ اند از بہا است کہ بیچارہ بوسیله فرہنگ بزرگی از برای تعلیم شان بعض مشتقات

مصادر را که بخیاش دقیق است تعریف می کند و یاد می دهند و آئین گریانش را مانند و هفت (نظیر بزرگی مورخ نقل کرده اند یا هر سه پی به مصدر کشن نموده اند که در ردیف میم معنی با شنیدن و گذشتن می آید (اردو) (الف) ره - چھوڑ (ب) (ا) میں چھوڑوں چھوڑ گئے (۲) راہوں -

(الف) بمانند بقول انند و بہار ہر دو کلمہ تشبیہ است (میر خسرو) چرا شد پدر ہفت و مادر چہاں (ب) بمانند ہ چگونہ سے فرزند شد یادگار ہ چو ایں ہر سہ ہم زمین پدر مادر اندہ چلنہ بمانند یکدیگر اندہ (والد ہروی) بی هیچ اختیار من این جا نگزای سچ ہ در گردنم فادہ بمانندہ دوا ہ مؤلف عرض کند کہ موخده در اول ہر دو زائد است و مانندہ مزید علیہ مانندہ بزیادت ہای ہوز در آخر کہ معنی مثل می آید و استعمال این بزیادت موخده در اولش بکلام والد ہروی کہ بالانکہ و رشہ ضرورت نہ داشت کہ این ہوز را بابی زائد درین باب جادہندہ محقق ہند نہ از اد از موضوع خود خبر ندارد (اردو) (الف و ب) گویا - مشابہ - مانندہ و یکجوارہ -

<p>ما و اشندن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معنی پناہ گرفتن صاحبان بحر و اند و ہفت نقل نگارانش معلوم می شود کہ بہار از مؤیدہ نقل این سہشتہ و ہج کی ازین ہر پنج محققین سندی پیش نکرہ و ہج عجم بر زبان نہ دارند و استعمال متاخرین یا مستقد را بدون وجود سند تسلیم نہ کنیم مخفی مباد کہ ما و لغت عرب است بالف مقصورہ بمعنی جای گزشتن (ہکذا</p>	<p>فی انتخاب) پس معنی نقلی این با معنی بیان کردہ محققین بالا تعلق خوشی ندارد (اردو) پناہ لینا - دیکھو بہنہا را بدن - باجہی رواں شدہ مقولہ - بقول مؤیدہ پیرج حوت رفتہ مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ ای مقولہ باشد - زہار نباشد جزین کہ ما ہی را ہتھا برای برج حوت استعمال کردند کہ شکل او مثل ما ہی</p>
--	--

وای بر محقق برهم کشنده زبان (اردو) فارسی  
نے برج حوت کو آہی کہا ہے۔

بہم خوردن | مصدر اصطلاحی. صاحب صغی  
ذکر این کرده از معنی ساکت و از طغرای مشہدی

سند ذیل می آورد (بہم خوردن) چہ تو ال موجب زدہ کف

بہم خوردن غم از غم زہر خوردن بہم خوردن عرض  
کن کہ وای بہر کہ (غم خوردن را) کہ ازین شعر

پیدامی شود (بہم خوردن) کہ داید دانست کہ ای

شعر در خوردن آن نبود کہ در ملحقات ہم جادہند معنی

(غم خوردن) بجایش می آید (اردو) دیکھو غم خوردن

بہذاق تلخ بودن | استعمال. بقول بہار ناخوش

آمدن بہذاق صاحبان بھروانہ نقل نگارش

بہر حقیقت | اصطلاح. بقول مؤید مطبوعہ مطبع نو اکشر اسی بر زمین و آسمان و در دیگر نسخ قلمی این

اصطلاح الفاظ (بہر و حقیقت) بہ ہمین معنی یافتہ می شود. بخیاں ماہر و لغو است نیند انیم کہ لغو

فانہن این اصطلاح را از کجایافت معاصرین عجم رشیخندی کنند و محققین فارسی زبان ذکر این

نکرده اند. ہیج است و ہیج (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بہر گش باید گرفت تا بہ تہ راضی شود | استعمال  
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند

واضحی و محل استعمال ساکت۔ صاحب محبوب الالمثال  
عوض اس (برگش بگیر تا پٹ رهنی شود) نوشتہ و  
ہمین است بر زبان معاصرین عجم ہم فارسیان  
چوں کسی را منکر از تعلیل حکم می بنید استعمال این مثل  
می کنند مقصود نشان این است کہ او قدر حکم نداند  
اگر حکم صعب تر از میں یا بد حکم اول را پسند کند و  
تعمیلش پر وازد (اردو) دکن میں کہتے ہیں :  
موت سر پر آئے تو پھر بیماری سے نہ اکتائے :  
استعمال اس موقع پر کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص  
کسی حکم کی تعلیل میں یا کسی صعوبت کے چھیلنے سے  
پہلو ہتی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس فاسی  
مثل کا بھی استعمال ہے۔

گویند : ہرورد دھور اس تجربہ حال کہ دیم : یعنی  
پس از عمری وبعد از زمانی دراز (اردو) عمر  
گزرنے پر مدت مدید گزرنے پر۔

بمزاج گفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر  
سخن موافق مزاج مخاطب گفتن (رباعی ظہوری)  
ای تشنہ بخوں سیر شو از کینہ من بہ تا چند بگردن  
انگنم تیغ و کفن : ہجر تو جو حرف کشن میں گوید  
گوید بمزاج او اجل نیز سخن : مؤلف عرض  
کند کہ (بمزاج کسی گفتن) ہمزبان او شدن  
است و مراد از متفق شدن با قولش۔ اختلافی  
خفیف در طرز بیان است دیگر ہیج۔ موافق  
قیاس و کنایہ باشد (اردو) راں میں اس

بہرورد دھور | استعمال۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنا  
ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بعضی پس از گذشت  
عمری مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است  
ہر دو لغت زبان عرب ترکیب فارسی و دھور جمع  
دھور و دھور کنایہ از مدت دراز است و بس چنانکہ  
ملانا) بقول آصفیہ۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات  
کا ساتھ دینا۔ آنا ساتھ کرنا۔ ہمزبان ہونا  
(ظفر) وہ جھوٹ سے جو زمین آسمان ملا دینگے  
تو پاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے  
بمزاج گفتن | استعمال۔ صاحب آصفی



فکر این کرده از منی ساکت مؤلف عرض کند	بر سر خورشید را به سنبلیت سرپا زند بر کون
که ضرب رساندن است بر سر متعلق به معنی سوم	مشک از فری به (اردو) دھول مارنا بقول
لفظ هم (فوقی یزدی) عارضت بم بازند	اصفیہ دھیا لگانا - چانثار سید کرنا -

**بمسار و دوشن** | مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که چیزی بکمال احتیاط نگاه داشتن است - صاحبان بجزوانند همزانش (اشرف) تا گرفته یا داد خصم نسبت طرز بخل به دوخته ز را بدست خویش از مسار گل به مؤلف عرض کند که همین مصدر با کلمه آرزو عوض موحده یعنی (از مسار و دوشن) بجایش گذشت و همین سند اشرف همدراستجا مذکور خان همان لغت را به تبدیل آرزو موحده درین عا قائم کرده سند غیر متعلق نقل کرد مقصودش غیر از تبدیل (چراغ هدایت) نبود تا لغت پارسینه رنگ نوی اختیار کند و داخل موضوع چراغ هدایت گردد و ادعای برین تحریف ناخوشنا و آریسته بر همین مصدر اصطلاحی لفظ چیزی زائد کرده آفرین بر که به نقل همین شعر اشرف تصرف در مصرع ثانی کرد یعنی کلمه آرزو به بآبدل کرد - رحمت بر تابش اول که از مسار کار نگرفت برخلاف این که مسار تصرف را بکار برد (اردو) و بگوید مسار و دوشن -

**بصرف آمدن** | مصدر اصطلاحی - کنایه از تصرف آمدن است معاصرین عجم بر زبان دارا

صاحب یوسف سراج هم استعمال این کرده (اردو) صرف میں آنا -

**بکبت و اول** | مصدر اصطلاحی - بقول بهار نشان دادن در کتب - صاحبان بجزوانند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که (بکبت یا بستان) قائم کردن اولی است به معنی فرستادن و نشان دادن پس بر سر (ابو طالب کلیم) در دل نگه دار کلیم اشک شوق را به این لفظ کما

۵) بہ دبستان نمی دہد (۵) (شیخ شیراز) پادشاہی پسر مکتب داد بد لوح سیمینش در کنار نہاد (ظہوری)  
 ۶) میتوان ابجدی بقول آموخت کہ دہد خویش را بکتب ماہ (اردو) مدرسہ صحیفہ مدرسہ  
 داخل کرنا کسی لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرنا۔

۷) بمن وارو | اصطلاح صاحب انند گوید کہ بمعنی ہامن (اردو فریاد و مہمت) کسی داشتن گذشتہ  
 عرض کند کہ می پسیم اندو کہ ضرورت بیان این چہ بودندانی کہ (کسی داشتن) مصدر مگرگی است کہ گذشتہ  
 و این مضارع اوست و من داخل کسی است وای بر تحقیق کہ کار طفلان مکتب می کنند و تحقیقت جریان  
 در غلطی اند از نذر ظاہر مقولہ معلوم می شود و حقیقتہ ہیچ کہ مشتق است از مصدر مذکور (اردو) دیکھو  
 با کسی داشتن یہ اس کے مضارع سے متعلق ہے۔

۸) بمنزل برون | استعمال (۱) بمنزل رساندن | آں شیریں شمال راہ بردہ خواب در رہ کی کند کہیں  
 (۲) فائز المرام کردن و این کنایہ باشد (ظہوری) بمنزل راہ بردہ (اردو) سفر کرنا۔ قصد منزل کرنا۔  
 بمنزل کی تواند بر محل از گرانباری بہ بریزد راہ و منزل پر پیچھے کا ارادہ کرنا۔

۹) بمنزل رساندن | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی  
 اتل ناتواناں را بہ منزل می بردہ خار و خس را  
 زودتر دریا بساحل می بردہ (اردو) (۱) منزل  
 کو پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

۱۰) بمنزل راہ برون | مصدر اصطلاحی سفر کرنا  
 و قصد منزل کردن (صائب) آب شدتادل  
 بمنزل رسیدن | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی

(۱۳۵۸)

(۱۳۵۸)

(۱۳۵۸)

(۱۳۵۸)

حقیقی (در ۲) کامیاب و فائز المرام شدن (اصطلاح)

آب ستاده آینه زنگ بسته است و بیچاره هر روزی

که بمنزل رسیده است و (ظهوری ۵) تا بمنزل

برسی بال و پری می باید و بدویدن نرسیدیم بهرین

رفتم و (دول ۵) اگر با خویش می بودیم همراه و ظهوری

کی بمنزل میرسدیم و (اردو ۱) منزل کو بهینچا

(۲) کامیاب هونا -

**بمنزل کشیدن خویش را** مصدر اصطلاحی

(۱) فائز منزل شدن بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً فائز المرام

شدن (ظهوری ۵) پای از دنبال محل می کشم و

خویش را آخر بمنزل می کشم و (اردو ۱) منزل

کو بهینچا (۲) کامیاب هونا -

**بمنزل** استعمال بمعنی بدرجه و برتریه و مثل محتر

عجم به زبان دارند و خان لنگران هم استعمال این

کرده چنانکه آستانش بمنزل آسمان است (اردو ۱)

درجه می - مرتبه می - مثل -

**پوشیدن** مصدر اصطلاحی - بقول بهانند

(۱۷۵۱)

پرست آوردن بهبهت و بی محنت زور و دش و الهام و

(۵) ادای بردن دل سهل متنع چیز نیست و کشیده

حسن بموئی خورد پناها را صاحب بجز ذکر (پوشیدن)

چیزی کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است

و مرادف (بتا برگرفتن) که بجایش گذاشت (اردو ۱)

بے محنت و مشقت حاصل کرنا و بکجو (بتا برگرفتن) -

**بموئی بند است** مقولہ - بقول واکسته

یعنی بامر سبیل موقوف است (بدلی ۵) تا بلف توگ

جان مرا پیوند است و زندگی من دل خسته بموئی بند

صاحب بجز ذکر این گوید که .....

(ب) بموئی بند بودن چیزی | با سهل بودن

بودن است و برای این از هال سند بدلی استناد

کرده که بالا گذشت و فرماید که .....

(ج) بموئی و ر بند است | هم مرادف (الف)

باشد بهار ذکر (الف) کرده و صاحب اند نقل بکار

واکسته گوید که تخصیص مونی باشد (ب) بند است

و بهی و بجرنی و تبهی بند است (هم استعمال در ۱)

<p>مؤلف عرض کند کہ (بند بودن بچیزی) مصدری است      گرمی خوں داغهای پیکر مابد بہر لاله عذاراں رسیدہ      کہ نمی آید بمعنی وابستہ بودن و منحصر و موقوف بودن      محض مابد مؤلف عرض کند کہ (الف وب) ہر دو      بران معنی دانیم کہ محققین بالا مقلولہ (الف وج) مصدر      بہ ضم میم باشند مخفی مباد کہ محققین بالا در تعریف      (ب) را مخصوص ہو چہ اگر دہ اند و حق آنست کہ پی      الف سکندر ری خوردہ اند کہ الف بمعنی حاصل      بحقیقت نبردہ اند (ارو) (الف) بال برابر توجہ      کردن مہر باشند مہر کردن (ارو) الف مہر کرنا      پر موقوف ہے (ب) بال برابر توجہ پر موقوف ہونا۔      مہر حاصل کرنا (ب) مہر ہونا۔</p>	<p>مؤلف عرض کند کہ (بند بودن بچیزی) مصدری است      گرمی خوں داغهای پیکر مابد بہر لاله عذاراں رسیدہ      کہ نمی آید بمعنی وابستہ بودن و منحصر و موقوف بودن      محض مابد مؤلف عرض کند کہ (الف وب) ہر دو      بران معنی دانیم کہ محققین بالا مقلولہ (الف وج) مصدر      بہ ضم میم باشند مخفی مباد کہ محققین بالا در تعریف      (ب) را مخصوص ہو چہ اگر دہ اند و حق آنست کہ پی      الف سکندر ری خوردہ اند کہ الف بمعنی حاصل      بحقیقت نبردہ اند (ارو) (الف) بال برابر توجہ      کردن مہر باشند مہر کردن (ارو) الف مہر کرنا      پر موقوف ہے (ب) بال برابر توجہ پر موقوف ہونا۔      مہر حاصل کرنا (ب) مہر ہونا۔</p>
<p>(الف) بہر گرفتار   مصدر اصطلاحی بقول</p>	<p>(ج) دیکھو (الف)۔</p>
<p>بہار و بجز و اند مہر کردن چیزی را (لا مفید بلخی      باید ترابہر خوشی دہن گرفت ہذا متواں چو      طوطی از دہن کس سخن گرفت ہذا مؤلف عرض      کند کہ ہمانا میں مصدر عام است و لیکن از دست      لا مفید بلخی</p>	<p>بہار و بجز و اند مہر کردن چیزی را (لا مفید بلخی      باید ترابہر خوشی دہن گرفت ہذا متواں چو      طوطی از دہن کس سخن گرفت ہذا مؤلف عرض      کند کہ ہمانا میں مصدر عام است و لیکن از دست      لا مفید بلخی</p>
<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>
<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>
<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>
<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>
<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بہر گرفتار دہن   مصدر اصطلاحی</p>

رج) بهمان خواندن

ذکر به همان کرده

میان بیم و باز (رو) رالف) دعوت میں آنا (ب)

می گویند که بهمان معنی ضیف و ضیافت هر دو آمد

دعوت میں لیجانا (رج) دعوت میں بلانا -

بهمانی نشاندن

مصدر اصطلاحی - بردن

پس بای به همان معنی اول زائد باشد و معنی دوم

ضیافت نشاندن و جادادن بر سفره (ظهوری)

ظرفیه مؤلف عرض کند که مذکر (به همان) نمی

نشانده صبابه میمانی و بر چهره من خیار بار (ارو)

کنیم و مسجده را زائد نمی خوانیم بلکه در هر سه مصدا

دعوت میں بلانا - دسترخوان پر بچلانا -

(الف و ب) مسجده معنی برای و در باشد

بمیان اوقات دن حرف

مصدر اصطلاحی

و در هر سه مصداق بهمان معنی میمانی - پس الف

آمدن در مذاکره و در گفتگو آمدن (صائب)

بمعنی آمدن بصیافت و رب) معنی بردن بصیافت

دبان او بمیان اوقات ده است و غافل که آن

و رج) بمعنی خواندن بصیافت (میر خسر و الف

چه مقدار نازک است و (ارو) کھا جانا - مذکور مونا -

(ه) روزی اگر آس ماه به بهمان من آید و در

بمیان رفتن کسی

مصدر اصطلاحی در میان

فلک در تیره فرمان من آید و (کمال خجند الف)

چیزی آمدن کسی (صائب) چون تیر که در میل

امشب آس مه بوثاق که فرو می آید و گریه بهمان

کمانست کشاوش و باشد بمیان رفتن من هرگز

آید چه نگری آید و (حکیم زلالی ب) خرامانش

(ارو) در میان میں آنا - بیچ میں آنا -

بقصر خویشتن برد و بهشتی را به بهمان چمن برد

بمیخانه ده

مقولہ بقول مؤید بحوالہ تفسیر (۱)

کمال اسمیں رج) پی شارب طبعهای دیده پر زرد

ای میخانه در باز و (۲) در میخانه ده - صاحب وقت

کرده چون خواند خیل چمن را به میخانه نرگس و مخفی

بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که لغو است

مباد که میخانه مرید علیه مصلحت است بزیادت تحتانی

مقول نیست جز یعنی دوم که تحقیقی است و (دادن بخانه) چیزی نباشد صاحب مؤید الفضل شاید برای تأیید فضل او  
اصطلاحی نباشد که این را امر حاضرش گوئیم پس معنی اول است (اردو) (۱) ناقابل ترجمه (۲) شرحیانه مین

## مؤخده باتون

بن بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی (۱) خرمن و باغ و زراعت را گویند محافظ خرمن و باغبان و نگهبان  
زراعت را بنوان هم گویند صاحبان سروری و جهانگیری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب  
رشدی گوید که بنیمنی بنو و بنوه نیز آمده خان آرزو در سراج ذکر این کرده می فرماید که در بهندی نیز باغ  
را بن گویند و در عرف حال جنگل را مؤلف عرض کند که لغت سنسکرت است بافتح یعنی بیابان و مجازاً  
جای بسیاری درخت فارس را برسمیل تفرس بن را یعنی باغ و زراعت استعمال کرده اند و بنی خرمن مجازاً  
آن و حقیقت بنوان بجایش عرض کنیم آنکه این را اسم جامع فارسی زبان خیال کرده اند بی تحقیقت نبوده اند  
(اردو) خرمن - مذکر - باغ - مذکر - زراعت - مؤنث -

(۲) بن بقول برهان بافتح میوه ایست ریزه و مغزی هم دارد و مردم آن را میخورند و آن هم خوانند  
و بترکی چنل قوچ و عبری جبهه انخضر صاحبان سروری و جهانگیری و رشدی و ناصری و جامع ذکر این  
کرده اند صاحب محیط بر (جبهه انخضر) گوید که این را بفارسی بن نام است و آن دانه سبز است و  
میفرماید که بفارسی این را و آن دانه هم خوانند و بهندی تمالس گرم در اول و خشک در دوم و بقول  
شیخ در ثمر آن قبض است و در جوهر آن رطوبت فضلیه و هوایه بسیار و آن قوی بجلا و تفتیح و انضاج  
و تسکین و جذبات و منافع بسیار دارد و مؤلف عرض کند که اسم جامع فارسی زبان است -  
(اردو) سنسکرت مین بقول ساطع تمال ایک درخت کا نام ہے صاحب محیط نے بهندی مین تمالس کا جو ذکر

فرمایا ہے غالباً یہ اسی کے پھل کا دانہ ہے جسکو عربی میں جبۃ الخضر اور فارسی میں بن کہتے ہیں۔  
 (۳) بن بضم بقول غیاث جواثہ لطائف تہوہ را نام است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ  
 طاہر استحدث است مؤلف عرض کند کہ این لغت ہندی است و ماصاحت این بر بانقش  
 کردہ ایم و آنچه در اینجا ذکر جبۃ الخضر رفتہ است درست معلوم نمی شود زیرا کہ از تحقیق معنی دوم  
 این می کشاید کہ جبۃ الخضر چیز دیگر است صاحب محیط المحيط بن را بدین معنی لغت عرب گفتہ (ار دو)  
 و کیو بانقش جس پر ہم نے اسکی اردو تعریف کی ہے۔

(۴) بن بقول برہان بضم اول بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز۔ صاحبان سروری و رشیدی و نامی  
 و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ و ارستہ می فرماید کہ اصل  
 ہر چیز است بہار گوید کہ بنہ مزید علیہ این و بون مشجع آن مؤلف عرض کند کہ اسم چاند فارسی زبان  
 است و بس و دیگر معانی کہ می آید مجاز این (ار دو) ہر چیز کی انتہا و آخر۔

(۵) بن بقول برہان بمعنی بیخ درخت۔ صاحبان سروری و رشیدی و نامی و جامع ہم ذکر این کردہ  
 صاحب مؤید بذکر این گوید کہ بمعنی درخت تیز و صاحب خدائی کہ از علی سی معاصر عجم بود می نویسند کہ  
 بیخ و ریشہ و پایہ درخت و چیزهای دیگر ہم کہ ترجمہ آن در عربی اصل است (طالب آملی)  
 خا بن را با گل و شمشاد قدرت جلوه نمیت ہر تنگ می آید بیوی گل ہم آغوشی مرا کہ مؤلف عرض کند  
 کہ مجاز معنی چہارم است و آنچه درخت را ہم گویند مجاز مجاز (ار دو) جہر بقول آصفیہ بیخ  
 اصل بن بنوتش۔ درخت۔ جھاڑ۔ مذکر۔

(۶) بن بضم بقول برہان سوراخ متعقد کہ عبری فقہ خوانند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

یو خان آرزو در سراج این را مجاز گوید و بحوالہ قوسی فرماید کہ قدما بہین معنی بون زیادت و او نیز گفتہ  
 گوید کہ در ہندی مردم پنجاب نیز بہین معنی مستعمل است و غایتش بعض در آخر آن وال ہندی نیز زیادہ  
 می کنند و این نیز از توافق زبان است مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ مؤلف ہند ترا وجہ خوش تعلقی  
 این را بالغت ہندی پدید آورده است اصل بہین قدر است کہ این مجاز معنی چہارم یا پنجم باشد و بس۔  
 (اردو) بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ جلے نشنگاہ پیندی پیندا۔ ہرزگانہ۔ ڈبر۔ کون۔  
 (ہ) بن بقول برہان بالضم آبکامہ کہ نان خورشی است معروف خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان کہ  
 این کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جاد فارسی زبان باشد (اردو) کاخی (جس کا ذکر ہم نے آبکامہ پر کیا  
 بقول آصفیہ مؤنث۔ ایک قسم کا کھٹاپانی جس میں رائی۔ زیرہ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالکر آمیں کھوڑا  
 اور بڑے چھوڑ دیتے ہیں فارسی میں آبکامہ عربی میں مری کہتے ہیں۔

(۸) بن بالضم بقول برہان تنہ درخت۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید  
 کہ چنانکہ خارین و گلین و سروین و فرماید کہ طائر از معنی بیخ ما خواست مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی  
 پنجم باشد کہ بیخ درخت و تنہ درخت ہم گفتند و دیگر بیخ (اردو) تنہ۔ نگر۔ دیکھو بزرگی تیرے  
 (۹) بن بالضم بقول برہان خوشہ خرم۔ خان در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است  
 و بس (اردو) کھجور کا خوشہ۔ نگر۔

(۱۰) بن بقول بہار بالضم معنی رخت و اسباب خانہ بر سبیل مجاز زیر کہ اثاث البیت گویا اصل و بیج جمعیت  
 خانہ است مؤلف عرض کند کہ مجرہ قول بہار را بدون سند استعمال تسلیم نمی تویم کہ وہ دیگر محققین و معاصرین  
 عجم ازین معنی سکوت و زریہ اند (اردو) اثاث البیت بقول آصفیہ عربی۔ نگر۔ گھر کا اسباب۔ اٹالہ۔



(۱۱) بن بقول بہار بالعم طرف و جانب خواہ بہت فوق باشد چنانکہ (کوچہ بن بست) و (بن بست) یعنی  
کوچہ سر بستہ و خواہ بہت تحت چنانچہ سعدی گوید (۱) سخن را سر است لے خردمند بوین پامیا و سخن  
در بیان سخن و مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد (کوچہ بن بست) متعلق یعنی چارم است کہ انہما  
بستہ می باشد و راہ نفاذ ندارد و کلام سعدی ہم متعلق یعنی مذکور است و بیچ تعلق ندارد و بمعنی طرف و جانب  
(ار دو) طرف (دیکھو باز کے سترہ وین معنی)

بنا بقول بہار (۱۱) بالکسر عمارت و فرماید کہ برپا از صفات اوست و یا مصاد و فرس مستعمل صاحب اند  
نقل بخارش و صاحب نوید ذکر این بذیل لغات فارسی کرد و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار  
گوید کہ (۲) بالفتح و بفتح یدنون بنا کنندہ عمارت کہ عمار است و (۳) منقشہ کش عمارت صاحب رہنما یعنی  
دوم قانع و صاحب بول چال ہم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است کہ صاحب منتخب بذیل (بنا) ذکر معنی  
دوم ہم کردہ و امی بر مؤلفین است و فیض لامی کند فارسیان این را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحات  
می آید و معنی سوم مجاز معنی دوم است (ار دو) (۱) عمارت یعقول اصفیہ عربی مؤلف دیکھو اساس  
(۲) عمار عربی۔ بزرگ۔ دیکھو بایعکار (۳) عمارت کا منقشہ کش۔ بزرگ۔

بنا افراشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب اصفی	بنا افکندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب اصفی ذکر این
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی	کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ طرح چیز می
عمارت قائم گردن است (فخریثا پوری ۵) اگر آب	افکندن باشد (شای شہدی ۵) ازین بنا کہ منشأ
و ہی نہال خود کاشتہ ہو و بہت گنی بنا خود افراشتہ ہو	کامران افکندہ ہو زمین کلاہ بشارت بر آسمان افکندہ
(ار دو) عمارت بنا نا۔	(ار دو) کسی چیز کی بنیاد قائم کرنا۔

<p>بناینداختن   مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱) چرخ پدایت (۱) کنایه از تخریب ویران نمودن است مراد ف</p>	<p>بناینداختن   مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱) چرخ پدایت (۱) کنایه از تخریب ویران نمودن است مراد ف</p>
<p>بعضی رنگ خانه بخشن (اصفی ۵) ز توینخواهم اندازم بنا</p>	<p>بعضی رنگ خانه بخشن (اصفی ۵) ز توینخواهم اندازم بنا</p>
<p>عشرت آبادی (۱) که روزی خاک وحشت این کهن ویرانه</p>	<p>عشرت آبادی (۱) که روزی خاک وحشت این کهن ویرانه</p>
<p>شد با صاحب بحر صراحت کرده که طرح عمارت افکندن و شتر</p>	<p>شد با صاحب بحر صراحت کرده که طرح عمارت افکندن و شتر</p>
<p>در بنای خانه کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده اند و شنیدیم هم به در انجا مذکور (ار و و) و یکو (باب رساندن بنا)</p>	<p>در بنای خانه کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده اند و شنیدیم هم به در انجا مذکور (ار و و) و یکو (باب رساندن بنا)</p>
<p>معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این مصدر (۱۱) بنایر   بقول اندکجوانه فرنگ فرنگ (۱) یعنی زیر آناه</p>	<p>معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این مصدر (۱۱) بنایر   بقول اندکجوانه فرنگ فرنگ (۱) یعنی زیر آناه</p>
<p>بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند (۲) از برای مؤلف عرض کند که صاحب فرنگ فرنگ</p>	<p>بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند (۲) از برای مؤلف عرض کند که صاحب فرنگ فرنگ</p>
<p>هم بنای عشت آباد انداختن پیدا است نه بنیاد خانه قائم و نقل نگارش هر دو بر معنی غور ز کرده اند معنی اول غلط</p>	<p>هم بنای عشت آباد انداختن پیدا است نه بنیاد خانه قائم و نقل نگارش هر دو بر معنی غور ز کرده اند معنی اول غلط</p>
<p>کردن اگر بنا را بمعنی خانه گیریم چنانکه گذشت معنی این مصدر است و این متعلق به (بنایران و بنایین) باشد که می آید و این</p>	<p>کردن اگر بنا را بمعنی خانه گیریم چنانکه گذشت معنی این مصدر است و این متعلق به (بنایران و بنایین) باشد که می آید و این</p>
<p>(۳) انهدام خانه یعنی منهدم کردن خانه باشد حیف است که معنی دوم است و پس چنانکه بنایر او این کار کردیم</p>	<p>(۳) انهدام خانه یعنی منهدم کردن خانه باشد حیف است که معنی دوم است و پس چنانکه بنایر او این کار کردیم</p>
<p>هر دو محققین نازک خیال غور کردند (ار و و) (۱) بنایر یعنی برای او و این دالما مضاف باشد بسوی کسی چیزی</p>	<p>هر دو محققین نازک خیال غور کردند (ار و و) (۱) بنایر یعنی برای او و این دالما مضاف باشد بسوی کسی چیزی</p>
<p>عمارت قائم کرد (۲) و یکو بنا افکندن (۳) عمارت زبانا - و بدون آن استعمال بنایر (ار و و) واسطه -</p>	<p>عمارت قائم کرد (۲) و یکو بنا افکندن (۳) عمارت زبانا - و بدون آن استعمال بنایر (ار و و) واسطه -</p>
<p>بنایر   بقول بهار باضم معنی قهر آب (ظهوری ۵) و رخام بنایر آب نهان   مصدر اصطلاحی صاحب آصفی (۱۱)</p>	<p>بنایر   بقول بهار باضم معنی قهر آب (ظهوری ۵) و رخام بنایر آب نهان   مصدر اصطلاحی صاحب آصفی (۱۱)</p>
<p>شراب بنیخواهم بود در برجم بن آب بنیخواهم بود مؤلف عرض کند که بنایندادن ذکر این کرده بدون سند استعمال میفرماید که گتا</p>	<p>شراب بنیخواهم بود در برجم بن آب بنیخواهم بود مؤلف عرض کند که بنایندادن ذکر این کرده بدون سند استعمال میفرماید که گتا</p>
<p>موافق قیاس و فاک اضافت بن آب است (ار و و) از بی ثبات و ناپایدار کردن و هیچ و نابود انگاشتن است مؤلف عرض کند که (بر آب نهان) که بجایش گذشت</p>	<p>موافق قیاس و فاک اضافت بن آب است (ار و و) از بی ثبات و ناپایدار کردن و هیچ و نابود انگاشتن است مؤلف عرض کند که (بر آب نهان) که بجایش گذشت</p>
<p>بنایر رساندن   مصدر اصطلاحی بقول خان از و در مصدر عام است ولیکن چون بنایر متعلق باین کنند</p>	<p>بنایر رساندن   مصدر اصطلاحی بقول خان از و در مصدر عام است ولیکن چون بنایر متعلق باین کنند</p>

<p>خاص شود برای بنا و ناپا داریش (اردو) دیکو برآید بنا شدن بنا باشد (شاهی مشهدی) (شاهی مشهدی) بنا بر آمدن (مصدر اصطلاحی بقول چهار قائم شدن مسیح و ششم) که بنای سخن از آن برخاست (اردو) بناست (صائب) اگر چه از دل سنگین و لب بران سازند عمارت بلند نهونا -</p>	<p>بنا بر آمدن (مصدر اصطلاحی بقول چهار قائم شدن مسیح و ششم) که بنای سخن از آن برخاست (اردو) بناست (صائب) اگر چه از دل سنگین و لب بران سازند عمارت بلند نهونا -</p>
<p>بنای توبه برین بوم بر بنی آید که صاحبان بجز و اندکم ذکر بنا بر داشتن (مصدر اصطلاحی بقول وارسته این کرده اند مؤلف عرض کند که (بر آمدن بنا) بجایش بند کردن بنا باشد (ستغدی مصدر گذشته) (فارسی) (اردو) دیکو برآمدن بنا -</p>	<p>بنای توبه برین بوم بر بنی آید که صاحبان بجز و اندکم ذکر بنا بر داشتن (مصدر اصطلاحی بقول وارسته این کرده اند مؤلف عرض کند که (بر آمدن بنا) بجایش بند کردن بنا باشد (ستغدی مصدر گذشته) (فارسی) (اردو) دیکو برآمدن بنا -</p>
<p>بنا بران استعمال - صاحب اندکجو از فرنگ و رنگ راول ویران شده بهتر برداشت که صاحبان بجز بدیل بنا بر گوید که این یعنی از آن جهت و از برای آن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) عمارت قائم کرنا -</p>	<p>بنا بران استعمال - صاحب اندکجو از فرنگ و رنگ راول ویران شده بهتر برداشت که صاحبان بجز بدیل بنا بر گوید که این یعنی از آن جهت و از برای آن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) عمارت قائم کرنا -</p>
<p>بنا بر روی آب انداختن (مصدر اصطلاحی آس و جبهه سے - صاحب آصفی سند این بر (بنا انداختن) آورده این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>	<p>بنا بر روی آب انداختن (مصدر اصطلاحی آس و جبهه سے - صاحب آصفی سند این بر (بنا انداختن) آورده این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>
<p>بنا بر خاستن (مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی فکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>	<p>بنا بر خاستن (مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی فکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>
<p>بنا بر خاستن (مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی فکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>	<p>بنا بر خاستن (مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی فکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بر کنند بنا و از پایه بر انداختن عمارت (بد بر چاچی) در اطراف جهان بجز وجود که بنای نامرادی را بر انداخت (اردو) (سنگین و دانا -</p>

ن (پانی پر بنیاد و بنا) بمعنی غیر مستقل و بسبب قیام هونا این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قیاس  
لکھا ہے۔

بنابرین سخ نهادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی و لیکن محققین فارسی زبان ذکر این نگارده اند و محقق

ذکر این کرده گوید که کنایه از بی ثبات و ناپایدار کردن ہند ترا دند استعمال پیش کرد و بدون سند تسلیم نکنیم

و پیچ و ماکارہ انگاشتن است مؤلف عرض کند کہ (۱) معاصرین عجم بر زبان ندارند (ار دو) عاثر بر باد ہونا

(بنابر روی آب نهادن) است و بسبب حیف است کہ بنا ہون استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده

سند استعمال پیش نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست (ار دو) از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است برے

و بگوینا بر روی آب نهادن۔ (بناباشیدن) است کہ بمعنی حقیقی است کہ (۱) قائم

بنابرین استعمال بقول اندکوالہ فرنگ فرنگ ہون بنامی چیزی (ملا جامی) باشد بنامی دولت

از قبیل (بنابران) بمعنی از برای این مؤلف عرض کند بر بہت گدایان ہا اینست بہر کہ تہایوان باو شمارا

کہ موافق قیاس است (ار دو) اسلئے۔ اسوجہ سے ہوا و صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار

بنابستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این و صاحب بول چال بحوالہ زبان معاصرین عجم گوید کہ

کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن (۲) بمعنی تیار شدن و مستعد ہون و قرار یافتن بہت

عمارت باشد (نظامی) سرای شرع را چون چار مؤلف عرض کند کہ قیاس اجازت معنی مستعد ہون

حد بہت کہ بنابر چار دیوار بہت (ار دو) عمارت معنی ہمد و تسامح محقق در تعریف می نماید بدون سند

قائم کرنا۔ بنانا۔ بنا کرد و فتن بنا کردن اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این تیار ہونا مستعد ہونا قرار پانا۔

پایه | بقول برهان بفتح اول و پای ابجد و ثانی بالف کشیده بمعنی (۱) نوبت باشد چنانکه گویند بنایه است  
نوبت است صاحبان جامع و مفت و ناصری ذکر این کرده اند صاحب ناصری بکر بمعنی اول گوید که (۲) بمعنی  
قیمت آب است و صاحب اند نقل مخارزش مؤلف عرض کند که این مرکب است از نبت بمعنی درخت و آب  
بمعنی خودش و پای نسبت پس بمعنی نقلی این منسوب به آب درخت فارسیان نوبت آب برسانی درختان را گویند  
چنانکه در ماهی ده بنایه قرار داده ایم یعنی یکبار در هر سه روز آب برسانی می کنیم پس بمعنی اول از معنی  
دوم بر سبیل مجاز است (ار و و) (۱) نوبت بقول آصفیه عربی - مؤنث - باری - سما - وقت معین کسی  
چیز کا وقت (۲) درختون کو پانی دینے کی نوبت - باری - مؤنث -

بنایه پذیرفتن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی که فارسیان بزبان خود هم طفل اشک گفته اند و این  
توکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بنا مرکب هر دو لغت عربی بت ترکیب عربی است (ار و و)  
محارت قبول کردن باشد (شفای اسفهان) (۵) و یکمواشک -  
این دل که می طپد پذیرد بنای صبر و بی طاقتی بیانات التلیل | اصطلاح - بقول کسیر اعظم شریهای  
تو درین گوشه خانه ساز (ار و و) بنا قبول کرنا - کوچک هم رنگ بدن باشد که با خارش و دشتی جلد و  
و کرب شدید در سر ما و وقت شب پدید آید و خاصه  
محارت قائم مونه دینا -

بیانات العین | اصطلاح بقول مؤید (بذیل لغات) این مرض است که خارش درین آتش آید و در  
خس کنایه از اشک باشد مؤلف عرض کند که اگر چه ابتدا از خاریدن لذت یابند لیکن بعد خاریدن از  
و یکم محققین فارسی زبان ازین اصطلاح سکوت دارند و شدید و سوزش در جای خارش بهر سبب و چون این  
و ناصریین عجم بزبان ندارند و لیکن کنایه لطیف است مرض اکثر در شب عارض می شود پس این اسم نایب

<p>پس باید که تنقیه بدن از مواد بی که آن ماده بخارات باشد نصف زده را گویند از جمله هفت و فرماید که بنابر این بعضد و مسهل نمایند اگر حاجت آن بود بعد از آن تدبیر و (بناش گردون) هر دو محقق است صاحب بنویسد تفتیح مسام به استقام و مروحیات و ولوکات که در علاج بنیل لغات عرب ذکر (الف) کرده و ذکر (ب و ج) حکده و ثمر و غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض بنیل لغات فارسی و صاحب هفت بر ذکر (د و ه) قاف کند که اگر چه این مرکب عربی زبان بهر دو لغت زبان عرب مؤلف عرض کند که الف مرکب زبان عرب است و است ولیکن از آنکه این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافته ذکرش درین کتاب ازین لازم شد که اسم دیگرش نمی شود داخل موضوع باشد (ار و و) بنات اللیل ایک و فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب به مرض کانام است پس این پوست سخت او رخا رخا بنویس قاعده فارسی است مخفی مباد که فارسیان بخذف (الف) بنات النعش اصطلاحات را (الف) بقول الف و لام ترکیب خود هم استعمال به چهار اصطلاح (ب) بنات النعش صغری غیاث کنایه از سه ستاره بالامی کنند (النوری الف ه) بنات نعش همین گشت (ج) بنات النعش کبری اند قریب پایه شرقی و شمالی که در قطب چنان باشد که هر دو پایه شرقی و جنوبی (د) بنات النعش گردون نعش و نعش چهار ستاره (ار و و) (الف) بنات النعش او تین ستارون کما دار و بصورت چهار پائی و بنات نعش مجموع هفت نام است جو قریب پایه شرقی و شمالی نعش واقع بین اور ستاره اند قریب قطب شمالی و آن هر سه برگرد و قطب نعش چار ستاره است مخصوص کو که تین جو چار پائی کی می گردند صاحب شمیم بر بیان نسبت (ب) می فرماید که شکل بین قریب قطب شمالی بین مذکر (ب) بنات النعش هفت اورنگ که بین را نام است و نسبت (ج) گوید صغری سات چھوٹے ستارون کانام مذکر اور (ج) که هفت اورنگ همین باشد و نسبت (د) گوید که سه ستاره بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کانام است</p>	<p>پس باید که تنقیه بدن از مواد بی که آن ماده بخارات باشد نصف زده را گویند از جمله هفت و فرماید که بنابر این بعضد و مسهل نمایند اگر حاجت آن بود بعد از آن تدبیر و (بناش گردون) هر دو محقق است صاحب بنویسد تفتیح مسام به استقام و مروحیات و ولوکات که در علاج بنیل لغات عرب ذکر (الف) کرده و ذکر (ب و ج) حکده و ثمر و غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض بنیل لغات فارسی و صاحب هفت بر ذکر (د و ه) قاف کند که اگر چه این مرکب عربی زبان بهر دو لغت زبان عرب مؤلف عرض کند که الف مرکب زبان عرب است و است ولیکن از آنکه این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافته ذکرش درین کتاب ازین لازم شد که اسم دیگرش نمی شود داخل موضوع باشد (ار و و) بنات اللیل ایک و فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب به مرض کانام است پس این پوست سخت او رخا رخا بنویس قاعده فارسی است مخفی مباد که فارسیان بخذف (الف) بنات النعش اصطلاحات را (الف) بقول الف و لام ترکیب خود هم استعمال به چهار اصطلاح (ب) بنات النعش صغری غیاث کنایه از سه ستاره بالامی کنند (النوری الف ه) بنات نعش همین گشت (ج) بنات النعش کبری اند قریب پایه شرقی و شمالی که در قطب چنان باشد که هر دو پایه شرقی و جنوبی (د) بنات النعش گردون نعش و نعش چهار ستاره (ار و و) (الف) بنات النعش او تین ستارون کما دار و بصورت چهار پائی و بنات نعش مجموع هفت نام است جو قریب پایه شرقی و شمالی نعش واقع بین اور ستاره اند قریب قطب شمالی و آن هر سه برگرد و قطب نعش چار ستاره است مخصوص کو که تین جو چار پائی کی می گردند صاحب شمیم بر بیان نسبت (ب) می فرماید که شکل بین قریب قطب شمالی بین مذکر (ب) بنات النعش هفت اورنگ که بین را نام است و نسبت (ج) گوید صغری سات چھوٹے ستارون کانام مذکر اور (ج) که هفت اورنگ همین باشد و نسبت (د) گوید که سه ستاره بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کانام است</p>
--	--

(د) بنات النعش گردون تین صف زدہ ستاروں کا (اردو) مجبوری کے ساتھ ناگزیر۔

نام ہے اون ستاروں سے جن کا ذکر الف پرگزرا۔ **بناخن رسد خون دل** مقولہ صاحب مؤید بنام

(الف) بناتش گردون اصطلاحات صاحب این گوید کہ یعنی خون دل یا زہر بناخن یا پی و

(ب) بنات گردون مؤید نسبت الف گوید کہ کذا فی القنیہ والادات وقیل کنایت از خراشیدن

منحرف بنات نعش گردون است کہ بالف لام سینہ است یعنی سینہ خود چندان خراشد از حسرت کہ

بمعنی ستارگان فلک ہم گذشت صاحب بحر نسبت ب خون دل بناخن رسد وقیل عبارت از خون گریختن

ہم بیان گفتہ مؤلف عرض کند کہ گنایہ باشد از مطلق صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند

ستارگان فلک و تسامح است کہ ب ا مراد ف کہ ہر دو محققین بالاہمین عبارت را در کتابی یافتہ

الف ہم قرار داد (اردو) الف دیکھو بنات النعش گردون باشند و بجنبہ نقلش کردند بطرز مقولہ وغور بمعنی و

(ب) آسمان کے ستارے۔ مذکر۔

بناچار اصطلاح بقول بہار بمعنی ضرور و لابد ہے کہ اصطلاحی است و خبرنداشتند کہ (خون دل بناخن

بحر و اندہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مخفف رسیدن) مصدریت اصطلاحی و جادار کہ آن

بنا چاری باشد کہ تحتانی آخرہ حذف شدہ بنا چاری را در اینجا

ماند (در رویش والہ ہروی) فکر زنجیر و شوگر کن

و ہمراہ ببر کہ ہر گز از خانہ بناچار با ستاد روی و مخفی

مباد کہ در معنی این لفظ ضروری محل است مقصود از خود را از غم بخرشد خون سینہ در خراشیدن بناخن

ناگزیر باشد و بس کہ ترجمہ لایدا است و لا مخفف لایدا

چون کہ گویا خون دل از غم بناخن رسید و این بنا

<p>ایست در کلام دیگر پیچ و ناخن پای را هیچ تعلق از معنی          این مصدر مرکب نیست (اردو) غم سے سینہ کو تراشا          - ماتم کرنا - رونا -          بنا داون   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این          کہ از سندش مثل (پرس) با نڈازہ خویش بنائی دار (پیدا          کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او کہ          از سندی این مصدر پسید اگر وہ است کہ از ان (آب)          داون بنای خانہ پیدا است کہ بجایش گذشت و نقل          ہمین سند ہمہ را بنچا موجود بنای خانہ را آب داون)          بجایش ہمدین باب می آید این است تحقیق تحقیق          حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے۔</p>	<p>بنا نام و نشان (اردو) دیکھو آب داون بناسے خواہ          بنا داشتن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر          این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او          کہ از سندش مثل (پرس) با نڈازہ خویش بنائی دار (پیدا          کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او کہ          از سندی این مصدر پسید اگر وہ است کہ از ان (آب)          داون بنای خانہ پیدا است کہ بجایش گذشت و نقل          ہمین سند ہمہ را بنچا موجود بنای خانہ را آب داون)          بجایش ہمدین باب می آید این است تحقیق تحقیق          حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے۔</p>
<p>بنارس   بقول انند کو ال فرنگ فرنگ با نفع لغت ہندی است کہ فارسیان نمرشش کردہ اند نام شہری          در ہندوستان و آن معبد بزرگ ہندو است (ضرب ۵) از بنارس تروم معبد عام است اینجا کہ ہر پیر بن          پچھن و رام است اینجا کہ (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال میں ایک دیسی پایہ تخت - مذکر</p>	<p>بنارس   بقول انند کو ال فرنگ فرنگ با نفع لغت ہندی است کہ فارسیان نمرشش کردہ اند نام شہری          در ہندوستان و آن معبد بزرگ ہندو است (ضرب ۵) از بنارس تروم معبد عام است اینجا کہ ہر پیر بن          پچھن و رام است اینجا کہ (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال میں ایک دیسی پایہ تخت - مذکر</p>
<p>بنارسیدن باب   مصدر اصطلاحی - ہمان (آب) رسیدن بنا -          رسانیدن بنا کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب          رسانیدن بنا)          بنا رسیدن باب   مصدر اصطلاحی - ہمان (آب) عمارت و از پایہ افتادش (صائب ۵) تاز وریا          رسیدن بنا کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب          سر ہون آور و خالی شد جہاں کہ از وی ریز و پاشا</p>	<p>بنارسیدن باب   مصدر اصطلاحی - ہمان (آب) رسیدن بنا -          رسانیدن بنا کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب          رسانیدن بنا)          بنا رسیدن باب   مصدر اصطلاحی - ہمان (آب) عمارت و از پایہ افتادش (صائب ۵) تاز وریا          رسیدن بنا کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب          سر ہون آور و خالی شد جہاں کہ از وی ریز و پاشا</p>



نرفس گرد و خراب (اردو) عمارت گریزینا - چه رسد حیف است که خود مؤلف کتاب کم سواد است  
بر باد هونا - و مصطلحات قابل تعریف را نمی داند (اردو) تیری

بنابر حرف زدن استعمال - بقول خان آرزو در ست آنکه پرنایز کر تا هون -

چراغ هدایت مراد (بر حرف زدن) که گذشت بنا با حقن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده

سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد موافق قیاس و معنی است از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بنای عمارت کرد

حقیقی است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) یا عمارت قائم کردن است (صائب) اگر چه از دلا

ناز و اداسه باین کرنا - سنگین و لیران سازند که بنای توبه برین بوم برین آید

بنابر چشم مست را بقوله بقول صاحب مؤید (اردو) عمارت بنانا عمارت کی بنا قائم کرنا -

یعنی معاشرت چشم مست تو کنم صاحب اندن نقل نگار بناست بقول برهان کبر اول و ثانی بالف کشیده

و صاحب شمس بحدف تایی خطاب (بنابر چشم و فتح سین بی نقطه و بتای قرشت زده صمغی باشد

ست را با نوشته مؤلف عرض کند که این اصطلاح آن را کند و گویند و عبری صمغ البطم خوانند و فایده

نیست و نه بقوله کلمه را که در آخر است برای امتنا آن به صطکی نزدیک است صاحب جامع بر صمغ

است یعنی نابر چشم مست کنم حق آنست که این در گذر قانع صاحب محیط گوید که (حاکم البطم) است

بیان نبود صاحب مؤید الفضلا - آبروی فضلا و بر حاکم البطم نویسد که بفارسی سقز و بناست و بر

می ریزد که برای تائیدشان فقره های مکتوبات را اصفهانی قندرون و بیونانی طراپون و طراسیل

در فرهنگ خود جمع کرد و غور نکرد که متبدیان قاسمی و آن صمغ درخت بطم است گرم و خشک در آخر د

هم ضرورت تعریف این قسم مجله با ندارد تا فضلا محمل و لطافت و جالی و تقوی با صمغ و منقی هرک

<p>و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اسم خانه فارسی (۵) سیل غم تو بر دل آباد من گذشت بود هر سو بنا خانه زبان است (اردو) درخت بطم یعنی بن کا گویند بزرگ خانه صبر و سکون شکست بود (اردو) عمارت نه در هم نباشدن خانه استعمال صاحب آصفی ذکر این کرد و نباشش گردون اصطلاح بقول اند مخفف</p>	<p>از معنی ساکت مؤلف عرض کند که طرح عمارت افغان بنات نقش گردون است و بس تسامح صاحب باشد (وحید فروزینی ۵) تا به نهالش شده چشم آشنا بحر است که این را مرادف (بنات گردون) خانه دل را شده بگل بنا به صاحب رهنما جو الهه سفر بنا خیال کرد و صاحب هفت گچی بحقیقت برد ناصرالدین شاه قاجار گوید که (نباشد) یعنی آغاز شد و لیکن (بنات گردون) و (نباشش گردون) هر دو و مقرر شد (اردو) طرح عمارت قائم بهونه عمارت را مخفف (بنات نقش گردون) دانست مؤلف عرض</p>
<p>کی بنا به هونا - بناشکستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از فلک چنانکه بجایش ذکر کرده ایم و این بمعنی خاص بنات نقش</p>	<p>معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب شدن خانه با گردون است و بس (اردو) و کی بنات نقش و اینای خانه شکستن هم مرادف آن (آصفی شیرازی) گردون و بنات نقش -</p>
<p>بناغ مقبول به بان بفتح اول بر وزن دماغه اما در سیاهان خام را گویند که بر دوک پیچیده شود و (۲) و بر وزن پندیده را هم گویند و (۳) چون دو زن یک شوهر داشته باشند هر یک مردگیری را بناغ باشد صاحب جهانگیری نیز که معنی اول از مولوی معنوی سند آورده (۴) حله بان باغ می بافند و حله بان</p>	<p>پند نیست بناغ و برای معنی دوم از منصور شیرازی سند پیش کرده (۵) ضمیر من بود آن پندلی که نگاه بیان و پیش او بود و اکبر زبان نیز بناغ و و نیز که معنی سوم گوید که آن را بناغ نیز می نامند صاحب شیرازی</p>

بذکر معنی اول و دوم نسبت سوم گوید که انباغ هم بهین معنی آمده و مخفف آن نباغ باشد به تقدیم بنون  
بر صاحب ناصری و جامع بر معنی اول و دوم قانع و صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده خان آرزو  
و در سراج بذکر (معنی اول بحواله رشیدی) گوید که این خطاست و صحیح آنست که قوسی گفته یعنی ریسمانی  
که زمان بر میل چرخ بایستد و مثل بقیه سازند و بذکر معنی دوم و نقل سند منصور می فرماید که معنی نشی  
و بر ازین بیت خواستن بعید است و تحقیق آنست که نباغ بوضه اول و بنون دوم معنی نشی و بر  
آمده و معنی سوم بنون اول است صاحب غیاث بحواله لطائف بذکر معنی اول یعنی ماشوره ریسمان خام  
گوید که (۳) نوعی از سبزه و (۴) چوب خشک و (۵) تار عنکبوت را هم گویند صاحب مؤید بر معنی اول قانع  
و فرماید که آن را در سندی نگذری گویند وOLF عرض کند که این لغت را معنی اول و دوم و سوم هم  
جامد فارسی زبان دانیم نظر باعتبار صاحبان ناصری و جامع که هر دو از اهل زبانند و آنچه نباغ  
بنون بمعنی سوم می آید قلب بعض این باشد یا مخفف انباغ که گذشت و برای معنی چهارم و پنجم و  
ششم بیان کرده غیاث طالب سندی باشیم که محققین اهل زبان و غیر هم ازین معانی سکوت و زیاده  
خیال رشیدی و خان آرزو و قیاس صاحب جامع نیست (اردو) (۱) کچا تا کا جو تکیه پر لپیا جالاه  
بذکر (۲) نشی لکنه و الا (۳) و کیهو انباغ (۴) سبزگی یک قسم مذکر (۵) سوکھی لکڑی بیوٹ (۶) کڑی  
کا جالا - مذکر -

بناف کسی چیزی نهادن	اصدا را اصطلاحی بفتح	اگر دن بجدل گنده کند چه نیم تسلیم نباش نه وفا نشود
اول و دوم بقول بهار (۱) رشوت دادن و (۲) کن چه هم او گوید که فارسیان گویند که اینقدر بسل یا		
بمعنی مطلق دادن هم (باقراکشی) مدعی گرگ		فلان چیز نباش نهادیم و کار خود کردیم و فرماید که

از اهل زبان به تحقیق پیوسته مؤلف عرض کند که وقت (۵) زهی دولت که من دارم که دیدم که چو تو  
 ملاقات با بلند پایگان بر بسیل ادب پشت خود را خم مکرر راناکاج با صاحب انداختن این کمره گره  
 می دهند و به نیم تسلیم سر خود را بناف و شکم مخالف میزنند که مرادف (بناکاه) است مؤلف عرض کند که  
 و بعد از وقت حاکمان مرتشی را چیزی از پول یا تحائف موحده اول زائد است و ناکاج بکاف عربی  
 دیگر در برشان می دهند و از همین عادت این مصدر قائم مبدل ناگاه که کاف فارسی بدل شد به عربی چنانکه  
 شد و معنی دوم مجاز است و بس و ارسته و بحر همین معنی گند و کند و های یوز بدل شد به جیم عربی چنانکه  
 به (بناف نهادن) نوشته اند و بسند آن شعر بالا را نقل ماه و ماه بعضی از معاصرین عجم گویند که استعمال  
 کرده (اردو) (ار دو) (ار شوت دینا) دینا - این در کلام متقدمین به کاف فارسی است و البته  
 بناف کسی حرف نهادن | مصدر اصطلاحی یفتح اعلم باین حال این مبدل (بناکاه) است که می بیند  
 اول و دوم بقول بهار ظرافت و استهزا کردن (اردو) و کیو بناکاه که تیسری معنی -  
 است (سجده اشرف) نه گوهر است که باشد بجزه گردان بناکام | اصطلاح بقول بحر مرادف (بنابچار)  
 به نهاده بود تو حرفی بناف در باره مؤلف عرض کند که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که مقصودش  
 که و ارسته و بحر ذکر این کرده اند و حقیقت این است جزین نباشد که مخفف (بناکامی) است یعنی ناکام  
 که اگر عوض پول یا تحائف را بناف گذاشتن چنانکه بهار معنی ناکامی (خواجہ شیراز) دست رنج تو بهمان  
 (بناف کسی چیزی نهادن) گذشت محض حرفی بناف به که شود صرف بکام و دانی آخر که بناکام چه خواهد  
 نهند کنایه باشد از تسخر و استهزا (اردو) بهشول کرنا بودن که (اردو) ناکامی که ساخته -  
 بناکاج | اصطلاح بقول بهار یعنی بخت و حکیم سوزنی بسا کردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار

<p>بیدیل بنا (۱) یعنی شروع کردن و (۲) یعنی تعمیر کردن (سعدی ۱۵) بنا کردن و ادو لشکر خواست به شب از بهر در ویش شب خانه خست و (تأثیر شهیدی ۱۵) از حق کلام صاف ضمیران میباشیم که از نظر مانگدشت (اردو) (۱) مکان بزرگ بنا کنند به مکتوب از نخست به پو ابتدا کنند (۲) و (۳) حرم کعبه ملکش چو بنا کرد قضا به شیر لیک زد</p> <p>آمو بره احوام گرفت (۱) شروع کرنا (۲) تعمیر کرنا -</p>	<p>می دهند که واضح باد که این یعنی سوم اصل دنیا کاج است که گذشت یعنی آن مبذل این مخفی مباد که یعنی دوم مجاز یعنی اول است و برای معنی دوم شتاق سازند میباشیم که از نظر مانگدشت (اردو) (۱) مکان بزرگ بنا کنند به مکتوب از نخست به پو ابتدا کنند (۲) و (۳) حرم کعبه ملکش چو بنا کرد قضا به شیر لیک زد</p> <p>آمو بره احوام گرفت (۱) شروع کرنا (۲) تعمیر کرنا -</p>
<p>بنا کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم کردن عمارت است (صائب ۵)</p> <p>از معنی ساکت مؤلف عرض کند که برباد و خراب کردن عمارت از بنیادش حیث است که استعمال میش نکرد (اردو) عمارت دژها -</p>	<p>بنا کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم کردن عمارت است (صائب ۵)</p> <p>از معنی ساکت مؤلف عرض کند که برباد و خراب کردن عمارت از بنیادش حیث است که استعمال میش نکرد (اردو) عمارت دژها -</p>
<p>بناگاه اصطلاح یکبر اول بقول بحر (۱) منزل و (۲) جائی که نقد و جنس در آن نهند و (۳) مفتوح بر لفظ ناگاه بقول اند یعنی بخت بهار ذکر این کرده از معنی ساکت (محسن تأثیر ۱۵) جام تلخیش که بناگاه می دهند که می دان یقین که بر دل آگاه</p>	<p>بناگاه اصطلاح یکبر اول بقول بحر (۱) منزل و (۲) جائی که نقد و جنس در آن نهند و (۳) مفتوح بر لفظ ناگاه بقول اند یعنی بخت بهار ذکر این کرده از معنی ساکت (محسن تأثیر ۱۵) جام تلخیش که بناگاه می دهند که می دان یقین که بر دل آگاه</p>

<p>و حصنی و پستی و با اصل یکجایی و غیری و مالی و (اردو) بحواله نسخه سترام معنی سوم را هم بیان کرده گویند          که بعضی بفتح هم گفته اند و فرماید که نزد صاحب کتب</p>	<p>عمارت کو قبول کرنا حاصل کرنا</p>
<p>بنام گوش اصطلاح بقول سروری دایمینی عذار          (سعدی) ببرد ازین قرار و طاق و هوش و کجایت          سنگین دل همین بنام گوش و صاحب بگوید که بفضل دل          (۲) زنده گوش است و (۳) بقول بعضی معنی شقیقه و          (۴) بعضی معنی پس گوش آورده اند صاحب مؤید بر          بن گوش خان و صاحب هفت پیر بانوش - خان آرزو          در سراج می فرماید که در رشیدی باضم معنی پس گوش          است و این غلط است و قول قوسی صحیح باشد یعنی زنده          گوش و فرماید که شعر که تعریف صبح بنام گوش کنند مراد          از آن زنده گوش است و حوالی آن را که طرف رخسار          بود نیز بجا بنام گوش خوانند و لفظ بن نیز ولات برین          معنی دارد و (۵) بمعنی جای پیوند گوش نیز از طرف اعلی          آمده (محمّد قلی سلیم) غنچه یوسن نوخیز بیان از سر شکار          و در نظر چون قلم آید به بنام گوش دبیر و زکریا بردارش          بهار گوید که معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی پنجم کرده و</p>	<p>همین صحیح است و بضم و کسر را خطا دانسته اند و گویند          که آنکه بنام برگ یا همین پنبه زار خورشید دیوان زهره          شش ششم صبح صدفه حاج کا قور گلرگ ماه بهشت          نسیرین یا همین از تشبیهات اوست (عثمان بخاری)          می کنند صد هزار آه تنش و (طاب آملی) کسیکه          دیده بنام گوش اوشی در خواب و بنیادش بنظر برگ          یا همین تازک و (کمال اسمعیل) چون پنبه زار          بنام گوش بشکفتد ترا و ز گوش پنبه بر و ن کن بکار حق          پر دانه (خان آرزو) ز خورشید بنام گوش است که          باشد طالع خوبی و شرک شوق و چشم هرگز در          دارد و (حکیم نه لالی) ایازی کش بدیوان بنام گوش          نوشته شاه بیت غارت هوش و (میر تقی) (۶)          رخسار تو گل است و بنام گوش تو همین و گل          و دامن و سمن زیر چنبر است و (وله) بر بنام گوش</p>

چو سیم او خط نورسته نیست و خط نورسته دیگر باشد  
 بنفشستان و گریه (صائب ۱۵) مگر ز صبح بگوش که بگوش هیچ تعلق با شقیقه ندارد و همچنین بگوش  
 یا نور گرفت که بوی یاسمن از مانتاب می آید را یعنی پس گوش گرفتن قابل نظر است و تا آنکه  
 (حکیم سنائی ۱۳) خورشید بمانده بت زهره سداستعمال پیش نه شود این را تسلیم کنیم باطل  
 جبینی که کافور بگوش می شک عذاری (طایفه) نمی تحقیق این نرنگ گوش است و نمی تخم جارش و ضم اول  
 تیشا پوری (۱۳) کلبرگ بگوش و رخت بود مناسب باشد که مرکب است از بن و گوش و در میان هر دو  
 گلدسته شد و بت بر زلف رسن را (صائب) وصلی (ار ۹۰) (۱) و یک عذر (۲) کو بقول آصفیه  
 (۱۵) ز مانتاب بگوش یا رمی آید که شیرست اسم مؤنث - نرنگ گوش - بگوش - گچیا (ظفر)  
 کند ریگ این بیابان را (مولف عرض کند که تسامح) بغور دیکه دلاتاب در سے کیا کیمر بچک ری  
 صاحب سروریت که بگوش را یعنی عذر نوشت ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو (۳) و یک عذر (۳)  
 و سندی که از کلام سعدی پیش کرده است برای (۴) کان کے پیچھے کا حصہ - مذکر - (۵) کان کے در  
 عذاریت و بکارش نمی خورد خیال ما این است کا وہ مقام جہاں قلم رکھا جاتا ہے - مذکر  
 که کاغذش نرنگ را عذر نقل کرده باشد صاحب بگوش کردن (۶) مصدر اصطلاحی - بقول برهان  
 سروری محقق اهل زبان و عجمی الاصل است نمیتوان (۱) انگشت در دهن کودک کرده کام اور  
 که او در عرض معنی اینقدر تغافل کند معنی دوم قی و ۲ کنایه از اطاعت و انقیاد کردن صاحبان  
 است و آنچه بهار این را مجازی قرار می دهد و رشیدی بر معنی اول قانع (سیف اسفرنگی ۱۳)  
 و ست که بگوش از بن گوش آغاز می شود - مادر ملک ز پستان شرف شیر دہد و ہر کرا دی

<p>آلبان گوش کند و صاحبان جامع و بحر و بهار و ذکر هر دو کم غوری اوست حادث اوست که دخل به مقتول است          معنی کرده اند خان آرزو در سراج گوید که در معنی اول می دهد بهند بیان را نمی رسد که در محاوره و زبان          نسبت بنگوش کردن هیچ ظاهر نمی شود و نسبت طبع آزمائی گفتار قول صاحب جامع که از اهل زبان          معنی دوم می فرماید که بد معنی (از بن گوش) است است اعتبار را کافی است و (بن گوش کردن)          مؤلف عرض کند که محققین بهند تر اواز حقیقت برای هر دو معنی مختلف (وست به بنگوش کردن)          هر دو معنی خبر ندارند و ندیده اند که دایه با پسر نوبلود است و پس (اردو) (۱) نوبلود کی تا لواشمانا          در عجم چه می کند یکی از معاصرین عجم گوید که زنی بهر دو (۲) اطاعت کرنا</p>	<p>بنگوش طفل را در سر انگشتان خود می گیرد و دایه کام (الف) بنگوشی          او را بر می دارد و اینچاست که صاحبان بهر آن و (ب) بنگوشی زدن نوعی از ضرب که بر بنگوش          جامع و جهانگیری و رشیدی ایرادی نکرده اند که این زنند و هم او بر (ب) گوید که طبایع بر بنگوش          طریق عمل واقف باشند و خان آرزو از اینجبری خود زدن است خان آرزو در چرخ هدایت ذکر کرده          زبان ایراد نکند و صاحبان بهار عجم و بحر نقلش بر داشته اند معنی بالا کرده (علی بیگ نصیر آبادی) اگر کند          نسبت معنی دوم عرض می شود که رسم غلامان عجم است بخرام تو سر و همدوشی باز زنند فاخته گان سرور          چون مولا حکمی دهد از دست راست بنگوش خود گیر بنگوشی باز زنند بردارنش بهار نقلش بر داشت          و گویند چشم و این هر دو علامت اطاعت و بجا آوری و صاحب اند نقلش نگاشت مؤلف عرض کند          حکم است و از بهین عادت این مصدر اصطلاحی قائم که همه محققین بالا ذوق زبان ندارند و تحریف          شد و خان آرزو اصطلاحی که درین اصطلاح داده است بقیاس کرده اند (الف) گوشمالی است و (ب) معنی</p>
--	---



گوشمالی کردن <sup>۱</sup> طلبانچہ بر بنا گوش و نمیدانند و فرماید کہ این کلمہ را (۱۱) در محل تعجب گویند و (۲) بگویند کہ زون درینجا چہ معنی می کند و این محاورہ عجم چشم زخم نیز استعمال کنند و (۳) گاهی بجهتہ قسم نیز است کہ (گوشمالی کردن) را (بناگوشی زون) گفته می شود صاحب سروری بر معنی اول قانع (حکیم گویند (ارو) الف) گوشمالی بقول اصغیہ اسم سنائی (۱۵) چونت آراست ای غلام این دو چشمہ موت رکان مروڑنے کی سزا کان ایشنے کی سزا (ب) گوشمالی کرنا بقولہ کان ایشنا کان مروڑنا (۱۶) سن چنانی پو کہ نیکو تر ز ماہ آسمانی پو صاحب بحر زکیر بنا لہ آمدن | مصدر اصطلاحی - ناکہ کردن است ہر سہ معنی گوید کہ این در اصل باضافت بود آنا بکثرت (النوری ۱۷) ارواح فلک بنا لہ آمد پو صوت تو گرفت چون ترغم پو (ارو) ناکہ کرنا - استعمال بقول برہان بکبر اول بر وزن نظام یعنی (۱۸) بمعنی بسم اللہ است مؤلف عرض کند کہ ماضی ہمنام باشد کہ ترکی آد اش گویند صاحبان ہفت معانی بای نوخوہ و بجایش کردہ ایم و خصوصیت لفظ و اند ہر بانش مؤلف عرض کند کہ ترجمہ این در این دو ہم نباشد بلکہ موجدہ را با لفظ خدا یا مراد فاش ترکی زبان آتاش بقوقانی باشندہ بدآل جہلہ کذا ہم استعمال می کنند و کلمہ این بر (بنامیر) می آید فی لغات ترکی (معاصرین عجم حالاً بر زبان ندارند (ارو) (۱۹) یا خدا - محل تعجب بن کہتہ پن (۲۰) ہمنام استعمال کنند - (ارو) ہمنام بقول صغیہ اس کا استعمال ایسے بیان کے پہلے کرتے ہیں حسین نظر لگنے سے بچنا مقصود ہو (۲۱) بخدا - خدا کی قسم (۲۲) ہمنام - ایک ہی نام کا - بنا میر و استعمال - بقول برہان بمعنی بنام خدا بسم اللہ ہر کام کے آغاز میں کہا جاتا ہے جس کے معنی

یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اس کام کو خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ سا جان بھر واتند ہم نقل این  
بنام پادشاہی زر زون | مصداق اصطلاحی بقول کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تسبیح کردن مخصوص  
بنام پادشاہی زر ساختن | بہار ای سنگہ بر زون باشد برای خدا و بنام خدا و این خلاف محاورہ  
و ساختن (صائب) سنگہ مروی نداری معرفت کم ہو چاہے باشد کہ این را بالقول (کسی) عام کنند و از سند  
کنند قندہ یاد و بنام پادشاہان زر زون (میر خیزی) میر خیزی اشارہ ضمیمہ سومی خداست پس (بنام)  
(س) عاشق دوست بردل من گشت بادشاہ پد بر رخ خدا تسبیح کردن) حاصل این سزا است (اردو)  
بنام او ہمہ شب ز رہی زخم پد (شفیع اثر) بدست کسی کے نام پر تسبیح پھیرنا کسی کے نام کو یاد کرنا۔  
بو اہوس داعی کہ می بینی ز عشق او پد زری باشد کہ کسی کے نام کو تعظیم و تکریم سے یاد کرنا اور پکا  
قلابی بنام شاہ می سازد پد مؤلف عرض کند کہ ضرورت معنون کے لحاظ سے خدا کے نام پر تسبیح پھیرنا۔  
نذر وہ درین مصداق اصطلاحی تحتانی بالقول شاہ بنام کسی خطبہ خواندن | مصداق اصطلاحی کنایہ  
مکتب کنند کہ (بنام شاہ زر زون و ساختن) کنایہ باشد از تسلیم کردن حکومتش کہ و اما خطبہ بنام  
باشد از ضرب سنگہ و این در تعظیم (بر نام کسی زر زون) پادشاہ وقت اسلام می خوانند یعنی نامش را  
داخل است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو ہر نام و خطبہ ثانی بدعا ذکر کنند (ظہوری) دشر  
کسی زر زون۔  
بنام کسی تسبیح کردن | مصداق اصطلاحی بقول بہار شہر ضرابی قست پد (اردو) کسی کے نام پر  
نام کسی را تعظیم و تکریم یاد کردن (میر خیزی) خطبہ پڑھنا کہہ سکتے ہیں یعنی اسکی پادشاہت اور  
ہی کنند بنامش فرشتگان تسبیح پد ہی کنند ز بخش حکومت کو تسلیم کرنا۔

بنام کسی دائره ساختن   مصداق اصطلاحی - عهده دارون اور عمل کی فہرست -	
بہار گوید کہ دائره همان است کہ در عرف ہندو بنام کسی سکتہ زون   مصداق اصطلاحی - اعتراف حکومت	
چند گویند و آن کاغذی باشد مدور کہ بر آن کردن و آن راتہ و فرمانروای خود کردن کہ ہر فرد	
نام مردان می نویسند تا یک پتیری بصاحب دائره باشد سکتہ بنامش زتند (ظہوری سے) بنام غریب	
بدینند (میر خیزی سے) ہر جا کہ بنام امراد دائره ناما گدازد دم بہ برای سینہ ز داغت خزانہ بگدازم	
ہر زن و دائره نام تو شمار نہ تختین بہ صاحبانند (اردو) کسی کی پادشاہت کو قبول کرنا کسی کو اپنا	
نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین در یاد شاہ قرار دینا قبول کرنا -	
تقریب این مصداق سکندری خوردہ اند شاہ تخت بنام کسی گذاشتن خدمتی   مصداق اصطلاحی مخصوص	
ممدوح گوید کہ در دائره امرایین در حلقہ امر نام کردن خدمتی و کاری بنام کسی چنانکہ تصدیق نگاری	
ترانہ بر جلو مرتب تختین شمارند بہار مصداق شاعر را مخصوص کردن بنام انور می (انوری سے)	
کہ قائم کردی حاصل است اینست قوت تلاش - لیکن از بی کاغذی بی تکر و تہم سواد بہستم ایتم	
محققین با نام و نشان کہ از کلام معری مصداق کہ این خدمت چو بگذارد بنام بہی حالی اور خانہ	
ایجاد کردہ اند کہ ایجاد بندہ را ماند اگر چہ کندہ باشد - وار و نیک و بد یک دستہ ہا نزد من خادم فرست	
آفرین بر نقل نگارش اگر از معنی نقلی این کار گیریم بہر یا بہت یا بوام بہ (اردو) کسی کے نام سے کوئی	
حلقہ واری مرتب کردن است و این در خوران کام یا خدمت معین کرنا -	
نیت کہ بشکل مصداق اصطلاحی قائم کنیم (اردو) بنام کسی نظم کردن   مصداق اصطلاحی قبول ہونا	
حلقہ واری فہرست مرتب کرنا جیسے امر کی فہرست عبارت از تصنیف کردن بنام و یا شیخ شہزادہ	

(۱) دلی نظم کردم بنام فلان یا مگر باز گویند صاحب دلی بنامیزد استعمال بقول ناصری (۱) و در مقام  
 که که سعدی که گوی بلاغت ربود و در ایام بویگرین بعد تعجب گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده و دیگرانی  
 بود (خواجہ شیراز) گردون چون نظم کرد شیر یا بنامش هم گوید که ذکرش بر (بنام ایند) گذشت و اشعار  
 بگویند نظم خود چه آنکه از که کمتر هم صاحبان اند و این هم همد را بنما کرد و ایم خان آرزو هم در سر  
 بحر نقل بخارش مؤلف عرض کند که تعریف این معنون این را آورده می فرماید که و رای معنی بالا این  
 کردن نظم خود بنام نامی کسی باشد چنانکه در بند هم کلمه بزرگ (۲) برای دفع چشم بد هم استعمال کنند  
 همین جور مرعی است و همین را معنون کردن گویند لیکن آنچه بنظر مؤلف در آمده همان معنی دوم است  
 و در انگلیسی زبان ترجمه و ویکیشین است محققین بالا و بسبب کثرت استعمال اصناف نام را حذف کرده اند  
 که از معنی خاص نظم تصنیف را عام کرده اند چنانکه (بنامیزد) را با هم می نویسند و الف ایند را  
 معنی نبرده اند و در تعریف این هم سکنه ری خور و از هم انخط هم دور کنند بهار هم ذکر هر دو معنی  
 که تصنیف بنام کسی کردن تقاضای آنست که نام مصنف کرده (میر خنصر و سلمه) از ہی مالیده رویت لاله  
 اصلی در خط باشد و در حالی که چنان نیست مؤلف یا را گوش یا بنامیزد زهی خط و یا گوش بود خواه  
 مصنف تصنیف یا تالیف خود را بنام خود شاع میکند شیراز (۳) آب حیوانش ز منتقار بلاغت می چکد  
 و در عنوانش با جازت معنون علی سربان میکند و زراع کلک من بنامیزد و چه عالی شتر است با  
 که این تالیف یا تصنیف را بنام فلان معنون کردم حقیر عرض می کند که درین هر دو اسناد (بنامیزد)  
 و دیگر هیچ (اردو) اپنی نظم یا اپنی تالیف یا تصنیف بمعنی (۳) قسم بخدا هم درست می شود چنانکه  
 آن بر (بنام ایند) کرده ایم (اردو) و دیگر بنام

کے چاروں معنی جن پر ہر ایک معنی کا ترجمہ نبر وار بیان ہوا ہے۔

بناخ بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و بنون و جیم زدہ یعنی (۱) بناخ است کہ آن دوزن یک شوہر باشد و بناخہ ہم بہمین معنی و بقول بعض (۲) مردی کہ دوزن داشتہ باشد صاحب سروری مذکور معنی اول گوید کہ ہر یک زن مردگیری را بناخ است (شمس فخری لک) بقا سازد یا خصم شیخ ابو اسحق پو بدان صفت کہ سازد بناخ پیش بناخ پو (حکیم سوزنی لک) بودہ پیش بدہ یا بناخ زن من پو کہ خدای جلب خویش و مرا کہ بانو پو صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف انباخ و انباز کہ ہندی سوت خوانند صاحب رشیدی می فرماید کہ ظاہر این لفظ بناخ است بعین کہ بصورت فون و جیم خوانندہ اند و فون اول مقدم است بر یا و اللہ اعلم صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سر لک پو معنی اول گوید کہ توسی و صاحب برہان و جہانگیری این لفظ را ضبط نموده اند پس خیال تغلیط نمی توان کرد چنانکہ خیال رشیدی است و سبوالہ نسخ دیگر ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت فارسی زبان است و تحقیق اہل زبان اعنی سروری و جامع و برہان این را اسم جامد فارسی گفتہ اند ما را بیچ محل چون و چرا نباشد و خیال تصحیف کردن چنانکہ صاحب رشیدی می کند بیچ البتہ نسبت معنی دوم طالب سند است بل می باشیم کہ صاحبان جامع و سروری این را ترک کردہ اند یکی از معاصرین عجم چہ خوش طبع آزمائی می کند کہ این مبتدل بناگم می نماید بفتح اول بہ کاف تغصیر یعنی دو انگشتک و کاف آخر بدل شد بہ کاف فارسی پو کند و گند و پس از ان کاف فارسی بدل شد بحجیم عربی چنانکہ آخشیک و آخشج و آنچه بناخہ بہ ہای ہوز آخر بہمین معنی آمدہ در آخرش لفظ چہ ہم در فارسی زبان برای کوچکی می آید معنی آن ہم دو بان کو چکی پس این استعارہ ایست کہ فارسیان دوزنان یک شوہر را دو بان کو چک نام کردند و اللہ اعلم حقیقہ اکمال

(ار دو) (۱) و کیهو انا باغ (۲) و ه مرد حبکی دوی بیان هون - ندرگر -

<p>بنانشستن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این بنا نمودن   مصدر اصطلاحی بقول صاحب بولچا کرده از معنی سناکت مؤلف عرض کند که از سندی پیش کرده بجو آنکه معاصرین عجم یعنی آگاه و مستعد شدن مؤلف که بجو آنکه بهار عجم نوشته مصدر (بنانشستن کردن) است یا عرض کند که معنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً که معنی افتاد و بر باد شدن عمارت باشد (و هوندا) معنی متعذر شدن هم توان گرفت (ار دو) آگاه و هونا -</p> <p>س (بر کوه ابر حلم تو چون سایه انگند) و همچون بنای بنا نهادن   استعمال صاحب معنی ذکر این کرده از معنی سناکت تازه کند در زمان نشست و بهار این شعر را بدینا مؤلف عرض کند که معنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن لفظ بنای مال حسین سانی گوید (ار دو) عمارت کا (صدقی ستر آبادی) سمار کا رخا نهی تیرا و به طرح زمین بر باد هونا گرنا -</p>	<p>بنانشستن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این بنا نمودن   مصدر اصطلاحی بقول صاحب بولچا کرده از معنی سناکت مؤلف عرض کند که از سندی پیش کرده بجو آنکه معاصرین عجم یعنی آگاه و مستعد شدن مؤلف که بجو آنکه بهار عجم نوشته مصدر (بنانشستن کردن) است یا عرض کند که معنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً که معنی افتاد و بر باد شدن عمارت باشد (و هوندا) معنی متعذر شدن هم توان گرفت (ار دو) آگاه و هونا -</p> <p>س (بر کوه ابر حلم تو چون سایه انگند) و همچون بنای بنا نهادن   استعمال صاحب معنی ذکر این کرده از معنی سناکت تازه کند در زمان نشست و بهار این شعر را بدینا مؤلف عرض کند که معنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن لفظ بنای مال حسین سانی گوید (ار دو) عمارت کا (صدقی ستر آبادی) سمار کا رخا نهی تیرا و به طرح زمین بر باد هونا گرنا -</p>
---	---

(الف) بنا و بقول سراج بفتح و واد یعنی دنبل و فرماید که بعضی بنا و بر وزن سراسر گفته اند پس مخفف بعضی باشد صاحب برهان ثبت - - - - -

(ب) بنا و را می فرماید که بفتح اول و واد بر وزن سراسر دنبل بزرگ را گویند و عبری جن یکسر های بی نظیر و بضم هم آمده صاحبان سروری و جهانگیری و ناصری و جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند صاحب سروری بضم با و فتح و او گفته مؤلف عرض کند که (ب) اصل است و اسم جامد فارسی زبان و الف مخفف آن است و اعراب چیزی نیست که نتیجه لب و لجه تقاضی است (ار دو) و دنبل و کیهو آیر

<p>بنا و را   بقول سروری کسر با و فتح و او و سکون نو را که در گوسه گناه دارند صاحب برهان گوید دوم یعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکه که معنی باز داشتن و نگاه داشتن چیزی در جای</p>	<p>بنا و را   بقول سروری کسر با و فتح و او و سکون نو را که در گوسه گناه دارند صاحب برهان گوید دوم یعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکه که معنی باز داشتن و نگاه داشتن چیزی در جای</p>
---	---

چنانکه آب در گوی و حوضی - صاحب جامع همزه نش آب دارند و کنایه از همان حوض و گوی و بجز از  
 خان آرزو در سراج نقل برهان می کند مؤلف مجاز حفاظت و نگاهداشت آب فال آخر اقوی مؤلف  
 عرض کند که طرز بیان همه درست نیست مقصود از (اردو) هر چیزی نگه داشت حفاظت - مؤلف  
 نگه داشت چیزی باشد در جایی که حاصل با مصداق بنایافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از  
 است و این مرکب است بالفظ بن یعنی زراعت معنی ساکت مؤلف عرض کند که یعنی قائم شدن است  
 و آوند معنی ظرف چنانکه گذشت و معنی لفظی این (خروسه) تا که بنیافت بگنجیدیش به در همه عالم ز  
 ظرف زراعت قلب اصناف (آوند بن) کنایه بزرگی خویش به (اردو) قائم بوزن  
 از حوضی و گوی که آب در آن نگه دارند که بکار بنایان فلک اصطلاح بقول بحر کنایه باشد از  
 زراعت خورد و مجاز برای نگه داشت آب و عقول عشره و هم او بر عقول عشره گوید که مراد  
 مجاز مجاز معنی نگه داشت هر چیز استعلاش کردند و (ده عقل) است و بر (ده عقل) می فرماید که نزد  
 هیچ متصرف محاوره باشد که فتح اول کبیره بدل شده حکما ده فرشته اند باین طور که اول حق تعالی یک  
 و الف حمد و ده آوند و ترکیب مقصوره شد و جا فرشته را پیدا کرد پس آن فرشته یک فرشته دیگر و  
 و ارد که این را با سه لفظ مرکب دانیم یعنی بن - آو - یک آسمان پیدا کرد و بعد فرشته دوم یک فرشته  
 و نه بن یعنی بنا و آو یعنی آب و وند چون در آخر و یک آسمان پیدا ساخت همچنین ده فرشته و نه  
 کلمه آید افاده معنی فاعلی کند یعنی صاحب چنانکه پدید آمد و فرشته دهم همه عالم را بحکم حق تعالی پیدا  
 دولت و ند پس از کثرت استعمال الف حمد و ده مقصوره کرد و فرماید که عقل با اصطلاح حکما فرشته را گویند  
 بل شده و از دو او جمعیه یکی حذف و معنی لفظی این بنا مؤلف عرض کند که مرکب اصنافی است و مؤلف





بقول بجز فانی پذیر بودن زندگی و سندی که پیش بنای شرارت و پیروزی گذشتن   مصدر اصطلاحی	بقول بجز فانی پذیر بودن زندگی و سندی که پیش بنای شرارت و پیروزی گذشتن   مصدر اصطلاحی
کرده همان است که از صاحب بهر (بنای) بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار آغاز	کرده همان است که از صاحب بهر (بنای) بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار آغاز
چیزی برآب بودن) گذشت مؤلف عرض کند بیهودگی و شرارت کردن مؤلف عرض کند که مؤلف	چیزی برآب بودن) گذشت مؤلف عرض کند بیهودگی و شرارت کردن مؤلف عرض کند که مؤلف
که ما مصدر عام را که گذشت بهتر دانیم ازین قیاس است (اردو) بیهودگی اور شرارت	که ما مصدر عام را که گذشت بهتر دانیم ازین قیاس است (اردو) بیهودگی اور شرارت
مصدر خاص که هیچ ضرورت تخصیص ندارد شروع کرنا -	مصدر خاص که هیچ ضرورت تخصیص ندارد شروع کرنا -
(اردو) زندگی کافی پذیر او رنایا پذیر مونا - بنای شلیک گذشتن   مصدر اصطلاحی بقول	(اردو) زندگی کافی پذیر او رنایا پذیر مونا - بنای شلیک گذشتن   مصدر اصطلاحی بقول
بنای ستریز   اصطلاح بقول صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار آغاز	بنای ستریز   اصطلاح بقول صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار آغاز
بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار عیناری گلوله باری کردن از توپ و تفنگ و امثال آن	بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار عیناری گلوله باری کردن از توپ و تفنگ و امثال آن
را گویند که بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب مؤلف عرض کند که شلیک محاوره معاصرین عجم	را گویند که بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب مؤلف عرض کند که شلیک محاوره معاصرین عجم
بقول چال هم ذکر بحواله معاصرین عجم کرده مؤلف است بمعنی گلوله باری صراحت ماخذش بجای خودش	بقول چال هم ذکر بحواله معاصرین عجم کرده مؤلف است بمعنی گلوله باری صراحت ماخذش بجای خودش
عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس کنیم (اردو) گلوله باری شروع کرنا بندوق	عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس کنیم (اردو) گلوله باری شروع کرنا بندوق
ولیکن هر دو محققین در تحریف این کار به نزاکت اور توپ سر کرنے کا آغاز -	ولیکن هر دو محققین در تحریف این کار به نزاکت اور توپ سر کرنے کا آغاز -
گرفته اند فارسیان (بنای ستریز) مناسری را گویند بنائی کردن   مصدر اصطلاحی بقول رهنما	گرفته اند فارسیان (بنای ستریز) مناسری را گویند بنائی کردن   مصدر اصطلاحی بقول رهنما
که بر سر آن قبه نوکدار آهنی یا مسی یا برنجی بصورت سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار معماری کردن	که بر سر آن قبه نوکدار آهنی یا مسی یا برنجی بصورت سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار معماری کردن
خاص درست کنند (اردو) و نوکدار بنا را چه مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)	خاص درست کنند (اردو) و نوکدار بنا را چه مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
موسه یا پیتل یا تانبه کا نوکدار قبه ہو - مذکر - معماری کرنا یعنی تعمیری کام کرنا -	موسه یا پیتل یا تانبه کا نوکدار قبه ہو - مذکر - معماری کرنا یعنی تعمیری کام کرنا -
بنایا بقول برپان بابای ایجاد بافتح بروزن غما آشی باشد که ازون یعنی جبهه منحصرا بنیزد و آن	بنایا بقول برپان بابای ایجاد بافتح بروزن غما آشی باشد که ازون یعنی جبهه منحصرا بنیزد و آن

ثمر درخت بطلم است کہ بشیرانی بن نام دارد صاحبان سروری و جامع و سرچ ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بن و با بمعنی حقیقی ہر دو کہ گذشت (اردو) آتش کی ایک قسم جو بن سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) بن بخت بر زمین بالیدن	اصطلاحاً	مراد (الف) است خان آرزو در سرچ گوید کہ کانیہ باشد
(ب) بن بخت بر زمین بالیدن	(الف) بقول بحر	مؤلف عرض کند کہ (الف) باہم صحیح باشد و (ب) تصحیف کہ خطا

استواری بخت و دولت و فرماید کہ بجای بالیدن بالیدن بہ موقدہ را بالیدن ہم نوشتہ اند و غور بر معنی

اصطلاحاً بالیدن بہ ہم اول ہم آمدہ صاحب جامع ہم لکروند کہ از ان کانیہ پیدا میشود و معنی الف بخور و ر ذکر (ب) کردہ صاحب بر ہان نسبت (ب) گوید کہ شدن است و بس (اردو) بخور ہوا صاحب قسم ہونا

بشیر بقول بر ہان بر وزن لنگر و ائیت کہ آنرا پستان خوانند و گویند کہ این لغت ہندی است صاحب اند نقل نگارش۔ صاحب محیط پستان گوید کہ عرب این پستان و پستان مخفف سدریان یا پستان یا سگ پستان بہت مشابہت و عبری دیتی و مخاطہ و مخاطیا و ہونانی فاطرون و ہریان کتانی و ہندی آہوٹرا و سلسہ و لہٹہٹرا و گوندا و کلان را بزرگوں دانامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف معتدل در گرمی و سردی مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر انگور دشتی گذشت و بنجیل یا این اسم جامد فارسی زبان می نماید بمعنی بری و ثمری یعنی ثمر درخت چند انکہ حشیم در لغات ہندی و السنہ غیر فارسی این را نیا فیتیم و صاحبی کہ محقق مفردات طب و پانند ترجمہ السنہ غیر است و ذکر این اسم بر پستان نکر و مستقل ہم نہ نوشتہ واللہ اعلم بحقیقہ الحال (اردو) و کیو انگور دشتی۔

(الف) بن بخت	اصطلاحاً۔ الف بقول خان آرزو	در چراغ ہدایت باہم اول سر کوچہ یا کوچہ سہ لہ
--------------	-----------------------------	--

باین بسته بهار بزرگ الف و ب هر دو معنی اول از خان آرزوست و دیگران پیرویش کرده اند  
 بوجه سر بسته قانع (محسن تاثیر سه) شاید افتد گذرد و پی بحقیقت نبرده در هر دو سند بالا (کوچه سر بسته)  
 بوی تور و زی آنجا که کوچه غنی عجب نیست که بن بست و کوچه سر بسته (یعنی بیان کرده شان است پس  
 شود به (صائب ه) دل مزار خیم زلف او رهای مجرود (سر بست و سر بسته) راقم کردن و معنی آن  
 نیست که بد ز کوچه بن بسته بچس نزد و فریاد کوچه را داخل کرد و عجب است و غیر از تسامح  
 که بن معنی مطلق طرف و جانب است خصوصیت خان آرزو نباشد و (کوچه سر بسته) در محاوره  
 بی پایان و فرو دین ندارد صاحب بحر بزرگ هر دو و عجم کوچه است که آخرش منهد و باشد تقابل کوچه نافذ حاصل  
 به نقل معنی خان آرزو گوید که آن راهی است که نیت که فاریان بن یعنی طرف تبه را که عام است من خیال کرد  
 که آغاز آن بسته باشد صاحب اند نقل بهار بر تخی کوچه دیگر هیچ از اینجا است که کوچه بن بسته (طرف کوچه بر  
 مؤلف عرض می کند که معنی لفظی این طرف بسته و الف بکذف های تیز آخره مخفف (ب) (ارو) سر بسته  
 بحالت اضافت بسوی کوچه - کوچه که نافذ نباشد اس مقام کی صفت مین که سکتین جن کا ایک طرف بنا  
 پس معنی کوچه سر بسته از هر دو پیدا نمی شود تسامح جید سر بسته کلی جسکه دوسری طرف نکلنے کی راه نهو -

قبیل بروزن صندل بقول برهان (۱) از ترشی عموماً باشد و (۲) سیب ترش خصوصاً صاحبان نافه  
 و سراج هم ذکر این کرده اند و صاحب جامع نسبت معنی اول بر ترش قانع مؤلف عرض کند که این  
 فارسی زبان است معنی ترش عجب نیست که دیگر محققین همین را بیای و حدت ذکر کرده باشند و قول  
 جامع تبرک یای وحدت یعنی حقیقی و معنی دوم مجاز آن (ارو) (۱) ترشی - کپشائی - موتث اورا  
 جامع ترش کپش (۲) کپش سیب نکر -

**بن بود** اصطلاح بقول صاحب فدائی که از علیک زند و پازند است و معنی بیان کرده سفرنگ به شهر معاصرین عجم بود منبع و مصدر و نشاء و سبزه صاحب و صریح تر از صاحب فدائی است و معنی تعطی سفرنگ در شرح چارمی فقره (دساتیر آسمانی به این مرکب بنیاد وجود و مراد از ماهیت حقیقتی فرز آباد و خوشوران و خوشور) گوید که بنیم بای بسجد موافق قیاس است (ارو) ماهیت بقول و سکون نون و بای ابجد و واو و حروف و دال ابجد اصفیه حقیقت چگونگی کیفیت ماده جوهر ماهیت و حقیقت مؤلف عرض کند که اصطلاح حقیقت حال -

**(الف) بنت العنب** اصطلاح الف بقول بهار کنایه از شراب انگور (انوری س) موی  
**(ب) بنت الکرم** برخیک دویده ز جبهه تیغ زن است و تا بجلوت لب خم بر لب بنت العنب است  
 و صاحبان بحر و غیاث ذکر این کرده اند و صاحب اند این را اصطلاح عرب گوید بر خلاف صاحب بحر که او این را اصطلاح فارسیان داند از اینجا است که ذکر این کرده که بیان اصطلاح عرب از موضوع او خارج است صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته و صاحبان غیاث و اند هم این را آورده  
 مخفی نهاد که بنت لغت عرب یعنی دختر و عنب در عربی زبان یعنی انگور و کرم بالفتح یعنی زن پس شراب انگوری را بنت العنب اینجهت گفته که پیدا شد از انگور و درخت انگور قیاس می خواهد که بنت الکرم انگور را گویند لیکن ما را در اصطلاح زبان دخلی نیست (ارو) انگوری شراب دخت رز - دختر رز (موتث)  
**بنقومه** بقول بهمان باتامی قرشت بر وزن حصومه نباتی است مانند کثوث صاحب محیط فرماید که خر قطان است و بر خر قطان گوید که این را (وزق الطیر) هم خوانند و بلغت اندلس بنقومه و باقری رقوبه بنندی بناد و بقول بعض اکاس پیل - مؤلف عرض کند که حقیقت (اکاس پیل) بر اکثر شیخ

بیان کرده ایم و بخیمال مارا کاس بیل (اورای بند باشد از نیجاست که تکمیل تعریف بنمونه بقول محیط کرده می شود) فرماید که شکل برگ و گیاه آن بحسب درختی که بر آن پیدای شود بشبیه برگ زیتون و گیاهی که برگ اکثر درختها می پیچد برود و خشک است و بقول بعضی گرم و خشک - قابض و محقق و تلخ و بران سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و منشی و ماغ و مقوی معده و مفتوح سد و منافع بسیار دارد (اردو) بند اسنکرت بین ایک بیل کو کہتے ہیں جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج [بقول یہاں بفتح اول بروزن رنج (۱) و وزن کہ یک شوہر داشته باشند و ہر یک مردگیری رائج باشد و (۲) نام رستنی ہم کہ ثمر آن را بنج می گویند و ہر بنج شکر آن خوانند صاحب نامری بر معنی اول فاعل است جامع می فرماید کہ معنی اول همان بناج کہ بجایش گذشت و معنی دوم بنگ کہ بیہوشی آرد و خان آرزو درج گوید کہ معنی اول ظاہر مختلف بناج باشد و معنی دوم سرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید کہ اگرچہ سرب بنگ فارسی است کہ بجایش می آید لیکن این (۳) و رای آنست کہ فقرامی نوشتند زیرا کہ آن برگ قتب است و این را العربی سیکر آن و خداع الرجال و بونیانی اقیقون و ہریانفی از مالوس و ترکی با طباطبایہ بربری اقطیفیت و ہندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است کہ ساقی آن غلیظ و مختلف بلحاظ اوان و جمیع اقسام آن خنک و چارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفید مزاج آن و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) مؤلف عرض کند کہ این معنی سوم متحقق نشد کہ مال کدام زبان است و ظاہر سرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن - مؤلف.

بنجره [بر وزن فرفره بقول اند سوراخی یادری کہ از خانہ ہاسوی کوچہ و یازار یو و بابا فارسی ہم کہ صاحبان توتید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ صحیح بہ بای فارسی است مرکب از

پنج که ترجمه خمس است و سه بمعنی طریق و کنایه از چارچوبی که در آن چارچوب با چارسیخ آهنی قلم  
کنند و شامل برسیخ شبکه می باشد شکل قفس و در سهند آن را روشن دان نام است که برای هوا و روشن  
در دیوار خانه یا بر بلندی قائم می کنند و سیخهای آهنی یا تیرهای چوبی داخل آن برای این می گذارند  
که سارقین بوجه آن داخل خانه نشوند (اردو) روشن دان - نذرک -

**کنجشک** بقول برهان بکسر اول و ثالث بمعنی کنجشک که به عربی عصفور خوانند صاحب سروری این را  
بکسر یا و جیم و کاف فارسی آورده صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این به کاف عربی کرده اند و صاحب  
هفت این را بمعنی مرغ خانگی گفته و جان آرزو در سراج این را مبتدل کنجشک می گوید همچون سیخ  
و گستاخ مؤلف عرض کند که درست می فرماید که کاف عربی و فارسی هر دو بموجوده بدل می شود چنان  
گوشتاسب و بوتاسب و گالاه و بالاه و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کرده ایم که بعضی محققین  
کنجشک را بکاف عربی گفته اند و بعضی بکاف فارسی که تصفیه آن بجایش کنیم (اردو) ده پڑیا گوشت  
مین اپنا آشیانه بناتی ہے - مؤقت جسکو دکن مین خانچری کہتے ہیں -

**کنجشک زوان** اصطلاح بقول هفت و برهان بضم اول و زای مؤنذ (لسان العاصی) را نام  
است و آن دوائی است تند و تیز شبیه زبان کنجشک صاحب محیط هم ذکر این کرده بر لسان العاصی  
گوید که بفارسی زبان کنجشک و کنجک زوان و بشیرازی تخم آهرو پیونانی اندر و صابون و تبرکی  
قوش و بی و بهندی اندر جو گویند و آن شمر و حقیقت از قسم در دات گرم در دوم و تر و در اول  
بار لوبت فضلیه و در برگ آن قبض و تنقیه است و منافع بسیار دارد و مؤلف عرض کند که کنجشک  
مبتدل کنجشک است که گذشت و زوان مبتدل زبان همچون آب و آو دیگر هیچ دارد و اندر چو -

بقول امیر ایک وزخ کے تخم کا نام ہے جسکو سان العصار کہتے ہیں جو جو سے شاہ بہوت ہے قسم شیریں  
اور تلخ خراب اور غیر مستعمل ہے۔ ہند کر۔

بنجک البکر اول و ثالث یکاف فارسی آخر ہوا کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجک (کاف عربی)  
سروری ہمان کہ یکاف عربی گذشت و اشارت کاین ہند کر ساتھ جو اس کا مبدل ہے۔

بنجک بقول برہان بنعم اول بروزن تنبک پنیہ مخلوج و گلو کہ کردہ را گویند بجمہ رشتن صاحب  
جایع ہمزانش۔ صاحب سروری از حکیم روحانی سند آوردہ (س) یکی ازیشان بنجک سان و نیز  
کہ کہ ریش گاہی نامہ است نام او عنوان کو و بجوالہ فرنگ گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرف  
کنند کہ اسم جاد فارسی زبان و نیم و آنچه بیای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن چنانکہ  
اسپ و اسب (اردو) پونی دیکھو یا خندہ۔

بنجوی حرف زون اسر صدر اسطلاحی صفا بقول تہی الار ببا جی را ز گفتن و رسم است کہ گفتگوی  
رہنما بجوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بہ ہستکی کنند و از ہمیں عادت معاصرین عجم این  
بہ ہستکی سخن گفتن معنی سباد کہ بنجوی لغت عرب است را قائم کردہ اند (اردو) آہستہ باتین کرنا۔

بنجیدن بقول اند بجوالہ فرنگ بالفصح و کسر جیم (د) مانوس گردیدن و مالوف شدن و  
(۲) یاری دادن و (۳) پارہ پارہ و قسمت نمودن مؤلف عرض کند کہ بہ محققین مصادر این  
سکت و عامرین عجم بر زبان نداشتند و مجربان محقق ہند ترا و اعتبار را نشاید اگر استعمال این  
بظہر آید تو انیم قیاس کر کہ این مبدل بنجیدن باشد چنانکہ کالج و کلج کہ فارسیان از لغت منکر  
پنج ترکیب علامت مصدر وضع کردہ باشند و پنج بقول ساطع مجمع و مجلس حکم را گویند کہ فصل ہست





(ارو) زر لگان یا وہ سرکاری محصول جو زراعت یا باغ یا درختوں یا اور کاروبار رعیت پر بطور حق  
تملکی سرکار بمقدار معین یا لائہ مقرر کیا جائے۔ مذکر۔

بختین انداز اصطلاح بقول سفرنگشا (در کندو) تختین فکر) بمعنی وہ کہ اول فکر است کہ فارسی  
چارمی فقرہ (نامہ شت ساسان تخت) یا قول وہ کہ قدیم باشد (ارو) فکر کے اول وہ تین یعنی  
فکر مؤلف عرض کند کہ تو وہ افادہ معنی معیت جو منصوبہ پہلے سوچ جائے۔

بند بقول خان آرزو در سراج بالفتح (۱) چیز کی وجہ بستن چیزی بود و صاحب فدائی کی ازلہ  
معاصر ہم بودی فرماید کہ ہر چہ در خورد و پیوستگی باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر باند  
بمعنی ذریعہ بستن چیزی یعنی رسن و امثال آن کہ بدان چیزی را بندند و ب) حاصل بالمصدر شہم بمعنی  
بستگی و بندش و ہمین است معنی حقیقی این۔ اسم جامد فارسی زبان است و آنچه صاحب فدائی لکھتہ ہے  
است کہ بمعنی دوم می آید (ارو) (الف) رسی (نوشت) یا اسکے مائل کوئی چیز جس سے کسی چیز کو باندین  
(ب) بندش نوشت بمعنی بستگی یعنی بستن کا حاصل بالمصدر۔

(۲) بند بقول بہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بروزن چند فاعل  
میان دو عضو پیوند عضو کہ آن را در عرضی مفصل خوانند صاحب فدائی ہر چہ بمعنی اول نوشت تعلق  
ہمین است (طالی) عاقبت بکسلد چون بند از بند بند بند مرہم پیوند کو (ناصری) (۳) از توای  
دوست گسلد پیوند کو اگر بر مذم بہ تیغ بند از بند (شہا) چوئی ہر شب زاند وہ جدائی کو یا ہنسگی  
بند بند بند کو مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد کہ دو عضو پیوندہ این تمام پیوند و تعلق دارد  
(ارو) جوڑ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر بند مفصل آپ ہی نے بند کے پیوند کو یا

(۳۲) بند قبول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بروزن چند زنجیری کہ بر پای دیوانگان و گنگا  
 نہند (بابا فغانی سے) ماخل خرد از بن پیوند شکستیم کہ آشوب جنون تند شد بند شکستیم (سعدی سے)  
 گر بند میخواستی بدہ و ریزد میخواستی بند کہ دیوانہ خواہد سر نہاد آنگہ نہاد از سر ہوس (حکیم قمران سے) باری  
 چون کان و بزلنگان چو کند کہ لبانش سودہ حقیق و رخانش سادہ پرندہ پرندہ لالہ فروش و حقیق لولو پوش  
 کہ کانش خالیہ توز و کند شکین بند کہ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ (مسائب سے) چنین کہ  
 عقل کشیدہ است زیر بند ترا بہ عجب کہ عشق رہاند ازین کند ترا بہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است  
 کہ پای دیوانگان و گنگا را ازین بستہ می شود (اردو) زنجیر خود دیوانوں اور قیدیوں کے پاؤں  
 میں ڈالتے ہیں۔ مؤلف۔

(۳۳) بند بروزن چند قبول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع تنگہ آہنی کہ بچہ است حکام بر صندوق  
 و کشتی و امثال آن زنند (مولوی معنوی سے) طبع خواہد تا کشد از طبع کین کہ عقل بر نفس است بند آہن  
 کہ صاحب ناصری ہمیں سند مولوی معنوی را برای معنی پنجم پیش می کند و خان آرزو در سراج ذکر این  
 کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ ازین تنگہ ہا تختہ ہا صندوق وغیرہ ہم بر طریق تنگہ  
 بستہ می شود (اردو) لوہے یا پیتل کی پٹیاں جو مضبوطی کے لئے صندوق وغیرہ پر لگاتے ہیں۔

(۳۴) بند بروزن چند قبول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع قفل را گویند (اسناد سے) امان در زما  
 بجای رسید کہ نسوخت شد رسم بند و کلید (حکیم اسدی سے) یکی بند جانم آمد پدید کہ دار دیوار  
 بان کلید کہ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجاز معنی اول است کہ از  
 قفل ہم در و صندوق و امثال آن بند می شود (اردو) قفل۔ مذکر۔ تالا چند اقلیف و قفل۔

(۶) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فاضل بمعنی کر  
 و حید و زرق و سالوسی (صاحب گلشن) ہمہ افسانہ و افسون بند است بچیان خواجہ کاہنا  
 رشید است بچہ (فردوسی) ہنہا دم تر نام دستان زند بچہ کہ با تویدر گمر و دستان و بند بچہ (انار  
 رودکی) ہمہ بہ قبل و بند است بازی گشتن بچہ شنگ نوش امیت است روی ز را زد و بچہ  
 و خان آرزو و در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است کہ انار  
 گرفتار و مقید معنی شود از مکر و حید کسی (اردو) مکر بقول آصفیہ عربی اسم مذکر و دہو کا فریب  
 دغا (اسیر) اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے بچہ کران شیریں سے کب ہو سکتا ہو بچہ  
 (۷) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی عہد و پیمان و شرط  
 گویند (حکیم فردوسی) ز بس بند و سوگند و ایمان تو بچہ ہی نگذر مں ز پیمان تو بچہ و خان آرزو  
 در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ عہد و پیمان ہم سبب معنی شود این ہم مجاز معنی اول است  
 (اردو) عہد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر و قول قرار پیمان۔  
 (۸) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی غم و غصہ و غمت  
 باشد (حکیم فردوسی) بیاید چنین تاب ہیر بند بچہ لب پرانہ بادول پر ز بند بچہ خان آرزو  
 در سراج گوید کہ غالب کہ این مجاز باشد چہ غم و غصہ موجب گریختگی دل است مؤلف عرض کند  
 با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) غصہ بقول آصفیہ عربی مذکر و بکھوار و غم بقول عربی  
 مذکر اندوہ۔ رنج۔ محنت بقول عربی۔ موت۔ رنج۔ دکھ۔ رحمت۔ تکلیف۔ شقت۔  
 (۹) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج بمعنی غم

(سین اسفرنگی ۵) ای قلت بند روزگار کشادہ پر رامی ترا دست اختیار کشادہ پر صاحب فدا  
بندی را متعلق بہمین معنی ہی کند مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است کہ تعلق دارد  
بالبستن (اردو) عقد قبول آصفیہ (عربی) اسم مذکر گرہ - گانٹہ - بندہن - آپ ہی نے بندہ  
دوسرے معنوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۰) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج بمعنی جس (شیخ سعدی ۵)  
چو یکبار گفتی و نشنیدی بند بدہ گوشمالش بزدان و بندہ کہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی  
اول است و من وجہ با معنی سوم ہم تعلق دارد (اردو) قید قبول آصفیہ (عربی) مذکر بندہ  
جس۔ آپ ہی نے بندہ کے چھٹے معنوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۱) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدا  
سعدی کہ در پیش آب بندہ (مولوی معنوی ۵) کو در پستہ کند منع ز ہمتا د بلا چون کہ این  
سیل بلا آواز بند گذشت (خرجاہ احمدی ۵) چنین کہ بندہ ہستی استین بر چشم می گیریم و بر سبیل  
فنا این بند را تا چشم کشاییم و نمان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ انہم  
مجاز معنی اول است کہ آب رامی بندہ (اردو) بند بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر روکی پستہ  
(۱۲) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی خیال و مقام است مثل  
آنگہ گویند فلان در بند آزار فلان است یا در بند سفر یعنی در خیال آزار فلان و در مقام سفر حساب  
سروری گوید کہ بمعنی محبت و خیال باشد (حافظ شیرازی ۵) حافظ و طیفہ تو دعا گفتن است و بس  
و در زندان ہماش کہ نشنیدی یا شنیدی (خواجہ آصفی ۵) نجات خود نخواہیم آصفی تایاری خواہد

اسیر بندم وغیرہ در بند تاشیم باو خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق بمعنی اول است (اردو) خیال بقول آصفیہ عربی۔ مذکر تصور۔

(۱۳۰) بند بروزن چند بقول برہان وجہاگیری وناصری وجامع بمعنی کمربند و میان بند ضیاء اللہ فارسی سے) زکک و دست تو در دست ملک و دین محبت و جگر شکاف چو تیغ و گہ کار چ بند باو خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دوال است مثل کمربند و بند شمشیر و سپر مؤلف عرض کند کہ مقصودش خبرین نباشد کہ آنچہ بعض محققین بر معنی نوزد ہم این را مغلوط کردہ اند درست نباشد و باو خان آرزو و اتفاقی داریم و این ہم متعلق بمعنی اول است کہ کمر ہم بستہ می شود از کمربند (اردو) کمربند مذکر و کچھ بڑو فہ کے دوسرے معنی۔

(۱۳۱) بند بروزن چند بقول برہان و سروری وجہاگیری وناصری وجامع ریسمان و طنباز را گویند (مولوی معنوی سے) باز فروخت عشق از در و دیوار من کہ باز بدترید بند اشتہار من صاحب رشیدی بند اسپ و اشتر را داخل بہین معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز بمعنی اول است (اردو) رستی۔ ٹوٹ۔ صاحب آصفیہ نے بند کے پانچویں معنوں پر بندہ من کا ذکر کیا ہے۔

(۱۳۲) بند بروزن چند بقول برہان وجہاگیری و رشیدی وناصری وجامع بمعنی بند ترجیع و ترکیب و آن بتی باشد کہ شعرا بعد از چند بیت بر ولیف و قافیہ دیگر بیاورند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (محسن تاثیر سے) دل من بند ترجیع محبت می تواند شد کہ چندین جایش از پا در گلیہا منتظر دام باو خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز بمعنی اول است (اردو)

بند بقول آصفیہ - فارسی - مذکر وہ چند اشعار جن کے بعد ایک گرہ لگائی جاسے جیسے مخمس کا بند یہیں ہے  
 (۱۴) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع رہن و گرد و راگویند - خان آرزو و در سراج ہم  
 ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول و من وجہ متعلق با معنی ہم کہ گذشت (اردو)  
 رہن بقول آصفیہ - عربی - مذکر - گرہ - بند یک - گروی -

(۱۵) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی جیلہ و فن  
 کشتی گیری را نامند (گلستان سعدی) یکی در صفت کشتی گرفتن بر سر آمدہ بود چنانچہ درین علم سید و شہت  
 بند فخر و داشتی (سراج الدین راجی در صفت پہلوان کشتی گیری) از ان سرا و فادہ بس جوانان  
 کہ بہ بند بند ہائش پہلوانان (فردوسی) نہاد دم تر نام داستان زندہ کہ با تو پد رکرد داستان بند  
 بہا گوید کہ قند بغا مبتدل این است - خان آرزو و در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ  
 این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - دانو - پیچ -

(۱۶) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج جفت  
 گاوی را گویند کہ بختہ زراعت کردن و گردون و اراہہ را ندن با ہم بدارند (ناصری) زمینی  
 گرت ہست یک بند گاوی زمین را بر دہر رزقت بگاوی مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول  
 است (اردو) بیلون کی جوڑی - موٹ -

(۱۷) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری طومار کاغذ باشد و ہر دہ دستہ از  
 کاغذ را نیز یک بندی گویند (ناصری) بند طومار بر آمودہ بلو لودادی کہ بچہ من بندہ کہ نشاختہ  
 لوز زعفران صاحب جامع فرماید کہ درین روز ہا ہر بیت دستہ کاغذ را گویند - خان آرزو و در سراج

بابر ہاں شفق مؤلف عرض کند کہ ایچ مجاز معنی اول است (اردو) کاغذ کی ریسمین ۲۰ دتے ہیں  
(۲۰) بند بروزن چند بقول بربان و جہانگیری و جامع بمعنی پس گرفتن آنچہ غنیمت برده باشد و آنچہ از  
غنیمت در دارالحرب گیرند۔ خان آرزو در سراج تذکر این گوید کہ این خود حقیقت ظاہری شود مؤلف  
عرض کند کہ ملی این را تعلق مجاز بمعنی اول نباشد بلکہ اسم جامع فارسی زبان می نماید (اردو) انا  
کا وہ مال جو دشمن سے واپس لین۔ مذکر۔

(۳۱) بند بروزن چند بقول بربان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع جمیع بند ہاں گویند چو بند کار  
و بند شمشیر و بند چاقو و بند تبا و بند تبا و امثال آن (امیر خسرو)۔ نہار کہ آن بند قباہت  
دکن ناز کشی بخیر بر اندام بر آید (محسن تاثیر) فسون شیوہ قطع تعلق کر و تسخیر۔ ڈا سیو جو ہر مردانگی  
بند شمشیر (و کہ) بہت مردانہ خواہد دعوی مردانگی۔ بند شمشیر از رنگ است تیغ کو در لہا  
عرض کند کہ از بند شمشیر و بند کار و دیگر بند مراد نیست کہ بدان شمشیر و چاقو را متعلق کنند کہ ذکر شمشیر  
سیر و ہم گذشت بلکہ بندی کہ با شمشیر و نیام و چاقو و نیامش متعلق باشد و این معنی ہم مجاز معنی اول  
است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تنی۔ وہ ڈور یا پتلا سلاہوا فیقہ جس سے  
وغیرہ باندھے ہیں۔ وہ ڈوری جس کا تعلق تلوار یا چہری کے میان کے ساتھ ہوتا ہے جس کی وجہ سے  
تلوار یا چہری میان سے خود بخود باہر نہیں پوتی۔ مؤنث۔ مؤلف۔

(۳۲) بند بروزن چند بقول بربان و سروری و جامع نام ولایتیت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ  
نام شہری گفتہ اند و لیکن مشہور (در بند) است و آن نام مخصوص شہری نیست مؤلف عرض کند  
اگر (در بند) نام شہری باشد لازم نمی آید کہ بند نام ولایتی نباشد قول سروری و جامع کہ صاحب

زبانند برای تحقیق فارسی زبان اعتبار را شاید خان آرزو منصب آن نداد که با وجود هندی‌ها و  
از جغرافیای قدیم عجم که بدست نایست خلاف شان حرف زند (اردو) ایک ولایت کانام بتدتها  
جو فارس میں واقع تھی افسوس ہے کہ محققین فارسی نے اسکی تعریف مجمل پر اکتفا کی۔ موت۔

(۳۳) بند بروزن چند بقول برهان و سروری و جامع بمعنی طبع و توقع۔ خان آرزو در سراج  
گوید کہ غالب کہ اینہم مجاز باشد کہ راجع بمعنی خیالی است مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با خان  
(اردو) طبع بقول آصفیہ عربی۔ اسم موت۔ حرص۔ لالچ۔

(۳۴) بند بروزن چند بقول برهان غلیو اوج باشد و آن پرندہ ایست معروف صاحب جامع گوید کہ  
مرغ زغن و غلیو اثر نام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ صحیح بدین معنی بہ بای فارسی است  
چنانکہ رشیدی گفتہ مؤلف عرض کند کہ این اسم جامد فارسی زبان می نماید و با معنی اول بی تعلقی  
مجاز ندارد و اگر پند بہ بای فارسی بہ همین معنی باشد لازم نمی آید کہ این را مبتدل آن یا آن را مبتدل  
این نگوییم قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست متعبر تر از خان آرزو است با بجمہ این را مبتدل  
پند دانیم کہ بای فارسی بمؤخرہ بدل می شود چنانکہ تپ و تب (اردو) دیکھو پند۔

(۳۵) بند بروزن چند بقول سروری بمعنی فاعل و امر بستن (علی فرقیدی) چند با شنی کیمین دشمن  
بند بادل دشمن بہ بند احسان بند بکو صاحب ناصری می فرماید کہ بمعنی بندندہ ہم چنانکہ نقشبند خان  
در سراج می فرماید کہ امر از بستن و بمعنی بستہ شدہ نیز مثل پابند و ولند مؤلف عرض کند کہ در امر حاضر  
بودن این شکی نیست ولیکن با مصدر بستن هیچ تعلق ندارد و لکنہ امر حاضر مصدر بتدیین است و بہر  
مصدر بستن امرش بس باشد ولیکن فارسیان استعمالش ترک کرده اند و امر بتدیین بر زبان دارند



و آنچه بعضی محققین این را بمعنی فاعل و مفعول می دانند سکندری خورده اند و امثال شان اسم فاعل و مفعول ترکیبی است که آن را مجرد با لفظ بند هیچ تعلق نیست بمعنی فاعلی و مفعولی بدون ترکیب اسمی با امر حاضر پیدائی شود (اردو) بندیدن کے تمام معنوں کا امر حاضر۔

(۲۹) بند بر وزن چند بمعنی زمین و آبادی هم آمده چنانکه در لطحات این (بنداب) می آید و پیرین می این را اسم جاد و انیم و عجیبی نیست که معنی (بست و دوم) مجاز این باشد (اردو) زمین۔ آبادی۔ پیرین

**بند آهین** استعمال۔ زنجیر آهینی را گویند متعلق به گذشت و این معنی را با (بنداب) پیچ تعلق نیست و بمعنی سوم بند که بجایش گذشت (انوری) کنز سند استعمال اعتبار اشداید معاصرین غم بر زبان دست وی چو دشمن دستور بدقت پیکر پای تا سپهر محققین فارسی زبان هم ازین ساکت (اردو) همه در بند آهین است (اردو) آهینی زنجیر پیرین و در جزیره۔ مذکر دیکھو آریو جینا کے دوسرے معنی **بنداب** استعمال بقول اندکجو الہ فرنگ فرنگ (۲) دیکھو بند کے دوسرے معنی۔

**بند اجل** استعمال۔ مرکب اضافی است به اضافت بالفتح (۱) یعنی جزیره و (۲) بمعنی بند و مفصل و عرض کند که معنی اول متعلق است به بنی بست و ششم بند که بجایش گذشت و اصل این (بند آب) بود بمعنی زمین که از آب برآمد یا آبادی که میان آب است (مرکب اضافی) و لیکن کثرت استعمال مدوده بیا شد بمقتوره و معنی دوم هیچ نتیجه بی غوری محقق ترکیب سے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بند نژاد است مطلق بند بر معنی دوش معنی فصل بند او بقول برهان بضم اول (۱) بر وزن و معنی

بنیاد و پشتیان و اصل هر چیز صاحب ناصری بذکر معنی با هم ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که بنده  
گوید که این بنا را دهم گویند که می آید صاحب جامع شفق با مراد است و آورسته فرماید که (۲) گنجور و فخر انجی  
برهان - صاحب مؤید بذکر معنی بالا فرماید که قیل بن دیوگر را گویند چه او اصول خانه داری را محقق  
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم متذکره بالا می فرماید - صاحب ناصری می فرماید که صاحب کنت  
که این اصلی ندارد و لیکن بنیاد بلام بدین معنی می آید و مایه را نام است که کیسه دار و خانه داری باشد  
مؤلف عرض کند که بچاره خان آرزو از موضوع و در حقیقت بنده دار بوده و (۳) یعنی بزرگ اند  
خوبتر است و مایه دانده بنیاد اصل است و بنیاد و بنیاد سر و سر هم (سنائی ۵) در بن چاه دان سر تنگ  
هر دو مبتداش که تحتانی به وال جمله و لام بدل می شود و بر سر و در بین تن بندار و فرماید که (۴) نامش  
چنانکه روینگ و رودنگ و نای و نال و معنی دوم که نامش خواجه کمال الدین مداح صاحب این عباد  
مجاز آن و بر اعتماد صاحبان ناصری و جامع که هر دو مجدالدوله که بزبان پارسی و عربی و دیلمی شعر می گفت  
این زبانند هر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (طهیر الدین فاریابی ۵) شعر بندار که گفتی حقیقت  
(ارو ۱) بنیاد - مؤتش و کیو اساس (پشتیان ۱) است که حقیقت چوبه بینی بود آن پنداری که  
نذر و کیو اند خواره - در نهان خانه طبعم به تاشا بنگر و تاز هر ز اوید  
بندار بقول برهان (۱) بالضم کیسه دار و خانه داری عرض دهم بنداری و فرماید که (۵) یعنی کار  
و صاحب تجل و کنت (ناصر خسرو ۵) بر سر گنجیکه برای چهار هم که قذاق گویند و بندار را سرتب  
یزدان و در دل احمد نهاد و خبر علی گنجور نی و خبر علی کرده اند - صاحب جامع بذکر معنی اول و چهارم  
بندار نیست و صاحبان سروری و چهار انگیری و نوی می فرماید که (۶) یعنی گران فروش هم و صاحب

بدین معنی همزبانش صاحب بحر ذکر معنی اول و دوم که هر دو صفت گنجور است که در تجارت ارزان هم  
 و ششم کرد و خان آرزو در سراج می طارزد که اصل می دهد و گران هم و معنی هفتم خلاف قیاس که جمعی را بدین  
 معنی صاحب رخت است و بجزای معنی صاحب کنت نام موسوم کردن متقاضی سداستعمال است و قول  
 و تجمل و بذر معنی چهارم گوید که قوسی یعنی ده (جمع) که خان آرزو بخواند قوسی بدون شاپه سدا تسلیم نمی کند  
 آشفته نگارند نوشته ز که بردارش بهار بر معنی اول قیاس غالب آنست که جماعت بنده را در کتابی  
 و دوم قانع (جمهوری) بگوش مجرا بر نازیدند و دو باشد و بدون غور و تعمق معنی هفتم را قائم کرد  
 این سر آمد شد آن دیگر بنده را به صاحب هفت بزرگ (ارزو) (۱۱) مالدار به صاحب کنت - دولت مند (۱۲)  
 معنی اول و ششم اینقدر اضافه کند که (۸) ارزان خزانة دار خزانچی - مذکر (۱۳) بزرگ - سردار (۱۴)  
 فروش را هم گویند و صاحب برهان همزبانش مؤلف ایک شاعر عجم کا مختص بنده ارتقا جو کمال الدین بنده  
 عرض کند که بنده بقول برهان یعنی اول و فتح ثانی تعداد (۱۵) تاجرون کا کاروان سرایین تجارت کا تمام  
 اسباب و رخت خانه و املاک و دکان و خانه و مذکر (۱۶) گران فروش - جهنگا بیچی و الاداء مالدار  
 مکان را گویند پس بترکیبش در اسم فاعل ترکیبی است که ایک جماعت - مؤنث (۱۷) ارزان فروش بنده بیچی  
 جمع حذف شد و معنی فعلی این مطلقا صاحب غنا بنده را باب اصطلاح بقول بهار با صاف - مؤنث  
 و کنت و قابض دولت و معنی دوم و سوم از شکنجه که مسخرگان کنند و آسپهان بود که ریسائی  
 بهار از آن و به معنی چهارم مختص باشند نام و معنی پنجم بر سر و بند پای کسی بنده سر ریسائی را از جای بند  
 را هم که به معنی که کاروان سرای تجارت رخت و فرومی بند بعد از آنکه از شاخ یا چوبی گزانیده باشند  
 اسباب را و معنی ششم و ششم متعلق به معنی دوم همان سر ریسائی را بدست این شخص می دهند و این

مر و معلق در میان آسمان و زمین اگر سر رسیان را رہتا ہے تو اُنٹا لٹکنے کی آفت میں مبتلا رہتا ہے۔	رہا می کند سرش بر زمین میخورد و اگر از دست نگاه
بند از دہان کیسہ کشودن   مصدر اصطلاحی۔	بیدارد از نگاهداشتن آن عاجز و بی تاب می شود
بقول بحر صرف کردن زیر مؤلف عرض کند کہ	و این طریق مضحکہ برپا می کنند (ابوالبرکات نسیر)
عادت است کہ بند کیسہ ہما نوقت می کشند کہ حضرت	بفرماید فلک را بندار باب و صاحبان اند و بحر نقل نکاش
مؤلف عرض کند کہ بہار تغریفی کہ کردہ است از سند	ابوالبرکات صراحتاً پیدائیت و محققین اہل زبان این
روپیہ خرچ کرنا۔ دکن میں کہتے ہیں (تہلیل و تائید)	اصطلاح را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان نداشتند
اگرچہ بند و رینجا بمعنی رسن است کہ بجایش گذشت لیکن	بند افتادون بر زبان استعمال بمعنی افتادون
معنی این اصطلاح قابل نظر است و ما از تحقیق فرید قاصم	(اردو) فارسیوں نے (بندار باب) اس رسی کو کہا ہے
جو مسخرے کسی شخص کے دونوں پاؤں میں باندھ کر کسی	وسندی کہ از عجزی تبریزی پیش کردہ است از
شاخ درخت یا نائ پر آٹا لٹکا دیتے ہیں اور اس	ہمیں یک مصدر پیدا است کہ قائلش کردہ ایم (س)
رسی کے سرے کو اسی بچارے کے ہاتھ میں دیدیتے	شکایت از توجھا جو چیان تو ائم کردہ کہ گریہ و گداز
ہیں وہ عجب مصیبت میں رہتا ہے اگر اس سرے کو	بند بر زبان افتد و مخفی ہوا کہ بند بخفی نقل یعنی بخش گذشت
چھوڑ دیتا ہے تو اس کا سر زمین پر گرتا ہے اور تھکے	(اردو) زبان پر فعل پڑتا ہے۔ بات نہ کر سکتا۔
بنداق بقول تہذیب الخ و فرنگ بالفتح نوعی از کلای است کہ آن را قلندران و درویشان	

بر سر نهند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و دیگر محققین  
خاندانی زبان ہم این را ترک کرده اند و معاصرین عجم ہم ازین بنحیہ مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر  
بدست آید تو انیم این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) قلندر و ن کی ایک ٹوپی جو کوفی یا کپڑے  
بنداق کہا ہے۔ مؤنث۔

بن دامن اصطلاح بقول محققان برہان (۱) کنایہ از اسفل دامن و (۲) زمین بہا ہم  
سنی آورده (خاقانی ۱) بن دامن شبستان کن نظر  
آنکہ ہر روزی بوساطی سازی از رخسار و جاری  
ذکر این کرده (سنائی ۱) ای سنائی چہ کن تا  
از مژگانش بشارخ خاقانی درین شعر (بن دامن  
بہر سلطان ضمیر بوزگاریان تاج سازی و زین  
شبستان کردن) را بمعنی دوم گرفته و ذوق این را  
دامن سریر بوساجان بھر و مویہ و اندیم این  
متعلق بمعنی اول می کند خاقانی مؤلف عرض کند کہ  
آورده اند و صاحب ہفت بر معنی اول قانع مؤلف  
(بن دامن) بعضی زمین گذشت پس معنی اول موافق  
عرض کند کہ بالضم باشد مرکب اضافی و موافق  
قیاس است و معنی دوم البتہ موافق قیاس نیست  
قیاس (اردو) (۱) دامن کی کورہ مؤنث۔ دامن  
و بدون شاہدہ سند دیگر تسلیمش نہ کنیم محققین  
کا کنارہ مذکر (۲) زمین۔ مؤنث۔  
اہل زبان اعنی سروری و جامع و نامری الدین

بن دامن شبستان کردن مصدر اصطلاحی ساکت اند و معاصرین عجم ہر زبان نذرند با وجود  
بضم بقول محققان برہان یعنی (۱) زمین را خواجگان  
این اگر موافق قیاس می بود عیبی نبود (اردو) (۱)  
خود ساختن و (۲) بلرقبہ رفتن صاحب ہفت ہم  
زمین پر سونا۔ زمین کو اپنا بچھونا بنا (۲) بلرقبہ کہ  
ذکر این کرده و صاحب مؤید امر حاضرین را بہر دو اگر دن جہا کہ حضوری دل سے خدا کا دھیان کہ

صاحب آصفیہ نے مرقعہ کا ذکر کیا ہے اور مصدق بن مرزوقہ بلند برسد کہ آن را در بند و شان  
 بند امیر اصطلاح بقول برہان بندیت در حوالہ انی کت گویند (اردو) (بند امیر) فارسی میں  
 شیراز کہ در زمان عضد الدولہ دیلمی امیر نام شخصی ایک انی کت کا نام ہے جو ایک بڑی تندی میں  
 بامراد ساخت و مجبزی گویند مرد سافری بود امیر نام امیر عضد الدولہ کے عہد میں قائم ہوا ہے۔ مذکور  
 بار اوہ خود این بند را بست صاحب سروری بکہ صاحب آصفیہ اور امیر نے انی کت کا ذکر نہیں  
 این عہد عضد الدولہ را تسلیم می کنند و بنای این ریہ کیا دکن میں انی کت اس کتہ اور بند کا نام ہے  
 منسوب بہ سافر امیر نام می فرماید صاحب رشیدی تھا جو بڑی تندیوں میں جن کی روانی آب میں نہا  
 این قدر اضافہ کند کہ مصارف این را عضد الدولہ زور نہواں غرض سے بناتے ہیں کہ پانی کی سطح  
 ادا کر دے صاحب ناصر می فرماید کہ در فارس بند اس کے ذریعہ سے بلند ہوا اور بلند زمینات کی  
 معروف کہ بر رود غلیم بہتہ است و این را از بنا کا کاشتکاری میں بذریعہ نہر آب پاشی ہو سکے۔  
 امیر عضد الدولہ خیال می کنند خان آرزو و در سراج بند انگشت استعمال بقول صاحب روزنامہ  
 بجوالہ ابراہیمی و قوسی گوید کہ آن بندیت در الکا بجوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار گرہ انگشت  
 مردشت کہ بر رود گر بہتہ و بانی این بند امیر عضد الدولہ را گویند مؤلف عرض کند کہ درین لفظ بند  
 دیلمی است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و از بعضی دوم اوست کہ بجائش گذشت و بہا ہم  
 امیر اشارہ بسوی امیر عضد الدولہ و از بند بند ذکر این بذیل بند کردہ مرکب اضافی است  
 آب مراد است کہ برای بندی سطح آب در رود ہا و بس (اردو) بند انگشت اردو میں بھی پتھر  
 کلان و کم توت می بندند تا ہو سیدہ آن ذریعہ نہر آب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ پور بقول آصفیہ بند

اسم ثنوت - بند انگشت - انگلی کا جوڑ - انگل -

بند باز اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ

ناصر الدین شاہ قاجار و بقول بول چال بحوالہ

معاصرین عجم باز گیر و رسن باز را گویند مؤلف

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بند یعنی رسن

بر معنی چہار دہشت گذشت موافق قیاس است

(اردو) نہ بچوان آصفیہ - ہندی - اسم مذکر

باز گیر - رسن باز - دار باز - قلا باز وہ لوگ جو دھوا

بجا کر ہائیں اور رتی پر چڑھ کر تماشا کرتے ہیں

دکن میں گاڑوڑی بھی کہتے ہیں -

بند باز گردن - استعمال - بقول بہار وانند

مقابل بند بستن یعنی کشادہ بند (صائب)

ماراز شب وصل چہ حاصل کہ توازن از پرتاب باز

کمی بند قباصح دمیڈ است - مؤلف عرض

کند کہ موافق قیاس است و بند بھین معنی بر معنی

بست و کش گذشت (اردو) بند کھولنا -

بند باری اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ

ناصر الدین شاہ قاجار بازی کردن بر رسن صاحب

روژ نامہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ قصیدن بر رسن

صاحب لطافت بر مان می فرماید کہ ریمان بازی

گویند صاحبان بحر و ہفت و نوید و بہار ہمز ہائیں

مؤلف عرض می کند کہ قلب اصناف بازی

و بند یعنی رسن بر معنی چہار دہشت گذشت و این

بمعنی حاصل بالمصد - باشد (اردو) نہ کا

تاشا بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر - وہ تماشا

جو نہ لوگ کرتے ہیں -

بند برابرو نہادون - مصدر اصطلاحی

بہار کنایہ از بیدار شدن است (صائب)

جو بہر بیکانہ این تیج را در کار نیست - ہندی

چہر چہین بہر لحظہ برابر و منہ بہ صاحب بحر

مؤلف عرض کند کہ بند وینا متعلق یعنی

نہم اوست یعنی گرہ و این کنایہ باشد از نا

شدن کہ گرہ درابر و در عالم ناخوشی می

ابر وین گرہ ڈالنا ناخوش ہونا

<p>بند بر بند - استعمال - بقول اند یعنی سپہم و بجا بند بر خاستن از چیزی   مصدر اصطلاحی</p>	<p>بند بر بند - استعمال - بقول اند یعنی سپہم و بجا</p>
<p>بہار گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ بقول بحر و بہار کنایہ از دور شدن بند از اینچیز مؤلف عرض کند کہ این مخصوص برای چیزی با (صائب ۵) روز و شب چون خونیان دارم کہ متعلق وار و بانہر مثلاً گویند بند بر بند قبا بہرین شیخ جای ہا مہر اند خوشی از زبان برشت و ختم یعنی سپہم قبا و ختم و نئی توان گفت کہ مؤلف عرض کند کہ بند درینجا بمعنی پنجم است بند بر بند این کار کردیم یعنی سپہم این کار کردیم - کہ بجایش گذشت و از سند صائب بر خاستن محقق ہندو از تراکت استعمال نفہید تا صراحت بند از زبان یعنی دور شدن قفل از زبان این نکرد (ارو ۱) پے در پے - پیایے یکہ سکتے و توقع گفتگو حاصل شدن پیدا است (ارو ۱) ہین - لگاتار - و کیو ملاناسلہ - قفل کا کسی چیز سے دور ہونا - زبان سے قفل دور ہونا - گویائی کی طاقت حاصل ہونا -</p>	<p>بند بر بند یا نہا و ن - استعمال یعنی زنجیر بر پای نہا و ن و مقید کردن است کہ بند بمعنی زنجیر یعنی شوش گذشت (نہوری ۵) بکند نگاہ آہو چشم بند بر پای دل نہا و گذشت (ولہ ۵) با تیدی عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم بند است کہ بجایش گذ کہ شاید وصل را بندی نہم بر پای زانشک آرزو بر کنایہ از دور کردن قفل از چیزی (ربیع قزوینی چہرہ ام زنجیر می غلطہ (ولہ ۵) امید وصل (۵) از زبا نہم قامت او بند بردار و کہ لالہ جانان بندی نہا وہ بر پای اسی و اسی اگر نبودی فکر در قیامت عاجز از تقریر نتواند شدن و دور کردن محال مردم (ارو ۱) پاؤن مین زنجیر و الناقیدنا زنجیر از چیزی متعلق بمعنی سوم بند (نظامی ۵) ہمان</p>



چارہ دید آن خرمند شاہ کہ بردار و آن بند **بند بستن** مصدر اصطلاحی بقول دارستاز

از بند گاہ (ظہوری) دلش جمعیت از توقع کردن و فرماید کہ علی محمد الدین علی قوسی بندگی

دل بند برداشت کہ زلفش از گمہ ہا کوچہ بند توقع نوشتہ (سلیم و ہجو طاعی) کہ پیر این وقت

است مخفی مباد کہ از سرفیع بند برداشتن رفتہ بہ بستہ بندی بہر کجا رفتہ بہ (مخلص کاشی) کہ

از زبان اجنی قوت گویائی و ادون پیدا است و از زخو نیست این چاشنی مشک را بہ دران لب ہما

سند نظامی برداشتن بند از بند گاہ بمعنی دور کہ بستہ است بندی (سلاک قزوینی) کہ

کردن زنجیر از دست و پا و همچنین برداشتن فریب چاک گریبان نمی خورد کہ تا چند بقای ہما

بند از دل بمعنی دل را بی قید گردانیدن و بند بستن (مؤلفہ) دل ز زلفش مشکین

آزادی بخشیدن (ارو) کسی چیز سے قفل دارد ہوس بہ این پریشان بند بردوستہ است

نحالہ دینا جیسے زبان سے قفل نکال دینا گویائی (میر نجات) سرودای جانان نیست دل را از

کی قوت عطا کرنا کسی چیز سے زنجیر نکال دینا جیسے پریشانی کہ مگر با صد فنون بند و بان زلف و دانا

ہاتھ پاؤں اور دل سے زنجیر دور کرنا۔ ہا کہ و فرماید کہ (۲) پیوند کردن نیز (طالب آملی) و

بخشنا۔ قید سے نجات دینا۔ اس (۳) سم سختش ز قید فعل رستہ کہ نباشد

**بند بردن** مصدر اصطلاحی دور کردن کا سہائش بند بستہ کہ صاحب بحر ہمزبان و ہما

شدن بند باشد و بس (ظہوری) کہ کند گوید کہ (۳) مقابل بند کشدن است و (۴) بہر

سائیت و زکار گش بہ پیچ تنیدہ پیچ و فریب چیزی از کسی گرفتن و (۵) بقرض و

بند آنجا کہ (ارو) بند دور کرنا دور ہونا۔ سن و (۶) سدن چیزی با برام از کسی و

(۲۰۰)

پیوند کردن موی شیشه و چینی و انشال آن و بسند  
 این همان سند طالب آملی پیش می کند که بر معنی دوم  
 گذشت و ذکر معنی اول هم کرده مؤلف عرض  
 کند که بند بمعنی طمع و توقع بر معنی بست و تنویش  
 گذشت پس معنی اول متعلق بدان باشد و معنی دوم  
 متعلق بمعنی چهارم بنده است که تنگه آهنی باشد بر  
 استحکام - و ارسته سکندری خورد که معنی دوم از  
 کلام طالب آملی پیدا کرد و شاعر گوید که ستم پیش  
 را ضرورت نعل بندی نباشد و کاسه های ستم او (۷) و کیومعنی دوم -  
 بند بسته نیست یعنی ضرورت تنگه های آهنی برای  
 استحکام ندارد و معنی سوم بیان کرده بهار متعلق  
 بمعنی بست و یکم بنده است و معنی چهارم بیان کرده  
 درست نیست که بند بستن بمعنی مکر و فریب کردن با نیامده و قیاس هم نمی خواهد و هیچ معنی اصطلاحی غیر  
 کسی است نه چیزی از فریب گرفتن و این متعلق بمعنی  
 ششم نعل بند است و معنی پنجم و ششم بیان کرده بهار است آبی که بند باشد متعلق بمعنی یازدهم نعل بند -  
 بدون سند تسلیم کنیم و مجرب بایش اعتبار را نشاید کرد بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نمی کنیم (۸) و  
 بند بستن بمعنی عهد و پیمان کردن و رهن و گرو و نمودن بند نشسته - مذکر -

**بند** اصطلاح بمعنی هر یک مفصل (صائب) و انیم که نظر بر نازکی بدن معشوق عاشق مفصل و قبا  
 چون فی زمانه نیست تهی بند بندا با آه از نفس ناپا  
 کشد در دمنده (اردو) هر یک جزو هر یک مفصل  
**بند بودن** مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر ادویه پاره بند کرده است که سرپای یار را  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی از نازکش پاره بند قبا خیال می کند و الاخر لطف  
 متقی بودن است متعلق بمعنی دهم بند که گذشت. من الاول پس مصدر  
 و فغانی شیرازی (۵) تا چند با فنون جهان بند توان **بند پاره کردن** اصلا از کلام صائب پیدا  
 بود و مریم درین کهنه سرا چند توان بود (۱۰) نیست محقق بانام و نشان حاطب اللیل است که از  
 معنی اصطلاح هم سکوت می و زرد و اشعار می  
**بند پاره ساختن** مصدر اصطلاحی شکستن را بستن می نگار و سخن فہمی را بر حقیقت جویان می  
 بند و بند و ریخی بمعنی بست و کش که گذشت بهار (اردو) (۲) بند کو تو رنا -  
 و کر این با مصدر کردن کرده از معنی ساکت (۱۰) **بند پیمیان** استعمال - صاحب فرنگ فدا کی گز  
 تسم شہدی (۵) تا شود آئینہ جای صورت حوال  
 و پاره ساز و بند برقع شوخی تمثال او  
 بند دیگرش از کلام صائب است (۵) بر معنی پنهان معنی عهد و پیمان گذشت پس این  
 ادویه بند پاره کرده است پاز نازکی بدن قبا و (بند عهد) بمعنی بستگی عهد باشد نه شرط عهد  
 و ایچدی که بر معنی شعر غزل که به ایم تصدیق و عزمین زبان خود را خوب می دانند و لیکن در تعریف

اصطلاح دالما سکندری می خورد مقصود محقق فاضل  
 غیر ازین نباشد که ذکرش کرده ایم طرز تعریفش باینکه **بند توکل** (۱) است  
 (ارو) پیمان بستن کا حاصل بالمصدر یعنی عهد - (۱) اسیر محبت صاحب هفت هم بخواه قنیه این را  
**بند تراشیدن** استعمال بکروچید پدید آوردن است و صاحب شمس گوید که بمعنی اسیر و محبت  
 متعلق بمعنی ششم بند (ظهوری) بند زشکی بر زشک آجان باشد صاحب مؤید بزرگ معنی اول می فرماید  
 حبث به غیر آزادی باید گرفت به (ارو) که (۲) عشق و محبت است و (۳) خیال جان  
 بهم مؤلف عرض کند که حیف است که سند  
**بند توکل** اصطلاح بقول وارسته مایه توکل استعمال پیش نشد تا تصفیه معنی این می کردیم  
 (طهراس) در بحر قناعت و در شاهی خواهم بهشت مرکب اضافی است و بند در اینجا بمعنی دهم است  
 درم از لطف الهی خواهم به ناستی تن نیاید از فقر یعنی حبس پس حبس جان مجازاً بمعنی محبوس جان  
 پیش به پس بند توکل چو ما می خواهم به صاحبان و کنایه از معنی اول توان گرفت و مطلق معنی اسیر هم می توان  
 بحر و بهار بهم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این نگار صاحب شمس آورده و معنی دوم ازین مرکب  
 مرکب اضافی است یعنی بند توکل - توکل باشد بافتا به ترکیب اضافی بهتر از معنی اول پیدای می شود یعنی  
 تشبیهی و بند در اینجا بمعنی سوم است که زنجیر است عشق و محبت بهم گویا حبس جان است و برای معنی  
 و مراد از ان سلسله توکل که توکل بواسطه آن جدا سوم باید که بند را بمعنی دوازدهمش گیریم و این  
 نشود و و ابستگی پدید شود پس در معنی این سلسله توکل معنی لطیف نباشد و کنایه هم نیست که معنی اصلی است  
 بهتر از مایه توکل باشد فاضل (ارو) سلسله توکل (۱) اسیر محبت - محبت کافیه - و بزرگ

(۲) عشق و محبت۔ مذکر (عشق مذکر) (محبت مؤنث) **مؤلف** عرض کند کہ بند و رینجا بمعنی دہم است  
(۳) خیال جان سے وہ خیال مرا ہے جو انسان  
میں پیدا ہو۔ مذکر۔  
بند باشد (اردو) قید خانہ مجس۔ مذکر (کچھو)

**بند جان کشیدن** مصدر اصطلاحی بقول (اسیر خانہ)

بحر بمعنی عاشق شدن و محنت عاشقی کشیدن صاحب **بند خانہ فی** اصطلاح۔ بقول بحر و بہار فصل  
ملفوظات برہان ہم این را آورده **مؤلف** عرض کند در میان ہر دو گرہ ٹیکہ کہ آن را در عرف  
کہ بند و رینجا متعلق بمعنی ہنر باشد کہ غم و غصہ و ہند پوری خوانند (صائب ۷) حدیث تلخ  
محنت است موافق قیاس (اردو) عاشق ہونا زیاد ام اگر نمی شنوی بہ بند خانہ فی صبر بحر و شکر گن  
**مؤلف** عرض کند کہ بند خانہ بمعنی زندان بجائز  
عاشقی کی تکلیف سہنا۔

**بند خانہ** اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی زندان گذشت و چون اصناف آن بسوی فی گردن کنایہ بمعنی گرہ  
باشد کہ ترجمہ آن در عربی سجن است (صائب ۷) فی حاصل می شود و بند بمعنی عقد و گرہ ہم بمعنی ہنر  
وحشی نہ داشت پای گریز از کند عشق و اوراہ بند گذشت پس این موافق قیاس است (اردو) پوری بقول  
خانہ پیران گذشتیم (پیر خسرو ۷) این گنبد بند آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بانس۔ گنے وغیرہ کا وہ  
عجب بند خانہ است و بہر پرندگان غریب آشیانہ است حصہ جو دو گرہ ہون کے بیچ میں ہوتا ہے۔

**بندخت** بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و خای نقطہ دار و فوقانی بمعنی چہرہ و رُو  
صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند خان آرزو و در سراج می فرمایند  
کہ ظاہر در لفظ و معنی ہر دو تصحیف است و صحیح بندخت بہ تختانی است بمعنی زہرہ کہ سارہ است

گویند که این عجب از صاحب فرستگاه است مؤلف عرض کند که عجب است از خان آرزو که منطقتش را  
 نفهمیده ایم اگر (بسیخت به تحتانی عوض نون) یعنی زهره می آید لازم می آید که (بسیخت به نون) یعنی چهره  
 نباشد قول محققین صاحب زبان اخفی ناصری و جامع و برهان معتبر تر از مؤلف هستند و است که دعوی  
 بی دلیل می کنند شک نیست که اسم جامد فارسی زبان است و بس و جادو دارد که این را مبدل برکت گیریم که  
 بهمین معنی گذشت رای جمله بدل شد به نون چنانکه تار و تان و دال زانک باشد چنانکه شفا و شفا و شفا و  
 و اختلاف اعراب چیزی نیست که مستحق به لب و لجه مقامی است فالاول اولی من الثانی (ارو) چهره  
 مذکور دیکو برخت -

<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>	<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>
<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>	<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>
<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>	<p><b>بند و آشتن</b> استعمال - صاحب اصفی ذکر آن          کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواهش گذشت پس این خلعت آن باشد بحدف الف و          قید و حبس کردن باشد صاحب اصفی سندی که از عرض کند که درست می فرماید و حقیقتش همدراختن          طغرای شهیدی پیش کرده است همان که بر بند و آشتن مذکور (ارو) دیکو بند او -</p>

**بند و بند قبا یافتن** | مصدر اصطلاحی است محضی مباد که در هر قبائی بند با ست و بخت  
 بقول و ارسته کنایه از چویم بسیار (سبحر کاشی) بند قبائی با بند قبای دیگر یافته شود علامت آنست  
 از استین دست بر آورده عار و سحر که ملک بند یکی است با دیگری و اشاره جمع کشید - از همین عادت  
 قبا یافته در بند قبا بهار گوید که کنایه باشد از بهم این اصطلاح قائم شد (ار و و) کھوسے سے کھوا  
 پیوستن و مجتمع شدن (سلیم) بر سر کوی تو چھٹنا و کیو (بر یکدگر افتادن)  
 جمع اند پریشانی چند بند و بند قبا یافته عریانی **بند دست و پای** استعمال مرکب اضافی  
 چند (میرزا صاحب) بند و بند قبا یافتن است و معنی متصل دست و پا و متعلق بعضی دوم  
 شرکان چیست و گردین خانه کسی نیست پس این بند (صائب) پوچست در ربائی ماست و پان  
 در بان چیست و مؤلف عرض کند که معنی بیان کن چون بند دست و پای جدائیت بند (ار و و)  
 و ارسته بهتر از بهار است و بند و ریخا بهیست و پاتھه اوریاون کے جوڑ - بند کر -

**بند** | بقول برهان بستم اول و ثالث بروزان گذر (۱) نام شهریت در ولایت غریبه در  
 بفتح اول و ثالث بروزان لنگر علی باشد که قاطعه و تجار و ران بسیار آیند و روند صاحب نام  
 از معنی اول ساکت و نسبت معنی دوم گوید که در اصل بدین معنی بستم پو فتح دال است که از  
 در اینجا نهند و آن را اسکله هم گویند و اسکله لغت ترکی زبان است و فرماید که بیشتر آن بر لب  
 و رودهای بزرگ می باشد چنانکه در فارس و یازده از سبب بند بر لب دریا است بهار گوید  
 بروزان خنجر لغت هندویت و اکثر اطلاق آن بر شهرهای گند که از دریای شوز نزدیک و آوار  
 بسیار داشته باشد (میرزا صاحب) لب میگون تو خصمانه گلبرگ تراست و دهنست نام خدا بند

صاحب جامع بیفتج اول تذکره پروستی با اتفاق برهان کرده و صاحب سوار السبیل که محقق معربات است می فرماید  
که این لغت فارسی است و شهرتیه برکنار و دریائی اعظم واقع باشد یا آنکه مرکز تجارت باشد صاحب ساطع  
هم که محقق لغات سدرت است این را بهمنبر و معنی بالا لغت فارسی گفته مؤلف عرض کند که این در حقیقت  
معرب است و بقول منتجب بالفتح معنی کنایه و یاد که جامی بسن کشی باشد و جمیع این بنا در آمده فارسیان  
معنی آبادی و تجارت گاه سراسر استعمال کرده اند و محلی نیست شهری مخصوص هم که ذکرش بر بعضی اول  
آمده برب ساطع باشد و دیگر هیچ بنیاد این در لغت هندی گفته غالباً از ترجمه بوزینه سکندری خورده  
که آن را بوز هندی بنذر نام است (۱) ایک خاص شهر کانام بندر به جو ولایت خجستین  
واقع به بندر ۲۱) بنذر بقول اصفیه فارسی اسم مذکر و شهر جو بندر که کناره پیر و اور چهار  
و دهان اگر رنگر و این جهان تجارتی مال مکنون خدا اگر است.

<p>(۱) بندر رنگ</p> <p>(۲) بندر رنگ</p>	<p>اصطلاح بقول وارسته پرو از ایران و بهمان شهر محسن تاثیر را بند خود آورده نام بندر است (وحید در لغت) بالا مذکور شد مؤلف عرض کند که محققین اهل زبان مازندران است این رنگه روحه عنوان ازین پرو ساکت و محققین هند در او طبع آزمائی بندر رنگ آتشین رویان (محسن تاثیر) خجاستین اند بر بند همین دو شعر و وحید و محسن و وارسته نعم متاعی نیست در سر نثر لم بندر رنگ است همچو غلط کرد که از کلام وحید نمبر (۱) را قاعده کرد که در شیوه ساعت و طم با بگر گوید که این پرو و ونیر بندر کلاش لفظ رنگ به تخانی است نه به لون و محسن بر سه نام بندر است بهار نقل نگار وارسته خان آرزو هم استعمال همین کرده و حقیقت (بندر رنگ) بندر در چارچوب است بگر نمبر (۲) گوید که نام بندر است نیست و بندر رنگ مازندران را نام است</p>
---	---



یعنی ملک طبرستان که در گیتان واقع است و چنانکه اصل این (بندوز) بود اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوز  
 آنجا شهرت دارند و بحر و بهار و اندنقل و ارسته ریسمان و بندورینجا بمعنی چار دیش که گذشت فارس  
 بر داشته اند و کسی از اینها پی بحقیقت نبرده البته آن یک دال جمله را از دوال جمع شده حذف کرده -  
 بر ترک نمبر (۱) قادر شد ولیکن بتحقیق قادر نشد (بندوز) بر سبیل مجاز ریسمانی را نام نهادند که بدان  
 (ارزو) طبرستان یعنی مازندران کو فارسیون جوال دوخته می شود و هیدیش (بندرز) را بر سبیل مجاز  
 نے بندرز یک بمعنی کها ہے منسوب به رگستان مگر بمعنی سوزن بزرگ استعمال کردند که بوسیله آن جوال را می دوز  
 بندرز بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکو تبدیل و او به رای جمله درست است چنانکه بزبور و  
 رابع و زای نقطه دار جوال دوز را گویند و فرماید و کلا و کلار (ارزو) سوا بقول اصفیه بڑی سوا  
 که بضم اول هم آمده صاحب جهانگیری هم ذکر آن موئی سوئی - مذکر -  
 کرده صاحب سروری مذکر بمعنی بالامی فرماید که **بندرسورت** استعمال بقول بحر نام بندر مشهور  
 در سامی (بندوز) به و او عوض رای جمله ریسمانی است می فرماید که هر چند سورت بسین جمله است  
 را گفته که بدان جوال دوزند و صاحب شیدی اما این لفظ هندی را فارسیان متأخرین از راه غلط  
 نقل نگارش صاحب جامع که از اهل زبان است یا تصرف بصاد نویند مؤلف عرض کند که مرکب  
 مذکر بمعنی بالاصراحت فرید کند که جوالی دوز سورت اسفانی است و از نیکه این برب قلم واقع است  
 بزرگ باشد خان آرزو در سراج می فرماید که فارسیان امنا قش بسوی سورت که دند مخفی مباد که  
 بالفتح است و آنچه بعضی بضم اول نیز آورده اند سورت در سنسکرت یا هندی چیزی نیست برخلاف  
 غلط است و ذکر بندوز هم کرده مؤلف غرض از آن صورت بصاد جمله لغت عربی است و از نیکه

<p>درین بند حسن زمان شہور است عجیبی نیست که ترکان          خانچہ بہ سادہ مہملہ نامش ہنہادہ باشند و آنچہ بعض محققین          ہند این را بہ بین مہملہ نوشتہ اند خیال مالتاح شان          است پس خیال ما بر عکس صاحب بحر (خان آرزو) کند کہ مرکب توصیفی است و این بند ریست ہو          در چراغ ہدایت بذیل (بند صورت) نوشتہ دار (۱) بنام عباس کہ قائم و آباد کنندہ این باشد و در عجم          سورت بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر ہندوستان واقع و بدون تختائی آخرہ ہم معروف اندرین سورت          کے ایک نئے شہر کا نام جو احاطہ بمبئی میں واقع ہے مرکب اضافی باشد (ارو) بند رعہاسی اور  <b>بند صورت</b> استعمال بقول خان آرزو در بند رعہاس لب دریا ایک آبادی کا نام ہے جو</p>	<p>چراغ ہدایت ہمان کہ بہ بین مہملہ عوض سادہ گذشت          مؤلف عرض کند کہ اشارہ این ہمہ را بجا کردہ          (تاثیر) حش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد و چون          بند صورت کہ خطبش نزدیک است بہ بہار گوید کہ          نزدیک است با حمد آباد و دیگر ہندیا لامی نگار د کہ          بہ بین مہملہ صحیح باشد و ما حقیقت این ہمہ را بخاطر          کردہ ایم و صاحب اند نقل نگار بہار (ارو) بند رکا مقام مذکر          و کیو بند سورت -</p>
<p>بند رعہاسی استعمال بقول بانو          درین بند کہ نزدیک تہ واقع مؤلف گوید کہ          (تاثیر) حش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد و چون          بند صورت کہ خطبش نزدیک است بہ بہار گوید کہ          نزدیک است با حمد آباد و دیگر ہندیا لامی نگار د کہ          بہ بین مہملہ صحیح باشد و ما حقیقت این ہمہ را بخاطر          کردہ ایم و صاحب اند نقل نگار بہار (ارو) بند رکا مقام مذکر          و کیو بند سورت -</p>	<p>بند رعہاسی استعمال بقول بانو          درین بند کہ نزدیک تہ واقع مؤلف گوید کہ          (تاثیر) حش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد و چون          بند صورت کہ خطبش نزدیک است بہ بہار گوید کہ          نزدیک است با حمد آباد و دیگر ہندیا لامی نگار د کہ          بہ بین مہملہ صحیح باشد و ما حقیقت این ہمہ را بخاطر          کردہ ایم و صاحب اند نقل نگار بہار (ارو) بند رکا مقام مذکر          و کیو بند سورت -</p>

این متحقّق نشد بطا بر مرکب توصیفی می نماید (ارو) بحث سطحی است و بحقیقت کم غور کند حق آنست که  
بندر لاهی - ایک بندر کا نام ہے جو سندھ میں تہ بند یعنی عام سدا آب است کہ بر نشان یازدہم شش گذشت  
کے قریب واقع ہے۔ مذکر۔  
بندر روغ اصطلاح بقول بریان بفتح اول و گریز آب می بندند آن را (بندر روغ) گفته اند اگرچہ  
و قسم رابع و سکون ثانی و او و غیر نقطہ دار بند می این مرکب اضافی است ولیکن لفظ اضافت مستعمل  
باشد کہ با چوب و علف و خاک و گل در پیش آب و بند می عارضی را گویند کہ در پشت تالاب وقتی دست  
بندند تا آب بلند شود و بزراعت رود صاحب گفت کہ چون پشت شق شود یا آب کم کم از مقامی نفوذ  
سروری از رود کی سند آوردہ (ب) آب گرچہ کند تا پشت از شکر است مضمون باشد و عادت است کہ  
کمرنگ نیر و کند بند روغ از بست باشد بگندہ اول در انجا ستون های چوب متصل قائم می کنند و پس  
صاحب رشیدی گوید کہ این مرکب است از بند و روغ از ان علف با خاک و گل پیش آن اندازند تا تقویت  
بند یعنی خودش و روغ بند می کہ پیش آب بندند تا مقام ضعیف پشت آب شود و این را در و کن و بند  
آب بزراعت روان شود و اضافت بند یا روغ - پی گتہ گویند و بعد از آنکہ آب تالاب صرف زراعت  
عام است بنام نہ آنکہ یک کلمہ باشد صاحب ناظر شدہ مقام مذکور از آب خالی شود این بند عارضی را  
نقل نگار رشیدی و صاحب جامع ہریان بریان دور کردہ ترمیم شدہ بطور مستقل می کنند این است حقیقت  
خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی می فرماید کہ (بندر روغ) کہ خصوصیت دارد با چوب یا خان آرزو  
قوسی ہر دو را یک لفظ دانستہ و آنانکہ تخصیص بجز بحث تحقیقی نمی بردارد و معلومات فن ندارد و اینجاست  
کنند بیجا است مؤلف عرض کند کہ بیچارہ خوگر کہ لغائی می کند و از حقیقت دور می شود دیگر تحقیق ہم

از حقیقت لغت خبر نداشتم تعریف ناخوشی کرده اند (اردو) شاید کہ مئی وفات نیز و بر شیشہ دل ز دیم  
 پی کتہ۔ وہ عارضی شپہ جو تالاب کے کتے کے اس مقام پر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است متعلق  
 پر قائم کرتے ہیں جہاں ٹٹنے کا اندیشہ ہو اور پانی کی یہ معنی پنجم بند (اردو) دیکھو بند سبتن بند کہ تا عقل  
 بند زمر جامہ اصطلاح بقول بول چال سچوالہ  
 بجز جاری ہو چکی ہو۔ مذکر۔

بند رومی اصطلاح بقول بجز مراد فاسلہ خطائی  
 کہ بجائش گذشت و اشارہ این ہم ہمد را بنجا مذکور گشت بجائش گذشت متعلق بمعنی بست و یکم بند باشد۔  
 فارسی زبانست نوعی از نقاشی و گرہ بندی است کہ بہ (اردو) دیکھو از اربند مذکر۔

گر نقشہ ہا سازند و بند و ریخ بمعنی نیم اوست (اردو) بند ساختن استعمال صاحب آصفی ذکر این  
 کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقابل  
 دیکھو اسلیمی خطائی۔

بند زبان و اشقن اسد اصطلاحی جمہا کشادہ و واگردن است بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی پنجم  
 آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قفل گردن ہم بند گردن است (وحشی یا نئی)  
 کہ بمعنی قفل بر زبان داشتن و خاموش ماندن است و (بہر باگفت خفاشی کہ تا چند پڑ روی شمر  
 بند و ریخ بمعنی پنجم اوست (کاتبی نیشاپوری) گفت سازنی دیدہ را بند پ (اردو) بند کرنا۔

دوش سوین در گشتان بیلبل و عاشق نیا شد آن کو بند بندش اصطلاح بقول بریان (۱) بطبع اول  
 زبان ندارد پ (اردو) زبان بند کرنا۔ خاموش ہونا و ثالث بروزن مفرش بندہ حلاجی کردہ و گلولہ

بند زون اسد اصطلاحی بقول بہار پیوند نمودہ باشد بچہ رشتن و (۲) یکسر لٹہ نہ تھک کر  
 گردن ہمارا بند سبتن و بمعنی بند نہادن (فانی) سیم و زمر بہر پنج خاص و (۳) نام و ولایتی ہم جہا

سروری بر معنی اول قانع و بخواند فرزند گوید که ضمیم (۲) تحقیق محبوب شدن (لهوری ۵) مرغ جان  
 بای فارسی هم آمده صاحب جامع ذکر هر سه معنی بالا میاد بند شود یک حلقه در طره دوتا غلط است و (۳)  
 فرموده و صاحب مؤید بر ذکر معنی اول گفتاخی کند ساکن شدن (انوری ۵) هر گونه به خدمت او فرستاد  
 مؤلف عرض کند که (۴) بفتح اول و کسر دال مجهول آفاق بند حبس و زمین بند شود و (۵) قفل قرار  
 حاصل بالمصدر (بندیدن) است و معنی اول بپول یا فتن (فغانی شیرازی ۵) بند زبان مهر گره ابرو  
 مجاز که پیشه بگلوله نموده هم بسته می باشد و معنی دوم توشه و زین چرمی شدی دل ماصد خیال داشت  
 متعلق یعنی نهم بند که عقد و گره هم در نقش و نگار مؤلف عرض می کند که معنی اول متعلق یعنی سوم  
 می باشد و همچنین است که معنی بست و دوم بند متعلق بند است که زنجیر باشد شاعر گوید که اگر پای گا و بیا  
 یعنی سوم این معنی هر دو یکی باشد که از تحقیق فرید فرور و عجیب نیست تا به پشت او زنجیر افتد و بر بای  
 قاصر اندیم (ار و و) (۱) پونی - مؤنت و کیم غنای قائم شود و حرکت نکند و معنی دوم متعلق یعنی دهم بند  
 (۲) ایک خاص قسم کا نقش و نگار جو سونه اور که حبس باشد که مجاز حبس یعنی محبوب مستعمل شد  
 چاندی پر کیا جاتا ہے - مذکر (۳) ایک ولایت کا و همچنین در معنی سوم هم بند یعنی محبوب و مراد از سنا  
 نام - مؤنت (۴) بندش بقول آصفیه اسم مؤنت باشد و معنی چهارم متعلق یعنی پنجم بند که بند زبان  
 گانه بند گره بندین بندیدن کا حاصل بالمصدر شدن یعنی قفل زبان شدن یعنی ساکت کردن  
**بند شدن** | مصدر اصطلاحی - بقول بهاء المعنی (ار و و) (۱) قائم ہونا (۲) قید ہونا (۳) ساکن  
 قائم شدن (وحشی ۵) عجب که بند شود تا به پشت ہونا (۴) قفل قرار پانا -  
 گا و زمین به خود باند اگر پا فرور و در خلاب و در بند شدن آواز | مصدر اصطلاحی - بقول

یعنی بست شدن بلند نامی مؤلف عرض کند که حیف کام رک جانا۔

است که سدا استعمال پیش نشد و دیگر کسی از محققین **بند شطرنج** اصطلاح۔ باضافت بند تپیل  
فارسی زبان ذکر این نکرد معنی لغوی این سدا و دی اند بخوار و فرنگ شکر کردن مؤلف عرض  
آواز و صداست و معنی مجاز بیان کرده صاحب کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی  
بهر اگر چه خلاف قیاس نیست که آواز بمعنی آوازه زبان ساکت شتاق سدا استعمال می باشیم و اگر  
آمده و لیکن شتاق سدا می باشیم که استعمال این از بدست آید توانیم عرض کرد که معنی شتاق باشد حاصل  
نظر مانده شت معاصرین عجم بر زبان ندارند (ارو) بالمصدر شده دادن و شت کردن بمعنی مصدر  
شهرت کم هونا۔

**بند شدن زبان** مصدر اصطلاحی یعنی گواهی جگه بهمانا که جهان سے حرفی کا پادشاه  
حقیقی است یعنی آواز از زبان نه بر آمدن (ارو) اپنی جگه سے اٹھ جائے یا اٹھ جانے کی تدبیر  
(اگر چنین سخن مابلند خواهد شد و زبان جرات کرے۔ مؤث -

منصور بند خواهد شد) (ارو) زبان بند هونا۔ **بند شکستن** مصدر اصطلاحی بقول صاحب

**بند شدن کار** مصدر اصطلاحی بقول بکر اصفی یعنی بند کشادن (دفعانی شیرازی) تا  
بسته شدن آن شد کشاد کار (غنی) کار گر کشاد نخل خرد از بن پیوند شکستیم و آشوب جنون تاز شد  
نشود در زمانه بند و هرگز کسی ندید در انگشت شت و بند شکستیم (مسبح کاشی) تا باد صبح بر خود  
بند و مؤلف عرض کند که موافق قیاس است از کاکل و برت و طرف کلاه و بند قبار شکسته  
و متعلق بمعنی اول بند (ارو) کام بند هونا۔ مؤلف عرض کند که در شکستن و کشادن فرق

بسیار است اگر چه بعد شکستن بند کشادگی بند لازم نام نوائی است از موسیقی صاحبان سراج و سرودی  
 است ولیکن شکستن حرکت جبری (ار دو) و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر ذکر این کرده اند  
 بند توش و دنیا کھولیدنا۔ (منوچہری) برید عند لیب ز بند شہر یار  
 اصطلاح - باضافت بند بقول آریزو بر سر وزند و اف ز بند تخت ارد شیر و مؤلف  
 در چراغ ہدایت دوالی یا چیزی کہ بر لیسان بافند و عرض کند کہ مرکب اضافی است و بند درینجا یعنی  
 شمشیر بدان بکمر بندند (تاثیر) فنون شیوہ و وار و ہمیش کہ خیال است و این قسم نوار از موسیقی  
 قطع تعلق کرد شمشیر و اسیر جوہر مردی لبان بند پادشاہ ہمہ نوائان می دانند (ار دو) بند شہر یار  
 شمشیر و صاحب بحر نقل نگارش مؤلف عرض می کنم یک راگنی کا نام ہے۔ مؤلف  
 کند کہ ہر دو سکندری خوردہ اند و بند را یعنی شمشیر بند فرمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این  
 گرفته اند کہ کمر بند است کہ شمشیر ہم بدان آویزند کہ وہ از معنی ناکت مؤلف عرض کند کہ بعضی معتقد  
 لیکن باستناد کلام تاثیر این را متعلق بعضی کردن است و متعلق بعضی و ہم بند کہ جس باشد و  
 بست و یکم بند کنیم کہ بند شمشیر درینجا بندی است جس درینجا یعنی جیوس (نثر سعدی) از وزیران  
 کہ چون شمشیر را در نیام کنند بوسیله آن می بندند پیر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی یا یکی از معاصرین  
 تا از نیام بیرون نہ شود قاتل (ار دو) وہ ڈو گچ می گوید کہ اصل این فرمودن و حکم دادن بہ بند  
 جس سے توار کو میان میں داخل کرنے کے بعد است یعنی برای جس ولیکن مجاورہ بان این اصل  
 قبضہ اور سیان کو باندہ دیتے ہیں تاکہ توار کل نہ پکے اصطلاحی را قائم کردہ آری ذوق زبان ما این را  
 بند شہر یار اصطلاح بقول برہان کبیر ثالث تسلیم می کند (ار دو) قید کا حکم دنیا قید کردہ

تقدیر کرنا۔ قید خانہ میں بھیجنا۔ قید کا حکم فرمانا۔ قید کے لئے حکم فرمانا۔

**بند ق** | بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی وقف بمعنی قندق و بقول بعض معرب آگست گویند  
ہر کہ معرآن را با انجیر و سداب بخورد ز ہر بر روی کار نکند و مسموم را نیز نافع است و گویند عقرب ازین گبرین  
صاحب جامع ہمزبانش در نفس سنی صاحب نوید بہ تحت لغات فارسی گوید کہ چلغوزہ ہندایت ہمزاد  
ہمچو ہمزاد آلوگر آنکہ مدور است و در ہندش چراولی گویند صاحب سوا السبیل این را معرب گویند  
بمعنی میوہ سرخ رنگ مانند کنار۔ صاحب اندانین رالف فارسی زبان گفتہ مؤلف عرض کند کہ  
اشارہ این بحوالہ صاحب محیط کہ محقق مفردات است بر (بادام کوہی) اگر وہ ایم و صراحت طبیعت چو شا  
ہمد را بنجاند کور (ارو) و دیکھو (بادام کوہی)

**بند قبا باز کردن** | استعمال کشادن بند قبا۔ بند قبا باز کردن۔

و بند درینجا متعلق بمعنی بست و یکم بند باشد (لہوری)  
(۵) چنان ز دست روم و درختیں آغوش یکه باز (باز کردن) کہ گذشت (سائب ۵) در باز کردن  
کردن بند قبا فراموش است (۱) (ارو) قبا کہ بند در باغ بہشت نیت ہا فیضی کہ در کشودن بند

**بند قبا شکستن** | مصدر اصطلاحی بقول بہا قبا بست (۱) (ارو) و دیکھو بند قبا باز کردن۔

بمعنی بند کشادن (سیح کاشی ۵) تا با دھج بر خورد  
از کاکل و برت ہ طرف کلاہ و بند قبا را شکستہ چکا اند کجوالہ خواص خن کشادن بند قبا مؤلف

بحر و اند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ موافق قبا  
ویند درینجا بہشت دیکیم اوست (ارو) دیکھو قبا بستہ (عرفی ۵) پس در آید بریم آقا

(۶۹۵۵)



نش نام زوم و او کشد بند نقاب من و من بنده و تا بکشاید دلم بند قبا می کشم و (ار و و) بنده  
(ظهوری) خدمت نزد یک گرد پیرهن او اگهولنا و دکیو بند قبا باز کردن -

**بندق شکستن** | مصدر اصطلاحی - بقول برهان کنایه از بوسه دادن - صاحب بحر نذکرین گوید  
که بندق یعنی فندق است صاحب جهانگیری در طحقات گوید که (فندق شکستن) هم همین معنی آمده بهمان  
سجده تحت ساطع ذکرین کرده و صاحب ناصری هم در طحقات آورده خان آرزو در سراج گوید که کنایه  
از شفا لوبو بوسه دادن است مؤلف عرض کند که قوت بیان نذر د فندق و بندق میوه را نام  
است پس شکستن آن میوه کنایه باشد از خوردنش و مجاز مجازش بوسه دادن که از حرکت بوسه لب  
کشاده می شود و ذوق هم حاصل شود پس ازین لفظ مرکب کنایه شفا لوبو صحیح نباشد - قاتل مخفی سباد  
که فندق در استعمال فارسی کنایه از لب معشوق هم (ار و و) بوسه دینا چو منا -

**بندق بهندی** | اصطلاح - بقول برهان کنایه از خوردن آن تخم سیاه رنگ - گرم و خشک در  
است به قدر فندق که آن را رسته گویند و رنگ آن خرد و دم و گویند در اقل محقق است و جوهر آن  
آن بسیار زیاده گویند اگر آن را بگویند و به بیزند از منی و بسیار قابض و در آن ناریت که بدان  
و داخل سرکه کنند و چشم احمی را ببرد - صاحب محقق نقیوت باشد و پوست آن خشک تر و طعم  
محیط گوید که بغت تبلی و فارسی رسته و به بربری آن نافع برص و منافعی بی شمار دارد (الحج)  
الطه و اطعام و بهندی ریخته گویند و غلط کرده (ار و و) ریخته - دکیو اطعام - جس پرتوجه کی  
که آن را قوئل گفته - شروخت بهندی است تکمیل هوئی ہے -

**بندک** | بقول برهان بروزن اندک پنبه حلّاجی کرده و گلوله نموده که بجهت رشتن درست کنند

صاحب سروری گوید که این را باغذه و کندش هم گویند و فرماید که در قریب یک بهای فارسی هم آمده  
 بوزن محکم صاحبان جامع و مهنت دانند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که پنجک به همین معنی است  
 عجیب نیست که این اصل باشد و آن بمبدل این که دال مبدل شود به جیم چنانکه در کتب و زکند و معلوم می شود  
 که فارسیان بند را بمعنی نهش که عقد و گره باشد باکان تصغیر مرکب کرده اسم کندش قرار داده موافق  
 قیاس است و آنچه بهای فارسی می آید هم بمبدل این چنانکه تب و تب و اسب و اسب (ار دو) و کیمو پنجک.

**بند کردن** | مصدر اصطلاحی بقول و ارسته (۱) باشد و شیشه آئینه را موم بر اعضا بند است و  
 کنایه از جاع کردن (معنی بلخی) بگاه بند کردن (والبهوی در صفت کارگران بهرات گوید) (۲)  
 می توان دید که ز چاک جفته او خواب خرگوش و (۳) آرد ز صنعت چو اعجاز و در چینی بند کرده آواز  
 بمعنی بستن تسبیح و امثال آن بتار بریشیم و کلاستون و (۴) بمعنی قائم کردن (مخلص کاشی) (۵) پاره  
 فرماید که یکی از لوطیان بلیاک تسبیح ببلایه بند سپری حواله سیل تنها بند کردن مشکل است و از بهجوم گریه  
 کرد تا بند کند و فوراً این شعر خواند (۶) تسبیح مرا نمود مگر گانم بهم چسبیده است و صاحب بحر بزرگ معنی اول  
 بندی و ساده پسره حلاقه بندی و و علاقه بند در جواب اینقدر اضافه کند که ذکر خود را بر عضو کسی نهاده ند  
 گفت (۷) بند کرده و پول هم گرفته و از بهیج تو مردک کردن هم و ذکر معنی دوم و سوم و چهارم هم کرده  
 بلندی و گوید که درین بیت بمعنی اول است و این نقل (۸) بر بند کردن کار فرماید که (۹) بمعنی سر نخام و در  
 از زبان میریادی تغائی زاده زاهد علیخان سخائی لاری کار هم (سیح کاشی) (۱۰) گرچه هشتم ز خاص حکمت هم  
 گوش رسید و (۱۱) بمعنی پیوند کردن موی شیشه و چینی و هشتم و ریزه تر از آنکه کسی بند کند کار به من و بهار  
 و امثال آن هم (رفیع) (۱۲) صید و لهار و ش طبع طایم هم ذکر این کرده و بند بمعنی اول و چهارم برای محض

اول از فوقی سندی آورده (س) دیدم بخواب خوش  
 که برو بند کرده ام با گردن مراد من همه در خواب  
 می دید با گوید که این ما خود از معنی بوند کردن مراد  
 بند بستن است خان آرزو در چراغ هدایت (بند کردن) است که چنین و شیشه شکسته را بتا آهین درست  
 یک کسی را قائم کرده بند کر معنی اول همان سندی که در آن هم نه شکسته آهین بر صندوق و اشال آن  
 را پیش می کند که بالا بگذرد مؤلف عرض کند که نهادن است و معنی چهارم متعلق به معنی یازدهم بند  
 (بند کردن کسی را) (۴) بمعنی فریب دادن متعلق به معنی است که ملا باشد و معنی قیام پیدا شد از همین ولایت  
 ششم بند است (فغانی س) چند ما را بعد از وفات معنی پنجم عرض می شود که از سبب هیچ کاشی (بند کردن)  
 بند کنی با تکی این رشته شود پاره و پیوند کنی با غمی میانی (بند کنی) بمعنی گره انداختن در کار کسی پیدا است  
 معنی اول تعلق دارد با معنی پنجم بند که قفل است بخواب در انجام دادن کار و معنی بیان کرده ما متعلق به معنی  
 بمعنی جماع و لواطت که آن هم قفل کردن را مانده است پنجم بند است و معنی سر انجام دادن کار بابت و شش  
 عمل و راحت فرید تجر نسبت به معنی بی ضروری کار معنی بند که گذشت به پنج تعلق ندارد و بدون سند دیگر  
 است و معنی دوم متعلق به معنی پنجم بند که عقد و گره کردن است و معنی پنجم (ا) و (و) (۱) جماع که بنا لواطت کرنا (۲)  
 است و در بستن تسبیح و اشال آن هم عقد و گره بکار تسبیح و غیره که از تسبیح او کلماتیون سے کاٹھنا (۳)  
 می آید سند و رشته از برای این معنی لفظاً غیر متعلق اما آهینی سے پھوٹے ہوئے طرف چینی یا شیش کوڑا سے  
 است که از آن (بند نمودن) پیدا است نه بند کردن کرنا (۴) قائم کرنا (۵) کام کو سر انجام دینا کام مین  
 بیچاره از موضوع خود پای بیرون نهاده و در جواب مشکلات پیدا کرنا (۶) فریب دینا

(الف) بند کشاوند

مصادر اصطلاحی (الف)

عرف بر نقل کار بهار مؤلف تیره عرض کند که بند قبا

(ب) بند کشوون

بقول بهار مقابل بند بستن

کشوون بایش گذشت و بند صراحی کشاوند پنبه صراحی بود

(صائب) نذر دقاقت بند گران

بال سبک و

و بند جام کشاوند سرپوش از جام برداشتن و دور کردن

پایران اندام نازک رحم کن بند قبا بکشاوند

(خواجگ)

است و ضرورت ندارد که استعمال بهر دو نحو باشد چنانکه

(ج) چو خور و نذر چنانکه آمد پسند

تر جام و صراحی کشاوند

خیال بهار است که بلی ناسند این قاعده را قائم کرد

بند و بخواه خان آرزو گوید که بند از صراحی کشاوند

نه بر ذوق محاوره

معنی شعر انطامی همین قدر است

پنبه از سر آن دو کردن یا مهر سرش برداشتن است

که چون شراب خور و نذر پسند آمد جام و صراحی را بلی

اما بند از جام کشاوند آن باشد که کار جام گرد نیست

در مجلس و چون این کار از دست نرود گویا در بند بود

که چون می در جام اندازند پنبه را باز بر شیش

و اسیر گشته باشد می توان گفت که بند از جام کشاوند

تنها استعمال نیست بلکه بنابر جام و صراحی کشاوند

پنبه را نذر جام کشاوند

رسم است که چون جرعه از جام

که اقتباسا بلفظ صراحی مذکور شد (انتهی کلامه)

در قافیه کشد فوراً سرپوش را بر جام می گذارند تا شیشه

که برین تقدیر معنی بیت چنین می شود که هرگاه شراب

خاطر خواه خور و نذر از جام و صراحی بند کشاوند و این

پسند آمد پنبه از مینا و سرپوش از جام دور کردن

بسیج ربط نذر و چو بخور و نذر خاطر خواه کشاوند

بند صراحی و جام چه معنی دارد مگر آنکه گوئیم (ع) بجام

شاعر که می چاره بهار آن را تعجبید و اصلاح بصرع

و صراحی نهادند بند و نه اسو انطامی صاحب اند

دوم کرد و انی بطر تحقیق محققین بند ترا که به

نقش

نقش

<p>فهم خود تصرف در کلام می پسندند مخفی می باد که با معنی خاص باشد که گزشت بالا گذشت و همه مصادر خاص مرادف (الف) است و مجرد بند کشادن معنی عاکنه باشد و الف و ب که مصادر عام است بمعنی چسبیدن باشد و (بند از جام یا بند از صراحی کشادن و (ار و و) الف و ب قید سے رہا کرنا جس سے بجا کشودن) مصدر خاص بمعنی که بالا مذکور شد (الف) بختنا (ج) جام سے سروپوش دور کرنا (د) باتین کرنا (ه) بند کشود چرخ تند باشد چرخ راه بنود بخت (و) و (و) شیشه یا صراحی کھولنا شراب پینا</p>	<p>باک مدار (و) (و) با که گویم که حق من بشناس <b>بند کشیدن</b> استعمال صاحب آصفی ذکر این با که گویم که بند من بکشی (د) ظهوری (ه) دشمن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که دور کردن بغلط اسیر گردید و بندش بکشی که بی گناه است و بند باشد متعلق بمعنی یاز دهم بند که بمعنی سداست (صائب ه) بند از دهنان شیشه کشودن نه از زبان و (بند نقاب کشیدن) دور کردن سدا نقاب و نقاب ای خواجه در طریقت ماسک نعمت و واضح باد که از راز چهره دور کردن (فغانی شیرازی ه) هرگز از کلام صائب (بند کشودن از دهنان شیشه) بمعنی می خورد دست تپی بند نقابی کشید و خم زلفی نگرفت و می است و (بند کشودن از دهنان) بمعنی تحکم حاصل نیت نابی کشید (ار و و) بند دور کرنا حاصل کو دفع کرنا <b>بند کلاه</b> اصطلاح بقول شمس بمعنی جبر و لعل</p>
<p>که بلحاظ صراحت بالا بند کشودن و کشادن از جام بند کشودن و کشادن از دهنان بند کشودن و کشادن از دهنان شیشه بند کشودن و کشادن از دهنان شیشه</p>	<p>بند کشودن و کشادن از جام بند کشودن و کشادن از دهنان بند کشودن و کشادن از دهنان شیشه بند کشودن و کشادن از دهنان شیشه</p>
<p>استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و و دیگر محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت اگر از مجر و قیاس کار گیریم تو انیم قیاس کرد که بند و</p>	<p>از مجر و قیاس کار گیریم تو انیم قیاس کرد که بند و</p>

بمعنی ہنیش باشد کہ عقد است و کنایہ از جواہر نگاہ و جاہ گاہ و بند کیسہ زنجبت و بند درینجا متعلق  
دارد کہ بمعنی بندی گیریم کہ اہل لشکر بعد از آنکہ کلاہ بر بمعنی چہار و ہنیش کہ گذشت (ارو) تحصیل کی  
سر گذارند یک بند آن زیر زخندان بہ بند تا کلاہ از دوری جس سے اسکو بند کرتے ہیں اور باندہ  
سر جہانہ شود بانی حال بدون سند استعمال اعتبار راہین۔ مؤنث۔

نشاہ (ارو) وہ جواہر جو تاج پر قائم کرین۔ **بند گاہ** اصطلاح۔ بقول بہارکاف فارسی (۱)  
**بند کر** اصطلاح۔ بقول بہار و اندہ بندی کہ بکر مفصل اعضا و (۲) و ترہ کوہ کہ آن شخصیت  
بند و آن را کمر بند ہم گویند (میر معری سے) گریزی کہ دران برای سدرہ تہرودین و مسافرین بند  
روشن و تدبیر تو شاہ عجم و از خراسان روی سوی توان کرد (نظامی سے) ہمان چارہ دید آن خرد  
غزو کفار آورد و بر میان بند کمر بند و بخت پیش شاہ کہ بردار دین بند بنگاہ و صاحب بحر نمبر  
شاہ و ہر کہ اندر روم فخر از بند ز تار آورد و **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم و یار ہم  
گوید کہ این مرکب اضافی است و (کمر بند) قلب بند است کہ بجایش گذشت و موافق قیاس (ارو)  
اضافت۔ این است کہ معاصرین عجم کمر بند و مجر دگر (۱) دیکھو بند کے دوسرے معنی (۲) پہاڑ کا وہ ترہ  
راہم بدین معنی بر زبان دارند (ارو) کمر بند۔ جہان ایک دیوار اس غرض سے بنا دیکھو کہ  
مسافرین غلطی سے اُس طرف نہ جائیں۔ بند کر۔  
دیکھو بروفہ کے دوسرے معنی۔

(۱) **بند کیسہ** استعمال۔ مراد از ریشہ کیسہ باشد **بند کمر و دین** استعمال۔ صاحب آسفی و کرین  
بمعنی لفظی یعنی بندی کہ از ان کیسہ بہ بند مرکب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قرار یا  
اضافی (انوری سے) آنکہ کشادہ و بچ وقت نہ بخت بند باشد و بس متعلق بمعنی دہم بند کہ گذشت (خان بندہ)

(س) ای که گزیده است از بهر دلم بندی و گشتن (ار و و) بگویند گشتن.

جان را زلف تست پیونیدی و گشتن (ار و و) **بند گشتن** استعمال یعنی محبوس شدن و قید شدن

قید قرار پانا - متعلق یعنی دهم بند - (نهوری س) کشاد کار خود از

**بند گشتن** استعمال بقول بهار یعنی پار که در ویر ویده بود و گشتن دلم بصومعه رفت و گشت بند

بند را (صائب س) دریا بغل کشاده بساط پنا (ار و و) قید مونا بقید مونا -

روی و دیگر کدام بیل گشتت بند را (مؤلف س) **بندگی** اتقوا بیمار فعلی که منسوب باشد به بنده و آن

عرض کند که بند و ریخا یعنی هوش یعنی ریخیر باشد (ار و و) ترجمه عبودیت است و بالتعجب آ آوردن و رسانیدن

و گردن و کشیدن مستعمل (حافظ س) تو بندگی چو گدایا ریخیر تو ز دنیا -

**بند گسیدن** استعمال شکستن توقع و بی توقع کردن بشرط فرد گمن که شاه خود روش بند پروری داند

(شیخ ابوالفیض قیاضی س) تا نگسل از جهانیان بند (صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بودی فرماید که

امید به هم داده پیوند و مخفی مباد که بند و ریخا متعلق به بازی طاعت و عبادت - مؤلف عرض کند که

معنی بست و سوم است (ار و و) توقع کوثران از این است از بنده (که می آید) ویای مصدری - فارسیا

**بند گسیختن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرد بقاعده خود های هوز آخر بنده را حذف کرده چون

از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مراد بگشتن آن کاف فارسی آوردند - بندگی شد فارسیان یعنی

است که گذشت که مصدر گشتن و گسیختن هر دو مراد عاجزی و کور نشی هم استعمال کرده اند که در ملحقات

یکدیگر است (صائب س) بند های بست را صاب می آید (ار و و) بندگی بقول آصفیه فارسی - سیم

توان آسان گسخت و سهل باشد گر نباشد نظم و سبک مؤلف و اس بن عبادت - پرتش غلامی -

**بندگی آموختن** استعمال صاحب آصفی ذکر این بجا آورد بد (اردو) بندگی بجا لانا۔ اطاعت

کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ خود کہ عہدیت کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

شدن و اطاعت را عادت کردن (عرفی) با خط از (اردو) بندگی پروردگار استعمال صاحب آصفی

بندگی آموختن بجا بادل بی آرزو چشم کرم داشتند بد ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

را (اردو) بندگی سیکھنا۔ کند کہ محقق (پیام بندگی پروردگار) است اعطایا

**بندگی باید ہمہ تراوی متطویریت** مثل در محاورہ حذف شد (خمس و) مائیم و شرط

صاحبان خزینہ و اشغال فارسی ذکر این کرده اند و از بندگی بانیہ اشوق بد این بندگی حضرت ایشان

معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فاسی (اردو) عاجزی اور بندگی کا پیچھا

اخلاق و اطاعت را بہتر از شرافت دانند و برای بندگی بجا پرگی (مقول) صاحبان خزینہ و

آن این مثل را زنتہ مقصود آنت کہ پیہر از او بد خلق اشغال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال

خلیق و طبع غیر شریف فاسی است (اردو) و کہین ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون خدا

کہتے ہیں اس شریف سے دیا ہے جو اپنے گنہگار سے

**بندگی بجا آوردن** استعمال صاحب آصفی استعمال کنند مقصود آنت کہ مارا چارہ نہیت

(بندگی آوردن) قائم کرده از معنی ساکت مؤلف خبر آن کہ اطاعت فرمان کنیم بندہ لاچار راست

گوید کہ از سندش (بندگی بجا آوردن) پیاست یعنی (اردو) بندگی بجا پرگی دکن میں ایک ایسے مقام

اطاعت کروں و اشغال امر نمودن (صائب) غور پر مستعمل ہے جہاں تعمیل حکم کرنے کے سوا چارہ نہ ہو

عشق نہ بجا نہ آتا ہے نہ است و گو کہ نہ یوسف مابندگی بادل ناخواستہ کسی حکم کی تعمیل کر کے کہتے ہیں کہ



فرمودن بظاهر و برین مصدر خوش بینی نماید از نیکه و محال	میل که چو به قصور نه بین (بندگی بچا رگی)
فارسی قائل این را بحق غیر سبیل نبر رگی استعمال می کند	بندگی و اوان استعمال صاحب آصفی ذکر
و نیز صاحبان تبحر و پادشاهان استعمال این برای خود	این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
هم می کنند پس شاعر در عالم تبحر استعمال این کرده دیگر	بمعنی متقی عطا کردن بندگی است (خسرو)
اطاعت کرنا	که کلمت خواجگی گل دهد که کمرت بندگی دل دهد (اردو) بچ (اردو)
بندگی کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردی	(اردو) بندگی عطا کرنا
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی اطاعت کرنا	بندگی رساندن استعمال صاحب آصفی
و امثال امر کردن است نداین از حافظ بر لفظ بندگی	ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
پیام بندگی رساندن و انهار بندگی کردن از طرف گذشت (اردو) و یکو بندگی فرمودن	پیام بندگی رساندن و انهار بندگی کردن از طرف گذشت (اردو) و یکو بندگی فرمودن
کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظه) حافظ مرادف بندگی کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این	کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظه) حافظ مرادف بندگی کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این
جام جم است امی صبار و و و زبده بندگی برسان کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بتلای بندگی	جام جم است امی صبار و و و زبده بندگی برسان کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بتلای بندگی
شیخ جام را (اردو) بندگی پنچا بندگی کا پنچا شدن است (خسرو) خواجه که داند روش زندگی	شیخ جام را (اردو) بندگی پنچا بندگی کا پنچا شدن است (خسرو) خواجه که داند روش زندگی
بندگی فرمودن استعمال صاحب آصفی و در و دان کشند بندگی (اردو) بتلای بندگی	بندگی فرمودن استعمال صاحب آصفی و در و دان کشند بندگی (اردو) بتلای بندگی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند بندگی کن ترا بچا چه کار (مقوله صاحبان فخریه	ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند بندگی کن ترا بچا چه کار (مقوله صاحبان فخریه
که اطاعت کردن موجودیت بجا آوردن مرادف بندگی و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف	که اطاعت کردن موجودیت بجا آوردن مرادف بندگی و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
کردن است (اثیر شیکتی) خواجه گیهار زمانه در عرض کند که (۱) فارسیان چون کسی را در تعیل حکم عام	کردن است (اثیر شیکتی) خواجه گیهار زمانه در عرض کند که (۱) فارسیان چون کسی را در تعیل حکم عام
سر داشت و یک من بندگیش فرمودم و مخنی ببا و بوجه خاص شامل می بیند این مقوله را استعمال کنند	سر داشت و یک من بندگیش فرمودم و مخنی ببا و بوجه خاص شامل می بیند این مقوله را استعمال کنند

و (۲) چون محکومی دیگری را حکم کاری دهد و او آن را نیکو گیرد و اندک صاحب جامع بذر پر دومی فرماید کہ در  
درست نماند و در جوابش ہمین مقولہ استعمال می کند۔ بندیمہ بجای سیم۔ نون ہم آمد۔ خان آرزو در  
(ارو) (۱) حکم کیا لاوا چھے برس پر نچاویا حکم کیا سراج بذر پر بندہ گوید کہ بندیمہ محقق بندیمہ و بہ  
باتین نہ بنا و (۲) خدا کے کو حکم سے کیا مطلب بیان دلوں سیم اصم است و فرماید کہ قوسی بضم۔ اعراب نمود  
مقولون کا استعمال دکن میں ہے۔  
**بندگی نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر پر بندگی و حقیقت برعکس این یعنی (بندیمہ) بہ نون اصل  
**بندگی و زین** اگر وہ از معنی ساکت مؤلف است کہ بند را بایا نون نسبت بندین کردند و  
عرض کند کہ از اسنادش پیدا است کہ ہر دوم مرادف بندگی ہاں ہوز زائد در آخرش آورد معنی فعلی این چیز  
کردن است (سنائی غزنوی ۵) ما بندگی خویش نمود کہ منسوب بہ بند قباست و کنایہ از گوی گریبان  
ولیکن ہر خوی بد تو بندہ نیارست خریدن ہر ساری کہ کار بند می کند بہ تبدیل ہیئت و بندیمہ بندش  
(۵) نہ بہ زرق آمدہ ام تا بہ ملاست بروم ہر بندگی مرز کہ نون سیم بدل شود چنانکہ کجین و کجیم و محقق  
اگر عزت و اگر اہم نیست ہر (ارو) و دیکو بندگی کردن آن بخلاف تحتانی بندیمہ (ارو) گشتی۔ دیکو بندگی  
بندیمہ بقول برہان بیفتہ اول و سیم و کسر ثالث یکمہ و بن دندان اصطلاح۔ بقول برہان بضم  
گوی گریبان را گویند صاحب جہانگیری این را مرادف (۱) کنایہ از تلقیاد و فرمان برداری اطاعت  
بندیمہ بزیادت تحتانی بعد دال جہلہ گوید و فرماید کہ این و رغبت تمام باشد و (۲) بمعنی ذخیرہ و پیرانہ  
را در گریبان نصب کنند صاحب سروری ذکر بندیمہ و (۳) قصد و ارادہ ہم صاحب جامع بندہ باشد  
کرده این را محقق آن گوید صاحب رشیدی مرادف صاحب سروری بر معنی اول قانع (مخزن اسرار)

فتح بدندان و تیش جان کنان در از بن دندان شد چنانکه بجایش گذشت که بدون کلمه از هم محاوره باشد  
 دندان کنان در صاحب بحریم ذکر هر سه معنی کرده یعنی اول و دوم چنانکه بر (از پیش دندان) مذکور  
 خان آرنه و در سراج بزرگ معنی اول گوید که صحیح است شد و معنی سوم مجاز معنی اول و برای این هر دو معنی  
 که با کلمه از استعمال کنند و بدون آن خطاست از آن اعتماد صاحب جامع داریم اگر چه صاحب سروری  
 به داریش بهار ذکر این بدون صراحت معنی کرده آن را ترک کرده و حق آنست که استعمال این بهر سه  
 از عمل خراسانی سند و هدی پریم از و که سند که ام معنی بالا حالا بر زبان معاصرین مجتمعت (ار و دو)  
 معنی و روش جواب دید که از شعر دریافت کنید (۱) و بگویند از بن دندان که پہلے معنی (۲) ذخیره و بگویند  
 (۳) چون گذشت از ب اوریت بجایه و قش در از بن دندان که دوسرے معنی (۴) قصد اراده  
 آب حیوان بخند و این آن دندان است مؤلف مذکر (۵) و انتون کی جڑ مؤنث بن دندان بھی کہ سٹین  
 عرض کند که درین شعر معنی حقیقی استعمال است یعنی **بند کشیدن** استعمال صاحب اند  
 پنج دندان و آنچه خان آرنه توضیح کرده است بجز بجا ال غوامض سخن گوید که معروف مؤلف عرض  
 نیست که از سند سروری کار گرفته ولیکن نفهید که کند که می پریم از و که ضرورت ذکر این چه بود بگویند  
 محاوره چه چیز است فارسیان گویند که بن دندان (بند کشیدن) بجایش گذشت و این متعلق به همان است  
 این کار را کنیم یعنی بر چشم و حجر چشم هم معنی بیا و بس (ار و دو) نقاب بٹانا و دور کرنا  
 خوب یعنی چشم آمده پس قول صاحبان زبان اعنی **بند نمودن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرد  
 سروری و جامع و برهان معتبر تر از خان آرنه است از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بند کرد  
 و این در اصل مخفف (از بن دندان) است است که گذشت و سند این هم مہدی را بنام کرد (ار و دو)



بہارِ قاتل (اردو) گانہہ بقول آصفیہ۔ ہندی صاحب آندہ پرائش در سکوت صاحب فرہنگ ہندی  
اسم مؤلف گرو شیکر گئے کی وہ جگہ جہاں سے پورنگا کہ از علمای معاصر عجم بودی فرماید کہ ہمگی آئین کشور  
کی حد جدا ہوتی ہے۔ کہ انتظام مملکت و تعین حدود و باشند و یکم قدغن نیز ہو

**بند و اکرون** استعمال۔ بہار بند کر این گوید کہ عرض کند کہ مراحت کافی رہست و بند کردہ ایک لفظ  
معروف۔ می پرسم ازو کہ ضرورت ذکرش چہ بود۔ (۱) در نگاہ تفضل تافلش بند است ہولی زیادہ

**مؤلف** عرض کند کہ واکرون یعنی کشادہ است ازین بند و بست می خواہد کہ (اردو) دیکھو بست و بند  
بعضی این را کشادہ زنجیر و کنایہ از رہا کردن از بند و بست یا قفل استعمال۔ انتظام پذیریت

جس و تعلق باشد یعنی سوم بند کہ زنجیر است و جاو آئین شدن (میر محمد فضل ثابت ۱) پہچو اقلیم  
دارد کہ (۲) بمعنی کشادہ قفل ہم استعمال کنیم کہ بند کر نظم بند و بست یافت ہونیب و آئینی زوزون

بمعنی قفل یعنی پنجیش گذشت (اردو) (۱) زنجیر ملک بود و ہست یافت ہ مؤلف عرض کند کہ بہار  
پاؤن سے نکال دینا۔ محبس سے باہر کر دینا۔ قید سے ہمیں سدا بذیل بند و بست نقل کردہ (اردو)

رہائی دینا (۲) قفل کھولنا۔ انتظام پانا جیسے اس ملک نے اچھا انتظام پایا ہے۔

**بند و باز** اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (باز و بند) شایستہ ہونا۔

کہ یکیش گذشت مؤلف عرض کند کہ مرادف بند و باز بقول سروری بنون و دال ہملہ بوزن  
اولش (اردو) دیکھو باز و بند کے پہلے معنی۔ اردو مختصر بیند و یعنی اندو کردو (لامعی صر جانی

**بند و بست** اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بست (۱) گریہ لائی شاید قدح بادہ بیشک کہ کار بند  
و بند کہ یکیش گذشت بہار بند کر این از معنی بست بجا فور سر و موی جہاں ہ مؤلف عرض کند کہ مؤلف

<p>اور وہ پس معنی (بندور) قوت ہای جسمانی باشد و ظاہر است کہ ہر قوای انسان بند دارد و بند و رنج بند و رنج بقول برہان بضم اول و ثالث بروزن نیز کہ بمعنی دوش یعنی پیوند عضو (ار و و) (۱) و و و و (۱) ریسائی باشد کہ بدان جوال و تو برہ و امثال جس سے خارجی اور تو برہ سے پیٹ پین۔ ٹوٹ (۲) ہلک آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبقہ را گویند کہ کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجروحہ غریبات آن قوت تنہید افلاکست و جمع آن بندوران صاحب کا اور اک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی ناصری ذکر ہر دو معنی بالا کردہ و صاحب جامع ہم کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں۔ ٹوٹ (۳) نظر این را آورده صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ انتظار کرنے والا (۴) تولد جسمانی جس سے طاقت ہیچون گنجور و (۵) بمعنی مترصد و منتظر مؤلف عرض اعضا مراد ہے۔ مذکر۔</p>	<p>قیاس و از مری جبال کاہ جبال مراد است دیگر پیچ۔ (ار و و) لپا اندودن کا ماضی مطلق۔ بند و رنج بقول برہان بضم اول و ثالث بروزن نیز کہ بمعنی دوش یعنی پیوند عضو (ار و و) (۱) و و و و (۱) ریسائی باشد کہ بدان جوال و تو برہ و امثال جس سے خارجی اور تو برہ سے پیٹ پین۔ ٹوٹ (۲) ہلک آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبقہ را گویند کہ کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجروحہ غریبات آن قوت تنہید افلاکست و جمع آن بندوران صاحب کا اور اک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی ناصری ذکر ہر دو معنی بالا کردہ و صاحب جامع ہم کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں۔ ٹوٹ (۳) نظر این را آورده صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ انتظار کرنے والا (۴) تولد جسمانی جس سے طاقت ہیچون گنجور و (۵) بمعنی مترصد و منتظر مؤلف عرض اعضا مراد ہے۔ مذکر۔</p>
<p>کنند کہ اصل این معنی اول (بندور) بود زای ہنر بند و رنج بقول رشیدی بذیل (بند و رنج) حذف شد و بمعنی دوم مرکب است از بند و رنج همان بند و رنج کہ بحث آن و اشارہ این ہمدرد و و ر بمعنی صاحب خیال کہ بند یعنی خیال بر معنی دواز کہ وہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی ناز گزشت و گنایہ باشد از نفس منطبقہ و اختلاف اعراب اوست یعنی سد و و رنج سبیل بر معنی کوی نرس چیز نمی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است و بمعنی سوم کہ آب و ران جمع باشد پس بند و رنج شہد تالاب را ہم درست است و ماخذ آن ہم مثل ماخذ معنی دوم توان گفت و لیکن محققین اہل زبان ازین سکت و صاحب سفرنگ نیز (سہد ہمین فقرہ نامہ شہد سالن معاصرین عجم ہم بر زبان ندرند طلبہ سند است نخت) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۶) قوای جسمانی ہاں (ار و و) تالاب کا پستہ۔ مذکر۔</p>	<p>کنند کہ اصل این معنی اول (بندور) بود زای ہنر بند و رنج بقول رشیدی بذیل (بند و رنج) حذف شد و بمعنی دوم مرکب است از بند و رنج همان بند و رنج کہ بحث آن و اشارہ این ہمدرد و و ر بمعنی صاحب خیال کہ بند یعنی خیال بر معنی دواز کہ وہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی ناز گزشت و گنایہ باشد از نفس منطبقہ و اختلاف اعراب اوست یعنی سد و و رنج سبیل بر معنی کوی نرس چیز نمی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است و بمعنی سوم کہ آب و ران جمع باشد پس بند و رنج شہد تالاب را ہم درست است و ماخذ آن ہم مثل ماخذ معنی دوم توان گفت و لیکن محققین اہل زبان ازین سکت و صاحب سفرنگ نیز (سہد ہمین فقرہ نامہ شہد سالن معاصرین عجم ہم بر زبان ندرند طلبہ سند است نخت) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۶) قوای جسمانی ہاں (ار و و) تالاب کا پستہ۔ مذکر۔</p>

بند و زار صاحب رشیدی بذیل بند زرد گرایین بند و کشاد و پنهان برگ و نواست با مؤلف عرض کند  
 کرده مؤلف عرض کند که همان بند و زار باشد که موافق قیاس است (ار و و) حل و عقد که سکت  
 که ذکرش بر بند زرد گذشت (ار و و) و کچو بند زرد این اشقام - بند و بست - مذکر -  
 بند و وق | بقول بهار اصل این بند و که لغت پندره | بقول بهار مرکب است از بند معنی قید  
 است بمعنی مخلوط و فارسیان در آن تصرف کرده و گرفتاری و پاکه کلمه نسبت است و وضع آن  
 باشد و او بمعنی تفنگ استعمال کرده اند و این معانی در اصل (۱) برای عبید و جوار ی بوده زیرا که  
 است (رباعی) چون شاه جهانگیر بید و وق و از در بند می آیند و بفرخست می روند و میروایم  
 هیبت او لرزه افتد و حیوق با زیننه بدست گال بران و کثرت استعمال (۲) بر جمیع بی نوع انسانی اطلاق  
 گذرد و چون از دل عاشقان نگاه مشتوق و مشتاق یافته پس در حقیقت مضاف بطرف حق باشد و بطرف  
 عرض کند که مقترن است و پس (ار و و) بند و وق غیر مجاز بود و جمع آن بالف و نون قیاسی است و به  
 بقول آصفیه یعنی اسم مؤنث و به لوسته کی تنگی یا و الف نیز آید و اسم بمعنی ذات خود و تامل (صائب  
 بار و دیگر که چوثرین تفنگ -  
 بند و کشاد | استفلاح بقول و ارسته ترجمه حل بند و از قید قرینک آنرا می گویم که (صائب  
 و عقد است (۳) الهی و می بین به بند و کشاد صائب ز بند های با خلاص می شود و دیگر یک  
 ستم ظریفی یا به در حال بیست و در جواب کشاد طرف نهند امید و بیم را (۴) (سلمان سید) بنام امرو  
 (صاحبان بیکر و بهار و آید هم گرایین کرده اند (انوری) بخبر و زرد گذشت که برین و ستمی زینم فریاد و بهار  
 (۵) زبانه گلکی کوثرک و زبانه ش در کمال بهار - فدائی بر معنی اول قانع و گوید که آنکه زبانه میروند و زبانه





وہ اپنی خدمت نہ کرے گی یعنی وہ آپکا دوست صادق نہیں ہے بلکہ منہ بولا دوست ہے۔  
(۵) دل عاشق مگر از بندہ نوازی گیرد چہ ورنہ پوف بہ تر قلب گراست اور را چہ و از زمین است

بندہ گشتن استعمال یعنی بندہ شدن یعنی بندہ گردن (۳) بندہ نوازی کروں بمعنی لطف و کرم

و فرمان بردار شدن و خود را زیر ضرب قرار دانا کروں (انوری ۵) سلطان غمت بندہ نوازی  
بجای یا بحقیقت (انوری ۵) بندہ گشت از بہر کند چہ تا خواجہ پیر ترک و نازی کند چہ (اردو)  
تو دل دیدہ را چہ کر چہ دل را دیدہ ہم سایہ است اپنے مالک اور آقا کے غمت حقیقی اور مجازی کو  
(ولہ ۵) ای آفتاب و ماہ ترا بندہ گشتہ اند بیا دو (۱) بندہ نواز کہہ سکتے ہیں (۲) بندہ نوازی اسکی صفت  
حقیقی پیر شکراہ و آفتاب چہ (اردو ۱) بندہ ہونا ہے (۳) بندہ نوازی کرنا کہہ کرنا مہربانی کرنا رعایت  
بہ جاز یا حقیقتہً بطبع ہونا فرمان بردار ہونا کرنا احسان کرنا۔

(۱) بندہ نواز اصطلاح بقول فدائی (انکہ پندی) بقول بہار بمعنی اسیر و گرفتار صاحبان

(۲) بندہ نوازی بندہ خود را نوازش کند مانند غیاث و اند ہمہ بانس مؤلف عرض کند کہ بندہ

بندہ پرورد (۲) مانند بندہ پروری کہ گذشت۔ بمعنی جس بمعنی ہمیشہ گذشت و یای نسبت بروز یا

(سعدی ۵) از در بخشگی و بندہ نوازی چہ مراد کردہ اند (انوری ۵) انکہ بہ دو صدر ہزار بندہ و

ہزار انصیب مایہ دریا چہ صاحب اند ہم ذکر بندی رسید چہ نائب مومن گجاست تو بت کا کثرت

و الف بواؤ فرہنگ فرنگ کردہ مؤلف عرض کند (اردو ۱) قیدی بقول انصیب اسم مذکر ہے

کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است خداوند حقیقی و مجازی معنی مجوس گرفتار مجرم سزا یافتہ (بندی بھی

پرورد (۲) بمعنی صدوری صفت پرورد (صائب) انصیب معنون میں اردو میں مستعمل ہے

<p>بندی خانه اصطلاح بقول بهار زندان که میگویند و بستن زنار و بستن سد و بستن مغز را استخوان گذاشتن</p>	<p>بندی خانه اصطلاح بقول بهار زندان که میگویند و بستن زنار و بستن سد و بستن مغز را استخوان گذاشتن</p>
<p>سجن است (محمد قلی سلیم) ز بند نیاید چشم که حبسه (ار ۹۱) و کیهو بستن او را که تمام مغز جو اسر مصدر که زنجیرش سر را رنگ بسته بود صاحب بحر گوید که مرادف سے بھی متعلق ہیں۔</p>	<p>سجن است (محمد قلی سلیم) ز بند نیاید چشم که حبسه (ار ۹۱) و کیهو بستن او را که تمام مغز جو اسر مصدر که زنجیرش سر را رنگ بسته بود صاحب بحر گوید که مرادف سے بھی متعلق ہیں۔</p>
<p>بند خانه مؤلف عرض کند که معنی لفظی این خانه محبوس بندیش بقول صاحب فدائی معنی (۱) بنیاد و</p>	<p>بند خانه مؤلف عرض کند که معنی لفظی این خانه محبوس بندیش بقول صاحب فدائی معنی (۱) بنیاد و</p>
<p>و موافق قیاس است (ار ۹۱) قید خانه و کیهو اسیر خانه شالوده کاغذ (۲) استخوان بندی تن مردم و جانور</p>	<p>و موافق قیاس است (ار ۹۱) قید خانه و کیهو اسیر خانه شالوده کاغذ (۲) استخوان بندی تن مردم و جانور</p>
<p>بندیدن بقول بحر بر وزن خندیدن یعنی بستن و فراموش است (۳) آنچه بتازی (توطه) می نامندش مؤلف</p>	<p>بندیدن بقول بحر بر وزن خندیدن یعنی بستن و فراموش است (۳) آنچه بتازی (توطه) می نامندش مؤلف</p>
<p>که صیغه اسم فاعل ازین مصدر نیامده صاحب موارد عرض کند که اگر چه دیگر محققین اهل زبان و زبانداران</p>	<p>که صیغه اسم فاعل ازین مصدر نیامده صاحب موارد عرض کند که اگر چه دیگر محققین اهل زبان و زبانداران</p>
<p>گویند که بر همه معانی بستن شامل که بجایش گذشت صاحب ازین لغت سکوت و زبیده اند و لیکن معاصرین</p>	<p>گویند که بر همه معانی بستن شامل که بجایش گذشت صاحب ازین لغت سکوت و زبیده اند و لیکن معاصرین</p>
<p>نواد و بهر بانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع (مؤلف) محکم تصدیق می کنند و خود فدائی هم از علمای معاصرین</p>	<p>نواد و بهر بانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع (مؤلف) محکم تصدیق می کنند و خود فدائی هم از علمای معاصرین</p>
<p>معنوی (۴) بجز اگل ز تو آموخت شکر خندیدن به بجز اعجم بود قولش اعتبار را شاید اصل این (بندلیه)</p>	<p>معنوی (۴) بجز اگل ز تو آموخت شکر خندیدن به بجز اعجم بود قولش اعتبار را شاید اصل این (بندلیه)</p>
<p>که ز تو آموخت که بندیدن به صاحب طعقات برهان نمیران بود بالضم معنی (بنیاد شخص) که بن معنی بنیاد گذشت</p>	<p>که ز تو آموخت که بندیدن به صاحب طعقات برهان نمیران بود بالضم معنی (بنیاد شخص) که بن معنی بنیاد گذشت</p>
<p>سروری مؤلف عرض کند که مصدر اصلی است که اسم و دسیه بقول برهان معنی شخص می آید پس بای تو</p>	<p>سروری مؤلف عرض کند که مصدر اصلی است که اسم و دسیه بقول برهان معنی شخص می آید پس بای تو</p>
<p>مصدرش بنده مال فارسی زبان است که زیادت تخلفی آخر حذف شد و سین مهمل بیل متبعضه چنانکه گشتی و گشتی</p>	<p>مصدرش بنده مال فارسی زبان است که زیادت تخلفی آخر حذف شد و سین مهمل بیل متبعضه چنانکه گشتی و گشتی</p>
<p>معروف و علامت مصدر در آن مصدری ساخته اند و اسم جاد فارسی زبان است معنی دوم تحقیقی است</p>	<p>معروف و علامت مصدر در آن مصدری ساخته اند و اسم جاد فارسی زبان است معنی دوم تحقیقی است</p>
<p>معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن هم دین و معنی اول و سوم مجاز آن (ار ۹۱) (۱) مکان</p>	<p>معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن هم دین و معنی اول و سوم مجاز آن (ار ۹۱) (۱) مکان</p>
<p>باشد چنانکه سندش بر بستن آب و درجوی و بستن ثمر بستن چنانکی بنیاد نیویوت (ر شک) پھیلی جز آید آمد</p>	<p>باشد چنانکه سندش بر بستن آب و درجوی و بستن ثمر بستن چنانکی بنیاد نیویوت (ر شک) پھیلی جز آید آمد</p>
<p>و بستن خوشه و اند را و بستن خیال و بستن در و بستن دکان و شک شکسته پاچ دیوار قلعه نیوسه بیٹھی پرگ مین</p>	<p>و بستن خوشه و اند را و بستن خیال و بستن در و بستن دکان و شک شکسته پاچ دیوار قلعه نیوسه بیٹھی پرگ مین</p>



<p>موقده باهم تبدیل می یابند چنانکه آب و آو پس  <b>نمک بند بیان</b> را بند یوان بواو گویند چنانکه در          تبدیل را استعمال کردند و درست است و آنکه این          برای امیر استعمال کنند هم مجاز و درست باشد. <b>فارس</b>          ویند که یابند یوانان می آیند یعنی لغتی این <b>حارس</b>          بنیان می آیند و این اشاره آگاه می کند که بنیان          هم می آیند و این قسم تصرف در هر یک زبان می باشد          (ارو) قیدیون کنگهبان - حارس - مذکر -  <b>بن ران</b> اصطلاح بقول اندر بحواله و ترتیب          رنگ یستم اوان یا الف کثیره چیزه که بعضی معین          گویند و بفارسی (بمعنی بول) هم خوانند          عرض کند که صاحب فتنی الارب متعین را ندانند          یعنی بن ران گفته و فارسیان این ترتیب را          که استعمال کرده اند موافق قیاس است (ارو)          چنانچه بقول آصفیه هندی یا اسم مذکر بن ران          به نام که بن ران به معنی بول است  <b>بنر می</b> جواب <b>داون</b> استعمال بقول</p>	<p><b>نمک بند بیان</b> را بند یوان بواو گویند چنانکه در          تبدیل را استعمال کردند و درست است و آنکه این          برای امیر استعمال کنند هم مجاز و درست باشد. <b>فارس</b>          ویند که یابند یوانان می آیند یعنی لغتی این <b>حارس</b>          بنیان می آیند و این اشاره آگاه می کند که بنیان          هم می آیند و این قسم تصرف در هر یک زبان می باشد          (ارو) قیدیون کنگهبان - حارس - مذکر -  <b>بن ران</b> اصطلاح بقول اندر بحواله و ترتیب          رنگ یستم اوان یا الف کثیره چیزه که بعضی معین          گویند و بفارسی (بمعنی بول) هم خوانند          عرض کند که صاحب فتنی الارب متعین را ندانند          یعنی بن ران گفته و فارسیان این ترتیب را          که استعمال کرده اند موافق قیاس است (ارو)          چنانچه بقول آصفیه هندی یا اسم مذکر بن ران          به نام که بن ران به معنی بول است  <b>بنر می</b> جواب <b>داون</b> استعمال بقول</p>
<p>موقده باهم تبدیل می یابند چنانکه آب و آو پس  <b>نمک بند بیان</b> را بند یوان بواو گویند چنانکه در          تبدیل را استعمال کردند و درست است و آنکه این          برای امیر استعمال کنند هم مجاز و درست باشد. <b>فارس</b>          ویند که یابند یوانان می آیند یعنی لغتی این <b>حارس</b>          بنیان می آیند و این اشاره آگاه می کند که بنیان          هم می آیند و این قسم تصرف در هر یک زبان می باشد          (ارو) قیدیون کنگهبان - حارس - مذکر -  <b>بن ران</b> اصطلاح بقول اندر بحواله و ترتیب          رنگ یستم اوان یا الف کثیره چیزه که بعضی معین          گویند و بفارسی (بمعنی بول) هم خوانند          عرض کند که صاحب فتنی الارب متعین را ندانند          یعنی بن ران گفته و فارسیان این ترتیب را          که استعمال کرده اند موافق قیاس است (ارو)          چنانچه بقول آصفیه هندی یا اسم مذکر بن ران          به نام که بن ران به معنی بول است  <b>بنر می</b> جواب <b>داون</b> استعمال بقول</p>	<p><b>نمک بند بیان</b> را بند یوان بواو گویند چنانکه در          تبدیل را استعمال کردند و درست است و آنکه این          برای امیر استعمال کنند هم مجاز و درست باشد. <b>فارس</b>          ویند که یابند یوانان می آیند یعنی لغتی این <b>حارس</b>          بنیان می آیند و این اشاره آگاه می کند که بنیان          هم می آیند و این قسم تصرف در هر یک زبان می باشد          (ارو) قیدیون کنگهبان - حارس - مذکر -  <b>بن ران</b> اصطلاح بقول اندر بحواله و ترتیب          رنگ یستم اوان یا الف کثیره چیزه که بعضی معین          گویند و بفارسی (بمعنی بول) هم خوانند          عرض کند که صاحب فتنی الارب متعین را ندانند          یعنی بن ران گفته و فارسیان این ترتیب را          که استعمال کرده اند موافق قیاس است (ارو)          چنانچه بقول آصفیه هندی یا اسم مذکر بن ران          به نام که بن ران به معنی بول است  <b>بنر می</b> جواب <b>داون</b> استعمال بقول</p>

این کرده (استاد رودکی) بگشته زین پرنده بجز و اند نیز بانس مؤلف عرض کند که مرادف  
شاخ بید بناله به چنان چون اشک به چهره ان نشسته طرح سخن افکندن و آغاز سخن کردن است سنفردوسی  
زاله بر زاله به صاحبان ناصری و بهار و بحر و اند لفظاً بکار این بنی خورد که در ان عوض اضافت بن  
هم فکر این کرده اند خان آرزو در سراج بر اتفاق رای اضافی است عیبی ندارد که معنی بکار این بنی خورد  
شان قانع و صراحت هیچ نماند کرد مؤلف عرض کند (ار دو) گفتگو شروع کرنا.

که بن یا لضم یعنی بنیاد و پایان و انتهای هر چیز گذشت  
پس فارسیان بترکیب این با لفظ سالک اسم فاعل می  
بسیمی بند است مقوله - بقول بجزای بامر  
بسیمی در بند است سهل موقوف است -

کردند و کنایه قرار دادند برای کهن سال و سال خورده  
و گیر هیچ (ار دو) بدها بوژها شخص و کیو بزرگها  
بن مستور اصطلاح - بقول اند کنایه از سوراخ  
چون التجای توجه از کسی کنند گویند که به آغاز کار

و برستور مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین  
فارسی زبان در این نگرد عیبی ندارد و موافق قیاس  
است که بن بمعنی سوراخ مقعد هم بجایش گذشت

(ار دو) چارپایون کی مقعد کا سوراخ - مذکر -  
اشاره پر موقوف به بی تیری ادنی توجه پر منحصر به -  
الف بنشاخت الف بقول برهان کبر اول شین شخت

بن سخن افکندن مصدر اصطلاحی - بقول  
الف بنشاختن الف کشیده بوزن نبوخت ماضی (ب)

بهار سخن بنیاد کردن (فردوسی) سخن را افکندند  
هر گونه بن به بران بن نهاد مذکر سخن به صاحبان  
یعنی نشاند و نشاند و نسبت (ب) به فرمانده بنی نشاندین است  
صاحب سروری هم نسبت (الف) هم زبان بران (حکیم فردوسی)

<p>(س) باکرام شایانہ بنوختش و بر خورش بر تخت بنشاختش و تحقیق کرده اند صاحب برهان ذکر ماضی مطلق الف و ذکر (ب) هم کرده (استاد لیبی س) چو باز آمد از حلقه کرده گوید که مراد بنشت که ماضی نشستن است حسب و تا ختن و بفرودش از پای بنشاختن و صاحب نامه سروری هم به بین معنی از نو چهری سند و پد (س) بذیل (الف) ذکر (ب) هم کرده صاحب بحر گوید که (ب) فاتحگان ہم بنشاختند و نامی زنان بر سر شاخ چار سالم التصریف است بمعنی نشاندن صاحبان موارد و صاحبان اند و هفت هم همزانش مؤلف عرض و نوار و و جامع و سر اج هم ذکر (ب) کرده اند مؤلف کند که موعدہ اول زائد است و ضرورت مذشت عرض کند که نشستن مصدر لازم است و نشاستن و که این را در ردیف موعدہ قائم کنند اصل این نشستن نشاندن متعدی که بجایش می آید پس نشاختن مبدل است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدی نشستن) و نشاستن باشد که سین جمله بدل شد به خای و همین نشاندن مبدل نشاستن که سین جمله بدل شد به است مثال اول این تبدیل بعض محققین در معنی نشستن نون چنانکه بکس و بگن صاحب برهان هم ذکر سکندری خورده اند که بجایش صراحت کنیم و موعدہ نشاستن بمعنی نشاندن کرده و آنچه ہم محققین بالا در اول این اصلی نباشد بلکه زائد است تسامح اهل و ریج (الف) را بمعنی لازم آورده اند سندین لغت است که این را در ردیف موعدہ جادادند یک شعر منوچهری است پس خبر نیست که الف را (ار و و) الف بٹایا بٹھایا (ب) بٹھانا بٹھلانا لازم و متعدی هر دو دانیم و (ب) متعدی است (الف) بٹھاستن صاحب بحر بر الف گوید که کسر و صراحت ماخذ بنشتن می آید (ار و و) الف بٹھانا (ب) بٹھاندن بمعنی نشستن است سالم التصریف بٹھانا (ب) بٹھانا و صاحبان موارد و نوار و ذکر این بدون صراحت و بنشین که گمانی کنم و پیش تو آرم مقول حسب</p>	<p>(س) باکرام شایانہ بنوختش و بر خورش بر تخت بنشاختش و تحقیق کرده اند صاحب برهان ذکر ماضی مطلق الف و ذکر (ب) هم کرده (استاد لیبی س) چو باز آمد از حلقه کرده گوید که مراد بنشت که ماضی نشستن است حسب و تا ختن و بفرودش از پای بنشاختن و صاحب نامه سروری هم به بین معنی از نو چهری سند و پد (س) بذیل (الف) ذکر (ب) هم کرده صاحب بحر گوید که (ب) فاتحگان ہم بنشاختند و نامی زنان بر سر شاخ چار سالم التصریف است بمعنی نشاندن صاحبان موارد و صاحبان اند و هفت هم همزانش مؤلف عرض و نوار و و جامع و سر اج هم ذکر (ب) کرده اند مؤلف کند که موعدہ اول زائد است و ضرورت مذشت عرض کند که نشستن مصدر لازم است و نشاستن و که این را در ردیف موعدہ قائم کنند اصل این نشستن نشاندن متعدی که بجایش می آید پس نشاختن مبدل است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدی نشستن) و نشاستن باشد که سین جمله بدل شد به خای و همین نشاندن مبدل نشاستن که سین جمله بدل شد به است مثال اول این تبدیل بعض محققین در معنی نشستن نون چنانکه بکس و بگن صاحب برهان هم ذکر سکندری خورده اند که بجایش صراحت کنیم و موعدہ نشاستن بمعنی نشاندن کرده و آنچه ہم محققین بالا در اول این اصلی نباشد بلکه زائد است تسامح اهل و ریج (الف) را بمعنی لازم آورده اند سندین لغت است که این را در ردیف موعدہ جادادند یک شعر منوچهری است پس خبر نیست که الف را (ار و و) الف بٹایا بٹھایا (ب) بٹھانا بٹھلانا لازم و متعدی هر دو دانیم و (ب) متعدی است (الف) بٹھاستن صاحب بحر بر الف گوید که کسر و صراحت ماخذ بنشتن می آید (ار و و) الف بٹھانا (ب) بٹھاندن بمعنی نشستن است سالم التصریف بٹھانا (ب) بٹھانا و صاحبان موارد و نوار و ذکر این بدون صراحت و بنشین که گمانی کنم و پیش تو آرم مقول حسب</p>
---	---

(۶۹۷۸)

خرنیه الامثال ذکر این کرده از معنی محل استعمال است **بنعمت رسیدن** مصدر اصطلاحی یعنی حاصل  
**مؤلف** عرض کند که فارسیان این مقوله را بحق کردن نعمت و کامیاب شدن به نعمت (صاحب  
 بزرگ و من استعمال نمی کنند تا آن را از نعمت باز **سیری** زدیدن تو تدارد نگاه من با چون قحط  
 دارند دیگر هیچ (اردو) دکن میں بزرگون کی دیدہ کہ بہ نعمت رسیدہ است ہمارو (نعمت پانا  
 خدمت میں اون کے سعادت مند فرزند کہتے ہیں **پن قار** اصطلاح صاحب رشیدی بذیل بلغار  
 بابا تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم بھیک مانگا کرتے تھے راہیت پانگیکہ گذشت ذکر این بضم اول کرده اصل بلغار است  
**بیطا اسیا ون** مصدر اصطلاحی بقول اشاره این مہدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بلغار  
 رہنا بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار بقاعدہ **بنفقس** بقول بہار بالتحریک یعنی بنفشہ رنگ  
 فوجی صف بستن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (خواجہ نظامی) ستادہ ملک زیر زمین درفش  
 است صاحب بول چال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر **سیفور برتن** قبای بنفش بول صاحب رہنا بحوالہ  
 این کرده (اردو) صف باندیکر کپڑا ہونا **سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار** ذکر این کرده صاحب  
**بنظر آمدن** مصدر اصطلاحی آمدن چیزی بشنا بر بان در طوالت گوید کہ رنگی است معروف و  
 و پیش چشم لازم نظر کردن (ظہوری) در **کیو** را نیز گویند صاحب مؤید بذیل لغات فرس گوید  
 بنظر چہ در آید بنظر نہ پذیرفتہ بخبر عکس تو آئینہ مانگا کہ بالضم وقیل بالکسر یعنی کیو باشد صاحب غیث  
 (صاحب) در ریاضی کہ تو باشتی بنظر می آمدی فرماید کہ تصحیح اول و ضمیمہ ثانی و ثانی و ثانی و ثانی  
 چون سہرہ نوامیدہ تر عنائی تو **اردو** دکھا کیو درنگ نہ لگوان **مؤلف** عرض کند کہ اسم چا  
 درینا بنظر آید **اصطلاح نظر آنا** لکھن میں آنا **فارسی زبان** است **اردو** بنظر آید

بنفشه کارنگ رکهنه والی چیز (مؤنث)

دیوان الفوری سبزه ایست که بود رنگ که گلش سبزه بود

**بنفش کردن** | مصدر اصطلاحی - بقول بحر کبود باشد و آن را گوش و گوش را بدان نسبت دهند

کردن صاحب برهان در لطافت این را کنایه گفته و این غلط است چرا که برگ آن سبزه می باشد و گلش

مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (ارو) کبود مؤلف عرض کند که سبزه آنند چه خوش تحقیق

است مابر (اندوزه) صراحت کامل کرده ایم جز

**بنفشه** | بقول برهان یعنی اول و کسر اول هر دو آمده نیست که اختلاف معنی یعنی اول و دوم را قائم کرد

و (۱) گلی باشد معروف که معرب آن بنفش است و (۲) و تحقیق همین قدر است که بمعنی دوم درست و بمعنی

نام گلی می که در آب روید صاحب ناصری هم ذکر اول آن را گل بنفشه گویند و مجازاً گل را هم بنفشه نامند

این بمعنی اول کرده (حکیم قرنی) بنفشه زلفان (ارو) (۱) گل بنفشه مذکر (۲) بنفشه - مؤنث -

آن آفتاب ترکستان بهی بنفشه پدید آرد و لاله و کیو اندوزه -

ستان به کنون ز سنگ بنفشه دید عجب نبود به اگر بنفشه **بنفشه پوش** | اصطلاح - بقول بهار از عالم

و مد زیر عارض جانان به (وله) شکست زلف بکپوش صاحب اند نقل نگارش هم او گوید که

توتازه بنفشه تبری است به رخ و دو عارض توتازه (بنفشه خط) و (بنفشه موی) از مرافات این است

لاله و نسیرین به صاحب جامع فرماید که گلی است معرّف (محمد احمی شکست) به هم ز عرف لبش هست باده لبش

و گلیا همیکه بر آب روید بهار ذکر این کرده می فرماید که هنوز به بود زلف از خطش بنفشه پوش هنوز به زلف

نام درختی است که گلش کبود رنگ می باشد و آن عرض کند که اسم قدس تکیه می است بمعنی پوشیده یعنی

در سراج می فرماید که در بعضی از نسخ شیدی از شرح مشابیه است بنفشه و در خط کتاب به از معشوق حضرت



مراد فاش بیاش کنیم (ار دو) معشوق - مذکر - کبودی رنگ کیا ہوا۔

**بنفشہ خط** اصطلاح - بقول بہار و اندر ادب **بنفشہ گون طارم** اصطلاح - بقول برہان

بنفشہ پوش - مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از آسمان است (صاحب جہانگیری) و طحا

است بمعنی خط مثل بنفشہ دارندہ کنایہ از محبوب و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و نامری و سراج

(صائب) از گریہ چشم بہ کہ چو بادام شد سفید ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اصفا

نظارہ بنفشہ خطانت چارہ اش (ار دو) طارم بنفشہ گون است و بنفشہ گون اسم فاعل ترکیبی

یا کہ بنفشہ خط کہہ سکتے ہیں۔

**بنفشہ زر** اصطلاح - جائی کہ کاشت بنفشہ و گنبد و خانہ چوبین ہنچو خرگاہ پس معنی لفظی این متقا

شود کہ زر بقول برہان مقام کشت را گویند کنایہ مذکور است (ار دو) آسمان - مذکر - کھنڈ آسمان

(ظہوری) نہ داشت شک شبی چنان نیم رساند **بنفشہ گون مہد** اصطلاح - بقول برہان و بحر

و زمین زلف تو در چین بنفشہ زاری چند (ولہ) و رشیدی و جامع و (ملقات نامری و جہانگیری)

(بنفشہ زر) شب از بہر سیر آہ خوشست باری (ار دو) (بنفشہ گون طارم) و (۲) زمین جان آرزو

گریہ سمن راز محمد دیدیم (ار دو) بنفشہ زر و سراج می فرماید کہ آنکہ این را کنایہ از زمین نیز

وہ مقام ہے جہان بنفشہ بویا جائے - مذکر - آورده اند این خطای فاش است **مؤلف** عرض

**بنفشہ گرد** استعمال - بقول مؤید و بہت آگند کہ این ہم قلب اصفا (مہد بنفشہ گون) است

کبود کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این **بنفشہ گون** (بنفشہ گون) اسم فاعل ترکیبی و صفت مہد و برا

بنفشہ گردن) بمعنی رنگ کبودی گردن (ار دو) معنی دوم یعنی زمین البتہ خصوصیتی دارد و معنی آسمان

راجی از توان گرفت زیرا که تشبیه همد با زمین بهتر از بنفشه موی - معشوق کو که سکتی بین - مذکر -

آسمان است (ارو) (۱) و یکم بنفشه گون طاک بن فکندن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی

(۲) زمین و یکم اورتا - ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

بنفشه موی | اصطلاح - بقول بهار و اندام که کند که بمعنی طرح افکندن است (فردوسی)

بنفشه خط مؤلف عرض کند که کنایه از معشوق است (۳) سخن را فکندند به گونه بن ۴ بران بن

(ظهوری ۵) بدسته بندی موی بنفشه مویان رو نهادند کیر سخن ۴ (ارو) بنیاد قائم کرنا

مروباغ چه سنبیل کدام مرز نجوش ۶ (ارو) طرح ڈالنا - بنیاد ڈالنا -

بنفشه | بقول برهان بفتح اول وقاف و سکون نون نوعی از غله باشد مانند عدس و قوت و منفعت

آنهم مانند عدس است صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب محیط فرماید که این لغت عرب است

و دانه ایست شبیه به عدس و از آن بالیده تر و شیرازی مشو گویند که قسمی از عدس باشد ولیکن

بسفیدی و تدویر آن نیست و کار زرونی گفته که آن در پنج نبات عدس می روید و نیز مثل عدس میخورد

و بقول بعض در زراعت و غیره می روید و شبیه القوه بعدس - بقول شیخ معتدل و مائل به پیوست

و گویند سرد و خشک بائبل باعتدال و قابض مثل عدس و مولد سودا و عنصر الانهضام (الخ) مؤلف

عرض کند که نام عربی مشهور تر از اسم فارسی است از اینجا است که مایین را جاداده ایم و ذکر این بر برهان

هم گذشت (ارو) و یکم بر جاف -

نیک | بقول برهان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) و آن بیشتر در کوه و جنگل با حاصل می گردد صاحبان

صغری است که جبهه انحصار و چنلاق و ج باشد سروری و رشیدی و جامع و سرچ ذکر این کرده اند

مؤلف عرض کند که بن بمعنی دوش بجای خود که از معنی دوم این را قائم کرده اند (ارو) گذشته و افعال و خواص آن بعد از آنجا که در (ارو) و پسینے کے قطرے جو محبوبون کے چہرے پر می خورای دیکھو بن کے دوسرے معنی - کی حالت میں ظاهر ہوں - مذکر -

(۲) بنک - بقول برہان نوعی از قماش زمین (۴) بنک - بقول برہان بضم اول مصغر بنہ است اطلس کہ بران گلهای زربفت باشد - صاحبان یعنی درخت کو چک صاحبان سروری و رشیدی و سروری و رشیدی و جامع و سراج و هفت ذکر جامع ذکر این کرده اند خان آرزو بنکر این بحوالہ این کرده اند (ظہوری) زجامہ خانہ خشت تو رشیدی می فرماید کہ او بضم تین گوید و این غلط است اطلس گردون بہ فعل و داغ بنک پوش کرده چه حرف ساکن را چون حرکت دهند مفتوح باشد مؤلف ما را پمؤلف عرض کند کہ بن بمعنی باغ بر نشان عرض کند کہ مصغر بن باشد نہ بن بمعنی درخت اولش گذشت فارسیان بزیادت کاف آه غیر بن بر نشان پنجمش گذشت و آنچه خان آرزو نسبت امر قاشی را نام نہادند و باغ کو چک گفتند کہ در آن حرف می زند و بر رشیدی برومی قواعد فارسی زبان گلهای زربفت است - موافق قیاس باشد (ارو) اعتراض می کشاید جوابش همین است کہ قواعد تابع زبان یک قسم کارشیمی کپڑا جس میں زربفت پھول چوبین است نہ زبان تابع قواعد پس قول محققین اہل زبان (۴) بنک - بقول برہان گلهای و نشان ہا را نیز گویند معتبر تر از قیاس خان آرزو است (ارو) کہ بر روی ہوشان از خوردن شراب بہم می رسد چھوٹا جھاڑ - مذکر -

با غرق بر پیشانی ایشان نشیند صاحبان جامع و سراج (۵) بنک - بقول برہان بمعنی نشان و اثر ہم چنانکہ ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند کہ مجاز مجاز است گویند از فلانی یا از فلانہ چیز بنک نامندہ است -

اراده آن باشد که نشان و اثر مانده صاحبان هر دو  
 و رشیدی ذکر این کرده اند. صاحب جامع گوید که کوچک مؤلف عرض کند که درست است چون بر نشان  
 و رین زمان این را با که گویند و بر کی کو با خان آرد پنجمش یعنی پنج گشت (ارو) بنگ فارسی مین  
 و در سراج گوید که معنی رخت و اسباب است که بجز اسب پوست کا نام ہے جو درخت ببول کی طرسے  
 یعنی نشان مستقل شد مؤلف عرض کند که مقصودش نکالا جاتا ہے۔ مذکر۔

بجز این نباشد که بن که معنی رخت و اسباب بر معنی دیش (۱) بنگ چاپ  
 گذشت آن را بر بیادیت کاف تصغیر معنی نشان و اثر (۲) بنگ چاپ سائر شیره که بعد سعی از بنگ حاصل  
 استعمال کرده اند ما می گوئیم که متعلق معنی چهارم بن می شود و نسبت (ب) بذیل الف گوید که کسی است  
 باشد که معنی بنیاد گذشت و بنیاد خود و کنایه از نشان که بنگاب فروشد (قاسم شهدی ۱۵) سیر چشم مانور  
 و اثر است و بس (ارو) نشان۔ اثر۔ مذکر۔ خود بود چون آفتاب و کاره بنگاب ماسر چشمه حیوان

(۴) بنگ بقول برهان بستم اول و سکون ثانی و ثالث پوست بود (طغور در جو محاسب ۱۵) به بنگاب سازان کند  
 ام غیلان آن درختی است صحرائی در وایت مهر صاحب محیط احتساب بود که آرنده بدید ز راه شتاب و مؤلف  
 میفرماید که از پنج ام غیلان بین جدلی شود و درین اختلاف است که اصل این به کاف فارسی است که می آید و  
 گویند که بنگ لاتس است آن گره هائی که در پنج آن به رسد و گویند که این فارسیان بر سهیل تبدیل چنانکه کند و کند استعمال  
 و اصح اقوال است گرم و خشک و قریب به آخر درجه این هم کرده اند صاحب بحر هم ذکر الف و بذیل آن  
 اول و دران قبض و تنوی اعضا است و منع عرق ذکر (ب) کرده (ارو) (۱) بنگ کاشیر مذکر  
 و بوی بدن کند و منافع بسیار دارد (الخ) هم نسبت (۲) بنگ گهوئنه و الابه مذکر۔

<p><b>بن کار خورون</b> مصدر اصطلاحی بقول برهان</p>	<p>معاصرین عجم بر زبان نذر نمی مباد که اگر چه از سر بریدن یعنی دور کردن</p>
<p>بضم اول و کسر ثانی کنایه از اندیشه نمودن به پخته عاقبت</p>	<p>از سرست و لیکن خیال ناهمین که محقق بانام و نشان پدیدن را بریدن</p>
<p>و انتها و پایان کار باشد صاحب جهانگیری در لطافت</p>	<p>نقل کرد و مصدر (بنک از سر بریدن) به بای فارسی می آید</p>
<p>این را آورده (اشیرالدین امان) خوار و دشوار</p>	<p>بے خودی فسخ نمودن آیین آنرا و یکو خویش آمدن</p>
<p>جهان چون پی هم می گذرد و گر تو دشوار انگیزی همه کار</p>	<p><b>بنکران</b> اصطلاح بقول برهان بضم اول و سکون</p>
<p>آسان است و تو سر وقت نگذار و بن کار مخور و ثانی و فتح کاف و رای بی نقطه با ف کشیده و بنون نون</p>	<p>که فلک نیز درین واقعہ سرگردانست و صاحبان</p>
<p>بمعنی کبران است صاحبان رشیدی و اتند و سراج</p>	<p>رشیدی و بهار و بحر و سراج هم ذکر این کرده اند</p>
<p>مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و لیکن و کبران را که بجذف نون گذشت محقق این (صاحب</p>	<p>ذکر این کرده اند صاحب سروری این را اصل دانست</p>
<p>معاصرین عجم بر زبان نذرند (ارو) مال کار جهانگیری هم این را آورده (مولوی معنوی)</p>	<p>مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و لیکن و کبران را که بجذف نون گذشت محقق این (صاحب</p>
<p>کی فکر کرنا مال اندیشی کرنا صاحب آصفیه نے مال و ارث نامہ را سلام من گوید و این وصیت را بگویم</p>	<p>مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و لیکن و کبران را که بجذف نون گذشت محقق این (صاحب</p>
<p>اندیشی کا ذکر کیا ہے۔</p>	<p>مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و لیکن و کبران را که بجذف نون گذشت محقق این (صاحب</p>
<p><b>بنک از سر بریدن</b> مصدر اصطلاحی بقول آن همان نهند و مؤلف عرض کند که با حقیقت</p>	<p>معاصرین عجم بر زبان نذرند (ارو) مال کار جهانگیری هم این را آورده (مولوی معنوی)</p>
<p>بحر از بنجودی بخود آمدن مؤلف عرض کند که کنایه</p>	<p>معنی این بر کبران عرض کرده ایم که ته دیگی را گویند</p>
<p>است که اصل این نشه بنک از سر بریدن ببا</p>	<p>و این مرکب است از بن بمعنی تیج و بنیا که گذشت</p>
<p>فارسی بود و بجذف نشه این مصدر محاوره قرار یافت</p>	<p>و کران بمعنی کنار گرفته پس بنیا دکناره گرفته معنی</p>
<p>و گیر محققین ذکر این نگرده اند موافق قیاس است</p>	<p>را نام کردند که در ته دیگ لذیذ تر باشد که روغن</p>

زیادی در آن نمی باشد و همین است که برای همانان بطور  
خاص بر سفره می کشند (ارو) و یکپیکو بر آن کاترجمه - بضم کاف فارسی و تشدید ر می جمله هم خوانند و  
بشکلک اصطلاح - بقول شمس در فارسی زبان - عبری فستقه و سوات و گوید که در فرهنگ بتکن -  
(۱) میوه را نام است که آن را (چوکلک) و (یکوی) صاحب ناصری درست گوید که بضم اول و کاف عربی  
نیز گویند و بخواه نسخه نیز آگوید که (۲) درخت گل باشد است یعنی (بج کن) اصحاب جامع هم این را بکاف  
مؤلف عرض کند که همین بکاف فارسی اول می آید فارسی آورده خان آرزو در سراج بتکن را که بوقافی  
و حقیقت این همد را بخوبی بیان کنیم اگر استعمال این بهر دوگان و م عوض نون گذشت صحیح داند و این را تصحیف  
عربی بتحقیق رسد تو انیم گفت که مبدل آن است که کاف خواند مؤلف عرض کند که اگر چه بتکن به فوقانی  
فارسی اول بدل شد بکاف عربی چنانکه کند و کند و معنی عوض نون به همین معنی بجایش مذکور شد و صراحت  
و م دلالت کند بر صحیح بودن کاف فارسی که (ین گلک) ماخذش همد را بخوبی مذکور و لیکن لازم نمی آید که این  
معنی درخت گل کوچک است (ارو) و (یکپیکو) را تصحیف و انیم چنانکه خان آرزو می گوید که ماخذش  
(۲) درخت گل - مذکر - بهتر از ماخذ آنست و بکاف عربی صحیح است چنانکه  
بتکن بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی صاحب ناصری گفته و آنچه بکاف فارسی به همین معنی  
و نون آهنی باشد بهین و دسته از چوب بر آن نصب گرد می آید مبدل این و انیم که کاف عربی بدل شد بکاف  
باشد و بهر دو طرف آن دو ریسمان بندند یک شخص دسته فارسی چنانکه کند و کند (ارو) و یکپیکو که تیره می  
آن را و دیگری ریسمان ها را بگیرد و زمین را هم و اکند بتکن بقول برهان و خان آرزو در سراج بفتح اول  
و عبری آن را سواته و فستقه خوانند صاحب سروری و سکون ثانی و ضم ثالث و و او ساکن استغول باشد

که بعر بی بذقطنو گویند مؤلف عرض کند که اسم جامد می فرماید که اسم هندی بنگ است و در شکرت رکن  
فارسی زبان است و ذکر طبیعت و خواص این بر سنبل تیری یعنی از نوشیدنش چشم سرخ می شود و بجا بیجهت  
گذشت اصل این بهای پوز آغزه بود یعنی درخت کوه که صحبت کردن بر زبان خوب است و بهرگی یعنی حایس اسهال  
در محاوره حذف شد (ارو) دیکهو استغول و فرماید که نزد هندیان تیغ و تلخ و گرم و شتهی طعام و دفع  
بنگویی اصطلاح بقول برهان بفتح اول و کسر فساد بطن و مورت پر خوری و بسیار گوئی و کاهی از افراط  
ثانی گیاهی است بسیار چرب که از آن آتش پزند صاحب آن تپ احداث می کند و بد است برای کسی که زهر خورده  
سروری دیگر معنی بالا گوید که بقول بعضی همان جبهه انحصار باشد و بر بنگ گوید که با بفتح اسم فارسی است و کتب  
است که بترکی چیتا قوی گویندش صاحبان بحر و اند نیز گویند و بعر بی قتیب عرب از کتب فارسی و بیونانی  
همزمان برهان صاحب محیط ذکر این نکرد و در سنجیت و یقرونس و قنابس و بسریانی قنبر او بر وی کتانی و  
بن فرموده ما ذکر این بر بانقش کرده ایم و اشاره بهندی بهنگ و بجا و در انگیزی همپ گویند اصطلاح  
جبهه انحصار هم مبر را نجاست و ماخذ این خبر نیست و رشاق الخیال و نشاط افرا و فلک تاز و عرش نما و جبهه انحصار  
که بن یعنی درخت موصوف باشد و کوهی صفتش و شیهوت انگیز و مونس الهوم - درخت فارسی قوی تر از  
لفظی این درخت کوهی یا درخت خاص که بن نام دارد رومی مسکر و کسی که استعمال آن می کند اختلال عقل آن  
و بستانی نباشد بلکه در کوه پیدا شود (ارو) دیکهو بانی می نماید و مودی بخون می گردد و برگ آن مرکب القوی  
بنگ بقول بهار با بفتح گیاهی است معروف مسکر و در سوم سرد و خشک با حرارت لطیفه و تخم آن گرم و خشک  
و گوید که بالفظ خوردن و رساندن و زدن و نشاندن در سوم و پوست آن سرد و خشک و در غایت دانه  
شدن مستقل صاحب محیط بر بنگ بهای پوز دوم و برگ آن بسبب مرکب بودن قوای آن اولاً فرحت و

ونیکوئی رنگ رخسار و سکرمی آورد۔ حار لطیف الخ	شدن و سر حساب گشتن (ظہوری سے) چون
(ارو) بنگ بقول اصنفید۔ فارسی۔ اسم مثنوی	غم او پیا پیچہ آرد و کہ پید بنگ از سر مری اسحال
نیشلی بوئی۔ بجای۔ سبزی۔ بھنگ۔ ورق النشاط۔	ہو ملاطفر اور تحریف گل کو کنار سے (گر این گل دید
اصطلاح۔ بہار نسبت الف	می بد رطل گران ہر د بنگ عشق از سر بلبان ہر مو
بہار بنگاب سار گوید کہ آبی را گویند کہ بنگ	عرض کند کہ کنایہ ایست و بس خیال ما این است کہ
سودہ در ان حل کنند و بیالایند و نسبت (ب) فرما	ہمین مصدر اصل است و آنکہ (بنگ از سر بریدن)
کہ بنگاب فروش را نام است صاحب اند نقل گاہ	بہ موجدہ ششم گذشت تصحیف باشد چنانکہ اشارہ این
ہر دو مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است الف	ہمد را بجا کردہ ایم (ارو) دفعۃ خبر دار ہونا۔
قلب اضافت (آب بنگ) و (ب) اسم فاعل ترکیبی	غفلت سے چونکنہ نشہ رخصت ہونا پیش میں آیا
ہمین است اصل و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدل	الف (بنگال) بقول بہار نام ملکیت
این۔ وای بر محقق بانام و نشان کہ کلام قاسم شہیدی	معروف در ہند بطرف مشرق
و ملاطفر را کہ ہمد را بجا نہ کوراست درینجا ہم نقل	ج (بنگالی) و فرماید کہ فارسیان استعمال (ب)
کہ در تصحیف در کتابت (ارو) (الف) و (ب) کنند	بہ تبدیل الف آخر با ہا و منسوب آن را ج خوا
فارسیوں نے پانی میں گھوٹے ہوئے بھنگ کو بھنگاب	(خواجہ شیراز سے) شکر شکن شوند بہ طوطیان ہند
اور اس کے بنانے والے کو بنگاب ساز کہتا ہوں	وزین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود و والدہ ہری
اصطلاحی تبدیلی	یہ بنگالیم آخر ز سفر باز آمد و عمر گذشتہ ز آغا
بہار و اندنا گاہ خبر دار	بہار و اندنا گاہ خبر دار



ایک مشہور شہر اور صوبہ صاحب آصفیہ نے (ج) پر ہر یک از شہر (حکیم سنائی ع) در جہانی چہ بایت  
 اس کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسم نگر بنگالہ بودن کہ بے بنگان توانش پیودن کہ و مرحمت معنی  
 کا باشندہ ۔ سوم کند کہ طشت باشند (مولوی معنوی ع) کہ گرفت  
**بنگان** | قبول برہان کبر اول و کاف فارسی باضا و خلق بنگان می زنند کہ و فرماید کہ رضی الدین فیضی  
 کشیدہ ہر وزن فغان (۱) طاسی باشند کہ دہقان کنایہ از آسمان کردہ و (نیلی بنگان) گفتہ (ع)  
 بن آن را سورانی کردہ در طغاری پرتابی گذارند بطل حاصل از چشم عدوی تو و اشعار میں است کہ جملہ آبی کہ  
 زمانی کہ پر شود آب از رودخانہ یا مرغ یا چشمہ بزرگ درین نیلی بنگان دیدم کہ صاحب جامع حوالہ می کند کہ  
 ہر یک رود و بعضی را یک و دو و بعضی را چہار و پنج (بنگان بای فارسی) و بران می فرماید کہ مطلق کا سر  
 مقرر شدہ باشند و (۲) مطلق پیالہ را نیز گویند و معر و خصوصاً طاسی می کہ تہ آن سوران کنند و در آب  
 آن فغان است صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید گذارند و ساعت شبانہ روز را در تقسیم آب و کار  
 کہ حسین جو فائی بای فارسی ہم آورہ کہ افی انہر بنگ دیگر بدان معلوم کنند و فرماید کہ معرب ہمین است فغان  
 (خلاق المعانی ع) بر سر آمد زہتی مغزی خصمت عجیب مؤلف عرض کند کہ بخیال با اصل این بجاف عربی  
 کہ زاب چون گشت تہی آمد بنگان بر سر کہ و فرماید کہ در است مرکب از بنگ کہ بمعنی نشان گذشت و آن بمعنی  
 نسخہ نمیرزا (۳) بمعنی صحن روین (سراج قمری ع) وقت و لحظہ و ساعت فارسیان ہر دو را مرکب کردہ  
 طشت ز ر شرق پر آتش برای سینہ ام کہ ہر سحر از پیشین بنگان کردند کہ معنی حقیقی این (نشان وقت) است  
 پیروزہ بنگان میرسد کہ صاحب ناصری نسبت بمعنی اول و کنایہ از طاسی کہ ذکرش بالا گذشت کہ در زمانہ  
 خوش صراحتی کند کہ این برای پیودن آب است و سلف عوض ساعت استعماش می کردند آنچہ در لغت

تصرفی راہ یافتہ و کاف عربی بہ فارسی بدل شدہ (چنانکہ) تو وقت کا حساب لگا لیتے تھے یہ گویا گہری کا کام  
 کند و گند (۱) و آنچه بہ بامی فارسی می آید (چنانکہ تب و تب) ویتا تھا۔ مذکر (۲) پیالہ۔ مذکر۔  
 تبدیل این و نتیجہ قلب و لہجہ مقامی و محاورہ زبان است **بہنگان زون** مصدر اصطلاحی صاحب ناصری  
 و معنی دوم مجاز معنی اول کہ طاس خاص را بمعنی مطلق پیالہ بذیل معنی سوم بہنگان سندی کہ از کلام مولوی مخومی  
 استعمال کردند معنی سوم نتیجہ بی غوری محققین بالاست آوردہ از ان استعمال این مصدر مرکب ثابت می شود  
 کہ (پیروز بہنگان) را بذیل این جادو اند و همچنین (نبیل) و عادت ولایت عجم است کہ چون ماہ گیر و یا سناخو  
 بہنگان) مرکب و کنایہ است و محرو بہنگان درین ہر دو معنی از اوقات آسمانی پیش آید بہنگان و شتاسان طاس این نزد تاؤ  
 بمعنی دوم است و پس ضرورت ندارد کہ معنی سوم از صورت حال واقع شود تا بہین رسم و آئین این مصدر داخل نما  
 قائم کنیم (۱) و (۲) و (۳) و (۴) و (۵) و (۶) و (۷) و (۸) و (۹) و (۱۰) و (۱۱) و (۱۲) و (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) و (۱۶) و (۱۷) و (۱۸) و (۱۹) و (۲۰)  
 سوراخ کر کے پانی میں چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بھر جا تھا عجم بجاتے ہیں جیسا کہ اہل ہند۔

**بہنگاہ** بقول بہار (۱) مرادف بنا گاہ یعنی منزل و مکان و جانی کہ نقد و جنس در آن نہند (ظہوری ۵) در ترکیبات  
 حسن سراچین کہ دیدہ معمور خوش بگارت بہنگاہ گشتہ است (۲) (سعدی ۵) ز بہنگاہ حاتم کی پیرو مرد و طلب  
 وہ درم شک فانیذ کرد و صاحبان بریان و سروری و بہانگیری و رشیدی و جامع و مؤید و بحر ذکر این کردہ  
 صاحب ناصری گوید کہ اصل این بنہ گاہ بود بمعنی جای نہادن پس کہ سر باشندہ بضم۔ خان آرزو در سراج فی  
 کہ مرکب از بن باضم بمعنی رخت و اسباب و گاہ بمعنی جای و بہار بمعنی مقام و منزل و مخفف این بنگہ کہ می آید صاحب  
 فدائی بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بجم مصدر ہم مؤلف عرض کند کہ ماخذ بیان کردہ خان آرزو بہتر از ناصری  
 است و اتفاق محققین ہم بر بنیثہ اول است و معنی دوم را بر اعتماد صاحب فدائی کہ از علمی معاصرین عجم بود

تسليم كنيم كه مصدر هم نياد مشتقات است مخفي نهاد كه بناگاه كه يعني اول گذشت مزيد عليه اين باشد بزيادت  
 و انشاء از نيکه نياد يعني رخت و سامان نياده (ار و و) (۱) و گيوناگاه كه پيله اور و دوسرے معنی (۲)  
 مصدر ر نذر - و گيونا اسم مصدر -

**بنگ بچاه افتاده است** مثل - قبول بچاه بپند کردن - کارخان آرزوست و بنجیال مابدين  
 مثلي است مشهور در پند که در مقام نهايت غفلت است اصطلاح است و پس پس استعمال اين بزيادت  
 بتميزي گویند و بچاه سراج المحققين فرمايد که استعمال تحتانی درست نباشد چنانکه خان آرزو کرده از آنکه  
 اين مثل بطرز پير خسر شده و الا موافق محاوره فارسي بي حقيقت اصطلاح نبوده (ار و و) پير خسر غافل بچاه  
 صحيح نيست (خان آرزو) هوش من تنها رفت از بنگ بپيدان | مصدر اصطلاحی - صاحب صفی  
 ياد آن خط زنج و عالمی شد بخير بنگ بچاه افتاده است ذکر اين کرده از معنی ساکت و از سندش پيداست  
 و مؤلف عرض کند که فارسيان (بنگ بچاه افتاده) که همان بنگ از سر پيدان و از کله پيدان است  
 را معنی غافل استعمال می کنند قلب اضافت بچاه بنگ که بجایش گذشت و مجرد بنگ پيدان چيزی نيست  
 افتاده باشد پس اين را مثل نام نهادن و متعلق (ار و و) و گيونا بنگ از سر پيدان -

**بنگم** | قبول هفت (۱) بفتح اول و سکون نون و فتح كاف پارسی و رای جمله دوائی است که آن را پيدان  
 گویند و بعضی بر آنند که اين لغت پنديت و بکر اول (۲) امرگر پيدان صاحب محيط بر پستان بهر چه گفته اند  
 بر انگور رشتی کرده ایم و ذکر مستقبل اين بکر و بر پستان هم اشاره اين فقره و در لغات هندی هم  
 يافته نمی شود و غير از صاحب هفت و بکر کسی از محققين فارسی زبان ذکر نکرد و معاصرین مخيم هم بر زبان نداشت  
 اگر نداشت استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گویم (ار و و) (۱) پستان و گيونا انگور رشتی (۲) و بکر -

<p>صاحبان غزنیہ و امثال فارسی دیگر این کرده از معنی تہ و یکی مؤلف عرض کند کہ همان کہ بکاف عربی بجایش گذشت و تحقیق این ہند را بجا بیان کردہ ایم کہ این تبدیل آنست (اردو) و یکہو بنکران -</p>	<p><b>بنکران</b> بقول صاحبان نوید و جامع و ناصری تہ و یکی مؤلف عرض کند کہ همان کہ بکاف عربی بجایش گذشت و تحقیق این ہند را بجا بیان کردہ ایم کہ این تبدیل آنست (اردو) و یکہو بنکران -</p>
<p>رالف (الف) رنگ رساندن مصدر اصطلاحی (الف) کہ چون کسی چیزی گوید برگزشتہ او توجہ باید کرد و بر چشیت گویندہ خیال نباید کرد زیرا کہ سخن معقول از مراود (رنگ زدن) بمعنی بنگ خوردن و نشہ منشدن ہر کہ رسد قابل قبول است (اردو) کہنے والا (شغنائی اصفہانی ب) میرساند بہ طاق ابرویت ہر کوئی بھی ہو کہے سے کام یہاں یہہ دکن کا مقولہ ہے جو ہر زمان بنگ و کوکنا رہیں ہر صاحب بحر نسبت ب) قریب قریب اسی کا ترجمہ ہے۔</p>	<p><b>رنگ رساندن</b> مصدر اصطلاحی (الف) کہ چون کسی چیزی گوید برگزشتہ او توجہ باید کرد و بر چشیت گویندہ خیال نباید کرد زیرا کہ سخن معقول از مراود (رنگ زدن) بمعنی بنگ خوردن و نشہ منشدن ہر کہ رسد قابل قبول است (اردو) کہنے والا (شغنائی اصفہانی ب) میرساند بہ طاق ابرویت ہر کوئی بھی ہو کہے سے کام یہاں یہہ دکن کا مقولہ ہے جو ہر زمان بنگ و کوکنا رہیں ہر صاحب بحر نسبت ب) قریب قریب اسی کا ترجمہ ہے۔</p>
<p>گوید کہ بنگی کہ نشہ کامل دارد مؤلف عرض کند کہ <b>بنگ رنگ</b> استعمال بقول ملحقات برہان از شد شغنائی مصدر مرکب بنگ رساندن بطاق ابرو) بفتح اول و ثانی و فتح اول و سکون ثانی ہر دو بمعنی پیدا است و آن البتہ کنایہ باشد از نشہ منشدن۔ نفس بستہ و دیگر کسی از تحقیقین فارسی زبان ذکر این نکرد عادت است کہ بنگ خوردہ را طاق ابرو از سکر مؤلف گوید کہ موافق قیاس است۔ اسم فاعل بنگ بلند شود و مجرور بنگ رساندن اصلاً بدین معنی بنا بمعنی رنگ بنگ دارندہ بمعنی مثل بنگ کنایہ اگر کسی (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) کہ جس دم کند عادت است کہ چون بنگ کشند تابد (الف) نشہ میں چور ہونا (ب) وہ بنگ جس کا نشہ کامل ہو بجیس نفس و خاش را می کشد از ہمین عادت این مصطلح بنگر کہ چہ می گوید بنگر کہ کہ می گوید مقولہ قائم شد مخفی مباد کہ اعراب مقدم الذکر قابل خیال است</p>	<p>گوید کہ بنگی کہ نشہ کامل دارد مؤلف عرض کند کہ <b>بنگ رنگ</b> استعمال بقول ملحقات برہان از شد شغنائی مصدر مرکب بنگ رساندن بطاق ابرو) بفتح اول و ثانی و فتح اول و سکون ثانی ہر دو بمعنی پیدا است و آن البتہ کنایہ باشد از نشہ منشدن۔ نفس بستہ و دیگر کسی از تحقیقین فارسی زبان ذکر این نکرد عادت است کہ بنگ خوردہ را طاق ابرو از سکر مؤلف گوید کہ موافق قیاس است۔ اسم فاعل بنگ بلند شود و مجرور بنگ رساندن اصلاً بدین معنی بنا بمعنی رنگ بنگ دارندہ بمعنی مثل بنگ کنایہ اگر کسی (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) کہ جس دم کند عادت است کہ چون بنگ کشند تابد (الف) نشہ میں چور ہونا (ب) وہ بنگ جس کا نشہ کامل ہو بجیس نفس و خاش را می کشد از ہمین عادت این مصطلح بنگر کہ چہ می گوید بنگر کہ کہ می گوید مقولہ قائم شد مخفی مباد کہ اعراب مقدم الذکر قابل خیال است</p>

(۱) (رو) دم بند کیا ہوا شخص جس دم کیا ہوا۔ بہرہ و معنی اسم جامد فارسی زبان است دیگر بیج۔  
**بشکرہ** بقول برہان لفتح اول و کاف فارسی برو (۱) (رو) (۱) لوری بقول آصفیہ ہندی) اسم  
 مسخرہ (۱) صوتی و ذکر می را گویند کہ زمان بوقت لخت و وہ پیارے اور سریلے الفاظ جو بچہ کے سنانے  
 خواہانیدن اطفال می خوانند تا ایشان بخواب روند کے واسطے گیت کے طور پر دہیہ دہیہ سرون  
 و (۲) بکسر اول ریمانی کہ در محل رشتن پنبہ بردن مین عورتین گاتی مین۔ بنگرہ۔ مانو جیسے آجاری خندیا تو  
 پیچیدہ گرد صاحب سروری بذکر معنی اول از آگہون نہ جا پامیرے بالے کی آنکھوں مین گھل مل جا پاتی ہوں  
 نامر خسرو سنا آورده (۳) تو خفتہ خوش ای سپر و بیوی آتی ہوں ہا دو چار بالے کہلاتی ہوں ہا (۲) وہ بٹا ہوا ناگا  
 چرخ روز و شب پاموارہ می کنند بہالینت بنگرہ جو بچکے پر لپٹا گیا ہو۔ مذکر۔  
 بذکر معنی دوم می فرماید کہ معنی دجی باشد کہ زنا **بشکر زون** صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید مراد ف  
 ریند و فرسوک ہم گفتہ می شود صاحبان جہانگیری بنگ رساندن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و  
 ورشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اندکان کنایہ است (کمال خجندی) می زند بنگ صرف مرشد جان  
 و سر سراج نسبت معنی اول گوید کہ ہندی لوری خوانند غافل از نوش بادہ عینی است (۱) (رو) دیکھو  
 و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ مؤلف عرض کند کہ بنگ رساندن۔

**بشکش** بقول برہان لفتح اول و کسر کاف برو زن بخش (۱) نام و لایقی است از ما و راء التہود (۲) بضم تاء  
 و کاف فارسی بمعنی لفظی است کہ آن را بعربی بجمع خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو نسبت  
 معنی اول گوید کہ این غلط است بلکہ آن دو ناحیہ است از مضافات کابل کہ یکی را بالابشکش و دیگری  
 پائین بخش خوانند و بذکر معنی دوم می فرماید کہ این مشتق است از بخشش مؤلف عرض میکند کہ صاحب

ناصری عجی الاصل است و بہ تعریف معنی اول شفق بابرہان اگر بقول خان آرزو در صفات کابل و دوحیہ بدین اسم موسوم باشد لازم نمی آید کہ در ماوراء النہر نام ولایتی نباشد تنہی دانیم کہ چرخ خان آرزو دعوی برہان را غلط می گوید۔ شہادت ناصری برای اثبات دعوی برہان کافی است و تردید صاحب سراج وقتی ندارد حقیق است کہ وجہ تسمیہ این تحقیق شد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ این اصلاً مشتق از مصدر بنگشتن نیست بلکہ اسم مصدر است بمعنی بلع و مصدر بنگشتن کہ می آید وضع شد از همین اسم جادہ و اسم مصدر بربادت علامت مصدر تن (ارو) (دا) ماوراء النہر همین ایک ولایت کانام۔ مؤنث (۲) نکلنے کی حرکت جبکہ دکن میں بنگشی کہتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بنگشتن	الف۔ بقول برہان لغت اول بنگش کہ گذشت فارسیان علامت مصدر (تن)
(ب) بنگشتیدن	وکاف فارسی بر وزن در و آخرش زیادہ کردند و تحتانی معروف باعلامت سفید
(ج) بنگشدن	معنی بلع کردن و ناچاویدہ مصدر (دن) در (ج) آوردند ہر دو کامل التصریف
فرو بردن و بقول صاحب بحر کامل التصریف است	و بنگشد مضارع ہر دو و بنگشتی حاصل بالمصدر ہر دو
و مضارع این بنگشد و ببقولش مرادفش و سالم	نسبت (ب) خیال باقرین بقیاس است کہ تسامح
التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب	صاحب بحر یا غلطی کتابت باشد کہ (ج) را ترک کرد
موارد ذکر الف و ج کردہ بنگش را حاصل بالمصدر	(ب) را بجایش نوشت غیر او دیگر کسی از محققین
گوید صاحب نوادر نہر بانش صاحبان جہانگیری و سر	مصادر ذکرش نکرد و بدون سند استعمال (ب) را
و عیشیدی و جامع بزرگ الف قائم۔ مؤلف عرض کند	تسلیم نہ کنیم (ارو) الف و ب و ج بغیر چاہے کہ
کہ (الف) مصدری است کہ وضع شد از اسم مصدر	نکلنے اور دکن کی بول چال کے لحاظ سے بنگشی لینا۔

**بہگل** بقول بہان یعنی اول و کاف فارسی بر محیط بہگل گوید کہ اسم ولیک است و بر ولیک بدل  
وزن سنبھل (۱) درخت گل و (۲) ثمر درخت گل را مہملہ می فرماید کہ بفتح اول و کسر لام با صغہانی بہگل و در  
گویند و (۳) نام میوہ ہم کہ شبیہ پستان باشد و بقول کنکان گلیک و بہ ترکی آیت بروقی و در شام ضم الیک  
بمعنی میوہ کہ مغردار و شبیہ بہ چٹاقوج است صاحب و سرسہر الدیک و در عربی ثمر شکر گل سرخ صحرائی است  
نامہ می بہر بانہ صاحب جامع بذکر معنی اول و دوم مانند شکر گل سرخ بہانی بقدر ثمر زیتون بعد تخم بگ  
گوید کہ بمعنی سوم خففت بہگلک کہ می آید خان آرزوہ کل ظاہر شود و در ان شیرینی اندک با خففت بہر مد  
سراج بذکر معنی اول گوید کہ درین صورت باضافت و خوف آن محتوی بر دانہ ہای سرخ سر و خشک در دو  
می باید و گلبن قلب آن بود و بہگلک کہ می آید تصغیر قابض و رادع و آشامیدن آن بہت تقویت دل و  
آن و فرماید کہ بعضی این را بفتح ثالث خواندہ اند لیکن جگر و معدہ نافع (الخ) حال انرض می شود و نسبت بمعنی سوم  
با بضم صحیح است و نسبت بمعنی سوم گوید کہ بن کوی را کہ صاحب محیط ذکر این نکرد و در اینجا ہمین قدر کافی است  
نام است و بقول بعض میوہ شبیہ پستان مؤلف کہ خففت (بن گلک) است کہ می آید و صراحت کافی ہما جا  
عرض کند کہ بمعنی اول قلب اضافت بن گل است و کنیم (ار و و) (۱) گل گلاب کا درخت مذکر (۲) وہ  
خان آرزو قاعدہ فک اضافت را شاید بنی داند و پھل جس سے گلاب کے تخم حاصل ہوتے ہیں۔ بذکر (۳)  
خبر و رستہ بیان تصغیرش در اینجا داخل موضوع نباشد و کمیو بہگلک کہ دوسرے معنی۔

**بہگلک** بقول بہان بر وزن بہگلک (۱) تصغیر  
نسبت بمعنی دوم عرض می شود کہ ثمر درخت گل زر گل  
است کہ بعد از آنکہ اوراق گل ریختہ شود از تخم گل بہگلک است کہ میوہ مغرداری را گویند و بفتح ثالث  
حاصل می شود و این مجاز بمعنی اول است۔ صاحب ہم آمدہ بمعنی بر وزن دخترک۔ صاحب سروری بجا

نسخه میرزا می فرماید که (۲) همان درخت گل و سجواله اضافت بگلک گفتند و مجازاً میوه اش را نام نهادند  
 شرفا می گوید که میوه خلیط مثل سیستان که آن را (بوی) و آنچه بتنا به همین معنی گذشت مخفف همین است  
 گلک) نیز گویند صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع (ار دو) (۱) و کیون که دوسری معنی (۲)  
 و فرماید که (بوگلک) را گویند صاحب رشیدی فرماید چھوٹے پھول کا درخت گلاب - مذکر -  
 که همین را (بن کوپی) هم نام است و سجواله نسخه میرزا بنکین بقول سروری و برهان و ناصری و جامع  
 ذکر معنی دوم هم کرده صاحب جامع بر معنی اول قانع همان بنکین که بکاف عربی گذشت و ما تعریف  
 صاحب مؤید هم بذیل لغات فارسی ذکر معنی اول کرده کامل و تصدیق این همدراختا کرده ایم (ار دو)  
 مؤلف عرض کند که ذکر این بکاف سوم عربی هم گذشت و کیون بنکان -  
 و آنچه صاحب برهان بر (بوگلک) نوشته که می آید ترجمه آنست  
 عربی و چلاتوق ترکی است و این همانست که تعریفش بر بدخویر قطونا (احمد الطیمه) طبیب از اردو  
 معنی دوم بن کرده ایم و آنچه به او عوض لون می آید و خرابگو و مغز شیر بدو بدیده بنگی چکار سنگور را  
 در آن تصرف ترکیان است که این را (بون گلک) صاحب جامع می فرماید که همان اسبغول که گذشت  
 نوشتند و بعضی از فارسیان آن را بجذف لون (بوگلک) صاحبان هفت و غیات هم ذکر این کرده اند  
 خوانند و استعمال این معنی دوم برای درخت گلی مخصوص عرض کند که این اسم جامد زبان شیراز است  
 است که گلش کوچک باشد و وجه تشبیه این معنی اول این بر اسبغول گذشت بعض معاصرین عجم گویند که  
 جزین نیست که درخت جسته انخضر اگلهای کوچک کوچک خوردن این بریان کرده با گلاب - سر و لطیفی  
 دارد و فارسیان آن را ترکیب اضافی در بن گلک و لغت می بخشند از اینجا است که فارسیان این را بنیاد است



واو نسبت (همچون هند و هندو) بر لفظ بنگ - بنگونا  
 کردند که معنی لفظی این منسوب به بنگ است (ارو) زبان است بمعنی دوم چنانکه صاحب سروری صراحت  
 و بکیو اسبقول - بزر قوطونا - کرده (ارو) (۱) و بکیو بنا گوش که دوسری معنی

**بن گوش** بقول برهان بستم اول و کسر ثانی (۱) (۲) و بکیو (از بن گوش) -

معروف است که زیر زمره گوش باشد و (۲) کنایه **بنکوه** بقول ناصری بمعنی اسبقول است که بعربی  
 از اطاعت و انقیاد باشد و صدق و ادب تمام و بزر قوطونا گویند مؤلف عرض کند که همان بنکوه که  
 سخن شنیدن نیز - صاحب سروری بر معنی دوم **بنکوه** بجای عربی ذکرش گذشت و تصنیف این همد را بنجا  
 (سعدی) اندر طلبت بجان بگو ششم و وانگاه ضرورت کرده ایم و نظر بر قول صاحب ناصری که از اهل زبان  
 از بن گوش و بنشینم صبر پیش گیرم و دنباله کار خوشی این را مبدل و فرید علیہ آن دانیم چنانکه کند و کند  
 گیرم و صاحب جهانگیری در لطحات بر معنی دوم (ارو) و بکیو بنکوه -

قناعت کرده (خاقانی) گردون چنبری زبان گوش **بن گوپی** بقول هفت بفتح اول و کسر نون و ضم  
 روز عید و حلقه گوش چنبرد شد چو چنبرش چنبره کاف فارسی بواج و مجهول رسیده و کسرهای مدوره به  
 رشیدی بزر معنی دوم می فرماید که بدین معنی بی زیاده نشاء تحتانی رسیده گویا هست بسیار چرب از ان  
 کلمه از مستعمل نباشد - صاحب بحر هم ذکر معنی دوم کرده آتش بزند و بجوایه مؤید گوید که بضم اول هم دیده شد  
**مؤلف** عرض کند که محققین اهل زبان محاوره زبان **مؤلف** عرض کند که همان بنکوهی است که بجای  
 خود بهتر از هندیان می دانند شک نیست که اسناد عربی گذشت و تصنیف این همد را بنجا کرده ایم خبرین  
 پیش شده برای (از بن گوش) است که گذشت و همین نباشد که این مبدل آنست چنانکه کند و کند (ارو) و بکیو

بنگه بقول برهان (۱) مخفف بنگاه که گذشت و (۲) (ار دو) بنگ پینه والا بنگی بچی که می‌تواند پین -  
 باخای یا بمعنی بنگه که کشیدن آواز باشد صاحبان جهانگیر جیسے شرابی شراب پینه والے کو کہتے ہیں -  
 و رشیدی و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف بنیاد بقول برهان بالام بروزن بنیاد بمعنی (۱)  
 عرض کند که معنی دوم متعلق به بنگ است که بدون بنگی عمارت و دیوار و (۲) پشتیان را نیز گویند  
 هنوز آخر بجایش گذشت و مخفف آن بنگ درست باشد صاحب جهانگیری گوید که مرادف بنو به که بنای  
 ولیکن در کتابت آن وجود های هنوز تا باشد پس معنی دوم دیوار و عمارت بود (کلامی اصفهانی ۱۵) یقین  
 را در اینجا قائم کردن درست نباشد (ار دو) و کیو (۱) شناس که چندان بقا نخواهد ماند بنگی عمر عدد و را  
 بنگه تیر اصطلاح بقول بجز برج خوز را گویند (۱) چو بد بود بنیاد (۲) امیر مغری ۱۵ امیر خانه محمد و  
 اند و غیث هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند مروت که ز عدل وجود تو بنیاد دارد بنگ صاحب  
 که فارسیان عطار و رایتی گویند و (بنگه تیر) بمعنی مکان سروری بنگر معنی اول از استاد و فرالادی سندید  
 عطار و پس برج سنبه و جوزا را بدین نام موسوم کردند (۱۵) لاد را بر بنای محکم نه که بنگه دار لاد بنیاد  
 از بنگه بقول نخستین برج سنبه و جوزا خانه عطار و است (۱۵) و ذکر معنی دوم بنگه ز فغانگویا کرده (استاد و کس)  
 شمس گوید که برای برج سنبه هم همین اسم است (ار دو) بنیاد تو شد تربیت خواجه ولیک بنگه بنیاد تو  
 جوزا - و کیو (مرج سوم) سنبه و کیو (برج خوشه) سست همچو بنیاد تو باد و فرماید که بنیاد هم باین معنی  
 بنگی بقول اند بنگه فونگ فونگ بقیع اول و کسر ۱۵ آمده صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع صاحب نامه  
 آنکه بنگ خور و بر قیاس شرابی مؤلف عرض کند که خوش صراحتی کند که لاد بمعنی دیوار است و بنیاد بمعنی  
 یای نسبت در آخر است و بس موافق قیاس باشد بن دیوار و بنیادش و همچنین سر دیوار را سر لاد نامند

صاحب جامع ذکر معنی اول و دوم کرده و خان آرزو (ب) یہ تم گزشتہ یعنی قرار کر دم و کارش را تمام  
 در سراج ہم ذکر معنی اول فرموده مؤلف عرض ساختہ و فرماید کہ این ہر دو اصطلاح لوطیان است  
 کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (ار ۹) و از اہل زبان تحقیق پیوستہ (انتہی) صاحب اندیش  
 (۱) عمارت کی بنیوہ نوشت و کیوہ بندیش (۲) پشتیان برداشت بدین مقصوف کہ (بی خبری) را (بی خبری)  
 و کیوہ اند خسوارہ۔ یہ جیم فارسی و تھمانی و زبای ہوز نوشتہ و در عرض معنی  
 بن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی (قرار) را کہ بہ قاف بود (قرار) بہ فانوشت عجب  
 ذکر این کردہ از معنی ساکت و بذیل آن (بن سخت آنست کہ این ہر دو اصطلاح در نسخہ قدیم بہار  
 بر زمین مالیدن) را نوشتہ مؤلف عرض کند کہ نیافتم و ظاہر اکمیل مطبعہ نو کی شوری نماید و تصحیح اول  
 ذکرش بجای خودش گذشت و مجرور بن مالیدن چیز اندر دست می نماید حال آنکہ می شود نسبت معنی کہ لوطیان  
 نیست (ار ۹) ناقابل ترجمہ۔ کون را نمود و تلف را تخم گویند و بعضی بی خبری از لغات  
 بنمختن بقول جهانگیری در طحقات با اول کسور و بن یعنی تف خود کاری گیرند و (قرار کردند)  
 و بشارتی زودہ و تائی فوقانی مفتوح و ختر را گویند مؤلف ہم اصطلاح شان است بمعنی کار خود را با انجام زدن  
 عرض می کند کہ صراحت کامل این بذیل (نہمین) می آید یکی از معاصرین می فرماید کہ این قسم لغات را  
 و درینجہ ہی قدر کافی است کہ اسم جابد فارسی قدیم ترک باید کرد کہ فحش است جوہر البش و ادیم کہ  
 یعنی زند و پاژند است و حالابر زبان معاصرین عجم از شان تحقیق لغات بعید است (ار ۹) بغیر  
 (ار ۹) لڑکی نوشت۔ کسی نمی کے لواطت کیا (سب) نمی کے ساتھ  
 (الف) بنجد پنجرہ گزشتہ مقولہ بہار گوید کہ لواطت کیا۔

(الف) **پنجمین** بقول جهانگیری در ملحقات با اول مفتوح و بثانی زده و سیم کسور پسر باشد و آن را پس  
پیر گویند مؤلف عریض کند لغت زده و پازند است و اسم جامد فارسی قدیم حالا استعمال این متروک  
صاحب برهان این را

(ب) **ششمین** از بیاد ت تحتانی نوشته می فرماید که بر وزن پروین است و گوید که عوض تحتانی فوقانی هم بنظر  
مؤلف عرض کند که همین لغت به فوقانی بجایش گذشت و عوض پسر معنی دختر در انجام قوم صاحب برهان  
بزرگ است این تبدیل غور نکرد و بعضی از معاصرین زردشتی می گویند که هر دو یعنی پنجمین و ششمین عام است  
برای پسر و دختر و می گوئیم که صاحب جهانگیری در اعتماد تحقیق فائق تر بر برهان است پس هر فرق لطیف را است  
و هم نمی خشد که اصل الف (برهن من) بود فارسیان در محاوره زبان اصناف را حذف و در اعرابش  
تصرف کردند و اب (مزید علیه آن است) بیاد ت تحتانی پنجمین اصل پنجمین (بنت من) بود و تصرف فارسیان  
در قلب بعضی و اعراب است پس باخذ این هم متقاضی آنست که این هر دو لفظ مخصوص باشند با هر دو معنی  
متذکره بالا پس هر دو را مفرد می خوانیم (ار دو) لظا - مذکر -

<p><b>بنو</b> بقول برهان بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو خرمن هر چیز را گویند اعم از گندم و جو و گاه و غیر آن صاحب سروری گوید که بنوه زیاد است های بنوه نیم آمده صاحب رشیدی بذیل معنی اول بن ذکر هر دو کرده صاحب جامع هم این را آورده مؤلف عرض کند که فارسیان بر بن که معنی زراعت گذشت و او</p>	<p>نسبت زیاده کرده یعنی خرمن استعمال کردند و پنجمین است اسم جامد بدین معنی و آنچه بن بدین معنی گذشت مخفف این و آنچه بن زیاد است های بنوز و آخری آید فرید علیه این باشد و آنچه بنوه به فوقانی دوم بقول شمس پنجمین معنی گذشت اصل آن بنوه بنون باشد که می آید عجیب نیست که از غلطی کتابت شمس فوقانی عوض</p>
---	--

<p>ہون قائم شدہ باشد (اردو) خرمن۔ دیکھو توبہ کے تیرے معنی۔</p>	<p>بعض معانی بالفتح آئندہ و بعض معانی بالضم (اردو) باغ اور زراعت اور خرمن اور مال و مہمانگیر کا</p>
<p><b>بنوا آمدن</b> استعمال۔ نو اکردن باشد (انوری) پتھر ہا آئندہ کہ در آید بنو ایل نریت و خرجند زیارت کنند باغ ارم را (اردو) نعمت سر ہونا۔ گانا۔</p>	<p>القبول برہان بفتح اول و ثانی و رای قرشت سکون ثالث بمعنی اول بنیاد است کہ بنیاد و بنائی عمارت و دیوار گذشت صاحب سروری ہذا کر این</p>
<p><b>بنوان</b> بفتح اول بروزن در بان نگہدارندہ گوید کہ بخاطر می رسد کہ بضم باید (بدیع سیفی) زراعت و نگہبان خرمن و فرماید کہ بضم اول ہم آئندہ و نگہدارندہ اسباب و اموال را نیز گفته اند۔</p>	<p>توصد رآن سرازیمی کہ باشد و فضلش سقف و وز دانش بنورہ و صاحبان جہانگیری و رشیدی صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و ناصر و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف</p>
<p>و جامع ہم آورده۔ صاحب جامع بالفتح را مخصوص عرض کند کہ اصل این (بن و ارہ) بود کہ بخذف الف بہ معنی نگہبان زراعت و خرمن کند و بالضم را نگہبان</p>	<p>لفظی این مقدار بنیاد و کنایہ از بنیاد عمارت باشد کہ بلحاظ مقام عمارت بمقداری خاص قائم گشتہ (اردو) است و این از قبیل نگہبان و شتریان و امثال آن</p>
<p>پس ترکیب فارسی بنوان کسی را توان گفت کہ محفوظ باغ و درختان و مال و اسباب و غیرہ باشد و تبدیل اعراب این مبنی بر اعراب بن است و بس کہ</p>	<p>اسمطلاح بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و ضم سین بی نقطہ و سکون رای قرشت و خای نقطہ دار نام غلہ ایست کہ بحر بی حد گنید</p>

صاحبان بحر و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری فرماید و منی داند که در هندی منگ را مونگ نام است و  
 که همچون بنوسیه که ماش را گویند و منگ را نیز گفته اند نوعی ماش را (اژدبه راسی هندی) با بچه از (فخرن اودی)  
 از ماش است مؤلف عرض کند که ما تعریف این بر عربی تعریف ماش عرض می کنیم که بقولش سرود آخر  
 استرا کرده ایم و اشاره این هم مبدرا سجا مذکور و اول وائل نجفی و قشتر آن معتدل در تری و خشکی  
 در اینجا همین قدر کافی است که معنی لفظی این خرمن سرخ و افعال و خواص آن لطیف تر از عدس و نفع آن کمتر  
 و کنایه از عدس باشد و معنی منگ بر سبیل مجاز که صراحت از با قلا و در جلا کمتر از با قلا بیس و قوت تحلیل و جلا  
 بر (بنو ماش) می آید (ار و و) و کمیو استرار - و قشتر آن است - سکن حرارت و حدت و التهاب  
 بنوسیه اصطلاح بقول برهان و بحر و جامع و صفرا و خون (الخ) حیف است که صاحب فخرن هم  
 غلطه ایست که آن را ماش گویند مؤلف عرض کند که معنی در ترجمه هندی این غلط کرده که اژدرا مونگ نوشته  
 لفظی این خرمن سیاه است و کنایه از غله ماش که گش مجر و خطای او نیست که صاحب محیط بهم ترکیب همین  
 سیاه می باشد همچون بنو سرخ که نام عدس گذشت غلطی است (ار و و) ماش بقول آصفیه اسم نکر  
 صاحب محیط بر ماش گوید که اسم عربی است و هیچ نیز غلط اژدرا - ایک قسم کا غله جو نهایت لیس دار اور مونگ  
 که مقرب منگ فارسی است و بفارسی نیز مشهور به ماش بڑا ہوتا ہے جبکو بنوسیه کہتے ہیں -  
 و بیوانی اندامیون و اقطن و هندی مونگ مؤلف بنوکانی اصطلاح بقول مؤید بحواله قنیه بالفتح  
 عرض کند که تسامح صاحب محیط است که در ماش و عروسی را گویند و دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر  
 منگ فرقی نکر دو آنچه برای ماش حواله اردو می این نکر و معاصرین عجم بر زبان نذرند و سند  
 می کند عجب است از و که خود ذکر اردو می ترک کرده استعمال پیش نشد مخفی مباد که در بعض نسخ مؤید ترک

بالفتح بمعنی عروس نوشته مراجعت کند که کذا فی الدتور پیشین خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و غیاث  
 ولیکن احتمال دارد که تصحیف باشد زیرا چه در این <sup>الشعر</sup> هزبانش مؤلف عرض کند که این بمعنی این ماست  
 و شعر فامیه پیوک به بای فارسی دیای حقی آمده مؤلف و کنایه از رنگ که فله است معروف مثل ماست ولیکن  
 عرض کند که درست است در (ردیف بای فارسی) فرق دارد در رنگ که ماست سیاه است و رنگ هز  
 با تحتانی (پیوک بمعنی عروس و پیوکانی بمعنی عروسی) و ماصراحت رنگ بر اقطن کرده ایم با محله معنی دوم  
 اگر سند استعمال این پیش شود تو انیم قیاس کرد که این حقیقی است و غیر از خان آرزو دیگر کسی از تحقیق  
 تبدیل آن باشد که بای فارسی به عربی بدل می شود این نفهیده و معنی اول اگر سند استعمال بنظر آید تو انیم عرض  
 چنانکه تپ و تب و تحانی به نون هم تبدیل می یابیم چنانکه او <sup>تج</sup> که مجاز باشد خبر نیست که متحقق در تحریف رنگ  
 و او <sup>ن</sup> که صراحت این قسم تبدیل بر او <sup>ن</sup> کرده ایم و ماست ترا <sup>ن</sup> کرده اند که صراحت آن بر تنبوسیه کرده  
 و صراحت ماخذ پیوکانی ابجایش کیم (ار و و) <sup>ن</sup> نفهیده اند که ماست و رانی رنگ است و نمی دانند که  
 به ندیان ماست را آرزو و رنگ را مونگ گویند با محله  
 بقول اصغیه - بوث - بیه -

**بنو ماست** | اصطلاح - برهان گوید که بنو معلوم <sup>و</sup> تحقیق ما این بمعنی رنگ است نه ماست که پدر را پس  
 بالاف زده و بشین قرشت (۱) بمعنی (بنوسیه) است <sup>ن</sup> نقطن طهای فاحش است (ار و و) مونگ - و قطن  
 که ماست باشد و (۲) رنگ هم که نوعی از ماست است <sup>ن</sup> بقول برهان بنو معلوم و نخله به فتح نون و سکون  
 صاحبان بحر و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیر <sup>ن</sup> خانی نقطه دار و لام مفتوح نوعی از عدس صحرائی که  
 و سراج هم ذکر این کرده اند (احمد اطعمه) <sup>ن</sup> قرشت آن را (عدس م) خوانند صاحبان بحر و اند و نخت  
 آنکه بنو ماست ساده آوردی با صبح خادم و شبگاه <sup>ن</sup> سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این

مرکب فارسی زبان بقاعده عربی و طبع آزمائی فارسیان آخر نگار (اردو) و کیهواستره ابرس - ارونس -  
 عربی دان پیش نیست که عدس محرائی را بدین نام موسوم بنویسند **بنو ناک** صاحب رشیدی بذیل (بنو ناک) ذکر این  
 کرده باشند نظر بر بعض منافع یا خصوصیات آن صاحب کرده و ماصراحت ماخذ این مبدء را نجا کرده ایم **اردو**  
 محیط بر بنو ناک اشاره عدس تلخ کرده و بر عدس ذکر عدس و کیهواستره -  
 تلخ هم ضمت فرموده و ما تعریف عدس بر استرار کرده ایم **بنو** بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی  
 و هم او بر عدس المرمی فرماید که نباتی است که بیوفانی - و انخای های هنوز مطلق خرمن غله و کاه و غیره و فرماید  
 سقار غایتون نامند و مستعمل در تریاقات و از ادویه که بضم ثانی و اظهار های هنوز نیز آمده صاحب رشیدی بذیل  
 نافع در سموم است و بقول ابن برطیار آن را در یونانی بن ذکر این کرده و خان آرزو در سراج هم این را  
 (سقار غایتون) نام است و آن موسوم بدی است و گویا آورده مؤلف عرض کند که حقیقت این بر بنو ناک ذکر کرده ایم  
 و وائی است که آن عقلم و اهل بحرن میریایا نامند و بعضی آنچه در نسخه قلمی سروری یعنی خرمن نوشته غلطی کتاب  
 گفته اند که کر سنه تلخ است که بفارسی شنگ تلخ نامند می نماید که خرمن را خرمن نوشت (اردو) و کیهواستره -  
 تدبر بول و سهیل خون و لباس است که محدث بول الدم **بنو** بضم اول و فتح ثانی (۱) بار و اسباب و فرخت  
 می گردد و بر سقار غایتون فرماید که و لبوس باشد و در سنه خانه و (۲) اطلاق و دکان و منزل و در (۳) پنج و بنیاد چیزی  
 گوید که قسمی از آن موسوم محرائی است و ما ذکر سوسین بر این **بنو** بفتح اول (۴) طلب باریک را گویند صاحب سروری  
 کرده ایم و ذکر سقار عقلم نگردد و مریرا هم ترک کرده و بر برای معنی اول از خرمن شیرین سند آورده (۵) بند  
 شنگ گوید که اسم کر سنه باشد و آنچه بر کر سنه فرموده ما **بنو** در یک شکارستان نمی ماند و شکارستان شکارستان  
 برار و نس کرده ایم و ای برین پریشان بیانی که تصنیف می راند و و برای معنی دوم از خرمن اسرار (۶)



<p>طلعتیان را بنه پر نور کرد و چو پیران را ز عرض دور کرد          و فرماید که معنی بن نیز که مقصودش غیر از معنی سوم باشد          (امیر خسرو) هر شجر باغ ز سر تا بنه پد مانده ز بی برگی          خود بر بنه پد صاحب رشیدی بر معنی اول قاف و معنی          جهانگیری ذکر معنی اول و سوم فرموده (خسرو) از          نام بدایه تبری پد بیا بر دانه پیوند پد صاحب          ناصری و جامع شفق بابر بان در هر سه معنی صاحب          فدائی که از علمای معاصر هم بودی فرماید که هر گونه خست          و سبب است و بچم پنج درختان نیز خان آرزو در          سر ج گوید که با نظم همان بن نریادت های بنوز بر          تصغیر معنی اسباب زخت مؤلف عرض کند که ماهی کی میدے کی خمیری روئی جو بنوزمین پکائی جاتی ہے          بنوز را برای نسبت گیریم یا زائد و های تصغیر را در بخا - روغنی نکلیا (۲) بندر - نکر بقول اصفیه بنوز نه میمون          نمی پسندیم (ارو) (۱) اسباب - نکر (۲) املک - بانر - ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے          نکر (۳) بنج و بنیاد - مؤث (۴) بار یک دوری بنوز بنه بازی          بنہار اقامان مصدر اصطلاحی بقول رہنما          بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار نشستن بطعام ساکت اندو لیکن خلاف قیاس نیست شاق نشستن          یعنی بر سفرہ نشستن برای خوردن طعام مؤلف می باشیم (ارو) و یکھو بند بازی۔</p>	<p>عرض کند کہ موافق قیاس و محاورہ معاصرین هم است          (ارو) دست خوان پر بنہا۔          بقول شمس بفتح بای عربی (۱) کلیچہ و (۲)          نام چانوری معروف کہ اورا بنوز نہ و کچی نیز خوانند          و فرماید کہ لغت پارسی است مؤلف عرض کند کہ          ہمہ تحقیقین غیر از شمس ازین لغت ساکت و معاصرین هم          بزبان نازند و سنا استعمال ہم پیش نشد اگر سنا استعمال          بدست آید اسم جانور فارسی قدیم توان گفت و بدون          سند محرز قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (ارو)          (۱) کلیچہ بقول اصفیه کلیچہ اور کلیچہ پر فرمایا ہے ایک قسم          کی خمیری روئی جو بنوز زمین پکائی جاتی ہے          (۲) بندر - نکر بقول اصفیه بنوز نہ میمون          ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے          اصطلاح - بقول بحر اوف بند بازی          مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگر تحقیقین ازین اصطلاح          ساکت اندو لیکن خلاف قیاس نیست شاق نشستن          می باشیم (ارو) و یکھو بند بازی۔</p>
---	---

<p><b>بنہ بست</b> اصطلاح بقول سروری در طحقات مراد بنیاد و کنایہ از رستی باریک کہ بنیان بوسیله آن حساب عرض و طول عمارت کنند و راستی دیوار ہا ہم معنی بار است و موافق قیاس (ارو) دیکھو بار بست ہم از ان دریابند (ارو) وہ باریک ڈوری کے دونوں معنی۔</p>	<p>بار بست است کنایہ از سفر کرد و مؤلف عرض کند کہ بنہ بست دیکھو بار بست ہم از ان دریابند (ارو) وہ باریک ڈوری کے دونوں معنی۔</p>
<p><b>بنہ بستن</b> مصدر اصطلاحی بقول برہان کنایہ از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری و رطحات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)</p>	<p>بقول برہان کنایہ از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری و رطحات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)</p>
<p><b>بنہ سیاہ</b> اصطلاح بقول فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود سابقہ و دنبالہ لشکر را گویند مؤلف عرض</p>	<p>رخان آرزو در سر (ج) ذکر این کردہ اند (خواجہ نظامی) بنہ بست ازین کوی ہفتاد راہ کہ بہ ہفتم فلک برز وہ بارگاہ ہا مؤلف عرض کند کہ معنی ساز و ناکند کہ اگرچہ محققین فارسی زبان غیر از فدائی ذکر این</p>
<p><b>بنہ بنیا</b> اصطلاح بقول طحقات برہان طباب بنیان (ارو) وہ لشکر جو سب سے پیچھے ہو لشکر کا پیچھا کرنے را گویند چہ بنہ معنی طباب باریک است مؤلف بنی</p>	<p>بستن کنایہ از سفر کردن موافق قیاس است (ارو) کردہ اند و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و فوقی تہیہ سفر کرنا۔ دکن میں (باند ہا بوندی کرنا) کہتے ہیں قیاس و مرکب اضافی است بضم اول و فتح نون و لیکن خلاف قیاس نیست مرکب اضافی است وہ کہتہ بچہ تنقادی ابریشم (منہج بچہ تنجیری کہ در ملک اس وقت مستقل و بختیاری باشند معنی لفظی این طباب با تپای او کردہ بودند گوید (ر) زال فلک کلام دہ</p>

ژولیده کنند و با نقاد شعر العینون بر سنی پای کو  
 دل که آبادش خراب است (۱) امیر خسرو (۲) جوینوار  
 صاحب رشیدی هم ذکر این کرده و نقل صاحب  
 انصاری نه داشته و صاحب اندک نقل نگارش (۳) سعدی (۴) پرتو نیکان نگیرد و هر که بنیادش بدست  
 مؤلف عرض کند که فارسیان آله را نام نهاده اند و تربیت نا اهل را چون گردگان برگنبد است و بسیار  
 که برای ابریشیم در سنت شده سازند تا آن را بران ذکر این کرده گویند که این مرکب است از بن معنی پایا  
 آله می چنبر اسم جامد فارسی زبان است معاین و یاد که کلمه نسبت و معنی آغاز نیز آمده (میر خسرو (۵)  
 عجم هم بر زبان دارند و شک نیست که مرکب است  
 ازین که بجایش گذشت ترکیب یای نسبت بران  
 بنیاد بود است و صاحب فدائی که از علی معاصر  
 (۶) (۷) و آله چون جس پر تیار شده ریشم لپا  
 جاتا ہے اور اسی حالت میں وہ فروخت کیا جاتا ہے  
 (۸) (۹) ہندوستان میں اسکی شکل مستطیل ہوتی ہے۔ تباڑی بنا و بنیان و قصر و عمارت۔ صاحب مؤید کو  
 اس کا اصطلاحی نام معلوم نہ ہو سکا دکن میں پھر کی یا  
 از فانگو یا بدیل لغات فرس بر بنا و بیخ و مادہ قانع مؤلف  
 عرض کند کہ بحیال انفرس است کہ فارسیان لغت عرب  
 چرخ می کہتہ ہیں۔ مؤلف۔  
 بنیان را به تبدیل نون آخر با وال مہملہ چنانکہ لای و لاد  
 اصل عبارت کہ عبری  
 اساس گویند و بجا ز (۱۰) برابند از کار ہائیز اطلاق  
 کنند و (۱۱) اصل و فطرت آدمی را نیز گویند و بنیاد کو دند و تبدیل بر عکس این ہم آمده و بن کہ بجایش  
 راجی (۱۲) بنائی را کہ بنیادش بر آب است ہنر بنا کہ بمعنی بطور اسم جامد گذشت مخفف این حیفاست

که در اینجا اشاره این تخفیف ترک شریس معنی اول حقیقی است	صاحب اند نقل بخارش مؤلف عرض کند که
و باقی هر سه معنی مجاز آن و در معنی اول خصوصیت عمارت	عادت است که چون بنای عمارت مستحکم مقصود باشد
بنای شریک بنیاد که هم مستقل (مهوری ۵) مهوری گرچه	بنیادش را بسیار عمیق قائم کنند تا آب زمین و زمین
گاهی گشته و موحای مبتی بی چه کوبد بر زمین سر کوه را بنیاد	عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد (ار دو)
می لرزد و استعمال این با مصدر فارسی و طریقات می	بنیاد عمارت بهت مستحکم کرنا یعنی نیوکوپانی تک پهنی
(ار دو) (۱) بنیاد و یکو اساس (۲) هر کام کی ابتدا	بنیاد به آب رساندن   مصدر اصطلاحی
مؤث (۳) آدمی کی فطرت - مؤث (۴) عمارت مؤث	بهار این را (۱) مرادف (بنیاد به آب بردن)
بنیاد افکندن   مصدر اصطلاحی - بقول بهار (۱) گوید و خان آرزو و چراغ هدایت این را آورده باشد	
معنی بنای نهادن مؤلف عرض کند که ذکر این بر افکندن متصرف خفیف که رساندن را رسانیدن نوشت و	
بنیاد گذشت و سندان بر معنی دهم افکندن مذکور و	بزرگ معنی اول گوید که (۲) کنایه از تخریب و ویران نمودن
(۲) به تحقیق مخراب کردن عمارت (کمال خجسته) گفتی	است (کلمه ۵) بدل کردم بهستی عاقبت ز پدربانی
که بنیاد افکنم آن را که برین دل نهند و اگر جرم این باشد	را را رسانیدم به آب از زمین می بنیاد تقوی را
نخست از من به بنیاد را (ار دو) (۱) یکو افکندن بنیاد	عرض کند که قدر سخن فهمی خوب معیارم شد یعنی تازه
(۲) عمارت دایم بنیاد عمارت کو خراب کردینا	پیدا کرد و لیکن از معنی حقیقی کار نگرفت و همین ترک
بنیاد به آب بردن   مصدر اصطلاحی - بقول	در غلط انداخت - نمیداند که هیچ کنایه از معنی حقیقی بی
بهار کنایه از بنیاد استوار کردن (میر خسرو ۵)	تعلق باشد (آب به بنیاد رساندن) خراب کردن عمارت
بر و بنیاد هر نمونه به آب و تا مگر دود و گر ز آب خراب	است و (بنیاد به آب رساندن) حاشا که بدین معنی باشد

<p>بیاچاره در معنی شعر سکنده ری خور و گلیم گوید که به بین می خواری بنیاد تقوی را مستحکم کرد و نه خراب بنیاد یا ایها الشعراء (ارو) دیکو بنیاد آب بردن - بنیاد به آب رسیدن</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>
<p>معاصر ما که بر معنی تحقیق غور نکرد و معنی دوم این را آب دانشست و ندانست که آب چون بنیاد عمارت میرسد عمارت را خراب می کند و چون بنیاد عمارت در محقق تا آب می رسد بنیاد خیلی مستحکم می شود</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>
<p>بیاچاره را معذور داریم که پیروی خان آرزو می کند که پیغمبر محققین هند و سراج المحققین لقب دارد (ارو) بنیاد مستحکم معنا - نیوپانی یک پنچا -</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>
<p>بنیاد بر افکندن (۱) بنیاد بر انداختن (۲) بهار معنی دهم و خراب کردن (شیخ عطار)</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>
<p>بنیاد بر انداختن (۳) بنیاد بر انداختن (۴) بنیاد بر انداختن (۵) بنیاد بر انداختن (۶)</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>
<p>بنیاد بر انداختن (۷) بنیاد بر انداختن (۸) بنیاد بر انداختن (۹) بنیاد بر انداختن (۱۰)</p>	<p>مصدر اصطلاحی مصدر اصطلاحی</p>



اصفی بینهمین شعر مصدر این یعنی ----- کردن و طرح عمارت کردن باشد مؤلف عرض کند

ابدی و استیلا **بنیان** را بمعنی اندازہ کردن و پیوندن که بهار سکندری خورده ازینکه معنی بیان کرده اش

قائم کرده مؤلف عرض کند که در تعریف این لازم برای (بنیاد کردن کاری) است و معنی بیان کرده بحر

است که بنیاد و بنیاد اخل کنیم و معنی بیان کرده اش البته درست باشد (صائب) خانه تن را بجان

مجرد و بخیل را راست مخفی مباد که سندی بیشتر و که بر الف آباد کردن شکل است به بر سر ریک روان بنیاد کردن

مذکور شد تعلق به حاصل بالمصدر (ب) باشد و الف مشکل است به (ار و و) شروع کرنا بنیاد عمارت قائم

اسم فاعل ترکیبی است (ار و و) الف هر چیزی بنا **بنیاد کردن** استعمال بقول بهار بمعنی بر کردن

واقف مونس والا (ب) هر چیزی بنا به واقف مونس بنیاد است صاحبان آصفی و اتند نقل نگارش (صائب)

**بنیاد قیادون** مصدر اصطلاحی صاحب معنی (ب) باشکی توان کن بنیاد غفلت به که یک قطره میل

ذکر این کرده از معنی ساکت و از حال صغفانی سند و است خواب گران را به مؤلف عرض کند که موافق

(ب) زانکه بنیاد فلک دائره کردار قیاد به پای هر قیاس است و کنایه از دور کردن باشد (ار و و)

بناجم سر آن گردد به مؤلف عرض کند که معنی واقع بنیاد و کثیر بنا دور کرنا دفع کرنا

شدن بنیاد است و پس (ار و و) بنیاد و اور بنا به واقع مونس **بنیاد و گرا** اصطلاح بقول اند بجاله فرنگ فرنگ

**بنیاد و گرا** مصدر اصطلاحی بقول بهار لغت معمار را گویند مؤلف عرض کند که اگر چه بنیاد است

کردن کاری (خواجہ شیراز) صوفی نهاده دام پیش نشد و لیکن عیبی ندارد که معاصرین عجم بر زبان اند

و سر حق باز کرد و بنیاد و گرا فلک حق باز کرد و صاحب (ار و و) معمار مذکر

بحر گوید که مرادف (بنیاد و نه بان) است که معنی آخا **بنیاد و گرفتن** مصدر اصطلاحی استخام شدن و

استحکام پذیرفتن است (الفوری ۵) مدار عدل و صاحب بحر بر معنی اول قانع و فرماید که آغاز کردن رکن الدین و دنیا و ملک از وی گرفت احکام بنیاد و طرح عمارت کردن است مؤلف عرض کند (ار ۱۰) بحر بکثر یا بقول اصفیه چنانجا و هوای استحکام که معنی اول بیان کرده بهار برای (بنیاد کاری) بهونا مضبوط هونا - یا چیزی نهادن است و ساز خواجه حافظ متعلق

**بنیاد نهادن** مصدر اصطلاحی - بقول بهار (۱) بهمین معنی دوم بیان کرده اش نوعی خلاف قیاس آغاز کردن کاری و (۲) معنی بنیاد بر کردن و فرماید که وسند استعاش هم پیش نشد و معاصرین عجم به معنی بر زبان فارسی در ادقین ذکر صده است که معنی اول بر معنی ندارند اعتبار را نشاید و معنی بیان کرده صاحب بحر دوم از باشد (خواجۀ شیراز ۵) در خرقة ازین پیش درست است برای اینکه بنیاد معنی بنا و عمارت باشد منافق نتوان بود و بنیادش ازین شیوه رندانه نهادیم (ار ۱۰) آغاز کرنا بنیاد عمارت قائم کرنا -

**بنیاس** بقول مؤید مطبوعه مطبع نوکشتوم یعنی در یک خانه و دیگر پنج قلمی ازین لغت ساکت - صاحب شمس و کرامین کرده مؤلف عرض کند که عجیب نیست که همین مطبع مؤید الموثقین این لغت را از شمس به مؤید عطا کرده باشد و صاحب شمس در بی تحقیقی خود اظهار سن الشمس معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین لغت ساکت بدون سند استعمال این را اسم جابد فارسی قدیم نخوانیم (ار ۱۰) در یکچه - مذکر -

**بنیاسک** بقول شمس بالکسر (۱) در یکچه خورد و در معنی اسم جابد فارسی زبان بوجود دارند استعمال توان (۲) پای پوش چرمی مؤلف عرض کند که نظر بر لغت گرفت نه بر مجرد قول شمس - معاصرین عجم بر زبان ندارند بنیاس که گذشت این معنی اول موافق قیاس است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (ار ۱۰) معنی دوم را خلاف قیاس دانیم باقی حال این را بهر (۱) چو ما در یکچه - مذکر (۲) چرمی بقراب - مؤنث -



**پیشانی** | بقول برهان بقیم اول و سکون ثانی <sup>پیشانی</sup> بقیم اول و سکون ثانی <sup>پیشانی</sup> بقیم اول و سکون ثانی

به انگیزه و بهین زده (۱) نام حوض نهمان است که روزی نکند خاطر مجموع مرا با گوی زائل عامل

آن برنگه زده آب آن در نهایت تلخی و شور و ری و به و یوان قصا به از خوشبختی که در موضوع مرا (ظهوری)

برگشته قدم هر و رکانات علیه الصلوٰۃ والسلام <sup>نظم</sup> آخر پنج خوار است به زخمی بدل در یک خوار

شهرین شد صاحبان جامع و اندوه هفت هم درین بست به داغ تو که چیده بر سر هم دفتر پادشاه پیدای من

گروه اند صاحب اند این را لغت عرب گوید یعنی نتیجه خواهد بست به و فرماید که قافیه آن با جیم فارسی

بنیاد خانه و بدگرخی اول می فرماید که در خواص سخن جائز است مثل رنجه و خنجه مثل قافیه کافی تازی فارسی

میدانی نوشته که (۲) یعنی ایوان و محل تیر مستعمل چنانکه چون فلک و ترک و برگ و غیر آن صاحب بحر بدیل است

ابو الفتح در کتابت در رفته که بنا عباس پادشاهی فرماید که جمع کردن حرف عرب و عجم در قافیه لغایت

ایران نوشته گوید که در پاس قول خود بر بند سعی باید ناپسندیده است چنانکه صاحب تکمیل الصناعت آورده

نشت که ستون بنیان فرمان روائی است **مؤلف** <sup>مؤلف</sup> عرض کند که اشارت این بر سر چه کرده ایم

عرض کند که بدین هر و معنی مغرض توان گفت بربیل که با جیم فارسی بدون تحتانی گذشت و این فرید علی

مجاز (ار و و) (۱) ایکه حوض کا نام حبکو نهمان و مبدل آنست که تحتانی درین زائد است و جیم فارسی

نمی بایا تھا۔ مذکر (۲) ایوان محل۔ مذکر۔ بدل شد جیم عربی چنانکه چوچه و جوچه و کاچ و کاچ

**تصحیح** | بقول بهار باضم و کسرون جمعی که بر املاک بند تعریف و ماخذ این مهابا گذشت (ار و و) و کمیونجه

و آن دفتریت جدا گانه و آن را دفتر خارج المال و **پیشچسبیدن** <sup>مصدر اصطلاحی</sup> بقول و ارسته

و فرستاد در ملک گویند و این از اهل زبان به تحقیق قرار دادن جمع و آنچه بر املاک سندان بر پنج املاک

<p>گذشت صاحب بحریم فکریین کرد (ارو و جمع و اول)          طحقات) بروزن کلیچہ بستن کنایہ از حساب مال و          اخراجات دیوانی خود را مفرغ ساختن مؤلف          عرض کند که تعریف و ماخذ          این بر (نچہ) گزشت کہ بدون تخمانی مذکور شد و نچہ          است کہ بہ تبدیل جیم فارسی بعربی گزشت و صراحت          معنی این ہا بنچا کردہ ایم (ارو و) دیکھو نچہ بستن          نچہ کہ بدون تخمانی بجایش مرقوم (ارو و) دیکھو نچہ (و جیم عربی کے ساتھ)</p>	<p>گذشت صاحب بحریم فکریین کرد (ارو و جمع و اول)          طحقات) بروزن کلیچہ بستن کنایہ از حساب مال و          اخراجات دیوانی خود را مفرغ ساختن مؤلف          عرض کند کہ تعریف و ماخذ          این بر (نچہ) گزشت کہ بدون تخمانی مذکور شد و نچہ          است کہ بہ تبدیل جیم فارسی بعربی گزشت و صراحت          معنی این ہا بنچا کردہ ایم (ارو و) دیکھو نچہ بستن          نچہ کہ بدون تخمانی بجایش مرقوم (ارو و) دیکھو نچہ (و جیم عربی کے ساتھ)</p>
<p>شیر قبول برہان کبر اول بروزن تیز بنی (۱) ہرگز (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زو و (۴) گاہی و          سخن بجای نیز ہم بکار برند کہ بعربی ایضا گویند صاحب سروری بر معنی اول و چہارم قانع (ابو شکور ۵)          نہ این را بیا ز روزی بنیز نہ اورا از ان اندھی بود نیز (استاد قطران ۶) اگر باز آیدم دلبر          بہ نندیشم نیز از دل ہو گوہ باز آیدم جانان بہ نندیشم نیز از جانان صاحب جہانگیری بسند معنی اول از حکیم          از رقی سند و (۷) در مدح ناکسان نکم کہنہ تن بنیز از ان پاک نایدم کہ بود کہنہ سپرین ہو و مذکور معنی سوم          از حکیم فردوسی سند و (۸) اسیران و از خواستہ چند خیر ہو فرستاد نزدیک خسرو بنیز ہو و ذکر معنی چہارم          ہم کردہ بہ نقل سند استاد قطران کہ بالاندکور شد گوید کہ از مصلح حاوّل معنی اول و از مصدع ثانی معنی چہارم          پیدا می شود و صاحبان رشیدی و ناصر و جامع و سراج ہذا با جہانگیری مؤلف عرض کنند کہ معنی اول اسم          جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چہارم بدون موقوفہ اول اسم جامد و موقوفہ زائد است و معنی دوم          نتیجہ بی غوری برہان کہ حاشا را با ہرگز پیچ تعاقب نیست و این معنی حاشا نیادہ (ارو و) (۱) ہرگز دیکھو ارلاو</p>	<p>شیر قبول برہان کبر اول بروزن تیز بنی (۱) ہرگز (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زو و (۴) گاہی و          سخن بجای نیز ہم بکار برند کہ بعربی ایضا گویند صاحب سروری بر معنی اول و چہارم قانع (ابو شکور ۵)          نہ این را بیا ز روزی بنیز نہ اورا از ان اندھی بود نیز (استاد قطران ۶) اگر باز آیدم دلبر          بہ نندیشم نیز از دل ہو گوہ باز آیدم جانان بہ نندیشم نیز از جانان صاحب جہانگیری بسند معنی اول از حکیم          از رقی سند و (۷) در مدح ناکسان نکم کہنہ تن بنیز از ان پاک نایدم کہ بود کہنہ سپرین ہو و مذکور معنی سوم          از حکیم فردوسی سند و (۸) اسیران و از خواستہ چند خیر ہو فرستاد نزدیک خسرو بنیز ہو و ذکر معنی چہارم          ہم کردہ بہ نقل سند استاد قطران کہ بالاندکور شد گوید کہ از مصلح حاوّل معنی اول و از مصدع ثانی معنی چہارم          پیدا می شود و صاحبان رشیدی و ناصر و جامع و سراج ہذا با جہانگیری مؤلف عرض کنند کہ معنی اول اسم          جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چہارم بدون موقوفہ اول اسم جامد و موقوفہ زائد است و معنی دوم          نتیجہ بی غوری برہان کہ حاشا را با ہرگز پیچ تعاقب نیست و این معنی حاشا نیادہ (ارو و) (۱) ہرگز دیکھو ارلاو</p>

(۲) ناقابل ترجمه (۳) جلدی - مؤلف (۴) یکی - و بگوید

**بنیک** بقول ناصری با اول مفتوح و ثانی کسور و یای معروف و فتح سین جمله کثر را گویند که آن نوعی از

ابریثم زبون و فرومایه است صاحبان رشیدی و اندیم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب ناصری که محقق اهل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که بنیک بدون سین جمله هم بهین معنی می آید که محقق این باشد (ار و و) ادنی درجه کاریشم - مذکر -

**بنی شیم** اصطلاح - بقول وارسته اولاد عبد المطلب و شنبه بیای حطی مجهول و مؤلفه نام عبد المطلب

و بنه تسمیه آنکه تمام موی سرش در وقت تولد سفید بود و بقول بعض یک موی سپید بر سر داشت (حسن تاثیر) کعبه روی جوانی که مراد نظر است با جلوه طاق بنی شنبه کند ابرویش با صاحب بحریم ذکر این کرده و بهاریم آورده مؤلف عرض کند که این مرکب فارسی است از هر دو لغات عرب و لیکن استعمال آن در عربی بنظر نیامده (ار و و) عبد المطلب کی اولاد - مؤلف -

**بنیق** بقول طحقات برهان بر وزن سلیقه خشک پیراهن صاحب مؤید این را بخواه قنیه لغت

فارسی گفته و صاحب هفت هم این را آورده صاحب اندرین را لغت عرب و نسبت معنی گوید که بمعنی خشک پیراهن است - صاحب سوار السبیل که محقق معربات است این را معرب بنیک فارسی بمعنی خشک پیراهن و گریبان گفته مؤلف عرض نکند که بنیک که بمعنی قسم زبون ابریشم و خشک بمعنی پاچیه مرلج زیر بغل جامه پایش می آید پس جا دارد که عربان بنیک فارسی را که بمعنی مطلق ابریشم زبون است تعریبا بنیق کرده باشند و بمعنی خشک پیراهن استعمال کرده که از ابریشم زبون می سازند و فارسیان هم آن معرب را در زبان خود استعمال کردند محققین بالا خشک را خشک نقل کردند و بر ماخذ خود نظر نمودند

حیف است که محققین زبان دان ازین سبکت و معاصرین عجم بر زبان نداشتند و نداشتند استعمال این زبان  
 نمی توان گفت (ار د و) ده ریشمی که چوپیر این مین زیر بغل او گرگیان نرمی او جذب عرق کی که لگات  
**بنیک** بقول برهان بروزن شریک ابریشم فرمایید باشد که آن را گچ و کتر و قتر هم گویند صاحبان جهانگیری  
 و جامع هم ذکر این کرده اند خان آواز و در سراج بنذکر این می فرماید که صاحب رشیدی بنیک بنیادت سین  
 بروزن تحریک نیز آورده و این تصحیف باشد و بنیک بدون سین صحیح است چنانکه ارباب لغت تصریح  
 کرده اند مؤلف حقیر عرض میکند که همین لغت بنیادت سین مهمل بعد نون به همین معنی گشت و محقق صاحبان  
 اعنی صاحب فرهنگ انجمن آرای ناصری ذکرش کرده پس قول رشیدی را به استناد قول اهل زبان چهر اعتبار  
 ندانیم و چهر اصل لغت را تصحیف خوانیم حتی همین قدر است که آن اصل است و اسم جاند فارسی قدیم و این  
 محقق آن بخد سین مهمل و دیگر هیچ خان آرزو از حقیقت خبر ندارد و در لغت اصل تصحیف می پذیرد و  
 (ار د و) کم درجه کا ابریشم - نذکر - و کیو بنیک -

**بنیک** بقول ربنا جو الک سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار استعمال معاصرین عجم است و دیگر محققین فارسی زبان  
 (۱) جبه و (۲) قوت صاحب روزنامه هم این را آورده ازین سبکت (ار د و) (۱) جبه - بقول آصفیه  
 گوید که (۳) بمعنی بنیافته باشد مؤلف عرض کند که نذکر - بدن - جسم - پند - سریر - (۲) قوت -  
 بمعنی اول و سوم لغت عرب است بالضم و الکسر رکذا بقوله - مؤث - و کیو بازو (۳) بنایا هوا بنانا  
 فی المنتخب و تھی الارب) و به معنی ووم مقوس وینا کا اسم مفعول -

مؤخده باواو

**او** بقول برهان بنظم اول و سکون ثانی مجهول (ا) معروف که را نجه باشد صاحبان سروری و جهانگیری



و مخفف بوم و باشم ہم نیست بلکه بوم بترکیب نیم تنگم در آخرش مخفف بودم صاحب جهانگیری مستحق است باین صراحت صاحب ناصری ہم بودن و باشند را بهم آمیخته صلاحیت تحقیق لفظی ندارد حاصل این است که بوم مخفف بودم و بومی بمعنی باشی و بوی بمعنی بیاشی و بوم مخفف نبود و مضارع منفی) همه تصرفات فارسیان است در مشتقات بودن (اردو) (بودن کامضارع) رہے۔

(۳۳) یو۔ بقول برہان بالضم گوشت بزگوہی مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین سکت و غیر از برہان و دیگر کسی ذکر این نکرد اگر سندا استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جاد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) پہاڑی اور جنگلی بکری کا گوشت۔ نڈگر۔

(۳۴) یو۔ بقول برہان و مسروری و ناصری بفتح اول پوست شتر بچہ پکاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ ببرند تا بگمان بچہ خود شیر بدہ۔ مؤلف عرض کند کہ حیف از ہر سہ محققین صاحب زبان کہ این را لغت فارسی خیال کردند بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است یو بفتح و تشدید واو در عربی زبان بہ ہمین معنی آئسد و بہ فارسی مستعمل شد بہ تخفیف کہ منقرس توان گفت (اردو) اونٹ کے مردہ بچے کی کمال جس میں گھانس بھر کر اوس اونٹنی کے آگے رکھتے ہیں جس کا بچہ مر گیا ہوتا کہ وہ اُسکو اپنا بچہ سمجھ کر دود دوہنے دے۔ موٹ۔

(۵) یو۔ بالضم بقول رشیدی و وارستہ و سراج بمعنی امید۔ صاحب ناصری گوید کہ بوی و بویہ نیز بدین معنی می آید (ظہوری) غش ہرزمانی کہ امروز وارم ہونہ از نصف ہجران بیوی و صالت صاحب غیاث گوید کہ بمعنی امید و طبع۔ مؤلف عرض کند کہ این مجاز معنی دوم است کہ از معنی حقیقی (بود) مراد از امید گرفتند (اردو) امید بقول آصفیہ فارسی۔ اسم موٹ آہں آرزو و خواہش

(۶۶) پو۔ بالضم بقول ناصری امر بوسیدن (سعدی ۷) ہر کہ نشمید است ہرگز بوی عشق ہا گو بہ شیراز  
 اسی ہوا خاک بابوی ہا ہم او گوید کہ بہو ہمینی بباش ہم آمدہ (فردوسی ۷) مرا گفت شاہ مین را بگوئی ہا  
 کہ ہر گاہ تا شک بوید پیوی ہا مؤلف عرض کند کہ این امر حاضر بودن است و عوض این استعمال ہا  
 کہ امر حاضر باشند است بیشتر و ازین ثابت شد کہ مصدر بودن سالم التصریف نیست چنانکہ محققین مصداق  
 خیال کردہ اند بلکہ کامل التصریف است و آنچه صاحب ناصری بند کلام سعدی این را امر حاضر بوسیدن  
 خیال کردہ تسامح است کہ امر بوسیدن بوی باشد و سعدی ہم استعمال بوی کردہ اگر نہ استعمال بوی  
 بدون تحتانی آخر ہمین معنی بدست آید در ان حالت تو انیم گفت کہ مخفف بوی باشد (اردو) سنو کہ  
 - رہ (بوسیدن اور بودن کا امر حاضر)

(۶۷) پو۔ بالضم بقول وارستہ بمعنی سراغ و اثر (صائب ۷) بوی دل از نفس باد صبا می آید  
 بویلتو ان یافت کثران زلف و نامی آید ہا (فطرت ۷) بود ہر صید را از شیوہ صیاد خود بوی ہا  
 آہوی مشکین است زلف غبر پیش را ہا مؤلف عرض کند کہ فی الحقیقت ہمان معنی اول است کہ  
 مجازاً این معنی را پیدا کردہ اند (اردو) پتا۔ اثر۔ مذکر۔ (دیکھو بتہ کے تیسرے معنی۔)

(۶۸) پو۔ بالضم بقول خان آرزو در سراج مجازاً بمعنی عقل و عسی صاحب غیاث فرماید کہ بمعنی  
 کاشکے مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم است ولیکن برای این معنی مشتاق سند استعمال می بشیم  
 کہ محققین اہل زبان ذکر این نکرہ اند (اردو) کاش بقول آصفیہ کلمہ تمنای خدا کرے۔ خدا ایسا  
 کرے۔ کیا اچھا ہو (اسیر ۷)۔ و زحمت کو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا ہا کہین اے کاش جو ہونی تھی  
 سر زمین ہوتی تھی۔

(۹) یو۔ بالفصح بتحقیق ماحرکتی است کہ اہل ولایت بر سبیل تشکیہ یا تعظیم مخاطب سر خود را حرکت دہند  
و اگر مخاطب رتبہ عالی دارد قدری خم در پشت ہم و این علامت آنست کہ لطف تو موافق اعیادت  
جاء دارد کہ این متعلق بمعنی پنجم باشد کہ صراحتش بر (بوکر و ن) می آید و ہمین لغت در انگلیسی زبان  
ہم بہ ہمین معنی مستعمل معاصرین عجم ہم بہ ہمین معنی بر زبان دارند (ار و و) یو۔ مؤنث وہ حرکت جو اثر  
احسان یا مخاطب کی تعظیم کے لئے سر کو حرکت دیکر کرتے ہیں اور جب مخاطب اپنا افسر یا حاکم یا پادشاہ  
ہو تو کسی قدر جھک جلتے ہیں۔

(۱۰) یو۔ بالضم بقول غیاث بمعنی محبت و خوبی مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم  
نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (ار و و) محبت۔ خوبی۔ مؤنث۔

(۱۱) یو۔ بالضم بقول غیاث بمعنی شاید (عرفی ۷) ہر گاہ کہ شاداب ترش بنیم گویم پدکشی بعل بوکر در  
آغوش در آید پد مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم است طرزیان محقق معنی تازہ قائم کرد (ار و و)  
شاید۔ دیکھو باشد۔

(۱۲) یو۔ بالضم بقول غیاث مخفف بوم۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین  
عجم بر زبان نداشتند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت متساوی سند استعمال می باشیم (ار و و)  
آو۔ اسم مذکر۔ بوم۔ چنڈ گنگو (دیکھو او کو)

یو۔ بقول برہان و ناصری بضم اول و ثانی بالفشیدہ بگیتی پراگندہ فرمان تو پد خان آرزو در سرانچ  
مخفف بودا باشد یعنی با و اصحاب سرور می ہم ذکر کہ یا مخفف بودا باشد یا با و اسم بدل آنست یا مخفف  
این کردہ (غزوہ سی ۷) کہ غرم بوا میہن و مان تو پد بودا از عالم شواو و کنا و مؤلف عرض کند کہ





عرب است گوید که چیزی را می سرور گویند مؤلف عرض کند و از لغت عرب هیچ سرکاری نیست (ارو) برشی بقول که باعتبار صاحب جامع این را اسم جاد فارسی زبان نام آه فیه فارسی اسم نوشت کسانای که با من در محنت	
<p><b>بوا رخ</b> بقول مؤید بذیل لغات فارس تحت بسنت رز یعنی انگور را صاحب هفت این را به برای روز عمن را سه جمله آورده فرماید که سخت بسنت مرز را مؤلف عرض کند که لغت فارسی زبان نیست و همه محققین اهل زبان ترک کرده اند و دیگر محققین هندو نیز ادعای ذکر این نگرده و معاصرین عجم هم بر زبان نذرند و در لغات عرب و ترکی هم نیافتم خبرین نیست که در لفظ و معنی هر دو تسامحی ازین هر دو محققین راه یافته اعتبار را نشاید (ارو) ناقابل تمجید</p> <p><b>بوا س</b> بقول برهان بفتح اول بروزن ایاس محنت و آزار و رنج و سختی صاحب ناصری بذكر این گوید که همانا عربی است و صاحب جامع هم زبان برهان صاحب منتخب بؤس را در عربی زبان بمعنی سختی نوشته مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است توانیم عرض کرد که فارسیان به تصرف و خفیت که بهره را به الف بدل کردند بر سبیل تفریس اسم جاد زبان خود قرار دادند دیگر هیچ (ارو) رنج ذکر سختی نوشت</p>	<p>بوا رخ بقول مؤید بذیل لغات فارس تحت بسنت رز یعنی انگور را صاحب هفت این را به برای روز عمن را سه جمله آورده فرماید که سخت بسنت مرز را مؤلف عرض کند که لغت فارسی زبان نیست و همه محققین اهل زبان ترک کرده اند و دیگر محققین هندو نیز ادعای ذکر این نگرده و معاصرین عجم هم بر زبان نذرند و در لغات عرب و ترکی هم نیافتم خبرین نیست که در لفظ و معنی هر دو تسامحی ازین هر دو محققین راه یافته اعتبار را نشاید (ارو) ناقابل تمجید</p>
<p><b>الف بوا سختی</b> اصطلاح بقول برهان طائفه را همان گوید که قسمی از فیروزه نیشاپور صاحب جامع نام است و در نیشاپور و چند کان فیروزه هست یکی را از نامی طراز که (الف) طائفه باشند و نیشاپور که معدن است</p> <p><b>ب بوا سختی</b> گویند صاحب سرور سی بذكر الف قسم فیروزه منسوب به آنهاست خان آرزو در سرچ</p> <p>هم زبان برهان و بذكر (ب) گوید که این (کان بوا سختی) گوید که (الف) کیفیت بعض مردم و این عربی است نام و پیروزه بوا سختی منسوب است به آن (خواجہ حافظ و فیروزه بوا سختی منسوب به یکی از اکابر که موسوم باین</p> <p><b>ج بوا سختی</b> راستی خاتم فیروزه بوا سختی بخوش درخشید اسم بوده باشد و بوا سختی طائفه را گفتن خلاف ولی دولت مستعجل بود صاحب بحر بذكر معنی الف بذیل واقع و فرماید که اصل مدعای صحیح نظامی می فرماید</p>	<p>همان گوید که قسمی از فیروزه نیشاپور صاحب جامع نام است و در نیشاپور و چند کان فیروزه هست یکی را از نامی طراز که (الف) طائفه باشند و نیشاپور که معدن است</p> <p>قسم فیروزه منسوب به آنهاست خان آرزو در سرچ</p> <p>گوید که این (کان بوا سختی) گوید که (الف) کیفیت بعض مردم و این عربی است</p> <p>نام و پیروزه بوا سختی منسوب است به آن (خواجہ حافظ و فیروزه بوا سختی منسوب به یکی از اکابر که موسوم باین</p> <p>راستی خاتم فیروزه بوا سختی بخوش درخشید اسم بوده باشد و بوا سختی طائفه را گفتن خلاف</p> <p>ولی دولت مستعجل بود صاحب بحر بذكر معنی الف بذیل واقع و فرماید که اصل مدعای صحیح نظامی می فرماید</p>

رع) سخن میں کہ در بوسحاقان قادی **مؤلف** عرض کرد۔ معاصرین عجم بدین معنی بر زبان نذرند **مؤلف** کند کہ از کلام نظامی ہم وجود طائفہ پیدا است مابعداً **مؤلف** عرض کند کہ بفتح مؤخره یعنی بوسیلہ باشندہ براسے صاحبان جامع و سروری (الف) و (ب) ہر دو درست (اردو) واسطہ سے وسیلہ سے۔

دائیم (اردو) (الف) بواسطی یا بوسحاق ایک طائفہ **مؤلف** بقول بول چال مرادف بواسطہ کہ گذشت کا نام ہے جو نیشاپور میں ہے (ب) بواسطی یا بوسحاقی **مؤلف** عرض کند کہ مخفف آن بہ فتح مؤخرہ و بین ہلکہ ولیکن غیر از زبان سوقیان معاصرین عجم این لغت ایک فیروزہ کا نام ہے۔ مذکر۔

**مؤلف** بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم یعنی **مؤلف** در نوشتہ و خواندہ ستمل نیست (اردو) برای و بجهت دیگر کسی از تحقیقین زمان حال ذکر این دیکھو بواسطہ۔

**بواسیر** بقول غیاث بفتح مؤخرہ و کسر سین ہلکہ مرض مشہور و فرماید کہ این جمع با سور است و آن گوشن پارہ باشد کہ در مقعد یا دینی پیدا می شود۔ صاحب منتخب ذکر با سور کردہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و در فارسی زبان لغتی دیگر برای این تشدیدیم و چین اسم در فارسی ہم متعارف و (بواسیر الف) و (بواسیر جیم) و (بواسیر ب) از اقسام این است کہ در کبیر اعظم مذکور است (اردو) بواسیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ با سور کی جمع بیس۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے مقعد میں سسے ہو جاتے ہیں اگر یہ سسے پھلکے خون آتا ہے تو اسے خونی بواسیر ورنہ یا دی بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بیس زبان ہندی کا لفظ ہے۔ مذکر۔

**بواسیر** بقول برہان بفتح اول بروزن تراشہ چار شاخ و ہقان را گویند و آن چوبی چند باشد با ذرا کم فست و دستہ نیز وارد کہ و ہقان بدان غلہ کو فستہ را بر باد دہند تا از کاہ جدا شود و آن را ہربی مذکور می خوانند

صاحبان ناصری و سراج هم این را آورده اند. صاحب جامع این را شده و بهمان هم نام نهند مؤلف  
عرض کند که مدری و عربی زبان با ذال معجمه آ که را نام است که غله بدان پاک و صاف کنند و درین  
چجاج نام دارد و جزین نیست که این اسم جامد فارسی زبان است (ار و و) چجاج بقول آصفیه  
اسم مذکر سوپ غله فشان غله پیکنه کا اوزار -

**بانات** اصطلاح - بقول بهار پشمینه را که بنات لغت هندی است و صاحب برهان برتق  
نام است بغایت لطیف و نفیس که آن را سقرات و کربنات نکرو (ار و و) بانات بقول آصفیه هندی  
نیز گویند مؤلف عرض کند که بانات در هندی اسم مؤنث عوام بنات کشته پن یک قسم کا اونی کپڑا  
پارچه پشمینه را نام است و بطاهر این مرکب می نماید جو نهایت دیز و گرم هوتا ہے سقرات -  
بقاعده عربی بحذف الف چارم بانات و در عربی **بو انجدر** اصطلاح - بقول برهان بالام و خاک  
زبان این مرکب نیامده اگر فارسیان بر سبیل تفریس نقطه دار و جیم و وال بی نقطه بزوزن گل بر سر  
تکریب نقطه تو و الف و لام و لغت هندی این اسم ملحد و بیدین و بی دیانت را گویند صاحبان بحر و تپ  
را بطور کنیت قائم کرده باشند - سزااستعمال باید و اند و جامع هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض  
که دیگر همه محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند که این مرکب که بتکریب عربی از قبیل کنیت  
و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد قول بهار بدو نامی نماید در عربی زبان نیامده و نجد هم در فارسی  
حواله و سزااستعمال اعتبار را نشاید و سقرات ترجمه و عربی یافته نمی شود و اندرین صورت بحرین چاره  
بانات هندی است و نسبت سقرات که لغت زبان نیست که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان  
فارسی است صاحب غیاث بنات را آورده و نمی گویند است این را اسم جامد فارسی زبان و انیم و تحقیق

<p>شکب این متحقق نشد (ار و و) ملحد - بدین بدین صفت دیکو (بدین)</p>	<p>شکب این متحقق نشد (ار و و) ملحد - بدین بدین صفت دیکو (بدین)</p>
<p>(الف) بو العجب اصطلاح - بقول صاحب بحر</p>	<p>(الف) بو العجب اصطلاح - بقول صاحب بحر</p>
<p>(۱) صاحب تعجب و (۲) مشعبد و بازی گر صاحب</p>	<p>(۱) صاحب تعجب و (۲) مشعبد و بازی گر صاحب</p>
<p>سروری بذکر معنی دوم می فرماید که باز گیران از برگ</p>	<p>سروری بذکر معنی دوم می فرماید که باز گیران از برگ</p>
<p>گندنا در دهن تعبیه ساخته آواز مرغان طاسری سازند</p>	<p>گندنا در دهن تعبیه ساخته آواز مرغان طاسری سازند</p>
<p>چنانکه مرغان وحشی بان آواز فریب خورده بطرف</p>	<p>چنانکه مرغان وحشی بان آواز فریب خورده بطرف</p>
<p>ایشان می آیند (حکیم خاقانی) مرغ شود بوجوب</p>	<p>ایشان می آیند (حکیم خاقانی) مرغ شود بوجوب</p>
<p>تلخ شود گندنا پاکوس شود عندیلب خاک شود لاله زار</p>	<p>تلخ شود گندنا پاکوس شود عندیلب خاک شود لاله زار</p>
<p>صاحب غیاث هم این را آورده و صاحب اندانین که از چین یک سندی که نام شاعرش معلوم نیست</p>	<p>صاحب غیاث هم این را آورده و صاحب اندانین که از چین یک سندی که نام شاعرش معلوم نیست</p>
<p>را الفت عرب گفته مؤلف عرض کند که ما این را نقل</p>	<p>را الفت عرب گفته مؤلف عرض کند که ما این را نقل</p>
<p>و انیم که فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعده عربی مرکب</p>	<p>و انیم که فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعده عربی مرکب</p>
<p>کرده استعمال کرده اند و بدین معنی در عربی یافته نمی شود</p>	<p>کرده استعمال کرده اند و بدین معنی در عربی یافته نمی شود</p>
<p>و از سند بالا</p>	<p>و از سند بالا</p>
<p>(ب) بو العجب شدن بمعنی متحیر و تعجب شدن</p>	<p>(ب) بو العجب شدن بمعنی متحیر و تعجب شدن</p>
<p>پیدا است (ار و و) الف (۱) صاحب تعجب - و</p>	<p>پیدا است (ار و و) الف (۱) صاحب تعجب - و</p>
<p>شخص حکو تعجب بو (۲) مشعبد باز دیکو باز گیر چا</p>	<p>شخص حکو تعجب بو (۲) مشعبد باز دیکو باز گیر چا</p>

<p>زیادہ گو وہ شخص جو بیٹھا باتیں بنایا کرے اور شوخ چشم بقول آصفیہ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھیں فرامیل نہ ہو۔ بے ادب۔ گستاخ۔ ڈبیٹ۔ دیکھو بکلتجک۔</p>	<p>جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ</p>
<p>شوخ مزاج۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ انھیں معنون میں شوخ دیدہ (بھی مستقل ہے۔</p>	<p>پوالوفا اصطلاح بقول بہار نام چشمہ است در لغت یزد (محسن تاثیر) سر چشمہ بہار از صفائش</p>
<p>پوالکف اصطلاح بقول برہان لفتح کاف و سکون فاو ذال ابجد یعنی رشوت و پارہ باشد۔ صاحب بحر بر رشوت قانع و صاحب جامع ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ صاحب سروری بذیل (ملکفہ) سندی کہ از ابوالعباس آورده یہاں است کہ ما نقلش در اینجا</p>	<p>ورعین حیا ز بوالوفائش و مؤلف عرض کند کہ غیر از بہار تحقیقی دیکر ذکر این نکرد اگرچہ این مرگب از ہر دو لغت عرب است ولیکن در عربی بدرجہی مستقل نیست و وجہ تسمیہ تحقیق نشد (اردو) لغت نیز دین ایک شہور چشمہ ہے جس کا نام بوالوفہ ہے۔</p>
<p>پوالہوس اصطلاح بقول بحر بیارہوس داند ابوالعباس (ملکفہ) نقل کرد و صاحب سروری بر (ملکفہ) و مرد فضول۔ صاحب رشیدی بذیل بل ذکر این کردہ در نقل سند از (بوالکفہ) کا گرفت و ما تحقیق این لغت و صاحب تحقیق الاسطلاحات آورده کہ ہوس لفظ فارسی را ہمہ را اینجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ملکفہ۔</p>	<p>کردہ ایم عجب آنت کہ صاحب رشیدی در اینجا در کلام ابوالعباس (ملکفہ) نقل کرد و صاحب سروری بر (ملکفہ) و مرد فضول۔ صاحب رشیدی بذیل بل ذکر این کردہ در نقل سند از (بوالکفہ) کا گرفت و ما تحقیق این لغت و صاحب تحقیق الاسطلاحات آورده کہ ہوس لفظ فارسی را ہمہ را اینجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ملکفہ۔</p>
<p>پوالکلتجک اصطلاح بقول برہان کبیر کاف فارسی و سکون نون و فتح تحیم و کاف ساکن ہر چیز کہ آن عجیب و غریب و طرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد صاحبان بحر و این را ہم اختصار می کنند پس معنی بوالہوس صاحبان</p>	<p>است مرادف ہو فارسیان الف و لام بران دخل کردہ بوالہوس ساختند و تو اختصار آہوست کہ در عربی یعنی صاحب باشد چنانکہ ابوالہب فارسیان و غریب و طرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد صاحبان بحر و این را ہم اختصار می کنند پس معنی بوالہوس صاحبان</p>

و بقول صاحب قنوس گوید که «لوهوس» یا «لوهوس» مرکب فارسی است هیچ ضرورت ندارد که به معنی پیوسته  
 بن امجون و لوهوس و ظاهر است که لوهوس در فارسی با لوهوس را فارسی قرار دهم البته فارسیان استعمال اینهم  
 مرادف بود است نه بمعنی خون و هو را نوعی از جنون قرار کرده اند (صائب) دعوی عشق زهر لوهوس می گوید  
 و دوه و گوید لوهوس را لفظ عربی گفتن صریح تکلف می نماید با دست بر سر زدن از سرگسی می آید و بعضی بر آنند که  
 و بقول بعضی می فرماید که بل بمعنی بیار و این قول ضعیف است و لوهوس را هر کجا در کلام فارسیان یافته می شود اصل  
 ظاهر از قول الف لام بر لفظ فارسی گرفته دانسته توهم کرده آن (لوهوس) فارسی است کاتبان کلام بنا بر قنیت  
 که بل بمعنی بسیار باشد حال آنکه فارسیان را تصرف عربی از حقیقت تصرف در کتابت کرده اند و خیال ما این  
 در فارسی بسیار است و در مواضع متعدد ازین کتابت درست می نماید اگر (لوهوس) به معنی در فارسی  
 مذکور از آنجمله از حال الف لام بر لفظ فارسی بر سر توجیه زبان نمی بود خیال می کردیم که فارسیان (لوهوس)  
 در مدح خان اعظم کو که کبر پادشاه گوید (د) آید با لوهوس را بقاعده عربی استعمال کرده اند هرگاه (لوهوس) ناگهان  
 با ذل نسب آن را دین ازاد بخواند آن کو کب اعظم لقب آن موجود است چرا خیال کنیم که فارسیان لغت فارسی را  
 خان بن النخا با و مولوی جامی هم از لوهوس فارسی گذاشته این در و سری را پسندیدند (اره و)  
 لوهوس اشتقاق می کند می گوید (د) دل بشه و دیکه و لوهوس -  
 چه نزد ناف عشق تو کجا به هوسان نبود جبر و هوسان اوام افتاد (د) مصدر اصطلاحی به بتلای قرض  
 به مؤلف عرض کند که ما اشاره این بر لوهوس و اوام شدن است (لوهوس) از طرز چرخ شکب  
 کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی دانیم که (لوهوس) و قرار می یابیم که عشق و هوس به و ام می افتد  
 ترکیب عربی است و در عربی استعمال نیست و (لوهوس) (اره و) قرض من بتلای هوسا قرضه را به بنا -

<p><b>بوام گرفتن</b> اسید اصطلاحی۔ بقول بہار قرظ عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیہ گرفتن (مصائب سے) گوش گیر و گل بوام از غلیب این متحقق نشد (اردو) بوام فارس میں ایک دوسرے کی صاحب سخن کہ مشورہ صاحب اند نقاش برداشت ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔</p> <p><b>بوانات</b> بقول ناصری بلوکی در فارس صاحب سولف عرض کند کہ وام گرفتن بدون مؤدہ ہم صحیح باشد و مؤدہ زائد ہم بر زبان (اردو) توین اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ طرز بیان بوان این بقول ملحات برہان بروزن دوان نام دانی ناصری کہ از اہل زبان است صراحت این می کند است کہ سوز و ناروان در انجالبیہ راست صاحب کہ این و رای (بوان) است و وجہ تسمیہ این ناصری می فرماید کہ محلی است در حوالی دہشید فارس ہم متحقق نشد (اردو) بوانات فارس کے بخوبی معروف چنانکہ کی از جہات اربعہ دنیا شمارند ایک تعلقہ کا نام ہے جو کئی مواضع پر شمال صاحبان مؤید و اسند و ہفت ہم اپنے را آورده ہوا ہے۔ مذکر۔</p>	<p><b>بویب</b> بقول برہان بروزن خوب قرظ و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یابی حلی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استادرو کی) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب پائخت ہانہاد و برگستر و بویب صاحب سروری گوید کہ قرظ گر انہایہ کہ خانہ را بدہ آرایند صاحب رشیدی ہم این را آورده صاحب ناصری بذکر معنی بالامی فرماید کہ ہفت دری نیز بویب و کوب یعنی جمیری آید صاحب جامع ہنر زبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمی معاصر ہم بدو خانہ آرزو و رسولچی فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد مؤلف عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارہ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بای تحتانی و گنا</p>
<p><b>بویب</b> بقول برہان بروزن خوب قرظ و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یابی حلی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استادرو کی) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب پائخت ہانہاد و برگستر و بویب صاحب سروری گوید کہ قرظ گر انہایہ کہ خانہ را بدہ آرایند صاحب رشیدی ہم این را آورده صاحب ناصری بذکر معنی بالامی فرماید کہ ہفت دری نیز بویب و کوب یعنی جمیری آید صاحب جامع ہنر زبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمی معاصر ہم بدو خانہ آرزو و رسولچی فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد مؤلف عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارہ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بای تحتانی و گنا</p>	<p><b>بویب</b> بقول برہان بروزن خوب قرظ و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یابی حلی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استادرو کی) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب پائخت ہانہاد و برگستر و بویب صاحب سروری گوید کہ قرظ گر انہایہ کہ خانہ را بدہ آرایند صاحب رشیدی ہم این را آورده صاحب ناصری بذکر معنی بالامی فرماید کہ ہفت دری نیز بویب و کوب یعنی جمیری آید صاحب جامع ہنر زبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمی معاصر ہم بدو خانہ آرزو و رسولچی فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد مؤلف عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارہ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بای تحتانی و گنا</p>



عوض موشہ می آید ہر دو مبتدل این باشد اگر چه با بوب را بر لایوب) مثل خان آرزو تصحیف خیال  
کر دھامیم ولیکن تحقیق مادر بخار بوب و کوب) را کہ بہ تختانی و کاف اول می آید مبتدل این می دانند چنانکہ  
باتیوس و باتیوس و بوتاسب و کوتاسب (ار دو) دیکھو اینوب -

**بویا** بقول برہان یعنی اول و سکون ثانی و ہای اجد بالف کشیدہ - آشی را گویند کہ از گوشت بز کوی  
پختہ باشد صاحب نامری بذکر این گوید کہ در فرہنگ ہاندیدہ ام و صاحبان اتند و ہفت و سراج نقل نگار  
برہان مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بوی کہ بمعنی گوشت بز کوی و با کہ بمعنی آتش بجایش گذشت (ار دو) و  
آتش جو چغلی بکری کے گوشت سے پکائی جاے - موش -

**بویاش** اصطلاح - بقول برہان بسکون شین بودن بمعنی دو ش گذشت و باشن کم مصدر باشیدن کہ گوشت  
قرشت بمعنی قدیم و جاوید و ہمیشہ و سرمد باشد - معنی این مرکب (کسی کہ بود و خواهد بود) (ار دو)  
نامری بذکر معنی بالا گوید کہ کنایہ از بود و وجود و جب قدیم او ہمیشہ رہنے والا کنایہ ہے خداے تعالی سے  
یعنی ہمتی خدای کہ بودہ باشد چنانکہ صاحب فرہنگ (واجب الوجود) دیکھو بایستہ ہستی -  
و سائر آوردہ صاحب جامع متفق با برہان - خان آرزو بہ و بال افتادون و در افتادون

در سراج ہم و صاحب سفرنگ در چہل و نہمین فقرہ اصطلاحی - افتادون در مصیبت و گرفتار بلا شدن -  
(نامہ شت شامی کلید) ذکر این بمعنی قدیم و جاوید کرد (انوری سے) بندہ رانیت غم جان و جوانی و جوان  
مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از بوی و با و غم آنت کہ بیہودہ و رافتم بہ و بال (ار دو)  
بر سبیل تکرار و این ہر دو بمعنی قدیم و جاوید است مصیبت میں مبتلا ہونا - آفت میں پھنسا -

و ہر یک اسم جادہ فارسی قدیم یعنی تو اسم مصدر **بویالیدن** بقول بہار بمعنی بوی پریدن مؤلف

عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان و کرامین که بعضی مرغ خور و دوبرنگ است که بجایش گذشت  
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند بدون سند استعمال و صاحب انند بذیل (براقش) بحواله مفتی الارب  
این را بدین معنی تسلیم نکنیم که گوش لبهم خورد (ار ۹۹) گوید که (ابو براقش) در عربی مرغی را نام است  
بو پهلنا - دشتی و کوچک مانند خارشست - پر بالا مین آن

**بو بر آمدن** استعمال - (۱) منتشر شدن بود (۲) پدید و سیاه بگری سرخ و زریں سیاه - هرگاه بر انگیزند  
آید و آرزو که تو بهیچ امید بجایش گذشت (تجرباتی بر افراشته سوی و شتون باوان شتی گردود دایح)  
(۳) هر جا حدیث سبیل آن مو بر آمد است مذکور پس بخیاں ماهمین جانور را فارسیان بخذف الف اول  
گشته تا سخنش بو بر آید است (ار ۹۹) (۱) بو آنا - و الف ششم (بو براقش) و (بو براقش) گفته اند که  
بو پهلنا - (۲) امید بر آنا - آرزو بر آنا - باشد دیگر هیچ (ار ۹۹) عربی مین (ابو براقش) یک

**بو براقش** اصطلاح - بقول ملوقات برهان بذیل پرندے کا نام ہے جسکے پروں کا رنگ مختلف ہوتا ہے  
(بو براقش بخذف الف) ہم جانوریت کہ آن را بوقلمون فارسیون نے اسی کو (بوقلمون) کہلے ہے - مذکر -

گویند صاحب شمس این را به فاعوض قاف نوشته غلطی **بو بر خاستن** استعمال - بقول اند بحواله مفتی  
کتاب می نماید) صاحب محیط بر بوقلمون گوید که گویند سخن پیداشدن بو (حافظ) بوی گل بهشت  
طاریت کو ہی کہ پر آن بہ الوان عجیبہ شتون می شود گوی در چمن ماروت بودا بیلان مستند گوی دید  
و در رنگ آن مثل شعله آتش ظاہری گردد و گویند چون ماروت را (ار ۹۹) بو پهلنا - بقول  
کہ اخیر است و گویند کہ عربا کہ فارسی آفتاب است (دیکھو بلند شدن بو)

نامند مؤلف عرض کند کہ بر قش در عربی زبان یکسر **بو بر** اصطلاح - بقول برهان پنجم اول و ثانی

و سکون ثانی و وال بی نقطه بلیل را گویند که غریب شوخ تو انهم می گلرنگ گرفت با من که از ضعف ز  
است صاحب جهانگیری گوید که (بو بردن) هم بدین گل بو نتوانم برداشت با صاحب بحر هنر باش به  
سنی می آید صاحب رشیدی هنر باش (مولوی معنوی) بذر این گوید که معنی کسب کردن بو باشد مؤلف  
تو دانی که غیر غم که گرد قاف می پرم با منی دانی که بو بردن عرض کند که حاصل کردن بو است (ار و و) بو حاصل  
در گنج رازی گردم با صاحب ناصری بذر این گویند که نا بولینا -

که بدین وجه این نام کردند که بوی گل را استنشام می یوب و داشتن زخم | مصدر اصطلاحی بقول  
صاحب جامع هنر بان برهان مؤلف عرض کند که بحر ناسور شدن زخم از رسیدن بوی شک و گل  
اسم فاعل ترکیبی است معنی بوی برنده و حاصل کنده بهار گوید که مرادف (بو بردن) است که می آید  
بوی میرکب از لفظ بو و ماضی مطلق مصدر بردن و بر معنی ناسور شدن زخم قانع مؤلف عرض کند  
و جاد دارد که این را مخفف (بو بردن) و نیمه پنی بریده که عادت است که چون بوی خوشی ز زخم رسد و گل  
که بوی گل او را برد و دود خوشی کرد و کنایه از داشتن گل می شود بلکه تازه و عتیق شود و ناسوری پدید آید  
که بلیل است مخفی میا و که بلیل و غریب بهر دو لغت از همین عادت فارسیان این مصدر را قائم کردند  
عرب است و همین است لغت فارسی برای بلیل و نیمه پنی معنی لغتی این حاصل کردن زخم بورا و کنایه از  
بنا نه تغییر می آید مزید علی این یا این را مخفف آن داریم ناسور شدن است و پس هیچ ضرورت ندارد که  
و الاخر اولی من الاول (ار و و) و یکم بلیل -

بو بردن | مصدر اصطلاحی بقول خان زخم بر امونا - گهر امونا - ناسور پدید آید که نا -  
در چراغ هدایت معنی شمیدن (وحید) چون از بو بردن | اصطلاح بقول برهان و رشیدی



<p><b>بولیش</b> اصطلاح - بقول رشیدی مرئوف (بولو) گمان کرنا (۳) جنگلی چھیلی کا گوشت لیجانا (۵) انوش کے بچہ کی گھال میں گھاس بھر کر لیجانا۔</p>	<p>خفیف آگاہی حاصل کرنا۔ کسی چیز کی ٹوہ پانا (۳) گمان کرنا (۳) جنگلی چھیلی کا گوشت لیجانا (۵) انوش کے بچہ کی گھال میں گھاس بھر کر لیجانا۔</p>
<p><b>بو بردون زخم</b> مصدر اصطلاحی - بقول گوید کہ بیای فارسی آمدہ چنانکہ بعضی گفتہ اندچہ پوپا وارستہ ناسور شدی زخم از رسیدن بوی شک بہر ووبای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج وگل (مخلص کاشی سے) دل نمیدانم کہ این غیر نمایان باشد چون ہد ہد تاجدار است بدین نام برده است و اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بوزو نامیدہ شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت است و (طالب کلیم سے) خوانا بہ اش گلاب بالا گوید کہ لقا پوپ یعنی ہد ہد و شانہ آمدہ لیکن بوبک نشاندہ سپہن کہ زخم کسی کہ از گل روی تو بوی و بوبہ و بولیش ہمہ جنی ہد ہد فقط پس گوئیم کہ کاف و بہاریم فکر این با (بو برد داشتن زخم) کردہ و ہای مخفی برای نسبت است و شین اہم برای نسبت و صاحب بھریم این را مرادش گفتہ مؤلف گوئیم (انتہی کلام) مؤلف عرض کند کہ اصل این عرض کند کہ ماتحتیت این بر (بو برد داشتن زخم) (پوب) بہ بای فارسی اول و مؤدہ سوم کہ در فارسی نوشتہ ایم (ار و و) دیکھو بو برد داشتن زخم۔ زبان معنی کاکل مرغان باشد کہ می آید و معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان ہمان بو برداش کہ بجایش مذکور شد مؤلف عرض واد نسبت بر و زیادہ کہ وند چنانکہ ہند و ہند و معنی می کنند کہ ذکر حقیقت این ہمد را بجا کردہ ایم (ار و و) نفییش منسوب بہ کاکل مرغان و گنایہ از ہد ہد کہ تاج بر سر واد پس از ان واد بدل شد بر شین مجملہ چنانکہ</p>	<p>بو بردون زخم مصدر اصطلاحی - بقول گوید کہ بیای فارسی آمدہ چنانکہ بعضی گفتہ اندچہ پوپا وارستہ ناسور شدی زخم از رسیدن بوی شک بہر ووبای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج وگل (مخلص کاشی سے) دل نمیدانم کہ این غیر نمایان باشد چون ہد ہد تاجدار است بدین نام برده است و اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بوزو نامیدہ شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت است و (طالب کلیم سے) خوانا بہ اش گلاب بالا گوید کہ لقا پوپ یعنی ہد ہد و شانہ آمدہ لیکن بوبک نشاندہ سپہن کہ زخم کسی کہ از گل روی تو بوی و بوبہ و بولیش ہمہ جنی ہد ہد فقط پس گوئیم کہ کاف و بہاریم فکر این با (بو برد داشتن زخم) کردہ و ہای مخفی برای نسبت است و شین اہم برای نسبت و صاحب بھریم این را مرادش گفتہ مؤلف گوئیم (انتہی کلام) مؤلف عرض کند کہ اصل این عرض کند کہ ماتحتیت این بر (بو برد داشتن زخم) (پوب) بہ بای فارسی اول و مؤدہ سوم کہ در فارسی نوشتہ ایم (ار و و) دیکھو بو برد داشتن زخم۔ زبان معنی کاکل مرغان باشد کہ می آید و معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان ہمان بو برداش کہ بجایش مذکور شد مؤلف عرض واد نسبت بر و زیادہ کہ وند چنانکہ ہند و ہند و معنی می کنند کہ ذکر حقیقت این ہمد را بجا کردہ ایم (ار و و) نفییش منسوب بہ کاکل مرغان و گنایہ از ہد ہد کہ تاج بر سر واد پس از ان واد بدل شد بر شین مجملہ چنانکہ</p>

خدیو و خدیش و بای فارسی بدل شد بوحده چنانکه تپ و باکره لژی - مؤث (۲) هدی - مذکر و کچو بدیدک  
 تب همین قدر است حقیقت این و حقیقت دیگر مرادفات **یوبلد شدن** مصدر اصطلاحی - بقوی اند  
 این را بجایش عرض کنیم (اردو) هدی و کچو بدیدک - نشر شدن بوی باشد (صائب) ز دل گشت  
**یوبک** بقول برهان باثانی مجهول بروزن خوبک - مرآه سینه تاب بلند نشد ز سوشگی بوی این کباب  
 دختر بکر و دوشیزه را گویند و در هدی را نیز گفته اند که بلند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است  
 مرغ سلیمان باشد و زبان هندی احمق و نادان صاحبان (اردو) **یوبلد** مونا -  
 جهانگیری و سروری بر معنی اول قانع صاحبان رشیدی **یوسن** بقول شمس بافتح یعنی کردن **مؤلف**  
 و ناصری و جامع و اند و هفت ذکر معنی دوم هم کرده اند عرض کند که غیر از شمس دیگری از محققین عجم ذکر  
 خان آرز و در سراج بذکر معنی دوم گوید که کاف برای این کرد یکی از معاصرین عجم می فرماید که مصدر نشر  
 نسبت بر یوب که کاکل مرغان را گویند و ذکر معنی اول و پاشند است حیف است که بعضی محققین زنده و پاشند  
 هم کرده **مؤلف** عرض کند که اشاره این بر یوبش هم این را ترک کرده اند و مجرد قول صاحب شمس  
 گذشت که یوب اصل است و یوب بوحده اول میباش بدون سند استبعاد اعتبار را نشاید و مجرد بیان کی  
 چنانکه تپ و تب و کاف برای نسبت پس این کنایه باشد از معاصرین عجم بکار نمی خور و که پایه اعتبارش بلند  
 از هدی که نشانه بر سر و در ده حلا عرض می شود نسبت معنی نیست و آنچه قیاس می شود هدی همین که این به فوقانی  
 اول که فارسیان از لغت هندی این را بفرس کرده اند محض موحده باشد یعنی یوبش مرادف یودن که اسم  
 یعنی دوشیزه که در اوائل عمر نادان می باشد پس خرنیت مصدر به و یوبکی است که مرادش بر یودن بیاید  
 که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) فرق در هر دو همین قدر که فارسیان قدیم از علما



خامش کہ بود طوق حمام و تاج بوبہ کہ صاحب جامع ثبت  
 (ب) گوید کہ (۱) همان بوبو (۲) یعنی تکی و آرزو قابل خیال و مجرّب بیان خان آرزو و وز کہ پیدارش  
 و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یایی تجمانی ہم آید بہار بدون سداستعمال تسلیم نہ کنیم قیاس تقاضی  
 خان آرزو در سراج ذکر الف نکرد و بوب (ب) ذکر آنست کہ هیچ خصوصیت سگ نباشد گریہ و بعض  
 ہر دو معنی کردہ گوید کہ شمس فخری ذکر معنی دوم ہم کردہ دیگر جانوران ہم غذای خود را پیو دریا بند پس  
 مؤلف عرض کند کہ الف مرکب است از بوبو کہ بوبہ پست جانوری را توان گفت کہ غذای خود  
 بہ بدل بوبو بہ بای فارسی یعنی آواز ہر گدشت ہر بوبو دریافت کند اسم فاعل ترکیبی ہا و ملائکہ و جن  
 تجمانی زائد و بای ثبت و رافرش بمعنی شوب بہ صدای را داخل معنی کردن موافق قیاس نیست (ارو)  
 بوبو و کنایہ از ہر دو (ب) مبدل بوبو کہ بمعنی ہر گدشت جن و ملک اور گشتا جو بوسے جانور پیدا کرے اور  
 چنانکہ آسو و آوسہ و باز و بازہ و آنچه (ب) بمعنی ہمارے معنوں کے لحاظ سے وہ جانور جو اپنی غذا  
 آرزو آمدہ مبدل بوبو باشد چنانکہ بالیوس و بالکوس بوسے معلوم کرے ۔ مذکر ۔  
 و بوب و بوب و آنچه بہ تجمانی عوض موحدہ می آید **بوسہ پیرن** مصدداً اصطلاحی بقول بہار و  
 آن بجایش کنیم (ارو) (الف) دیکھو بوبو کے پہلے اندھراؤف بوسچین و تراویدن و صراحت معنی  
 منے (ب) (۱) دیکھو بوبو کے پہلے معنی (۲) دیکھو بوبو ہر سہ نکرہ اند و بر سناظوری اکٹفا کردہ اند  
**بوسہ پست** اصطلاح بقول بہار ملائکہ و جن و از شوق تو چشم آرزو می پزد کہ باموسی تو از شمام  
 سگے کہ جانور را پیو پیدا کند خان آرزو در سراج بوبو پزد کہ باموسی تو از شمام  
 ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین دیگر و بلند شدن بوبو باشد کہ موافق قیاس است و در محقق



عجم که از معاصرین شان به تحقیق پیوست بعضی (۲) باقی غلط است. فرماید که صحیح بیوتات نویسی است بزیادت  
نماندن بوجه مستحق (ار و و) (لا) بولند بیوت (۳) تحتانی و شتم اول و ثانی و این جمع بیوت است و بیوت  
بو آثرنا. باقی ترهنا که میسکتین.

**بویچیدن** مصدر اصطلاحی بقول بهار و اندک مصدر حساب خانه داری است و بعض معاصرین عجم  
مرادف بویچیدن و پیچ صراحت معنی نکرده اند (صائب) بدون تحتانی همین مرکب را بر زبان دارند و معنی خانه  
(۴) بوی کباب و لپا پیچیده در لباسش به خون هزار شماری هم و عینی نیست که این را محقق آن دانیم و  
بیدل از دانش چکیده (طالب آملی) بوی آن را غیر فصیح دانیم اگر چه اصل است (ار و و) بو آثرنا  
زلف تو گر خاک می زخم بشام به نسیم می شود و دروغ نویسی حساب خانه داری (نوشت) اور (خانه شماری)  
می چید به مؤلف عرض کند که منتشر شدن و رسیدن مکانات کا شمار (نوشت)

بوی باشد موافق قیاس است (ار و و) بو نهیچنا. **بو تراویدن** مصدر اصطلاحی بقول بهار و اندک  
مرادف بویچیدن که گذشت و پیچ صراحت معنی در اینجا

**بویموون** مصدر اصطلاحی بقول شمس باصنم هم نکرده (طالب آملی) می تراود بوی در دانه  
کنیت شهید است. دیگر کسی از محققین فارسی زبانان خرقه خونین دلان به نافه بوی خویش را اسماک نوشت  
و اگر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشد موافق قیاس بگوید به مؤلف عرض کند که رسیدن و ظاهر شدن  
هم نیست مجزویان شمس اعتبار را نشاید (ار و و) بو باشد و (بوی در تراویدن) آثار در ظاهر شدن  
قابل ترجمه است و بس که بجایش می آید (ار و و) بو آثرنا.

**بیوتات نویسی** اصطلاح بقول اند و غیث **بو تره** بقول بهار و جهانگیری و رشیدی به باج

باثانی مہجول و فتح تائی قرشت (۱) رستنی و درخت پر شاخ  
 و ہرگی کہ بسیار بلند نشود و بر زمین نزدیک باشد و بقول دیگر هیچ (اردو) بوٹہ بقول آصفیہ - فارسی  
 سروری و روستہ بی ساق و بر زمین نزدیک صاحب اسم مذکر - اونٹ کا بچہ - مؤلف عرض کرتا ہے  
 ناصری بذکر این گوید کہ چنانکہ خار را بوٹہ خار گویند - کہ عموماً آدمی اور حیوانات کے بچہ کو بھی فارسیوں  
 گھبرا وریا حین نزدیک بر زمین رائیز - خان آرزو در سرچ بوٹہ کہا ہے پس اس کا ترجمہ (بچہ) ہے - مذکر -  
 می فرماید کہ از بعضی مردم زبان دان بدین معنی بخند (۳) بوٹہ - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی  
 و او و تشدید تائی قرشت سموع و در ہندی بہ تائی و سروری و ناصری و جامع و سراج نشانہ تیر (سرچ)  
 ہندی است صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین (راجی ۵) در خار و چشم مستش نیم خواب ہا کر دمار  
 شاہ قاجار ذکر این کردہ بر طبق درخت قانع و صا بوٹہ تیر عقاب پ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز  
 روزنامہ بر ترجمہ ہندی یعنی بوٹہ بتائی ہندی گفتا معنی اول است کہ نشانہ تیر ہم کہ از گل ساختہ شود  
 کردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بوٹا بتائی ہندی قدری از زمین بلند می باشد مثل بوٹہ نبات -  
 و الف عوض ہا لغت ہندی است فارسیان بر سبیل تقریب (اردو) تیر کا نشانہ - مذکر -  
 استعمال این کردہ اند و نباتی را نام است کہ برابر زمین (۴) بوٹہ - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی  
 باشد (اردو) بوٹا بقول آصفیہ - ہندی چھوٹا پودہ و سروری و جامع و سراج ظرفی رائیز گویند کہ از  
 بوٹائیون کے ساتھ بھی متعلق ہے - مذکر -  
 کل حکمت ساختہ باشند و طلا و نقرہ و امثال آن  
 (۲) بوٹہ - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سراج دران بگد از ند و عبری خلاص و بوٹقہ مغرب آن  
 و ناصری و جامع و سراج بچہ آدمی و حیوانات عموماً بوٹقہ تر (شاعر ۷) نہ در غنچہ کامل شود پیکر گل پودہ در بوٹہ

ظاہر شود صفت زر پہ (خاقانی ۵) چو زرد در **بوٹہ خشک** اصطلاح - بقول برہان کنایہ از بدین  
 بوٹہ یقین مرا کد اخت کا زمرن پہ نہ شیطان مانا و قالب انسان صاحب جہانگیری در طعنت و صاحب  
 و سواش نہ آدم ماند و عصیانش پہ **مؤلف** جامع بذیل بوٹہ و صاحب رشیدی بذیل استعارات و  
 عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دہیم دیگر ہیچ - صاحب بحر بذیل مرکبات ذکر این کردہ مرکب اضافی است  
 (اردو) کہانی بقول آصفیہ ہندی - نوشتہ و مراد از قالب خاکی انسان است و بس (اردو)  
 چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کپڑا اور روئی کو **قالب خاکی** کہہ سکتے ہیں - مذکر - جسم - مذکر -  
 بنائی جاتی ہے - پنجاب میں کھٹیالی کہتے ہیں - بوٹہ زر **بوٹیمار** اصطلاح - بقول برہان باسیم بر وزن بوٹیمار  
 خلاص زر - بوٹہ - بعض اہل زبان کہہ یا کہتے ہیں نام مرغی است کہ اور انعم ترک نیز گویند و بوٹہ در  
 اور دکن میں موس - کہنا ر آب نشیند و از شتم آبہ باد آب کہم شود با وجودی  
 (۵) بوٹہ - بقول ناصر نقاشی بر **بوٹیمار** و حجرہ آب شور و آن را بھری میام و ہونانی شستہ خوانند  
 کہ قلدان گویند و امثال آن از لباس و غیہ و آن خوردن گوشتش بی خوابی آورد و مقوی حافظہ باشد  
 را رگل و بوٹہ نیز گویند بہار ذکر این کردہ از دیگر و دہن راتند و تیر کند صاحبان جہانگیری و رشیدی و  
 سعانی ساکت (سیح کاشی ۵) بار بار خلک حلقہ ہا سر زری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (حکیم شانی  
 فراوان است ہا نصیب غیمہ گل بوٹہ قبائی نیست ۵) در عوامی صفاچہ بوٹیمار ہا در دت اربست کو  
**مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول کہ نقش و نگار صفیر ہاشم پہ (استاد الہامی ۵) ماندہ بوٹیمار از حسرت  
 آئینہ و لباس را ہم فاریان بوٹہ گفتند (اردو) آئینہ ابا در و درین ہا در داوانگہ شود و زری بی آب نہیہ  
 یا لباس اور پردون کا نقش و نگار گل بوٹے - مذکر پہ (سعدی ۵) ازین و خستہ جو بلبل بران و خستہ

نشین پادشاه دل خیر و مازده چو بوتیمار پادشاه صاحب یک روز بگذارد تا لحم نرم گردد و روز دیگر  
 محیط بر بوتیمار حواله شفتین و مالک آخرین کند و بر پخته بخورد اصل گوشت آن گرم و خشک  
 (شفتین تری) می فرماید که آن طائر است شبیه به خسته در دوم و نیز و بعضی در سوم - مزی ذین و تنوی  
 که آن را بفارسی بوتیمار و یونانی طریقون گویند و تری حواس و مزید حافظه و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند  
 (الافاخته) و بهندی تجله - بزرگ تر از فاخته و سفید اگر کب فارسی بقاعه عربی است معنی صاحب غم و غریبی بین  
 رنگ و طوق گردن آن سیاه و ناتمام و پای و گردش اسم دوم نباشد بلکه مالک آخرین گویند (ار و و) بجای قبول است  
 بنده بهترین آن کوچک و فربه باید که بعد از آن را بهندی - اسم دیگر بوتیمار - غنچوارک - بای خور کلنگ  
 پوچ (قبول ماضی مرادف بوش (۱) بفتح و بحکم فارسی یعنی خود نمائی و کز و فر (شیخ انصاری فرموده)  
 جنید پیری شگن بود او را بوج و بوش نبوده یعنی خود بینی نداشته خان آرزو در سرانجام پیری آویده  
 فرماید که بوش مبدل این است و فرماید که (۲) بضم اول اندرون و بان و اینقدر صراحت می دهد که ظاهر  
 بهر دو معنی بهیم فارسی است و بعضی دوم به بای فارسی نیز چرا که معنی خالی (پوچ) است بای فارسی و می  
 که بای تازی به پارسی بدل شده باشد اگر بهیم تازی باشد مبدل تو خواهد بود و آن معنی گرداگرد بان است  
 مؤلف عرض کند که بوج بهیم فارسی بهر دو معنی بالا می آید اگر سند استعمال این پیش شود تو انیم عرض کرد که  
 این مبدل است چنانکه کاج و کاج و ما آن را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این را مبدلش و به بای  
 فارسی تسلیم نکنیم که محض قیاس خان آرزو است و خود او هم این را بای فارسی بجایش قائم نکرده و صاحب  
 به بان هم ساکت بای حال تصفیه آن بهمانجا کنیم (ار و و) (۱) خود نمائی - بوش - و یکم و اسنامه (کز و فر)  
 مذکور و یکم و بوش (۲) منتهی که اندر کا حصه - داخل دهن مذکور -

**بوجیا** | بقول برهان کبیر جم و بای فارسی بالف کشیده بروزن بوسا بلغت زند و پازند خیار باد رنگ را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده و صاحبان اندوهفت نقلش بر داشته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است دیگر بیچ و خواص و طبیعت این بر (از رنگ) گذشت (اردو) دیکھو از رنگ -

**بوج** | بفتح اول و سکون ثانی و جمیم فارسی مرادف دیواری چکد های گل به آه گرم که بر خورده و در کباب صاحب بوج که به جمیم عربی گذشت صاحبان برهان و جامع هم اند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که معنی بوا آمدن و کثرت ذکر این کرده اند و صاحبان رشیدی و سروری و چنگیز شدن بوا باشد و بس (اردو) بوا - بویسینا -

بر معنی اولش قانع **مؤلف** عرض کند که ما هما نجایان **بوجیپا** | صاحب جهانگیری در طبقات می فرماید که خیار را کرده ایم که این اصل است و آن سبیل این (اردو) نام است **مؤلف** عرض کند که تصحیف بوجپا می نماید دیکھو بوج -

**بوجیدن** | مصدر است و بار ذکر این کرده از معنی ناکت کرد از اینکه دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این و سنده میر خجالت پیش می کند (ب) بوی گلاب از درو کرده (اردو) دیکھو بوجیا -

**بوجا** | بقول برهان باحای بی نقطه بالف کشیده بلغت یونانی گیاه ماه پروین را نام است و بیخ آن را بعر بی جد و ارضا صاحب ناصری فرماید که فارسی این ثروار است به زای فارسی **مؤلف** عرض کند که ما بر آتشکه سودا ذکر جد و اکر کرده ایم و ذکر این لغت یونانی ازین وجه پسند خاطر برهان شد که اکثر بر زبان فارسیان است (اردو) جد و اکر کی گھانس جد و اکر کابیان (آتشکه سودا) پر گزرا ہے - مذکر

**بوخت** | بقول برهان بروزن سوخت بمعنی پس باشد که برادر دختر است صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که بخت که گذشت مخفای است



**نور و رون** | بقول بهار بنی بو بردن اسالک موجود چنانچه با بود یعنی معدوم - صاحب سفرنگ ده  
 قزوینی (س) سالک ارباب سخن از فکر معنی زندگی و نهمین فقره (نامه شت حی افرازم) گوید که بضم  
 اند به جای آب و دانه بلیل در چین بومی خور و با با ایجاد با و او و دال یعنی هستی و وجود باشد مؤلف  
 (طالب آملی ه) عشاق را مزاج قناعت بود عرض کند که معنی اول اسم جاد و اسم مصدر (بودن)  
 لطیف به تا غایتی که رنگ بپوشند و بخورند به است که می آید و به ضم اول و سکون و او و دال مبهمل  
 (میر خسرو ه) زلیخه غنچه و مین لبته از صبا بوی خوشند حافظ برای معنی چهارم است که می آید نه برای معنی  
 و در رون پوست گنجید و در زبان شکفت و اول و معنی دوم با ضی مطلق بودن و معنی سوم بیان کرد  
 صاحب اندر نقل شمارش مؤلف عرض کند که ناصری تثنی است نه سوان و استفهام چنانکه (س) آنکه  
 بوگر فتن و حاصل کردن بو باشد (ار و و) بو خاک را بنظر کسیا کنند یا بود که گوشه چشمی بکند  
 حاصل کرنا بولین - و حقیقت آنست که این معنی پیدای می شود از (م) مضارع

**بو و بول** | بقول لطافت برهان (ا) بمعنی هستی باشد - بودن که بضم اول و فتح دوم و سکون سوم باشد  
 صاحب ناصری می فرماید که بضم اول و فتح دوم از کلام سعدی که ناصری بر معنی سوم آورده سندی  
 بو او زده یعنی باشد (حافظ ه) بود آیا که در یک معنی چهارم حاصل می شود و معنی سوم بدون ترکیب  
 بخشاینده چکره از کار فرو بسته ما یکشاینده و فرنا بالفاظ آیا حاصل نمی شود و مجرد بود (ه) بمعنی شاید و  
 که (۲) ماضی و (۳) بطریق سوال و استفهام - اسپه بزم می آید و بدین معنی بو بختف همین است (ار و و)  
 (سعدی ه) سولی چنین در یغ نباشد گره زده (ا) هستی - مؤث - وجود مذکر - (۲) ماضی مطلق  
 بکنار تا کنار و برت مشکبو بود به بهار گوید که معنی (۳) (آیا بود) که ترجمه خدا کریم - ایسا هو - (۴) هو

ہوئے مضارع (۵) شاید (امید ہوئی)

محیط می فرماید کہ بستم بای موحده و سکون و اوقع دل

**بوداؤن**

بقول خان آرزو در چراغ هدایت (۱) مہلہ والہ و سکون رای مہلہ اسم فارسی است و

برشتہ کردن تخم ہا و مغز ہا (۲) تراش می گشت چشم

بہر بی بلفار و بہندی بودار کاچہرہ گویند و آن چہرہ است

کا فرش دلخواہ تر پانچویں دایمی کہ بہر تقویت

آوید بہند ہا سرخ و خوش رنگ بخیم۔ دانہ دار خوشبو کہ از

صاحب بحر نقل نگارش و زلہ بردار ش بہار بزرگ معنی اول

آشتر خان می آورند و سبب بوی آن آنست کہ دبا

گویند کہ (۳) معروف و مقصودش غیر معنی تحقیقی نباشد چنانکہ

آن از پوست دختی می نمایند کہ آن درخت خوشبو است

بوداؤن گل (میرنجات ۴) بر فراز دالو حیات

و در خیبر آن بلد جامی دیگر نمی شود۔ سرد و خشک و افضل

ہر دغ و لم ہا لالہ ہا این چین بومی مصیبت می دہد

و خواص آن مانند دیگر حلوہ است و گویند کہ آب لوب

صاحبان اند و آصفی نقل نگار بہار مؤلف عرض کند

در طرف مصنوع از ان۔ مقوی قلب و رافع خفقان

کہ معنی اول از معنی حقیقی دوم بر سبیل مجاز پیدا کردہ

و مصنف باہ (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل

یعنی چون چیزی را بر آتش بریان کنند بومی دہد پس

(بوداؤن چیزی) کہ یا بر بریان شدن چیزی است و از

چہرے کا نام ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو ہوتا ہے

ہمین مصدر لازم بر سبیل مجاز معنی متعدی داخل محاورہ

جو (آشتر خان) سے لایا جاتا ہے۔ مذکر۔ صاحب صفیہ

شد کہ مجاز مجاز است دیگر بیچ معاصرین عجم بر زبان آرد

(بودار) پر لکھا ہے ادیم مین وہ خوشبودار نری

و صاحب بول چال ذکر اسم مفعول این یعنی (بوداؤہ)

جو مین سے لاتے ہین آپ نے تذکیر و تانیث کی صرا

کردہ (ارو ۵) بیوننا و کیو برشتن (۶) بودینا۔ ہنین کی لیکن نری) کے لحاظ سے (موتی)

بودار اصطلاح۔ بقول بحر قنوی از چرم بود۔ صاحب

**بوداشتن**

استعمال (۱) بمعنی بودار بودن چیزی



و (۲) مجاز آثار و علامت چیزی داشتن (ظهوری) چنانکه تب و تب و الف بدل شده تحتانی چنانکه (تازانه)	و (۳) گذار باد بگذر از او مناسب نیست بنگاه رنگ و (تازانه) و (از معان) و (دیر معان) (ار و و) پود
نذار دو مانع بود ارد (۱) (وله) دل زیاده بهشت بقول آصفیه فارسی - مذکر - یک قسم کی تیز خوشبودار باشد	بود ارد (۱) که بخار بهشت رود ارد (۲) (ار و و) (۱) جبکو عربی من نفع کتبه پن -
بودار (۱) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ	بودار (۲) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
با لضم محل سکونت و نیز سکونت را گویند اگر چه دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و لیسکن معاصرین عجم بر زبان دارند مرکب از هر دو اسم جامد بودن و باید	بودار (۳) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
است موافق قیاس از قبیل (خور و نوش) اصل این -	بودار (۴) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
(بود و باش) با و او عطف است و بدون و او هم از و	بودار (۵) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
بود و باش بقول آصفیه فارسی - اسم مؤنث - سکونت -	بودار (۶) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
بود و باش (۱) اصطلاح - بقول برهان کبیر دال ایچ بر و	بودار (۷) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
سوزش بمعنی هستی و بود باشد که بعضی گون خوانند صاحب سوزش ذکر این با (بوش) کرده که بهین معنی می آید -	بودار (۸) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ
(بنا خسر و) بیرون بردارد در مرگ و چون از در بن و پودینه بدل این که موته بدل شد بیاسی بخار بودش اندر آئی و صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این	بودار (۹) اصطلاح - بقول اند بخواه و رنگ و رنگ

کرده اند خان آرزو در ضراح می فرماید که شین این ظاهر اینها را بهر جهت راحتی است  
 برای نسبت است و شین حاصل بالمصدر نیست چه اگر آن **بودن** بقول بحر با و معروف هستی و هست شدن  
 بالمصدر می که یوزن صیغه ماضی باشد یعنی نشود چنانکه پیش و باشند و بود و مضارعش که کامل التقریف است و  
 ویش و خورش و خارش و برین قیاس پس می تواند که از فرماید که صیغه ماضی بعید و امر و نهی نیامده و بقول بود  
 عالم بایش بود که شین نیز در آن برای نسبت است **مؤلف** هستی گرفتن و ترجمه این در عربی کون و فرماید که بود  
 عرض کند که با حقیقت بایش را بجایش عرض کرده ایم و بود و بایش حاصل بالمصدر و مساحت هر یک کند که  
 که مبدل بود و است و شین نسبت در آن نیست و درین بود و معنی باشد و بود معنی باشند و بود معنی باشند و  
 لغت هم نباشد بلکه این حاصل بالمصدر بودن است بومی معنی باشی و بوده معنی باشند و بود و بود و بود و  
 محققین مصدر رسکندری خورده اند که بود را حاصل بود صاحب نوادر بجوای خان آرزو می فرماید که استعلا  
 بالمصدر دانسته اند و برای بودش شین نسبت را می **بند** لفظ بود عام است و می آید در مقامی که عرض شد  
 و اصل نه چنانست بلکه بود اسم مصدر راست که اشارت آن امر باشد و سابق وجود نداشته باشد و هم در  
 بجایش کرده ایم و این حاصل بالمصدر و هیچ ضرورت مقامی که موجود شود و مطلوب ثبات آن باشد اما لفظ  
 ندارد که با آفریش ویش و اشال آن مقابله این کنیم شود بشین معجمه منعی شود مگر در جائی که مدعا حدوث  
 از نیکی برای حاصل بالمصدر قاعده مقرر نیست و مبنی بر آن بود و لفظ و سابق حاصل نباشد **مؤلف** عرض  
 سماع است و بایش که می آید مختلف این پس خان آرزو کند که فرق در باشند و بودن همین قدر است  
 قاعده که برای حاصل بالمصدر بر قیاس خود بیان که باشند تعلق دارد باز مانده حال و استقبال و  
 می کند ناقابل قبول است (ارو) رها جیسے اسکا بودن تعلق دارد باز مانده ماضی پس باشند معنی

الان بودن یا بودن در زمانه آینده و بودن یعنی از  
 سابق الایام بودن ولیکن نزاکت این فرق در استعمال  
 فارسیان باقی نمانده حالاً عرض می شود نسبت ماخذ این **بودنگ** بقول ابن جواله فرنگی  
 که بعضی این را دوگب قرار داده اند از اسم مصدر بود نریا و فتح وال و سکون فون و کاف فارسی (بودانه) را  
 علامت مصدر بودن بران بخذف یک وال جمله از گوینده دیگر کسی از تحقیقین فارسی زبان ذکر این نکرد  
 دو وال که جمع شد و بعضی اسم مصدر این بابی دانست مؤلف عرض کند که بودنگ به بابی فارسی می آید  
 و اصل این بعد ترکیب علامت مصدر بآیدن بود که و حقیقت آن مصدر اینجا عرض کنیم و در اینجا همین قدر  
 الف بدل شده و او چنانکه تاغ و توغ و تحانی شده کافی است که این سبب آنست چنانکه اسپ و اسب  
 شده بودن باقی ماند و اشاره این بر بابی گذشت (اردو) و یکجو بودن  
 و بجایال ما اسم مصدر این تو باشد که بر معنی دوش **بودنه** بقول برهان وال و فتح وال و فون پرند است  
 گذشت و بقول بعضی تحقیقین امر حاضر این تو آمده و اگر آنرا تهومی گویند و بقول بعضی پرند شبنم تهومی  
 این برخلاف قول صاحب بحر است و قواعد فارسی لیکن او یکپ ترازوست که آن را عبری سلوی خوانند  
 هم متفاقی آنست ولیکن فارسیان امر حاضر این را صاحب ناصر می شفق با برهان و صاحب جامع بر  
 استعمال نمی کنند و از امر حاضر باشند یعنی باش سلوی قایم و بقولش آن را مرغ بلدرچین هم گویند  
 خارجی گیرند و اشاره این بر بعضی ششم تو هم مذکور و صاحب غیاث گوید که هندی این بیشتر است غان  
 و آنچه در طعنهات این تصرف شده است برخی از آن در سران دیگر قول برهان می فرماید که از بعضی مردم  
 بر معنی دوم تو گذشت و صراحت بعضی آن بجایش توران شنیده که جانوری است شبیه به پشه که هندی

آن بستر نام است بایستی مجبول و سپین اصح است و آوی بی خلل۔ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محقق بی تحقیق  
مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر (بلد چین) این را لغت فارسی گفته ولیکن بر زبان معاصرین  
بیان کرده ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) عجمیت و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت۔  
بیٹر بقول آصفیہ ایک پرندگانم۔ مذکر۔  
خلاف قیاس است و قابل اعتبار نباشد (اردو)

(۲) بودنه۔ مبدل بودنه کہ بیای فارسی می آید چنانکہ ناقابل ترجمہ۔

اسپ و آب و تعریف این بر بود اند گذشت و طایر بود و نبود اصطلاح۔ معنی عدم و وجود ہر دو کتا  
این را محقق بود اند ہم توان گرفت بخلاف الف۔  
(اردو) دیکھو بود اند۔  
غارت تاخت بر بود و نبود کا مایہ داران را ہمان

بود و نا بود اصطلاح۔ بقول ثقات برہان و کم مبری بسیار ہست (اردو) تھایانہ تھاجو  
مؤید معنی (۱) وجود و عدم و (۲) کنایہ از فقر و غنا کچھ تھابہیت کڈائی۔ ٹوٹ۔

بحر بر معنی اول قانع صاحب ہفت رابطات برہان بود و نمود اصطلاح۔ کنایہ باشد از بہیت  
اتفاق و صاحب اندہنریش مؤلف عرض کند کہ کڈائی و رونق و نمود (صائب) بود و نمود  
معنی اول حقیقی است و معنی دوم را ازین وجہ طالب عاشق از آب و تاب جنت ہا گزر زہ ما وجودیت  
سندی باشیم کہ محققین اہل زبان اعنی ناصری و سروری از آفتاب جنت ہا (اردو) نمود فارسی۔ ٹوٹ  
و جامع ازین ساکت (اردو) (۱) وجود اور عدم۔ دیکھا و۔ دیکھو انتظار کے دوسرے معنی۔

عدم وجود۔ ہونا نہ ہونا (۲) فقیری اور توگری۔ ٹوٹ بود و پیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار و آندیش  
بود و نا۔ اصطلاح۔ بقول شمس معنی انتظام امور نقل نثار ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند

منتشر شدن و آمدن بود باشد (صائب ۵) بلبدان  
 دیوانہ بند و بوی گل انداختا دہمی دو دور کو چہ و باز محبوب الامثال نے اسکو بلا صراحت معنی اس فارسی مثل کا  
 چون دیوانگان ہوا موافق قیاس است (اردو) مرادف قرار دیا ہے لیکن صاحب تصفیہ نے (ہمزگ کے ذکر)  
 بوی بیلنا۔ بوا آفا۔  
 پر اس کے معنی کچھ اور لکھے ہیں دکن میں ۱۰ کار گیر کی چوٹ

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن | مقولہ صاحبان  
 غزنیۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر سے باری لیجئے اور جان لڑائے تاکہ اپنا کام اُس سے بہتر  
 این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ چون (پیشہ و رون کی آپس کی عداوت) بھی کہتے ہیں۔  
 متاعی صنعت کسی را بنید سعی آن می کند کہ متاعی

خود بہتر از وثابت شود و این میلان فطرت است  
 و عیبی ندارد مگر نتیجہ لازم این است کہ متاع اول  
 متاع دوم را دشمن خود می شماروفی المعنی این  
 عداوت نیست بلکہ ذریعہ ترقی صنعت است فارسیا  
 چون کسی را در پیشہ خود بقائد دیگری کو شان ترمی بیند  
 بوردی فقرہ دساتیر آسمانی بفرز اباد و خورشان  
 و خورش (بمعنی موجودات مؤلف عرض کند کہ مفتی  
 قیاس است (اردو) موجودات۔ بقول تصفیہ  
 عربی۔ مؤنث۔ موجودہ کی جمع۔ مخلوقات۔ خلق ہستی  
 چراچہ۔ کائنات۔ دنیا۔ جگ۔ سنار۔

بوردی بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی مجہول و رای قرشت ہر دو ساکن (۱) اسپ سرخ رنگ و (۲)  
 تدر و کہ پرنده ایت شہور و (۳) یعنی بیاریم کہ آوردن باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و نامری بر  
 معنی اول قانع و صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ (جمال الدین عبدالرزاق ۷) خواہی کہ برکت  
 گشتی اطلس و قصب پر خواہی کہ در طویلہ کشی سیر و خنگ و بوردی صاحب ناصری صراحت فرماید کہ

اسپ سرخ رنگ (سرخنگ) ہم نام است۔ خان آرزو در سراج بزرگ ہر سہ معنی نسبت معنی سوم گوید کہ ظاہر اتحانی را بنا بر تخفیف حذف الف را بواو بدل کردہ باشند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجاری فرماید کہ (۴۴) بمعنی خاک مائل بہ پیدید و سیاہی مؤلف عرض کند کہ معنی اول مفترس دانیم چہر کہ بقول صاحب لغات ترکی و ترک کی زبان تور بمعنی اسپ باشد کہ رنگش سرخ و مائل سیاہی بود پس فارسیان تصریفی خفیف در معنی کردہ اند و ہمین است وجہ تفریس و جادارد کہ در تحریف فارسیان ابہامی را یافتہ و مقصودشان از ہمان اسپ باشد کہ تعریفش در لغات ترکی است اندرین صورت مفترس نہاں و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ازین ساکت و آنچہ بر تدرج نوشتہ نقلش بر بلد چینی کردہ ایم پس این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی سوم آنچہ خان آرزو گفتہ درست است کہ الف بـ واو بدل می شود چنانکہ تاغ و قوغ و بمعنی چہارم عجبی نیست کہ معاصرین عجم از لغت بھوراکہ ہندی است بحذف ہای ہوز و الف مفترس قرار دادہ باشند کہ بھوراکہ ہندی شتر رنگ یا رنگ خاکی مائل پیہی است و اندا علم اگر مفترس نہاں اسم جامد فارسی جدید دانیم و دیگر ہیچ (ارو و) (۱) سرخ رنگ کا گھوڑا۔ عجب نہیں کہ نسبت ہی کو کہا ہو۔ صاحب آصفیہ نے کیت پر فرمایا ہے۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سُرنگ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) کوا۔ مذکر۔ دیکھو بلد چین کے پہلے معنی (۳) لا۔ امر حاضر لانا کا (۴) بھورے رنگ کی مٹی۔ مونت۔

**پوران** بقول سروری بروزن کوران نام زنی است موجب بورانی کہ طعامی است معروف بہ صاحب نامری گوید کہ بضم اول بروزن توران نام دختر حسن بن سہل کہ زوجہ امون عباسی بودہ و بورانیہ کہ طعام معروف است بد و منسوب مؤلف عرض کند کہ طعام شہور کہ می آید بورانی است و عجبی نیست کہ فارسیان

آن را بورانی هم گفته باشند چنانکه صاحب ناصری ذکرش کرده تصنیف این بجایش کنیم خان آرزو در سراج بحواله  
فرهنگ رشیدی گوید که همین است (بوران دخت) دختر پرویز که پیش (آزرمی دخت) یک سال و چند ماه پادشاهی  
کرده و همین بود موجود بورانی و بقول صاحب قاموس و ابن خلکان (بوران دخت) بنت سهیل ابن حسن  
زوجه مامون و اول اصح است و گویند که اصل فرس به بای فارسی است یعنی دختر می که به سپهر نسبت دارد  
در شجاعت و ادراک و بعد از احتلاط عجم به عرب بهای تازی خوانده اند خان آرزو در آخرش تحقیق خود را هر  
می نماید که نه بهای فارسی باشد و نه بهای عربی بدل کرده باشد و اختلاط عجم و عجم را دخلی نیست و گویند که می تواند که نام  
دختر پرویز بهای فارسی باشد و نام زوجه مامون بهای تازی و می فرماید که صاحب برهان (بوران دخت)  
بتامی قرشت هم آورده باعتبار آنکه از نسل ملوک ترکشان بوده و این تصحیف محض است چرا که هیچکس از اهل  
تاریخ و لغت برین قائل نباشد (انتهی کلامه) ما می گوئیم که (بوران دخت و توران دخت) هر دو یکی خودش  
می آید و تصنیف آن همه در اینجا کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این مبتدل پوران است بر بسیل تبدیل چنانکه  
پیش و تب (ار دو) بوران حسن بن سهیل کی می باشد و مامون عباسی کی زوجه کا نام ہے جو بورانی کی توبهگی

<p>بورانی بقول ملحات برهان نام طعمی است می فرماید که اسم فارسی است و بعربی رواصیه نامند که اکثر بادبجان را بریان کرده و در ماست داخل میکنند و آن عبارت از لقیول که در آب بچته و در روغن پریان و می خورد صاحب رشیدی بنیل پوران اشاره این کرده و در شای ترش مثل ماست یا سرکه یا آب میوه فرموده و صاحب سروری از مولوی صفوی سنه ۱۰۸۰ ترش مانند آب انار و سیب و به و ریاس و آب غوره (۵) می جو شیده برین سوختگان گردان کن پیش و ساق و یارب و یا شربت اینها اندازند و تناول نمایند خانان بنه وان قلیه و وان بورانی پادشاه محبط و آن منجمله اغذیه است فراج آن بحسب چیزی که از آن</p>	<p>بورانی بقول ملحات برهان نام طعمی است می فرماید که اسم فارسی است و بعربی رواصیه نامند که اکثر بادبجان را بریان کرده و در ماست داخل میکنند و آن عبارت از لقیول که در آب بچته و در روغن پریان و می خورد صاحب رشیدی بنیل پوران اشاره این کرده و در شای ترش مثل ماست یا سرکه یا آب میوه فرموده و صاحب سروری از مولوی صفوی سنه ۱۰۸۰ ترش مانند آب انار و سیب و به و ریاس و آب غوره (۵) می جو شیده برین سوختگان گردان کن پیش و ساق و یارب و یا شربت اینها اندازند و تناول نمایند خانان بنه وان قلیه و وان بورانی پادشاه محبط و آن منجمله اغذیه است فراج آن بحسب چیزی که از آن</p>
--	--

می سازند مختلف می باشد و طبعی و مبرور برای گرم مزاجان بورانی - فارسی - اسم مؤنث - ایک قسم کا کھانا  
 و در فصل گرم نیکوست و مرتب از سرکہ و یا آب فواکہ ہے جو یگیون کے قتلے تل کر دہی میں ڈال دینے  
 کہ ترش مسکن صفرا و حدت خون و قابض شکم و ہیچ <sup>ج</sup> سے بن جاتا ہے -  
 و نفاخ و مضرس و مزاجان و دریرضیم سب غلطت <sup>ن</sup> **بورانی** لقب ناصری بذیل بوران همان بورانی کہ  
 و مشر سرد و ریه و مثانه و رحم بارد است **مؤلف** گذشت سیای تحتانی دہای تہو زنبت بالفظ بوران مرکب  
 عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بر بوران مذکور (ار ۹۹) کردہ اند دیگر ہیچ (ار ۹۹) دیکھو - بورانی -

**بورس** لقب روزنامہ بچوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار تجارت خانہ صاحب رہنما ترجمہ این سفرنامہ  
 کردہ و صاحب بول چال بچوالہ معاصرین عجمی فرماید کہ از لغت انگلیسی بارانویوس نفیس است - صاحب  
 سواء التبیل این را معرب گوید کہ از لغت فرانسوی بورس کہ معنی کیمہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان  
 معاصرین معرب را بمعنی خاص نفیس کردہ باشند صاحب روزنامہ معتبر تر از رہنما بول چال است پس  
 تجارت خانہ را تسلیم کنیم و این را بنظم و او وقع رای ہملہ خوانیم (ار ۹۹) تجارت خانہ - مذکر - تجارت  
 کی کوٹھی - مؤنث - کہہ سکتے ہیں -

**بورق** لقب ملحات برہان بالقلم چیری است مانند نمک معرب بورہ کہ بہندی آن را کچلون گویند  
 و بہترین آن بورہ ارمنی است کہ آن را نظرون خوانند - صاحب سواء التبیل این را معرب گوید و فارسی  
 این بورہ و تنگارہ صاحب غیاث صراحت فرماید کہ بوا و مجہول در ترکی نوعی از آتش است صاحب محیط  
 گوید کہ معرب بورہ فارسی است و بہندی پاچی لون گویند و آن نمکی است کہ در زمین شورہ زار پیدا  
 می شود از آب و نمک و گویند مثل نمک در کنار نہر یا سنگتون می گردد و گاہی از نمک اشجار می سازند و



و نوع است یکی معدنی و دیگری مصنوعی و معدنی بہترین آنست و معدنی ہم پنج قسم می باشد بقول شیخ گرم و خشک در آخر دوم و گاہ خشکی آن تا سوم و اقسام آن در طبائع خود بقوت و ضعف و حدت و قبض و جلا مختلف اند جالی - بقوت و غاسل بدن و خصوصاً افریقی و مقشر و منقی و مقطع اخلاط غلیظہ و منافع بسیار دارد (الخ)

**مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین مغرب را بیشتر استعمال کنند تکمیل بحث این بر بآوردہ کنیم (اردو) کن

مین یا پڑکھار کہتے ہیں اور یہ ترجمہ لطفاً بیان صاحب محیط ہے اور غالباً مصنوعی کھار سے مراد ہے جو پاپڑ میں شریک کیا جاتا ہے لیکن ہمارے خیال میں بآوردہ کا ترجمہ سہاگا ہے۔ صاحب آصفیہ نے سہاگا پر فرمایا ہے۔ ہندی - مذکر - تنکار - تنکن۔ ایک کھار کا نام ہے جو اکثر پہاڑوں سے لاکر پکاتے ہیں اور وہ سونا چاندی گلانے کے کام میں آتا ہے۔

**بورق بردن** مصدر اصطلاحی - بقول بھرنسید و معاصرین عجم ہم ہر زبان نذر بدشتاق سند مسودہ را صاف کردن مؤلف عرض کند کہ بفتح استعمال می باشیم (اردو) مسودہ کو صاف اول و دوم موافق قیاس است ولیکن بمع ما کرنا - بدیضہ کرنا۔

**بورک** بقول بربان برون کوچک (۱) نوعی از طعام باشد و بعضی گویند کہ آتش بفرست و بعضی ہندیہ و قطاب را گویند و (۲) یعنی مثل ہم ہست و آن زری باشد کہ در قمار بہرند و بجا ضران بہرند و (۳) بھگت را نیز گویند کہ بر روی نان نشیند و باین معنی بفتح اول و زای ہوز ہم آمدہ و در عربی یعنی مبارک باد صاحب

بھگت گیری یعنی اول یعنی نوعی از طعام و بر معنی دوم قانع و مہارت کند کہ بہ اول مضموم و واد و مہول و رای مفتوح است (بجاق الطعمہ ۷) صبح گاہی کہ بوزار شب ستیم خمار پڑ پیش با جز قدح بورک پر سیر میارے۔

رائیہ الدین انیسکتی (۷) مرا کردا بر سخا پیشہ با تو بہ کف دست بزرگ کہ بسم اللہ اینک بہ مذاقم تواند وی

چہ بردی ولیکن پناہر جهان پر گہر شد ز بورک پناہ (استاد حق بخاری <sup>۱۰</sup>) ندامت چہ بردی درین بازی نرود  
 کہ یزد تر اہر د گشتیت بورک پناہ صاحب رشیدی ہنر بان چہا گہیری۔ صاحب سروری بذر معنی اول و دوم بر  
 معنی سوم از سراج الدین راجی سند آورده کہ بعضی بخیل گوید (۱۰) تا تو اند گفت بان رامی خورم بانان  
 خورش پامی گذارد تا بران از گہنگی بورک فتد و فرماید کہ در فرہنگ بمعنی سوم بفتح با و زای معجز آید  
 و این اصحت اما در نسخہ میرزا و دیگر نسخہ ہمان کہ بالاند کو رشد صاحب ناصر ی ذکر ہر سہ بمعنی کردہ و  
 صاحب جامع معنی سوم را ترک فرمودہ صاحب سوا السبیل می فرماید کہ (۱۱) مراد ف بورق است  
 کہ گذشت و این ہم معرب باشد۔ خان آرزو در سراج بذر معنی اول و دوم نسبت بمعنی سوم گوید کہ بر  
 ہملہ خطاست و بدین معنی بزای ہوزر باشد صاحب غیاث بر معنی اول قانع و صاحب مؤید بر معنی سوم  
 قناعت فرمودہ می فرماید کہ بالفتح زنگار شکلی کہ بروی نان کنند و امثال آن و بہندش کھنکھندی خوانند <sup>۱۲</sup>  
 عرض کند کہ ما اشارہ این بمعنی اول بر (برگ بھرا) ہم کردہ ایم و درینجا عرض می شود کہ اصل این برگ باشد  
 کہ فارسیان نریادت و او طعمی را نام کردند کہ بشکل برگ می سازند از قبیل آتش برگ و بوز بمعنی آشی در سنسکرت  
 ہم آمدہ و بمعنی دوم و سوم اسم جاہد فارسی زبان دانیم و بمعنی چہارم عجبی نیست کہ تسامح صاحب سوا السبیل  
 باشد کہ بورک بمعنی بورق نیامدہ معلوم می شود کہ اوبطحا تقریب بورق خیال کرد کہ فارسی آن بورک باشد و  
 عجیب آنست کہ بورک را ہم معرب قرار داد مخفی مباد کہ بوزک بزای ہوز کہ بمعنی سوم می آید بتدل این باشد  
 چنانکہ برغ و ترغ (ار و و) (۱۱) دیکھو آتش برگ (۱۲) وہ روپیہ جو قمار بازی میں صرف ہونے لگا (۱۳)  
 بہونڈی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم نوشتہ وہ سفید سفید تہ جو کسی چیز پر طوبیت کے باعث کافی کی طرح جم  
 جاتی ہے جکو دکن میں بوز کہتے ہین (۱۴) دیکھو بورق۔

**بورنگ** بقول برہان و ناصری و جامع و شکر اگر این فرما مخصوص است بہ شکار بور کہ بجایش گذشت  
 بر وزن ہوشنگ نوعی از ریان کوی صاحب و آوازش همچو آواز تور می بر آید و بوران برین  
 محیط می فرماید کہ باد روج است و ما ذکر باد روج از ہر طرف جمع می شوند و شکار خوشی بدست می  
 بر آید و قیمن کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است۔ و او نسبت بر لفظ تور زیادہ کردہ اند کہ بہ معنی  
 کہ ترکیب این بالقط بورنگ است و پس یعنی بانی منسوب بہ تور است چنانکہ ہند و ہند و کنایہ  
 کہ بوی خوشی و رنگ خوشی ہر دو دارد اسم چاند از نفیری خاص۔ فارسیان این را بمعنی عام یعنی مطلق  
 فارسی زبان است (ارو) و کمیہ و قیمن۔ نفیر شکار استعمال کردند و حق آنست کہ این نفیر برای غیر ہند  
**بور** بقول اندر جہانہ فرنگ و فرنگ ہستم اول تا بند شکار می کند و برای بور بہترین ذریعہ شکار (ارو)  
 و ثالث در فارسی زبان بمعنی قرنا و شیپور کہ ہنگام وہ خاص نفیری چہر ہند کہ شکار میں بجائی جاتی ہے  
 صید و شکار نوازند (بور و زن) نفیری را گویند خصوصاً توے کے شکار میں جسکی آواز سے  
**مؤلف** عرض کند کہ از معاصرین عجیب تحقیقی نیست جمع ہو جاتے ہیں (مؤلف)

**بورورہ** اصطلاح۔ بقول برہان ہستم اول و ثالث بور اور سیدہ و رای قرشت مشتوح (۱) نام  
 پادشاهی و (۲) نام جزیرہ ایت در جانب شمالی کہ شکار را از اینجا آورند و آن پرنده ایت سفید  
 و شکاری از جنس سیاه چشم و گویند مردم آن جزیرہ ہمہ ذال و سفید موی می باشند صاحبان ناصری  
 و جامع و اندر ہر زبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ عجیب نیست (بورور) نام پادشاہ جزیرہ (بورورہ)  
 باشد یا بالعکس آن کہ ہای ہوز برای نسبت است و اندر اعلم بحقیقہ الحال حیف است کہ از وجہ تمہید و تحریف  
 مزید قاصریم (ارو) بورورہ (۱) ایک پادشاہ اور (۲) ایک جزیرہ کا نام ہے۔ مذکر۔

**پورہ** بقول برہان بروزن شورہ (۱) چیز نیست مانند نمک و آن را زہر گران بکار بر بند و (۲) شکر سفید را نیز گویند و معرب آن پورق و عبری نظرون خوانند و گویند اگر قدری از پورہ با صدف بسایند و در بینی زن بدمند اگر آن زن عطسه کند دو شیرہ بود و اگر نکند دو شیرہ نباشد و پورہ ارمنی همان است صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ در لغت درسی (۳) بمعنی بیجا چنانکہ با باطن ہر گفتہ (س) پورہ یکیشو منور کن و ثاقم پدجہل در محنت روز فراقم پدجفت و طاق ابروی تو سو گند پد کہ موجفت غم تا از تو تا قم پد صاحب جامع بر ہر دو معنی اول قانع صاحب سوار السبیل بر پورہ گوید کہ معرب باورہ فارسی است و صاحب غیاث بذکر معنی اول گوید کہ در ہندی ایسر اسہا گانامند و صاحب مؤید گوید کہ در طب پورہ ارمنی شورہ را نام است و در لسان الشعر پورہ بمعنی شکر بہتہ صاحب محیط ذکر این بذیل پورق کردہ کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ پورہ در ہندی نوعی از شکر و برادہ و سائیدہ و سفوف ہر چیز کذا فی الساطع) پس فارسیان بہ تبدیل الف با ہای ہوزہ (چنانکہ یاسا و یاسہ) بمعنی اول و دوم استعمال کردند و بمعنی سوم امر حاضر باشد از مصدر لغت درسی کہ تحقیق نشد و محققین فارسی زبان ذکرش نکردہ اند (۱) سہاگہ - مذکر و یکپو پورق (۲) سفید شکر مؤنث (۳) آ - آنا کا امر حاضر۔

۱) پورہ ارمنی	اصطلاح - صاحب محیط	نظرون است مؤلف عرض کند کہ همان پورہ
۲) پورہ سفید	بر (۱) گوید کہ ہمین است کہ گذشت (ار و و) (۱) و (۲) پورہ کی اقام	
۳) پورہ سیلمانی	پورہ الغرب و پورق الصفت سے دو قسم (۳) دیکھو پورہ کے دوسرے معنی۔	
کہ از اقسام پورق است و بر (۲) می فرماید کہ اسم <b>پورہ کباب</b> اصطلاح - بقول بحر بالضم گویند		فارسی پورق رومی است و بر (۳) می طراز دیکھا براگویند کہ در سیج کشیدہ بمرتبہ برایش کنند کہ بالائی و

بزرگ و تار تار شود صاحب مؤید گوید که چون گویند لند العجب چه جوهر تعریف است که حقیقت جویان زبان  
و حلوانی و امثال آن در سیخ روغن نیک کرده بنیزند فرس را بر کستان می برد و بپوره کباب یا کبابی را نام که در پیریا  
باز پانزده اند که یا لا بطرقه کبابش نهایت لذت  
می شود صاحب شمس گوید که گویندی یا نری که می نماید و بعضی حلوان را هم بدین اسم می نامند یعنی حلوانی که  
بر روغن سیخ کنند مؤلف عرض کند که یکی از علمای (پوره کباب) است یعنی کباب لذت دارنده (اره و) ده کباب  
معاصر هم برین تعریف رشیدی کرد و با ما گفت که جوخته میوایه یک کبابچه جس که کباب خسته هون مذکر

پوریا بقول بهار ترجمه حصیر و بار یا معرب آن صاحب ناصری گوید که معروف است یعنی حصیری که در  
خانه اندازند صاحبان هفت و اندیم ذکر این کرده اند صاحب سوار السبیل بذیل پوریا ذکر معربش (باریا)  
کرده و خان آرزو گوید که حصیری که از نی بافند و فرماید که از کسر اللفته معلوم می شود که عربی است و باریا  
نیز بهین معنی لیکن در صرح بحواله اعمی نوشته که این فارسی است و عربی آن باری و بوری و باریه مؤلف  
عرض کند که معاصرین عجم هم این را لغت فرس دانند و بر زبان دارند ولیکن محققین اهل زبان اغنی هر دو  
و جامع ازین ساکت و با اعتبار ناصری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (صاحب) شکست نقش  
مراد است پوریای مراد نسیم فتح قلم می کند و ای مراد (وله) فقر را با نقشبند این تعلق کار نیست  
هستی از تن پروران تابویری می باید (افوری) بدین مایه زربش بر خیمه نگر که در اندرون  
پوریائی مذارد (اردو) پوریا بقول آصفیه مذکر و کیهو بلاج

(الف) پوریا یا ف اصطلاح بهار ذکر الف بردارش (آصفی) ذکر (ب) یار و ان صلاحت معنی  
(ب) پوریا یا فتن کرده از معنی ساکت و زله کرده صاحب آینه نقل بخار بهار مؤلف عرض

که (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کیکه بوریاجی بافد و البته از کلام طالب آملی سندی یافته ایم (س)	
(ب) مصدرش بمعنی حقیقی یعنی بافتن بوریای (سعدی) نیم صحن حریم دید کا طلس پوشش نیم بزم	
نزد پوشش مند روشن رای بجز و مایه کارهای خلیه بجز بوریای پوششی نمیدانم بجز حال عرض می کنیم نسبت	
بوریای باف گرچه بافتد است پانبرتش بکارگاه حریر ب معنی این که در کلام طالب آملی بمعنی حاصل بالمصدر	
(اردو) (الف) بوریای باف بقاعده فارسی اس است و بس و جادارد که بمعنی مفلسی هم گیریم پس	
شخص کو که می بیند جو بوریای بختی - بوریای بختی والا اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوریای پوشنده و کنایه از	
مفلس و (ب) حاصل بالمصدر (بوریای پوشیدن)	
(الف) بوریای پوش اصطلاح - (الف) تعول بمعنی حقیقی و کنایه از مفلسی (اردو) (الف) مفلس	
(ب) بوریای پوشی بهار کنایه از خایت مفلس - نادار (ب) مفلسی - ناداری - نوشت -	
و نمکنتی که برای پوشیدن غیر بوریای نداشته باشد - صاحب (الف) بوریای کوبی اصطلاح - (الف) تعول	
اندکیز نانش (میرزا طاهر وحید) هوس آتشین (ب) بوریای کوفتن برهان کنایه از ضیافتی باشد	
رنجی دارد و هر کجا رند بوریای پوشی است بچرخان آن که در خانه نوگنند صاحبان رشیدی و بحر و بهار و	
در چرخ هدایت ذکر (ب) بمعنی کمال نکبت و افلاس کرده (خان آرزو در سراج و چراغ) ذکر این کرده اند که	
و سندی همان شهر میرزا طاهر وحید است که گذشت مؤلف شیرازی (س) مسجدی هر که ساخت پاکوبی پاکند	
عرض کند که تحتانی در (بوریای پوشی) در مصرع ثانی برای از ذوق بوریای کوبی ب صاحب آصفی ذکر (ب) کرد	
و حدت است نه مصدری و محقق بندنژاد سکندری از معنی ساکت مؤلف عرض کند که جشن کردن	
خورد که بای مصدری معروف خیال کرد و بر معنی شعر غزل و ضیافت احباب کردن در خانه نو باشد و (الف)	

باصول بالصدر (ب) (ارو) (الف) گهر کی تخت کردیم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که لفظ  
 (ب) گهر کی تخت کردیم کن کامی و ره نه نوتیا بافتح و الکسر قبول تختب روغنی است معروف و کبیر  
 مکان بین جیدن فروکش بوته بین تیه تقریب نمائی حاجی فصیح تر است محققین عرب لفظ را سترتیب گفته اند از  
 بویا و لغت و آتش از مصدر اصطلاحی لغت فارسی مخفی مباد که سند با لارسم و آیین بوضوح مجرم  
 برای کسی بهم آوردن و ارسته لغت غنی را ظاهر می کند ولیکن لفظ برای این مصدر اصطلاحی  
 رابطای حتی نوشته و کلمه از حذف کرده گوید که بکار نبرد (ارو) کسی کو بویا مین پیست کرد  
 و در صد و شصت و شش بودن چه در ولایت عاصی واجب نقل است که در جلد نایبیه سراجیم که خونی مجرمون کیست  
 را در بویا می چید و لفظ و آتش در آن زنند تا زو بویا کچین مصدر اصطلاحی بهار ذکر این کرده  
 سوخته شود (داعی انجذانی) در بیشه ماشیر وشی از معنی ساکت و صاحب اند نقل بخارش و مؤلف عرض کند  
 می باید که ما کوران را عصاب کشی می باید که از فقر رسید که مخلوق کردن قضا و قدر است بویا (شیخ سعدی)  
 بویالی ما را اید اندک لفظی و آتشی می باید که صاحب بوی زلفی گریبان و فارخچه اند که طرفه شوری بدماغ  
 بحر هم زبان و ارسته بهار به تبدیل بعض چنانکه قائم فارخچه اند (ارو) بویا کسنا  
 بویا لیش قبول برهان باثالث به تختانی رسیده و طای خطی مکسور پیشین قرشت زده بویانی جوهر  
 که آن را قرشتیا گویند و آن چند قسم است و بجز بی حجر الثور خوانند و در دواهای چشم بکار برند و گویند اگر  
 گردن کودکی بنزد نترسد صاحب محیط ذکر این به سین جمله خوش تعبیر کرده حواله قرشتیا کند و بر قرشتیا  
 بهر نوشت ما آن را بر ارشد بیان کرده ایم و از اینکه این اسم اکثر به زبان فارسیان است ما این را  
 دین کتاب جادویم (ارو) و کمیوار شد که پیله معنی -

**پوثر** بقول برهان بالفتح اقل و سکون ثانی و زای هوز ریزی که بوجه رطوبت بر روی نان و جامه و گلیم و پلاس و امثال آن بهم رسد و صاحب جهانگیری می فرماید که این را بوزک هم خوانند صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سروری و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است خمی نیست که لفظ بورا بر زیادت زای هوز در آخرش (چنانکه کشاور و کشاورز) برای این معنی وضع کرده باشند که بجهت لاحت از رطوبت بوی ناخوشی دارد و آنچه هندیان و کن این را بوج گویند مبدل این باشد یا فارسیا بوج را مفرس کرده باشند تبدیل حیم با زای هوز چنانکه چوجه و چوژره و الله اعلم بحقیقه احوال (ار و و) پیونیدی بوث و کیمو بورک کے تیسرے معنی۔

(۲) **پوثر** بقول برهان بالفتح زبور سیاه را نیز گویند که بر روی گلها نشیند صاحب جهانگیری صراحت فرماید که این را بهندی بھونره نام است صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سروری و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که تبر که بهمن یعنی بر معنی چارش گذشت اصل است که اشاره این مہدر بخا گذشت پس این را فرید علیہ آن دانیم زیادت و او (ار و و) و کیمو بز کے چوتھے معنی۔

(۳) **پوثر** بالفتح بقول برهان و ناصری تنہ درخت را گویند خان آرزو در سراج می فرماید که قوسی پتیا معنی بیای فارسی آورده و ہر دو صحیح است کہ بہم بدل شود صاحب مؤید این را بجو الہ شرف نامہ آورده **مؤلف** عرض کند کہ آن اصل است و اسم جامد فارسی زبان و این مبدل آن چنانکہ معاصرین عجم بسیار می کنند و این قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ چنانکہ اسپ و اسب (ار و و) تنہ و کیمو بز کے تیسرے معنی

(۴) **پوثر** بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بھنم اول و ثانی مجهول اسپ نیدہ کہ زگش بسفیدی گراید **مؤلف** عرض کند کہ ترکیان بونہ اسپ سفید را گفته اند (گذافی لغات ترکی) پس چا واد



کہ فارسیان بہ تصرف خیف و ریحی این را معترض کرده باشند مخفی مباد کہ چون اسب سبزہ رنگ پیر شود پیری  
گر آید و ہمین را نیک گویند کہ در سپیدی نیلگونی نمایان باشد و محض سپید را نقرہ خنگ نام است پس ترکیان  
اسب نقرہ را بوز گفتند و فارسیان اسب نیک را دیگر بچ (ار و و) نیلا گھوڑا نکر۔

(۵) پوتر یعنی اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج اسب جلد و تند و تیز را  
گویند مؤلف عرض کند کہ اسب نقرہ یا نیک بسیار جلد و تند و تیز می باشد چنانکہ مشہور است پس فارسیان  
نظر بر معنی چارم بر بسیل مجاز ہر اسب جلد و تند و تیز را بوز گفتند دیگر بچ (ار و و) تیز گھوڑا نکر۔

(۶) پوتر یعنی اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مردم تیز فہم و صاحب ادراک  
باشد بر بسیل استعارہ چنانکہ مردم بی ادراک و کم فہم را کودن نام است (مولوی معنوی) شاگرد تو من نام  
گر کودن و گر بوزم بہ تازان لب خذانت بچندہ بیا موزم بہ مؤلف عرض کند کہ این استعارہ از معنی  
پنجیم قائم شد کہ گذشت (ار و و) تیز فہم شخص۔

(۷) پوتر یعنی اول بقول رشیدی و ناصری یعنی گر و اب و خان آرزو در سراج بدین معنی بہ زای فارسی  
آورده مؤلف عرض کند کہ آن اصل است و این تبدلش کہ زای فارسی بہ زای ہندو تبدل می شود چنانکہ  
زند و زند (ار و و) گر و اب نکر۔ و یکو بر بزرگے تیرے معنی۔

(۸) پوتر یعنی اول و ثانی گرائی و سگینی تپ و حرارت باشد خان آرزو در سراج ہمین  
را بر پوتر بواو محروف و زای فارسی آورده مؤلف عرض کند کہ آن اصل است و این تبدلش چنانکہ  
زند و زند ما بر اعتقاد صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را درست دانیم (ار و و) تپ اور  
بخار کی سخت حرارت۔ مؤلف۔

پوزا

اصطلاح - بقول نامری مراد (بوفزا) (ارو) دیکھو (ادویہ گرم)

با اول مضموم و وای مجهول - ادویہ حارہ را گویند کہ در **پوزا رخ** اصطلاح - بقول شمس اسپ خنگ

طعام با پزند مانند اچینی و قرقنق و زیرہ و فلفل کہ یعنی سفید رنگ - دیگر کسی از محققین فارسی زبان

آنها را با پارسی گرم دار و و بوقرا خوانند کہ بوز را **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ معنی

طعام را سفید و فرماید کہ بعضی آن دار و ہا را تو اسیل بر معنی چارش گذشت الف و عین معجمہ را زاید دانستیم

و اثر را گویند و با تیر جمع آن - صاحب اتد نقل نگار بدون سند استعمال این لغت را مستعبر ندانیم حسب

**مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بوفزا) یا بنفہ اسم فاعل شمس از محققین بی تحقیق است (ارو) دیکھو بوز

تریکی (ارو) گرم مصالح و دیکھو (ادویہ گرم) کے چوتھے معنی -

پوزا

پوزاک

اصطلاح - بقول برہان بضم اول و ثانی بقول شمس بضم اول و و او

مجهول و زای نقطہ دار بالف کشیدہ بہ رای بی نقطہ مجهول و کسر زای منقوطہ - عذرخواہی و بہانہ قیل و حدیث

زده ادویہ حارہ یعنی داروی گرمی کہ در طعام ہا و حجت - سندی کہ از کلام سعدی پیش کردہ برای پوزش

ریند - صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ذکر این است نہ بوزاک **مؤلف** عرض کند کہ محققین بریاد

کرده اند خان آرزو در سرچ گوید کہ مرکب از بومبئی کنندہ لغات فرس و خطاطان غلط نگار بر فارسی

را **مؤلف** و زار معنی کثرت از عالم گلزار و بازار و چون زبان ستم کردہ اند معلوم می شود کہ پوزش را بوزا

از دواہای گرم مذکورہ بوی خوش بسیار در طعام نوشت کہ بجایش می آید و این تصرّفش از سندن ظاہر

پیدا شود بدین نام نامیدہ اند و العلم عنده سبحانہ می شود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال - با سجدہ بہ محققین فارسی

**مؤلف** عرض کند کہ ہمین است خیال ما ہم زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند

استعمال مجرّد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (۱) نام کردند از قبیل قلندران که دان در فارسی زبان بقول  
دیکھو پورش - برہان معنی ظرفیت می بخشد (۲) ستور بقول

**بوزدان** اصطلاح بقول محیط جهان بوزید است و بوزید آصفیہ (ہندی) اسم بوٹ است بوزیدان نام دو کاکام  
گوید کہ بنیم بای موقد و سکون و او و کسر زای معجزہ و صاحب محیط نے بوزیدان پر کہا ہے کہ پتہ سے سوا  
سکون بای تختانی و فتح وال مہلہ وال سکون نون اسم ہے صاحب جامع الادویہ نے بھی ستور کا ذکر کیا ہے  
عربی است و بیونانی بوزیون و بغاری بوزدان و اور اسکی تعریف بوزدان کی تعریف مذکورہ بالا سے  
ہندی ستوری نامند و این غیر ستور است بختیت ملتی جاتی ہے - شدوار کا ذکر کسی محقق نے نہیں کیا اور  
سفید بجم و طول یک انگشت نبات آن بھول الماہیت خود صاحب محیط نے بھی اس کا مستقل ذکر نہیں فرمایا  
بعضی گویند کہ آزادویہ منقشیہ در مصر و بلاد ہند یافتہ صاحب فخرن الادویہ اور بحر الحجاز ہرنے بوزیدان کا ذکر  
می شود و بقول صید گوید کہ بوزیدان اسم فارسی است کیا ہے اور دوائے ہند مانا ہے لیکن اس کے ہندی  
و در ہندی (شد دار) نامند و آن دو قسم است نام کا کوئی ذکر نہیں کیا -

**بوزدن از چھری** - صدر اصطلاحی بقول غلیظ و دقیق و بہترین آن سفید غلیظ کثیر الخطوط  
گرم و راول و خشک در دوم و در ان رطوبت فضلیہ بہار یعنی (۱) بودا و (۲) بو آمدن از ان صاحب  
و ملطف و منافع آن قریب بہ سوربجان - مہنی و محرک اند نقل نگارش (سیر خسرو ۱۵) اسی فاختہ زائد از  
جماع و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند آتش یوستان پکان گل اسینیت کہ بوی و فانیہ (۱) و  
کہ بوز معنی گرانی و سنگینی تپ بر معنی شہتش گذشت (۲) بزم شاہ نرگس مست رفت و بوز ندرسم بلکہ گو  
و از نیکہ گرم و راول است فارسیان این را بوزدان خالق شاہ ہر دو عالم در وہان دارد (۳) (۴) (۵)

و امنست گرفت ربا چون کند کسی پاپیری که بوی یوسفش گوید مصرع دوم همین شعر است و بنیال ماد (ب) از  
 از پیرین ز دست پامولف عرض کند که منی اول متعلق بهمان مصدر الف باشد ضرورت ندارد که آنرا  
 است به بوزون چیزی و معنی دوم تعلق دارد با این - اصطلاحی قرار دیم (ار و و) (الف) و یکم بوزون  
 (ار و و) (۱) کسی چیز کا بودینا - (۲) کسی چیزیه توانا زخم (ب) بوسه نقیان اثمایا بهوار (ج) و یکم بوزون  
 (الف) بوزون زخم از چیزی مصدر اصطلاحی بوزون زخم اصطلاح - بقول صاحب هفت نظیر  
 (ب) بوزون زده خان آرزو اول بواور سیده و ضم زای معجمه و رای جمله کان  
 در چراغ پدایت نسبت (ب) گوید که معنی ضرر رسیده از و جیم پاپیری و کسیریم و های مدوره و رای قرشت  
 بونچا که فلک زده و شراب زده (میر نشی ع) باز زخم زده نام وزیر نوشیروان ابن کیتباد ممولف  
 که منم بوزده از بوی کسی است پامولف صاحب بحر نقلش عرض کند که این فرید علییه بزرجهر است که بجایش  
 برداشته بهار بر - گذشت بزیادت و او بعد موجوده برای اظهار صفت  
 (ج) بوزده شدن زخم گوید که ناسور شدن صراحت ماخذ این همد را بنا کرده ایم (ار و و)  
 زخم از رسیدن بوی مشک و مانند آن (ملا تشبیه) و یکم بوزون زخم  
 باز دارم به تن از تیرنگای زخمی پامولف که منم بوزده بوزک بقول برهان بفتح اول بوزون حوصک  
 از بوی کیست پامولف عرض کند که (بوزون شدن) مرادف بوز یعنی اولش که گذشت صاحب رشیدی  
 زخم) هم به همین معنی گذشت و ما صراحت کامل همد را بنا همزانش و از شاعر سنده آورده (س) تا توان گفت  
 کرده ایم ولیکن از سندی پیش کرده بهار مصدر (الف) نان رامی خورم با ناخورش بومی گذارد تا بران از  
 پیداست نه (ج) خان آرزو مصرعی را که مال (میر نشی) کهنگی بوزک قد پامولف صاحب ناصری هم ذکر این با

بوز کرده و طرز بیانش این را مرادف جمله معانی بوز و مبدل آن قرار داده اند یعنی و اول بعد نوشته ز یاد کرده قرار می دهد و همین جور است طرز بیان خان آرزو چنانکه افتادن و اوفتادن و غفل و مغفل و وال آخر و در سراج مؤلف عرض کند که بوزک به رای مهند هم ز اید چنانکه شفتا و شفتا و جیم فارسی بدل شده عوض زای بوز بجایش گذشت و معنی سوش موافق زای بوز چنانکه بچنگ و پز شک ویم بدل شد به لون معنی اول بوز و ما حقیقت ما خدش همد را بجایان چنانکه بجیم و کجین تصرف در اعراب چیزی نیست که نتیجه کرده ایم در اینجا همین قدر کافی است که این مبدل است و لجه مقامی است یعنی فتح اول بدل شد به ضمه به تبدیل رای مهند به زای بوز چنانکه برغ و برغ مخفی و این قسم تصرف با بنا و اقفیت از ما خد بر زبان عوام مباد که کم خوری متحققین همین سند شاعر را بر بوزک هم راه می یابد و رفته رفته خواص هم استعمالش کنند بای قانم گردیدیم که شاعر در کلام خود استعمال بوزک حال این هم اسم جاد است و بس و آنچه ذکر بوز کند کنهیا بوزک و الله اعلم (ار دو) و کیو بوزک او بوزک و اگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین بوز کند اصطلاح بقول برهان بضم اول و فتح کا و اگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین و سکون ثانی و ثالث و لون و دال ابجد صغده و ایوان اهل زبان کنیم آن را هم مبدل این دانیم که زای بوز را گویند و فرماید که با رای قرشت هم بنظر آمده میباشد می شود به رای مهند چنانکه برغ و برغ دیگر هیچ ناسری و جامع و رشیدی ذکر این کرده اند خان آرزو صاحب سروری این را بکاف فارسی هم آورده و آن در سراج گوید که بنمای بوز صیح است نه برای مهند مؤلف را هم مبدل این دانیم چنانکه کند و کند (ار دو) و کیو عرض کند که مرادف بچیم یعنی سوش که اسم جاد فارسی بچیم که تیسری معنی -

بان است فارسیان از بهمان لغت این را فرید علی بوز مند اصطلاح بقول برهان باسیم بر و نه گویند

گیاهی باشد بغایت خوشبوی و فرماید که برای مهمل هم نظر	صاحب است پس معنی لفظی این صاحب زنبور
آورده صاحب سروری می فرماید که در بویید به باغی	وزنبور و آورنده که توزیع یعنی زنبور سیاه بر معنی
هم آورده و صاحب جامع می فرماید که توزیع هم بهین	دوش گذشت و الله اعلم بحقیقه الحال و آنچه
معنی می آید که مراد این است یکی از علمای معاصرین	به رای مهمل و بای فارسی می آید بدل این چنانکه
عجم گوید که این گیاه معروف است که در هند هم دیده ایم	بزرغ و سبغ و تب و تب و حقیقت توزیع را بجایش
چون از زمین برکتد بوی خوش پیدا می شود و ما و ایک	عرض کنیم (ارو) ایک نهایت خوشبو گاهش میونث
کنده می شود بوی تشنه می گردد و زنبوران دائم برین	پوزر <u>م</u> بقول برهان بضم اول و فتح ثانی و هم مراد بوز
گیاه سیر می کنند و خوراک ایشان است - صاحب	است که گذشت صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر
محیط ذکر این کرد مؤلف عرض کند که از تعریف	این کرده اند مؤلف عرض کند که بدل مخفف (بوزرند)
مزید قاصدیم و نسبت ماخذ توانیم قیاس کرد که گریب	که نون بدل شد بهای پوز چنانکه کران و گراه و وال مهمل شد
لفظی این از قبیل برومند و خرومند که سند به معنی	شد چنانکه زودتر و زوتر (ارو) دیکو بوزرند -

(الف) پوزر <u>م</u> بقول برهان الف بضم اول و کسر ثانی و فتح نون میمون را گویند و بعد از حمد و نه خوانند و هم او	
(ب) پوزر <u>ن</u> نسبت بگوید که بر وزن موصیئه بوزنه باشد صاحب جهانگیری بوزنه و بوزینه و بوزینه	
هر سه را آورده (حکیم خاقانی ب ۵) به ریش قش و بی بی پیل و غنچ گا و با بخرس رقص کن و بوزینه تعاب	
صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر هر سه کرده اند صاحب ناصری هم هر سه را آورده گوید که جانور است معروف که	
بسیار زیرک و هوشیار است خان آرزو در سراج بدک بوزینه ضمناً ذکر الف کرد و بجا که محققین می فرمایند که از	
بعضی مردم توران هم شنیده شد بهار ذکر بوزنه کرده می گوید که کبر زای تازی مخفف بوزنه به تشدید نون	

که در عربی کنیت میمون است و آن را بفارسی گیتی خوانند و گاه تصرف کرده بوزینه باشباع تحتانی بعد از آن  
و بوزینه زیادت نون قبل تحتانی نیز استعمال کنند و می تواند که بوزینه خففت بوزینه باشد و تحتانی و آن  
عرض نون اول بود بر قیاس دیسار که در اصل و تار به تشدید نون بوده و برین تقدیر بای اشباع نباشد  
نیز آنکه خففت لفظ عربی و ر فارسی شایع است بخلاف زیادت در لفظ عربی و به نقل سند حکیمه خاقانی می فرماید  
که در آن لفظ بوزینه مستعمل نه بوزینه و نسبت وزن شعر کوه کشیده و گاه بر آورده مؤلف عرض می کند  
که چرا خیال نکنیم که در آن لفظ بوزینه مستعمل که بجای در وزن شعر باقی نمی ماند باقی حال بوزنه اصل است  
و بوزینه و بوزینه فرید علییه آن مخفی مباد که (البوزنه) در عربی آمده که کیفیت همند و نه باشد تکمیل بحث  
بر بوزینه کنیم که می آید (ار و و) و کمیو نهاده -

**بوزنه** بقول برهان پروزن کوزه (۱) شرابی باشد که از آرد برج و آرزین و جو سازند و در لفظ  
و همند و ستان بسیار خورند و (۲) تنه درخت را نیز گویند صاحب جهانگیری نسبت معنی اول بر معروف  
قانع و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که شرابی باشد که ترکان سازند و بخواه  
شرفانه ذکر معنی دوم هم کرده و فرماید که بای فارسی هم آمده (ابن المین ۷) زد و نان چون طبع داری  
که بهای جوان مردان پادشاه و اند که در عشرت شرابی نماید از بوزنه صاحب رشیدی بذکر معنی اول  
گوید که تنه درخت را نیز گویند صاحب ناصری بر معنی اول قانع و صاحب جامع در هر دو معنی همزمان  
برهان - صاحب سوار السبیل این را معرب داند یعنی اول بهار هم بر معنی اول قناعت کرده خان آرزو  
و بهاراج به نقل هر دو معنی گفتا کرده صاحب محیط بوزنه می فرماید که اسم فارسی است و معرب آن بوزج  
و اعرابی فحاش و بیوانی ر و قوس و برومی بقاعین نامند و بفارسی سوراک آب و بهکل نیز خوانند و آن

شراب کو امیج است شد از آرد جو عجین مدفون در زمین تا چهل روز و گویند کہ آن قفاح است و نوعی از نیکو و طبیعت آن بسبب چیزئی کہ از ان می سازند مختلف و آنچه از جو سازند مذبول و مرطب بدن و جهت سرفه و امراض حار و یہ نافع و مضر گزیده و مثلاً (الخ) مؤلف عرض کند کہ عجیب نیست کہ فارسیاں بر بوز کہ بمعنی اسپ تند و تیز نشان خپش گذشت ہای نسبت زیادہ کردہ شرابی را نام کردند کہ تند و تیزی باشد و بمعنی دوم فرید علیہ بوز کہ بر نشان سوش بہین معنی گذشت (اردو) (۱) ایک قسم کی تندر جو غفلت سے بنائی جاتی ہے۔ نوٹ (۲) و کیو بوز کے تیسرے معنی۔

<p>بوزہ چی اصطلاح بقول بہار نگہ بوزہ و شراب و فارسیان چی را مال فارسی زبان دانند و بالغات بفرشد (سیفی) شہری خراب بوزہ چی و چشمہ فارسی ہم مرکب کنند و معین یک مثال اوست و اوست یک پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست و تقارچی و امثال آن ہم با بھلاہ این مرکب فارسی زبان از دست بی شرابی و درد سر خمار و بیچارہ ایم و چارہ است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (اردو) شراب ما ہم بدست اوست و صاحب انند نقل نگارش۔ اور بوزہ فروخت کرنے والا۔ مذکر۔</p>	<p>بوزہ کی اصطلاح بقول بہار نگہ بوزہ و شراب و فارسیان چی را مال فارسی زبان دانند و بالغات بفرشد (سیفی) شہری خراب بوزہ چی و چشمہ فارسی ہم مرکب کنند و معین یک مثال اوست و اوست یک پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست و تقارچی و امثال آن ہم با بھلاہ این مرکب فارسی زبان از دست بی شرابی و درد سر خمار و بیچارہ ایم و چارہ است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (اردو) شراب ما ہم بدست اوست و صاحب انند نقل نگارش۔ اور بوزہ فروخت کرنے والا۔ مذکر۔</p>
<p>بوزہ کی اصطلاح بقول طحقات برہان صاحب برہان بر چی گوید کہ کبیر اول و سکون ثانی چون در آخر کلمہ ترکی افزاید افادہ معنی فاعلی کند۔ بضم اول آنست کہ چون برہ در سیج کشیدار ہ چون بشماچی و یا لاپچی کہ کش گزید و دروغ گوی بر و جن بریان کنند از تاب حرارت آتش جابجا را گویند (الخ) مؤلف عرض کند کہ قاعدہ بیان آن می ترکد کہ آن پارہ ہا را از ان جدائی کنند و کردہ برہان متقاضی آنست کہ ما بوزہ را ہم لغت می خورند و برہ کیاب می گویند بغایت لذیذ است ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی است کیاب نسو</p>	<p>بوزہ کی اصطلاح بقول طحقات برہان صاحب برہان بر چی گوید کہ کبیر اول و سکون ثانی چون در آخر کلمہ ترکی افزاید افادہ معنی فاعلی کند۔ بضم اول آنست کہ چون برہ در سیج کشیدار ہ چون بشماچی و یا لاپچی کہ کش گزید و دروغ گوی بر و جن بریان کنند از تاب حرارت آتش جابجا را گویند (الخ) مؤلف عرض کند کہ قاعدہ بیان آن می ترکد کہ آن پارہ ہا را از ان جدائی کنند و کردہ برہان متقاضی آنست کہ ما بوزہ را ہم لغت می خورند و برہ کیاب می گویند بغایت لذیذ است ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی است کیاب نسو</p>



بیزر و او بعد موجد زائد بر این اظهار ختمه و های  
 هنوز برای نسبت و این قلب اضافت باشد (اردو)  
 و بعضی بصورت بسیار شبیه به انسان و بعضی بی دم  
 و بعضی بادام کوتاه با بجه یوانیست مشهور و اشبه  
 خسته کباب مذکر -

**پوز بیدان** اصطلاح بقول برهان بادل که بیدان  
 حور بجان دارد و نیست که از مصر آرند و عبرتی تحمل  
 خوانند و بجهت فزینی استعمال کنند صاحب جامع  
 همزمانش مؤلف عرض کند که ماحیثت این را  
 بر بوزدان بیان کرده ایم که گذشت (اردو)  
 و یکم بوزدان -

**پوز پیم** بقول صاحبان برهان و سروری و  
 رشیدی و جامع و جهانگیری و ناصری و سراج مراد  
 همان پوزنه که گذشت و ماحیثت این را همانجا  
 بیان کرده ایم صاحب محیط گوید که اسم فارسی است  
 و بفارسی میگویند هم گویند و کپی هم خوانند و عبرتی  
 قزو و بترکی پتچی و بهندی سرخ روی را بندر  
 و سیاه روی خاکستری بدن را انگور و هتومان نامند  
 و بعضی نئاس را نیز از قسم سمیون شمرده اند و در  
 مقوله آنست که آو نیست مخصوص بانسان است اگر

**پوز پیم به نقل آدم انسان** مقوله  
 صاحبان خزنیة الامثال و امثال فارسی ذکر این را  
 و بعضی نئاس را نیز از قسم سمیون شمرده اند و در  
 مقوله آنست که آو نیست مخصوص بانسان است اگر

بوزینہ کہ شبیہ بہ انسان است و بعض کار ہا نقل و گویند کہ کبھی از عجیبان تجارتی می کرد و بوزینہ انسان کند انسان نمی شود فارسیان این مقولہ را بحت از دور تماشای آن می ساختہ چون بجا چوبی سبطہ کسی استعمال کنند کہ در کار ہای او آورد و ساختگی را بارہ برید و بقاعدہ تجارت چوبی در شکاف کرد نمایان باشد روزی ملاحظہ کردیم کہ در محفل کبھی ناشگاف باقی ماند و سہولت در آردہ کشی شود و قویہ از ہندیان بلباس انگلیسی آمد و در گفتگوی ہندی ہم چند کار دیگر رفت بوزینہ بجای آن نشستہ آردہ کشی لب و لہجہ انگلیسیان استعمال می کرد یکی از عجم کہ موجود می کرد و غافل ازین بود کہ خصیہ ہای او داخل بود ہمین مقولہ را خواند مقصود آنست کہ نقل نقل است و اصل اصل باشد و نقل اصل نمی شود (اردو) شکاف فرو رفتہ ہمدرین حالت چوبی کہ در شکاف بود بنا واقعیت نتیجہ از شکاف بیرون کرد تا شکاف دکن میں کہتے ہیں "بند انسان نہیں ہو سکتا" بہم پیست و فوطہ ہا را نتوانست بیرون و شور بر پا بوزینہ را باد و گری چه کار است قولہ مجاہد کہ در و نوبت بادادش رسید و برادر ہمین حکایت خرنیۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این مرادف نے اس فارسی شل کے قابل لکھا جس کا کام اسی کو چھپا کہ (کار بوزینہ نیست تجارتی) کہ بجایش می آید فارسیان تیلی کا کام منہولی کرے "دکن میں کہتے ہیں یہ بڑھائی کا کام چون کسی را بکاری مشغول بیند کہ حوصلہ آن نذر گویند ہا نہ کرے " او رو دکن میں (کار بوزینہ نیست ہر کاری و مودی) و نیز (کاری کہ نہ کار تست ز ہمارکن) تجارتی بھی مستقل ہے۔

پوٹر بقول برہان مضمت اول و سکون ثانی و زامی فارسی (اگرانی و سنگینی و تپ و حرارت باشد و (۲) بفتح اول گرداب را گویند۔ صاحب سروری بحوالہ ادات بر معنی دوم قانع صاحب مؤید مہربان

مؤلف عرض کند کہ اسم جانہ فارسی زبان است پیر و معنی بالا و تیز بہ زامی ہو تو کہ بہ ہمین معانی گذشت  
سبب از این چنانکہ ترند و تیز و مقررہ و مقررہ مخفی مباد کہ در معنی اول و او عطف میان سنگینی و تب غلطی نماند  
و غیر از تصحیف کاتب نباشد کہ سنگینی و گرانی مضاف است بسوی تب و مقصود از ان تبی کہ سنگین و  
گران باشد معنی تیز و تند و ہمین معنی بر معنی ہشتم تیز و تیز کور (اردو و لا) و یکھو تیز کے آٹھویں معنی (۲)  
و یکھو پروژ کے تیسرے معنی۔

پوشیده بقول برهان بستم اول و زبانی فارسی و فتح نون غنچه و شکوفه و بهار و درخت را گویند که هنوز  
شکفته باشد و عبری کتب خوانند صاحبان سروری و جامع هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اسم  
جایه فارسی قدیم است (اله دو) و یکم و شکفته او رنبل غنچه -

بوسه  
قبول برهان باثانی مجهول (۱) مخفف بوسه است و بعربی قنیده گویند و (۲) امریه بوسیدن و (۳) بوسه کننده هم و (۴) باثانی معروف سختی و فروتنی صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کرده (شمس فخری ۱۷) شهنشاهی که فلک از برای چشمت خویش بدید ز راه ادب خاک در گهش را بوس چای ناصری گوید که اصل این بوسیدن است بعتم اول و اعراب ضم رافتح کرده بوس گویند (فروسی ۱۷) بسایه مشکین کندش بوس بود که بشنید آواز بوسش عروس بود صاحب جامع هم زبان برهان - بهار گوید که (۵) بوسه و بوسنده و امر بین معنی (میر خسرو ۱۷) پادشاه همه شایان که بخواب ابلند بود آستان بوس تو در خواب تنها کرده بود مؤلف عرض کند که این اسم مصدر بوسیدن است بمعنی بوسه و جادارد که بوسه را هم مصدر دانیم و این را مخففش و حاشا که اصل این بوسیدن باشد چنانکه ناصری گفته بلکه بوس یا بوسه اصل و بوسیدن مرکب از ان و بمعنی دوم امر حاضر مصدر بوسیدن و بمعنی سوم غلط است که بوس بمعنی بوسنده

نیامہ محققین بالا اسم فاعل ترکیبی را تفہیدہ اند معنی فاعلی بدون ترکیب بوس ہا ہی حاصل نمی شود چنانکہ (آستان بوس) بمعنی چہارم را باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم کہ اسم چہارم فارسی زبان باشد و بمعنی پنجم حاصل بالمصدر بوسیدن (ار دو) (۱) بوسہ۔ دیکھو بوس کے چوتھے معنی۔ (۲) بوسہ دے (۳) بوسہ دینے والا (۴) سختی اور عاجزی۔ مؤنث۔ (۵) بوسہ دہی۔ بوسہ دینا کا حاصل بالمصدر۔

**بوسا** بقول شمس در فارسی زبان بالضم زین صحت را گویند مؤلف عرض کند کہ دیکر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم بزبان ندارند (ار دو) سخت فراج عورت۔ مؤنث۔

**بوس افگندن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی سکت و بر استعارہ قان مؤلف بہار گوید کہ معنی ترکیبی این جائی کہ بوی بسیار از آن عرض کند کہ (بوس افگندن در وہان) بمعنی بوریدان خیزد و فرماید کہ بالفاظ خوردن کنایہ از رستنی ہا خورد است (او حدی کرمانی ۷) دہانم تلخ و لب خشک۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بہتان از فراق تبت یکباری پال لب خشک تر از ساز و بوی گذشت مؤلف عرض کند کہ حقیقت این را در وہان افگن ہا مجرود (بوس افگندن) بمعنی بوسہ دانا بذیل تبت عرض کردہ ایم و صراحت لطافت بپاشی اصلاً نباشد و نہ استعارہ بلکہ معنی حقیقی است و من جمیع کنیم (ار دو) دیکھو تبت کے پہلے معنی۔

کنایہ باشد (ار دو) بوسہ دینا۔  
**بوستان** بقول فدائی کہ از علمای معاصرین بود (ب) **بوستان افروز** (الف) بوستان افروز خشن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی۔

بر (بستان افروختن) اشارت و در (کرده از معنی کت و بادبان (اردو) و کیوستان بان اور باغبان (الف)	و صاحب بر بان بر (ب) گوید که گلی است که آن را
اصطلاح - بقول بهار	تاج خروس گویند بسبب شباهتی که بدان دارد -
مرادف بوستان بان	صاحب جهانگیری گوید که این را (بستان افروز) هم
مرادف بوستان بان	گویند (حکیم خاقانی) می چون بوستان افروز
مرادف بوستان بان	ده زانکه به سفال دل چور بجان تازه گردان چنان
مرادف بوستان بان	رشدی و ناصری و جامع و مجر و سراج و اندیم ذکر
مرادف بوستان بان	این کرده اند مؤلف عرض کند که اصل (بستان
مرادف بوستان بان	افروز) که بجایش گذشت و آن مخفف این است
مرادف بوستان بان	بجذف و او و صراحت کافی مبدرا نجا کرده ایم -
مرادف بوستان بان	(اردو) و کیوستان اور بستان افروز -
مرادف بوستان بان	بوستان بان اصطلاح - بقول بهار مرادف
مرادف بوستان بان	بوستان پیر که می آید بمعنی باغبان (سعدی)
مرادف بوستان بان	بر و بوستان بان به ایوان شاه دتراسی ولی هم زبستان
مرادف بوستان بان	شاه به مؤلف عرض کند که مخفف این (بستان بان)
مرادف بوستان بان	بجایش گذشت بجذف و او و این مرکب است باقظ
مرادف بوستان بان	بوستان و بان حقیقت بان بجایش مذکور - از قبیل

<p><b>بوستان کردن</b> استعمال بقول آصفی (۱) بمعنی (بستان کردن) که بیایش گذشت (ارو)</p>	<p>کسب کردن بوی (مجد شیرازی) خار پهلو کند (دیکو بستان کردن)</p>
<p>در صحبت گل به گرز خلق تو بوستان گل به مؤلف عن</p>	<p>کند که (۲) مجازاً بمعنی حاصل کردن رقی از چیزی و آن</p>
<p>کنایه باشد و از سند معنی اول که بهار پیش کردیم</p>	<p>معنی حاصل می شود (ارو) (۱) بو حاصل کرنا</p>
<p>این است بحذف واو و این اصل آن (ارو)</p>	<p>کسی چیزی را به رقی بهر حاصل کرنا بهت</p>
<p>الف دیکو بستان گرد (ب) دیکو بستان گردین</p>	<p>تصوراً اساحتاً حاصل کرنا</p>
<p><b>بوستان گل نمای</b> اصطلاح بقول برهان</p>	<p><b>بوستان سندس</b> اصطلاح بقول طحقات</p>
<p>برهان کنایه از سبزه و گل های گوناگون صاحب بحر</p>	<p>هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که سندس لغت</p>
<p>عرب است بالضم نوعی از دیبای تنگ و نازک کذا</p>	<p>استندیم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند</p>
<p>فی المنتخب پس معنی لفظی این دیبای بوستان قلب است</p>	<p>که کنایه باشد که فارسیان گل را استعاره کرده اند</p>
<p>سندس بوستان و کنایه از معنی مذکور الصدر موافق</p>	<p>از مهر و ماه و ستارگان پس بوستانی که گل ها را</p>
<p>قیاس است (ارو) سبزه - ندرگز رنگ برنگ</p>	<p>می نماید و نمید پد آسمان است (گل نما) - اهم علی</p>
<p>پهل - ندرگز -</p>	<p>ترکیبی باشد و مجموعه این مرکب توصیفی (ارو)</p>
<p><b>بوستان کردن</b> مصدر اصطلاحی - همان</p>	<p>دیکو آسمان -</p>



قیاس را (اردو) صرف بوسه - مذکر -	اگر چه موافق قیاس است ولیکن طالب استدلال
<b>بوس خوردن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی	می باشیم که استعمال این از نظر نگارنده و مجامعین
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که	عجم بر زبان ندارند (اردو) چمبو با بوسه - مذکر
بمعنی بوسه حاصل کردن است (طغرای شهبازی)	<b>بوس کردن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر
دائم غم خوردن یک بوس می خورم یا بوسی نخورده ام	این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
ز تو افسوس می خورم یا (اردو) بوسه لینا - مهمل کرنا	بمعنی بوسه دادن است موافق قیاس (سفید بختی)
<b>بوس رنجیدن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی	(رنگ رنجی لبش را کرده ام بوس یا سفید از روی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که	ساقی شرمسارم یا (اردو) بوسه دینا - بوسه لینا -
مضمون خیال است بمعنی خود بخود پدید آمدن بوسه	<b>بوس کشیدن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
و حاصل شدن بدون طلب (صائب ه) بستی	ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
بی طلب بوس از دیوان یار می ریزد یا شمع چون نچسبند	که بر صدر بوسه کشیدن حقیقت این می آید
خود بخود از داری ریزد یا (اردو) بوسه چهره	(کمال خجندی ه) پیرایوی از آن لب برنگند یا چون
<b>پوسک</b> بقول اندجوا له فرنگ فرنگ با قسم و تسبیح کنی سپاره دندانیش نیست یا (اردو) دیکو	همه و سکون کاف تازی مصغر بوسه مؤلف عرض کند که بوسه کشیدن -

(الف) بوسلی	(الف) بقول سروری بوزن بوعلی مرخم بوسلیک که نام کی از دوازده مقام
(ب) بوسلیک	موسیقی است (شاعر ه) عشاق مراقب حسینی است چو راست یه و پرده بوسلی
رهاوی و نواست یا چون گشت بزرگ در صفایان و عراق یا رنگوله حجاز و کوچک اندر بر باست یا	



صاحب برہان نسبت رب امی فرماید کہ بضم اقل و فتح ثالث و لام بہ تختانی رسیدہ و بجاف زدہ نام مقامی است اند و از دہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری و جامع و سروری ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ۵) در پردہ حسینی عشاق را در آور دہ و از بوسلیک و او ماہنامی دلکشائی پو خان آرزو و در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است و فارسیان تصرف کردہ اند مانند بوجہل و بوجہل مؤلف عرض کند کہ صاحب سوار السبیل کہ محقق معربات است تصنیفہ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است و معرب ہم ہمین لغت باشد و کاف تصنیف ہم تائید آن می کند و آنچه صاحب سروری (الف) رام ثم (ب) گفتہ بر عکس حقیقت می نماید زیرا کہ الف یکی از دواز دہ مقام موسیقی است و (ب) مصغر و ثم آن محققین اہل زبان برین فرق نازک غور نغز نمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) رام ثم (ب) گفتہ (ار ۱۰) (الف) بوسلی موسیقی کی بارہ را گنیون سے ایک را گنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب) بوسلیک اسی را گنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنٹ) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا

<p><b>بوسلیمان</b> اصطلاح - بقول اندکجوالہ فرنگی نذکر - دیکھو بد بدک ۔</p>	<p><b>فرنگ</b> بالضم مرغ سلیمان را گویند کہ ہدیہ باشد</p>
<p><b>بوسنج</b> اصطلاح - بروزن قولنج بقول شمس شہریت</p>	<p>دیکر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکر دو</p>
<p>در ہرات و دہلیت در ترند - صاحب اند گوید کہ</p>	<p>عجم ہم ہر زبان نذرند و در عربی زبان این کیفیت</p>
<p>معرب بونگ است و آن شہریت کہ محمد بن ابی بھم</p>	<p>را نیا فقیم اگر سند استعمال پیش شود تو انیم قیاس کرد</p>
<p>و اسفندیار بن موفقی و ابو الحسن داؤدی از ان</p>	<p>کہ فارسیان بقاعدہ عربی بر سبیل کنیت این را برای</p>
<p>شہر اند و ہم وہی است بہ ترند و از ان است ابو جاث</p>	<p>مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند (ار ۱۰) ہدیہ</p>
<p>احمد بن محمد بن حسین صاحب جامع کہ محقق اہل زبان</p>	

بر (نام قصیدہ از خراسان) اکتفا کردہ مؤلف عرض  
 کند کہ وجہ تسمیہ این تحقیق نہ پیوست (اردو) **بوس و کنار** اصطلاح بمعنی بوسہ بازی است  
 بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات میں ہے اور تیرکیک (ظہوری ۵) بناوہ است ظہوری ہوا می بوس و  
 دیہہ کا نام جو ترمذ اور خراسان میں ہے۔ (مذکر) کنار ہیک کنار بوس و کنار سوگند است ہا (ولہ  
**بوسوختن** مصدر اصطلاحی بقول بہار معنی بخور ۵) نسخہ جامع مزیدہ کس بزبانم ہا اسچہ در زیبات  
 گردن خوشبوئیہا (خواجہ نظامی ۵) بغر و شاہ پیش  
 افروختن ہا برسم سخاں بوی خوش سوختن ہا وز لہ پرواز  
 آصفی ہم ذکر این کردہ از طہرای شہدی سندہ (۵) بوس و کنار می رسد ہا (اردو) بوس و کنار  
 توپری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ہا بوی نوز  
 می کنم تابش نوم بوی ترا ہا مؤلف عرض کند کہ مطلق **بوس** بقول بہار لغت فارسی و بوس مقرب آن  
 بمعنی بخور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای  
 بوی و بیچ خصوصیت با بوی خوش نذر دوار کلام اخرا  
 اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیدا است یعنی کسی کہ چیزی را آتش  
 می سوزد تا بوی آن گیرد (اردو) کسی چیز کو جلانا  
 تاکہ اسکی بوسے فائدہ حاصل ہو۔ بخور لینا بھی کہہ سکتے  
 ہیں صاحب آصفیہ نے بخور پر جو کچھ لکھا ہے ہم نے  
 اس کا ذکر بخور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو  
 است ہا زخبط و لب نمک و ترہہ حاضر داری ہا

(میر محمد افضل ثابت <sup>۱۳۱</sup>) ای که در فکر علاج ضعف دل گفته و بوسه حرکتی است که انسان از دوا و آب خود و لب  
 در مانند <sup>۱۳۲</sup> بوسه لب های نو خد شربت ابریشم است یا رخسار یا چین یا دست مخاطب یا پیریزی بر سبیل  
 یا (مولانا دهنی <sup>۱۳۳</sup>) زان لب شکر بوسه نعیم دیگر است محبت و ادب می زند (ار و و) بوسه بقول آصفی  
 شد <sup>۱۳۴</sup> در طایع نالخی و شام نوشتند <sup>۱۳۵</sup> (ابوطالب کلیم فارسی - اسم نکر - و کیو بوس کے پہلے پہلے -  
 (نچاک پرنش سیر بوستان کردیم <sup>۱۳۶</sup> هزار رنگ بوسه آورون <sup>۱۳۷</sup> مصدر اصطلاحی - صاحب صفی  
 گل بوسه در گریبان بود <sup>۱۳۸</sup> (صائب <sup>۱۳۹</sup>) مکرر ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که  
 عشرت جاوید شود <sup>۱۴۰</sup> بوسه که قدر راه بکج و نش <sup>۱۴۱</sup> گنایه از بوسه دادن است و طلب آن (عماد غزنوی  
 (وله <sup>۱۴۲</sup>) از می نقل بیک بوسه قناعت کردیم <sup>۱۴۳</sup> گفتیم که بیا بوسه گفتا که بگیر <sup>۱۴۴</sup> گفتیم که بگیر باده  
 رحم کن بر جگر تشنه ما ای ساقی <sup>۱۴۵</sup> می فرماید که بیا <sup>۱۴۶</sup> گفتا که بیا <sup>۱۴۷</sup> (ار و و) بوسه دینا -  
 فارسی متعل (که در طعقات می آید) صاحب نامی بوسه افکندن <sup>۱۴۸</sup> مصدر اصطلاحی - بقول الجعفی  
 بر معروف قانع و بوسیدن را اصل این قرار می <sup>۱۴۹</sup> بوسه گرفتن مرادف بوسه بر افشاندن که می آید مؤلف  
 صاحب سوار التبیل بوسه را فارسی قرار می دهد گوید که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان نماند  
 و بوس که گذشت معربش مؤلف عرض کند که (ار و و) بوسه لینا -  
 اسم مصدر بوسیدن است بحذف های هوز آخره بوسه بازی <sup>۱۵۰</sup> اصطلاح - بقول اندکوز <sup>۱۵۱</sup> فرنگ  
 یا بوسه را خرید علییه بوس دانیم بر یادت های هوز <sup>۱۵۲</sup> فرنگ معروف مؤلف عرض کند که مرادف بوس  
 با معنی حال همین اصل است و مصدر بوسیدن و کنار که گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق  
 مرکب از این <sup>۱۵۳</sup> شباهت کس این چنانکه صاحب نامی قیاس و حاصل بالمصدر <sup>۱۵۴</sup> بوسه بازی <sup>۱۵۵</sup> (ار و و)

<p>بوسہ بازی بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث چوما چائی۔ عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کسی کاری را          (الف) بوسہ بازی اصطلاح بقول بکردار حصول مقصود که مشافهت لائق تصفیہ باشد حوالہ دیگر می کنند          بوساطت غیر (۲) امر محال۔ بہار و انتہیم ذکر این کرد این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ آئین          (استاد) باز مشتاق تر بوسہ پیغام افتادہ گفتگو می نماید را توسط کسی می نماید کہ دیکہ تصفیہ آن بالمشافہ          تر بانی طلب بام افتادہ مؤلف عرض کند کہ از سند اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطہ قاصدی فہم          است (ار و و) دکن میں کہتے ہیں، ایچی کے</p>	<p>بوسہ بازی بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث چوما چائی۔ عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کسی کاری را          (الف) بوسہ بازی اصطلاح بقول بکردار حصول مقصود که مشافهت لائق تصفیہ باشد حوالہ دیگر می کنند          بوساطت غیر (۲) امر محال۔ بہار و انتہیم ذکر این کرد این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ آئین          (استاد) باز مشتاق تر بوسہ پیغام افتادہ گفتگو می نماید را توسط کسی می نماید کہ دیکہ تصفیہ آن بالمشافہ          تر بانی طلب بام افتادہ مؤلف عرض کند کہ از سند اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطہ قاصدی فہم          است (ار و و) دکن میں کہتے ہیں، ایچی کے</p>
<p>(ب) بوسہ پیغام افتادہ بمعنی مقصد          بر آمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ پیغام)          بوسہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔          حاصل ہیں مصدر راست بمعنی اول و فرقی است بین          در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست و رجاء ز عکس لب او کام گرفتیم یا آخر ز لبش بوسہ          کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعہ قاصد و پیامبر پیغام گرفتیم یا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس          محال است صراحت کافی بقولہ کہ می آید می شود۔ است (ابو طالب کلیم) معشوق در آغوش بود          (ار و و) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول طالع مارا پڑا ناز لبش بوسہ پیغام گرفتیم یا (ار و و)          مقصد اور مقصد براری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔</p>	<p>(ب) بوسہ پیغام افتادہ بمعنی مقصد          بر آمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ پیغام)          بوسہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔          حاصل ہیں مصدر راست بمعنی اول و فرقی است بین          در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست و رجاء ز عکس لب او کام گرفتیم یا آخر ز لبش بوسہ          کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعہ قاصد و پیامبر پیغام گرفتیم یا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس          محال است صراحت کافی بقولہ کہ می آید می شود۔ است (ابو طالب کلیم) معشوق در آغوش بود          (ار و و) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول طالع مارا پڑا ناز لبش بوسہ پیغام گرفتیم یا (ار و و)          مقصد اور مقصد براری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔</p>
<p>بوسہ بجا اصطلاح بقول اندر بمعنی برابر بوسہ          (صائب) دیوان ما خود را انگن بروز خضر و در          خضر خشم بجا یک بوسہ بجا دہ و فرماید کہ تحقیق آنست</p>	<p>کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل ہونا۔          بوسہ پیغام راست نیاید بقولہ          امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف</p>

که بجا ترجمه بموقع پس حقیقه باشد و غیر این همه مجاز  
**بوسه فشاندن** | مصدر اصطلاحی - بقول بحر مراد

**مؤلف** عرض کند که (بجای بوسه) بمعنی (برپا بوسه) بوسه افکندن که گرفتن بوسه باشد صاحب آصفی بر استعمال  
 درست باشد و (بوسه بجا) را قلب اضافت می توان  
 شمرد ولیکن استعمال این از نظر مانگداشت و سزا استقامت نیاید باشد از بوسه گرفتن مخفی مباد که بوسه دادن و گرفتن  
 بهم پیش نشد پس این را بسبب صائب بمعنی بوسه بر بوسه هر دو یکی است (ظهوری س) بسبب زما بوسه بر بوسه  
 تسلیم کنیم که مرکب توصیفی باشد (ار دو) ده بوسه که آورد از زلف ساقی نشان دهد واضح باد که از این سند  
 جو موقع پر هو او را بجا می بویانهد - (بوسه بر فشاندن) پیدا است - عیبی ندارد که فشاندن محقق

(۱) **بوسه بخشی** | اصطلاح - (۱) حاصل لفظ افشاندن است و بر فشاندن فرید علییه آن بزیادت کلمه  
 (۲) **بوسه بخشیدن** | (۲) باشد (ظهوری س) بر (ار دو) بوسه لینا - بوسه دینا -

به بوسه بخشی لعل تو شهرتی گردست با زمینان و غ  
**بوسه بردن** | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی  
 شهر پر گدای که چه که صاحب آصفی ذکر (۲) کرده ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که  
 از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که عطا کردن گرفتن بوسه باشد (صائب س) در وان خال بوسه  
 و دادن بوسه (حافظ شیراز س) چو لعل شکسته نیت ز رخسار می بر بندد غافل شود ز لعل لب آبدار خویش  
 بوسه بخشیدند مذاق جان من ز رو پر شکر باد (النوری س) (ار دو) بوسه لینا - بوسه دینا -

بوسه خواستم نه بخشیدی که ناله ها کردم و نه بخشودی  
 (ار دو) (۱) بوسه بخشی که سکتی بین یعنی بوسه کی عطا - بقول بحر خالتی است که گشتی گیر در اول گشتی گرفتن  
 دوستی به بازوی خود می زند و آوازی که آن را (چرخ)

گویند بر کشد و بعد از ان دست حریف گرفته زور زند۔ این مثل را بحتی اوزرند مقصود آنست که چنانکہ طبیعت  
**مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس است کہ این معنی انسان بعد از انزال مائل بوسہ بازی نمی ماند همچنین  
 ازین مصدر اصطلاحی چہ طور پیدا شود محققین اہل زبان چون جوش طبیعت کسی در کاری کم شود تکمیل کار  
 ازین ساکت و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند نمی شود (اردو) دکن میں کہتے ہیں "تندی اثر چا  
 یکی از معاصرین عجم گوید کہ البتہ این را (لب خود کیدن) تو کا بوسے میں کیونکر جائے یہہ کہاوت بعینہ  
 تو ان گفت کہ گشتی گیران لب خود را البتہ می مکند و بوسہ اسی فارسی مثل کا مصداق ہے یعنی نالے اور  
 غیر از کیدن است قاتل (اردو) اپنے لب پر آپ نہر میں پانی اسی وقت چلتا ہے جب کہ تندی میں  
 بوسہ دینا۔ لب چاٹنا۔ صاحب آصفیہ نے (ہونٹہ چاٹنا) پانی زیادہ ہو جب تندی پایاب ہو جاتی ہے تو کھٹکی  
 پر فرمایا ہے۔ فرے کا شتاق ہونا۔ محو لذت و لطف ہونا کے بغیر نالہ یا نہر جاری نہیں ہو سکتی۔

(مومن ۷) کیا لطف ہے ہونٹہ چاٹنے کا کچھ اور فرم **بوسہ بلب خویش زدن** مصدر اصطلاحی  
 چگانینگے ہم دکن میں گشتی گیر گشتی سے پہلے اپنے ہونٹہ۔ این همانست کہ بر (بوسہ بلب خویش زدن) نہ کو  
 چاٹتے ہیں اس حرکت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ گشتی کا شد بہار ذکر این کردہ از میر خجست سند و ہ (۷)  
 خیال کر کے فرے لے رہے ہیں اور یہہ فارسی کے (لب) بوسہ زدن بلب خویش دگرستانہ ہ رفتم از کار ازین  
 کش زدن مردانہ ہ **مؤلف** عرض کند کہ کہناتہ  
**بوسہ بعد از انزال منی باشد** مثل۔ صاحب باشد از همان کیدن لب خود کہ بر مصدر گذشتہ  
 خزنۃ الاسال ذکر این کردہ از معنی محل استعمال است ذکرش کردہ ایم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند  
**مؤلف** گوینکہ چون جوش کسی در کاری باقی ماند فارسیا (اردو) دیکھو (بوسہ بلب خویش زدن)

مقصود ہمیں قدر است کہ شیریں کلامیش و پرپیام بوسہ چشیدن (مصدر راجعہ طلحی - صاحب صفی بوسہ راہم با خود دارد) (اردو) بوسہ لیتا۔ اور ذکر این کردہ از معنی ساکت و مؤلف عرض کند کہ ہمارے بیان کے لحاظ سے بوسہ پیام میں ایٹیا یعنی ملاو از بوسہ گرفتن و ذوق بوسہ حاصل کردن است (ابوالقاسم قندربگی) ایک بوسہ از رخت وہ پیام کی شیرینی سے بوسہ کا فرہ آنا۔

**بوسه جای** استعمال بقول بہار جانی کہ بران ویک بوسہ از لب تہ تا ہر دور اچیدہ بگویم کہ ام تہ بوسہ دہند مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت کہ (ار و و) بوسہ لینا اور بوسہ دینا بوسہ کا ذوق حاصل

(۱) بوسه چیدن	(۲) بوسه چیدن	(۳) بوسه چیدن
(۴) بوسه چیدن	(۵) بوسه چیدن	(۶) بوسه چیدن

مقام۔ مذکور۔  
 کہ موافق قیاس است بمعنی حاصل کردن بوسہ و بہا

<p>ذکر کرده که اسم فاعل ترکیبی است (صائب ۵) <b>بوسه خواستن</b> استعمال - صاحب آصفی ذکر از سمعناش نفس برق سوختست <b>بویانی</b> که بوسه چین ز این کرده از معنی سکت مؤلف عرض کند که بویا رکابش شوم کجاست <b>پا (ار ۹۰)</b> (۱) بوسه لینا - قیاس و معنی خواهش بوسه و طلب بوسه کردن است بوسه دینا - (۲) بوسه چین بقاعده فارسی اردو بین (وحید قزوینی ۵) هزار بوسه از و تازه سگ می خورد بوسه لینه وای کوکله سکتی پن - <b>بویا</b> که نیت بخاطر گدای خط ترا <b>پا (ار ۹۰)</b> بوسه</p>	<p><b>بوسه خریدن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی چاهنا - بوسه مانگنا -</p>
<p>ذکر این کرده از معنی سکت مؤلف عرض کند که گفتن <b>بوسه خوردن</b> مصدر اصطلاحی - بقول از بوسه معاوضه چیزی (مغزی نیسا پوری ۵) بوسی ندی یعنی بوسه گرفتن (طالب آملی ۵) از بانم سیر بود تا ز کسی جان نستاند یک بوسه هم آخر خرم گرچه گران است <b>پا</b> از گفتگو یک <b>پا</b> هم در بوسه خوردن اشتباه است <b>پا (ار ۹۰)</b> بوسه خرید کرنا یعنی کسی معاوضه بین بوسه <b>پا</b> خان آرزو در چراغ هدایت و صاحب بحر هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مراد همان بوس خوردن</p>	<p><b>بوسه خوار</b> اصطلاح - بقول بهار مرادف بوسه چین که بگشاید گزشت (صائب ۵) بوسه از کنج لب <b>پا</b> (ملاطفر ۵) کند ترک می نرگس پر خمار <b>پا</b> که از روی نخواست کسی <b>پا</b> ره گنجینه اسرار خبر دست کسی این گل شود بوسه خوار <b>پا</b> صاحب اند نقل نگارش <b>پا (ار ۹۰)</b> دیکو بوس خوردن -</p>
<p>مؤلف عرض کند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی <b>بوسه دادن</b> استعمال - بقول بحر مرادف <b>پا</b> است و مصدر این (بوسه خوردن) یعنی بوسه گرفتن خوردن که گذشت - صاحب آصفی هم ذکر این کرده که ذکرش صاحب آصفی کرده <b>پا (ار ۹۰)</b> دیکو بوسه چین از معنی سکت مؤلف عرض کند که موافق قیاس</p>	



اصطلاح - بهار نسبت	(الف) بوسه دزد	و بعضی حقیقی است و مرادف بوسه گرفتن که گرفتن
(الف) گوید که قریب معنی	(ب) بوسه دزدیدن	و ادن بر دو برای بوسه می است (دانش مشهدی)
است	بوسه چین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است	(س) نشد که بوسه سپای هفت چو تیر دهم گذشت عمر
بهمینا زه چون کمان مارا	بمعنی کسی که به قابو بوسه گیر د که بوسه دهنده خبر ندارد	(ا) (نوری س) تا دامن
بساط تر بوسه داده ام	چنانکه بوسه گرفتن در عالم خواب یا در بوشی (طهوری	ب) بر جیب چرخ می پرد پای
و انتم	(س) بوسه دزدی زده در خواب برو	(طهوری س) خورشید و ماه شاه سواران
نمی شوند	شکرش بر جانیت	تا بوسه بر جان رکابش نمی دهند
(ارو) بوسه دیا	که مرادف بوسه چین است مؤلف عرض کند که گرفتن	
اصطلاح - بقول بحر معنی دهان	بوسه در عالم بخیری صاحب آصفی هم ذکر این کرده	(ب) بوسه دزدان
بقول بهار کنایه از دهان مؤلف عرض کند که بهار	مگر سندی برای دزدی بوسه باشد عیب نیست که	درست گوید که دان در آخر کلمه افاده ظرفیت کند چنانکه
معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب س) دزدی	بوسه عجب دزدی خوش عاقبت است	نما که ان و آئینه دان (صائب س) مگر در خلوت
آئینه تنها یافتی خود را	استانند و چندان گرد د	(الف) (ارو) (الف)
مهر بوسه دان تو	بوسه دزد که سکتی بین اس شخص کو جو بخیری مین	(ارو) (ارو) دهان - نذر
است (نوری س) دل همی گوئیم که باقی عمر بوسه	(ب) بوسه چرانا یعنی بخیری مین بوسه لینا	بوسه در گرفتن استعمال - یعنی بوسه گرفتن
اصطلاح - بهار نسبت	(الف) بوسه ربا	خواهی بود که در گیر د (ارو) بوسه لینا و کیو بوسه گرفتن
الف گوید که اکثر صفات	(ب) بوسه رپودن	

<p>دیوان لب محبوب مستعل می شود (شیخ العارفین ۷) جانم لب رسید و لب من بجان رسید (ار ۱۰)</p>	<p>از زهر عتاب تو دلم چشمه نوش است و دادی بشکر غولم بوسه حاصل ہونا بوسہ ملنا۔</p>
<p>لب بوسہ ربارا (صائب ۷) دل بی جرات ماگوشہ (۱) بوسہ رنجین <b>مصدر اصطلاحی</b> بقول</p>	<p>نشین ادب است و در نہ لعل لب او بوسہ ربارا (بجرا یعنی بوسہ گرفتن) صاحب آصفی ہم ذکر این است و صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بمعنی بوسہ گرفتن کرده از معنی ساکت سند صائب بر بوس رنجین</p>
<p>است (شفائی اصفہانی ۷) عاشق کہ خواب از لب گذشت بوسہ و بوس ہر دو یکی است و۔۔۔</p>	<p>او بوسہ ریاید و تا صبح قیامت ز شکر خواب نخیزد (موسود ۲) بوسہ ریشم اسم فاعل ترکیبی است بہار عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر این را مراد ف بوسہ ریافتہ و بصفات لب مخصوص صراحت کامل الف بر بوسہ رنجین می آید (ار ۱۰) مخصوص فرمودہ مؤلف عرض می کند کہ الف</p>
<p>معنی بوسہ داون است و (ب) بمعنی بوسہ دہندہ</p>	<p>(الف) بوسہ لینے والا (ب) بوسہ لینا۔</p> <p><b>بوسہ رستن و روئیدن</b> <b>مصدر اصطلاحی</b> اگر چه گرفتن و داون ہر دو برای بوسہ یکی است ادعای شاعری است بمعنی حاصل شدن بوسہ و این کنایہ باشد و بس (انوری ۷) زمستی جرعہ می کارم بوسہ ریز است و ہر کہ بوسہ کسی می گیرد بوسہ ریز است</p> <p>بجز من بوسہ می روید و بلی ہرگز نکر دم لب چشتی کام جا (ار ۱۰) بوسہ دینا (۲) بوسہ دینے والا اور کس (ار ۱۰) بوسہ حاصل ہونا۔</p>
<p>لب معشوق سے کنایہ ہے۔</p>	<p><b>بوسہ رسیدن</b> استعمال بمعنی حاصل شدن</p> <p>بوسہ (صائب ۷) تا بوسہ بمن ز لب دلستان رسید و بحر بمعنی بوسہ گرفتن است (صائب ۷) مارا</p>

گزیدہ است ز بس تلخی خاطر با از ترس بوسہ بر لب  
 میگویند نمی زخم با (دولت) بخشیم بوسہ زدنی  
 چون فراق می آرد با چگونه بوسہ بران حلقہ رکاب  
 زخم با مؤلف عرض کند کہ اگر چه برای بوسہ  
 اودن و گرفتن درد و کی است ولیکن نرا کہ بتنی بوسہ زب  
 ویتہ میں اور صنا جان ہند (واہ رے مین) کہتے ہیں صاحب  
 آصفیہ نے (واہ رے مین) پر فرمایا ہے (کلمہ فخر)  
 میرا کیا کہنا میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی مٹیہ آپ  
 ٹھوکنی چاہئے۔ ہم بھی کچھ مین (واہ رے مین) کہنا  
 اصطلاح بقول بہار اکثر در صفا

تأملای آن می کند که در تعریف این بوسه دانه و دهان و لب محبوب مستعمل می شود (صائب ه) چون  
را بهتر از بوسه گرفتن دانیم (ار دو) بوسه وینا کج لب کجاست کز بوسه زیب نیست (صائب من  
بوسه زدن بر دوست خویش) امده از کجا کنم آغاز بوسه را (صائب) اندر نقل نفاش

اصطلاحی بقول پیرنازکرون بر کرد خوش و  
 مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و اسم  
 فاعل ترکیبی یعنی زیبای بوسه (ار و و) بوسه که  
 لائق - زیبای بوسه - لب معشوق کو که سکته من  
 بوسه ساغر اصطلاح بقول خان آرزو در  
 بهار و غزلان ما پیر دست خوش بوسه زنده باغبان  
 مؤلف عرض کند که موافق قیاس است

(۱۹۹) اپنے ہاتھ پر بوسہ دینا۔ یعنی نا چراغ ہدایت نامہ جہاں معلوم می شود و فرمایند کہ تنہا  
 نہ آؤ راہی تحریف آپ کرنا کہہ سکتے ہیں اس لئے ساغر نامہ شہری از ہند در کتب قدیمہ دیدہ شد  
 ہند میں اکثر کار نگاران ولایت کو بیچہ حرکت کرتے (اشرف) لبش گلزاری از لعل بتان بوسہ ساغر  
 سے ہم نے دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی کسی صفت پر بوجہ مالش چہرہ از آل شیرازی کہ می وانی ہا صاحب  
 کرتے ہیں تو بطریق اطہار ہا را اپنے ہاتھ پر خود بوسہ بھر نقل نغارش۔ بہار گوید کہ با صفت ظاہر نامہ جات

و ز ایران مؤلف عرض کند که معاصرین عجم ازین خوش نشین بخوتی با بوسهستان بکام دل تازه تیار  
 مقام با واقف و محققین فارسی زبان ذکر این نکته نویسد (اردو) بوسه لین  
 و طاهر از کلام اشرف تصدیق تعریف بالامی شود **بوسه شکار** اصطلاح بقول اندکجا از نظر  
 ولیکن بخیاں (بتان بوسه ساغر) را جا دارد که اسم از اسمهای معشوق است که از یک بوسه شکار گفته  
 فاعل ترکیبی گیریم یعنی بتانی که در حالت بوسه ساغر عاشق است مؤلف عرض کند که خلاف قیاس  
 باشد یعنی بحالت شکر نوشی و ازین تاویل سنی شعر در نیست و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بوسه  
 می شود و با مصرع ثانی هم مطابق و مقابل و ازینکه شکار بقاعده فارسی معشوق کو که میکتی هین - مذکر  
 (بوسه ساغر) نام مقامی متحقق نشد ما این را بهتر از نام **بوسه شکستن** مصدر اصطلاحی - بقول برهان  
 مقام دانیم یعنی شاعر گوید لب یارم گلناری است کنایه از بوسیدن و بوسه کردن پر صدا باشد صاحب  
 و این سرخیش از بتانی است که ساغر لب باشد که در جهانگیری در طحقات از نظامی سند وید (س)  
 حالت سرخی لب زیاده می باشد و همچنین جمال یارم ملک بر تنک شکر بوسه شکست که شکر در دهان با  
 از چهره آل شیرازی است فاعل (اردو) بوسه نه در دست به صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج  
 ساغر ایک جگمه کا نام جو عجمین واقع ہے جسکی تعریف ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که چون چیزی  
 فرید معلوم نه ہو سکی - نوٹ - را بکنند آوازی بر آید ازین وجه (بوسه شکستن)  
**بوسه شان** استعمال - صاحب آصفی ذکر بوسه را گفته که باوا گرفته شود (اردو)  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که یعنی بوسه دینا - منہ چونا - آواز کے ساتھ -  
 بوسه گرفتن است (حافظ شیرازی) با صنی چو بعتی **بوسه شمر دن** استعمال - بهار ذکر این کرد

<p>از معنی ساکت و صاحب اند نقل نگارش مؤلف          عرض کند کہ (۱) شمار بوسہ کردن باشد معنی جھجھیش          (۲) کنایہ از بوسہ دادن پیانی و کثرت کہ واقعہ          قبل از شمار است و نوبت شمار ہما نوقت رسد          کہ نوبت بہ تعدد رسد (طالب آملی) صد بوسہ          مین دینا۔ بوسہ فروخت کرنا۔ بوسہ بیچنا۔</p>	<p><b>بوسہ فروختن</b> مصدر اصطلاحی۔ دادن بوسہ          عرض کند کہ (۱) شمار بوسہ کردن باشد معنی جھجھیش          (۲) کنایہ از بوسہ دادن پیانی و کثرت کہ واقعہ          قبل از شمار است و نوبت شمار ہما نوقت رسد          کہ نوبت بہ تعدد رسد (طالب آملی) صد بوسہ          مین دینا۔ بوسہ فروخت کرنا۔ بوسہ بیچنا۔</p>
<p>بوسہ فریب اصطلاح۔ بقول بہار معنی بوسہ زدن          (۱) بوسہ گشتا۔ (۲) پے در پے اور بہت سے بوسہ لینا          (۱) بوسہ طلب ساختن مصدر اصطلاحی          (۲) بوسہ طلبیدن ہر دو جھجھیش          یعنی بوسہ کردن (نہوری) ساز دم قیاس (ارو) بوسہ فریب فارسی ترکیب سے          چون نمونہ بوسہ طلب ہا مایہ صد گذشت ابرام باب اور دہان یار کو کھہ سکتے ہین۔</p>	<p><b>بوسہ فریب</b> اصطلاح۔ بقول بہار معنی بوسہ زدن          (۱) بوسہ گشتا۔ (۲) پے در پے اور بہت سے بوسہ لینا          (۱) بوسہ طلب ساختن مصدر اصطلاحی          (۲) بوسہ طلبیدن ہر دو جھجھیش          یعنی بوسہ کردن (نہوری) ساز دم قیاس (ارو) بوسہ فریب فارسی ترکیب سے          چون نمونہ بوسہ طلب ہا مایہ صد گذشت ابرام باب اور دہان یار کو کھہ سکتے ہین۔</p>
<p>صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کردہ از معنی ساکت۔ بوسہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارثہ          از روی اکبر آبادی (۱) کسان کہ بوسہ از ان          بد مزاج می طلبند و ندانی ز رہ احتیاج می طلبند          (ارو) بوسہ مانگن۔ بوسہ چاہنا۔ بوسہ طلب          رنا اور بوسہ طلب بقاعدہ فارسی اس شخص کو          کہ سکتے ہین جو بوسہ چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔</p>	<p>صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کردہ از معنی ساکت۔ بوسہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارثہ          از روی اکبر آبادی (۱) کسان کہ بوسہ از ان          بد مزاج می طلبند و ندانی ز رہ احتیاج می طلبند          (ارو) بوسہ مانگن۔ بوسہ چاہنا۔ بوسہ طلب          رنا اور بوسہ طلب بقاعدہ فارسی اس شخص کو          کہ سکتے ہین جو بوسہ چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔</p>

<p><b>بوسہ کشدن</b> مصدر اصطلاحی بقول وارستہ سیر قوت بوسہ گاہ بیشتر کردہ (۱) (ار و و) (۱) لب</p> <p>یعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر ہمنزانش (صائب) یا وہان یا عارض یا ہاتھ جس پر بوسہ دیا جاتا ہے (۲) بوسہ</p> <p>سیر یا بوسی از ان لب برکنند ہ چون کنڈیچا پرہ ذندیش (۳) ہر وہ مقام جہاں کسی کے لب</p> <p>نیت ہ مؤلف عرض کند کہ محققین بالا بر نزاکت پہنچین۔ اعم ازینکہ بوسہ کے لئے ہون یا اور کسی</p> <p>معنی غور نظر مودہ اند آئینچہ بضمن بوسہ لب مقابل را غرض سے۔ مذکر۔</p>	<p>بدندان گزند آن را فارسیان بوسہ کشدن گفتہ اند۔</p> <p>(ار و و) بوسہ لینا اور بضمن بوسہ ہونٹوں کو</p> <p>وانتون مین دیانا۔</p>
<p><b>بوسہ گاہ شناس</b> اصطلاح۔ بہار و</p> <p>انڈش نقل نگار ہر دو ذکر این کردہ از معنی سکت</p> <p>مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی</p> <p><b>بوسہ گاہ</b> اصطلاح۔ بقول بہار یعنی بوسہ جہاں کسی کہ مقام بوسہ را بشناسد۔ سنا این بر اصطلاح</p> <p>صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ (۱) کتا گشتہ گشت (ار و و) وہ شخص جو مقام</p> <p>باشد از لب و وہان و عارض و جبین و دست (صائب) بوسہ سے واقف ہو۔</p>	<p>جدانی شود از پیش لعل می گونش ہ چہ بوسہ گاہ</p> <p>شناس است خال موزونش ہ (ولک) بر صفحہ</p> <p>خدا تو از نقطہ ہای خال ہ کہ دست کلک صغہ نشان</p> <p>بوسہ گاہ را ہ و (۲) مجازاً ہر جہاں کہ لب کسی بدانجا</p> <p>رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر) (۳) از سایہ کہ برویش کند حلقہ زلف ہ برای</p> <p>رگ دست تراکز رشتہ جان است نازکتر و لطیب</p>
<p><b>بوسہ گرفتن</b> استعمال صاحب آصفی ذکر</p> <p>این کردہ از معنی سکت مؤلف عرض کند کہ</p> <p>بمعنی بوسہ ستاندن و بوسیدن است (خسرو ع)</p> <p>بوسہ گاہ را ہ و (۲) مجازاً ہر جہاں کہ لب کسی بدانجا</p> <p>رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر) (۳) از سایہ کہ برویش کند حلقہ زلف ہ برای</p> <p>رگ دست تراکز رشتہ جان است نازکتر و لطیب</p>	<p>بوسہ گرفتن</p> <p>بوسہ گاہ را ہ و (۲) مجازاً ہر جہاں کہ لب کسی بدانجا</p> <p>رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر) (۳) از سایہ کہ برویش کند حلقہ زلف ہ برای</p> <p>رگ دست تراکز رشتہ جان است نازکتر و لطیب</p>

**بوسه گستاخ**

اصطلاح - بقول بهار قریب به معنی مذکور است و جادو دارد که همان مصدر را بدون مؤلف  
 بوسه چین صاحب اند نقل بخارش مؤلف عرض کند  
 که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که در بوسه گرفتن گستاخ  
 است و کنایه از عاشق (صائب) بوسه گستاخی مگر بلب خویش زدن -

**بوسه مردون**

اصطلاح - مصدر را اصطلاحی - صاحب آصفی  
 انشب دو چارت گشته است و من چون غلطم چار برگ  
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند  
 گلت نیلوفر است و (اردو) عاشق - تذکر -

**بوسه گنجیدن**

اصطلاحی - صاحب آصفی  
 که مردون بوسه کنایه باشد از ناممکن بودن آن دیگر  
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که  
 بیچ (عربی) از بیم دور باش ادب هر صباح و  
 گنجایش بوسه داشتن (جمال اصفهانی) از آن  
 شامم با صد بوسه مرده بر لب روحانیان علم با  
 کو چپ دمانت در گمانم که در وی بوسه گنجید یا گنجید با  
 (اردو) بوسه ناممکن بهمانا -

**بوسه خریدن**

اصطلاحی - صاحب  
 مخفی مباد که درین شعر مبالغه شاعر است و از این بگو  
 و این معشوق که داخل حسن است برای زمان خصوصاً آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض  
 کند که بمعنی ذوق بوسه برداشتن است (سوزنی  
 (اردو) بوسه بهمانا -

**بوسه لب خویش زدن**

اصطلاحی - مصدر را اصطلاحی  
 سهر قندی (اردو) در سرخ چون خیش کردم گاهی در  
 و ارسته این را مرادف (بوسه لب خویش زدن)  
 زمان با از لب چون کوثرش بوسه فریدم چون شکو  
 نوشته و همان سندی بخت را بایل این نقل کرده که بهمانجا  
 (اردو) بوسه کا ذوق حاصل کرنا -

**بوسه ناک**

اصطلاح - از قبیل بوس ناک مرادف  
 مذکور شد مؤلف عرض کند که سندی برای مصدر





بوسیده لینا (۲۱) منتهی کرنا (۳) عاجزی کرنا (۴) خجسته  
فارسی و اند غلط کرده اند و (ب) بمعنی تحقیقش  
بوسیده پونا (۵) کدانا

(الف) بوسیده استقلال - الف قبول چوبی که ناقص و کهنه و فرسوده شده باشد و بمعنی

(ب) بوسیده چوب اند بمعنی کهنه و فرسوده بیان کرده بچر کنا یا باشد که وجه کنا یا بوضوح نیست

و مندرس و فرماید که در اصل بیای فارسی است و نیز بر سند نظامی این معنی را معتبر داریم و خیال

و لیکن بیای عربی شهرت گرفته صاحب غیث نهر بانی می نویسم که چون چوب بوسیده شود و بهمری خاص رسد

صاحب شمس مذکر این گوید که بیای فارسی هم آمده فاسفورس که داخل آن می باشد بیرون می آید و

و صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که چوبی است که در شب بواسطه آن در شب روشن می نماید فارسیان

مانند اگشت سوزان نماید صاحب شمس هم این را ازین تحقیق خبر داشتند و تطریر بوسید گیش

آورده (نظامی ۵) چوب بوسیده چوبی که در جنگ را چوب بوسیده نام نهادند و دیگر هیچ (ار و و)

باغ ده نماید شب آتش چون چراغ و مؤلف (الف) بوسیده بقول آصفیه فارسی - گلاب ستر

کند که الف ماضی مطلق بوسیدن است بزبادت کهنه - پرانا (ب) ایک لکڑی جو رات مین مثل

های مؤنث در آخر که افاده معنی نفی کند و بریده می آید که حکمتی است - مؤنث -

بوسیده بقول لطافت برهان ترجمه امکان است و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین

بهم بر زبان نداشتند یکی از پارسیان معاصر که دستورشان است می گوید که لغت زند و پازند است

بضم با و او معروف و کسرین ویای مجهول (ار و و) و کیهو امکان - مذکر -

بوسیدن بقول اندجوا که فرنگ فرنگ بالضم و کسرین جمله در فارسی زبان بمعنی ملامت و تمهت

و دیگری از تحقیقین فارسی زبان ذکر این مکرر مؤلف عرض کند که قدای معاصر عجم این را لغت زند و  
پایزند گویند (اردو) تهمت بقول آصفیه مؤنث - گمان بد - الزام - بهتان - بجهو ما عیب - اشتراک -  
کلتک - طوفان - بطلان -

**بوش** بقول برهان بفتح اول و کسر ثانی و سکون شین قرشت (ا) بمعنی تقدیر و قدرت داشتن صاحب  
جهانگیری همزمانش (فردوسی) نوشته چنین بودمان در بوش پد برسم بوش اندر آمد روش پد صاحبان  
رشیدی و ناصری و جامع و هفت و اندهم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که شین این برای  
نسبت است و مجاز برای تقدیر استعمال یافته مقصودش همین قدر معلوم می شود که معنی سوم را اصل دانیم  
و این را مجاز آن - مؤلف عرض کند که با بجدی اتفاق داریم با خان آرزو و صراحت اتفاق می باشد که  
(اردو) تقدیر مؤنث - و کیه اتفاق آسمانی -

(۲) **بوش** - بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی کروفر صاحب جهانگیری فرماید که خود نمائی و  
کروفر بوده (مولوی معنوی) چه جای مال و چه نام کوچک حرمت و بوش پد چه خان و مان سلامت چه  
اهل و چه فرزندان (ولہ) خطبہ شہان بگرد و ان کیا پد جز کیا و خطبہ های انبیاء پد از آنکه بوش پادشاهان  
از بهواست پد باز نامه انبیاء از کبریاست پد صاحب سروری از میر خسرو سند و پد (خبر و معذور  
شان می دار کز بوش دروغ پد جهانها شان بسکه بر شد مرد می را جانماند پد صاحبان ناصری و جامع  
و هفت و اند ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که نقیض که بهین  
معنی گذشت مبدل این است و اشاره این هم می باشد که کرده ایم و این اسم جامد فارسی زبان است  
(لوش و بوش) که بجایش گذشت در اینجا هم اشاره این است و جدا رود که این را مبدل بوش و آن

که یعنی کروفری آید پای تهنیدل شده مؤلفه چنانکه گوید و کوبه و بوج که به همین معنی گذشت سبذل پوچ به  
 جیم فادسی و آن سبذل این بنا که کاشی و کاجی (اردو) و کیو (اوش و بوش)  
 (۳۳) پوشش - بقول برهان بضم اول و کسر ثانی یعنی هستی و بودن که عبری کون خوانند صاحب سروری  
 از فردوسی سندهد (۳۴) هر آنچه که ساخت اندر پوشش و برانست چرخ روان را روش با صاحب  
 جهانگیری همین سندر یعنی اول نوشته صاحبان جامع و هفت و اند ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند  
 که خان آرزو آنچه در سر ج گوید مقصودش همین قدر فهمیده ایم که این اصل است و آنچه یعنی اول گذشت  
 سبذل این مخفی مباد که اصل این (بودش) که حاصل بالمصدر بودن است و این مخفف آن بحدف دال  
 و آنچه خان آرزو اشاره شین نسبت کرده مالتضییق آن بر بودنش کرده ایم (اردو) و کیو بودش جس  
 پراس کا ترجمه ہے۔

(۳۴) پوشش - بقول برهان بسکون ثانی شتافی که از در بندی آورند و آن را پوش در بندی می خوانند  
 و گویند که آن رستنی باشد که در ملک ارس بهم می رسد صاحب ناصری گوید که بای فارسی نیز صحیح است  
 صاحبان جامع و اند و هفت ذکر این کرده اند صاحب محیط بر (پوش در بندی) گوید که قرصی است از  
 برگ و گیاه نباتی بقدر درخت کوچک و برگ آن شبیه به برگ حنا نسبت آن جبال بلاد عجم خصوصاً  
 نواح شهر زور و ارمنیه و اهل آن بلده برگ و گیاه تازه آن را کوبیده با عصا در آن قرص باخته تنگ  
 نموده با طرف می برند و گویند که آن شتافی است که از در بندی آورند سرو و خشک در آخر اول - در او رام  
 حازه و بشور حازه استعمال می کنند و آن را تخلیل و منع از تریدی نماید و آن قوی ترین روادع باقیمین و  
 تبرید است و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامع فارسی زبان است (اردو) پوش

ایک دوائی درخت کے پتوں کے قرض کو کہتے ہیں جس کا نام دوسری زبانوں میں معلوم نہ ہو سکا صاحب فیحط اعظم نے بھی کافی صراحت نہیں کی۔ اور نہ کسی اور کتاب نے۔

**بوشا** بقول اندجواز فرہنگ فرنگ بمعنی فکر و اندیشہ۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود اسم جلد فارسی قدیم دایم و حالا بر زبان محاسنین عجم نیست بلکہ فکر و اندیشہ را بر زبان دارند (اردو) فکر دیکھو اسکا۔

**بوشاب** اصطلاح۔ بقول شمس خواب دیدن کہ بازی رویا خوانند (بہرام ۵) نہ در بیدار گفتم من نہ بوشاب نہ نگویم خبر پیش تخت گتاب دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و محاسنین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ بوشاب بہین معنی می آید عجیبی نیست کہ این مخفف آن باشد بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس تسلیم نہ کنیم (اردو) دیکھو بوشاب۔

**بوشاد** بقول برہان بانانی مجہول بر وزن فولاد بفت یونانی شلغم خام را گویند صاحبان جہاگیر و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد و بر شلغم می فرماید کہ معرب شلغم فارسی است و لغاری بر شاد و شکم و عبری لفت و یونانی غطلی و بوشاد و بفرنگی تیم نامند و آن بستانی و تبری می باشد پوست آن سرخ و بعضی پیچید و تخم آن سرخ و تیرہ و از تبری بزرگ تر و قسم می باشد بہترین و مستعمل آن بستانی نازک بی ریشہ و طبیعت بستانی آن گرم در اقل دوم و تر در آخر اقل و تبری آن گرم در وسط دوم و تر در اقل۔ بستانی در حرارت کثر و در رطوبت زیادہ تر خوردن مطبوخ آن کثیر الغذاء۔ نافع سرفہ و ملین سینہ و شکم و شہی طعام و مقوی باہ و قوۃ سنی و مدبر بول و مفت حصاة و منافع بی شمار دار و مؤلف عرض کند کہ بخیاں ما این مفرس

از لغت یونانی بورتشاد است بجذف رای جمله - محققین فارسی زبان بورتشاد را ترک کرده اند و لیکن قیامی  
می خواهد که آنهم محقق و مفسر بورتشاد یونانی باشد بجذف و او (اردو) شلجم - بقول آصفیه مقرب شلجم  
فارسی - مذکر - ایک ترکیاری کا نام جو مولی کی قسم سے ہے۔

**بوشاسب** اصطلاح بقول جهانگیری یعنی خواب دیدن و صاحب برہان باثانی مجہول بوزن لہر اسب  
ہمزبان ش کہ عبری روایان صاحب جهانگیری سندی کہ از بہرام پیش کردہ ہمانست کہ بر بوشاسب گذشت  
صاحب شمس ہمین بوشاسب را بجذف شین معجمہ قائم کرد و در سند بہرام ہم تصرف کردہ شین معجمہ را  
حذف فرمود صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و سراج و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند بعضی این  
را باہی فارسی آخرہ آورده اند و بعضی باہی عربی مؤلف عرض کنند کہ بوشاسب بجذف و او بہمین معنی  
گذشت و آن محقق این و ما صراحت ماخذ این ہمد را بجا کردہ ایم کہ مرکب لغات فارسی زبان است و  
اصطلاح (اردو) دیکھو بوشاسب۔

**بوشال شدن** استعمال بقول اندرشد بوشاسب است و صاحبان رشیدی و اندرشد  
بلند شدن بو (بو علی خراسانی ۷) چوراز عشقنا (از رشت بہرام ۷) بشد در زمان در بر خواب  
بودن بہان نالہ بلیل و نسیم گل زستان رخس امروز کوی دہر و مند ہمایہ نیک خوی دہر نہانیدہ پیر اختر  
شال شد دہر مؤلف عرض کنند کہ موافق قیاس است شناس دہر و باز گفتم من این بوشاسب صاحبان  
برہان و سروری و جامع و جهانگیری و سراج ذکر (۲)

(۱) **بوشاس** اصطلاح - صاحب ناصری کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ (۲) قلب  
(۲) **بوشاس** ذکر (۱) کردہ گوید کہ بمعنی بوشاسب است کہ گذشت مؤلف عرض کنند کہ

درست می فرماید و (۱) سیدل (۲) باشد به بهرام را برای هر دو گرفته اند و هر یکی بحسب تبدیل بای فارسی عبری چنانکه اسب و اسب مراد خود (۲ و ۱) را در کلام بهرام نقل کرده عجب آنست که محققین بالا همان یک سند (ار ۳۰) دیکو بوشاسب -

**بوشقاب** اصطلاح - بقول بهار و اندو او معروف و شین معجه وقاف و بای تازی رکابی و صحن خرد نسبت بقاب و فرمایند که ظاهر الفاظ ترکی است (تلافوقی نیردی ۵) کوزه دارد و از بزرگی جای بر بالای خم و میزند بر نگری صد تکیه هر دم بوشقاب و مولف عرض کند که محققین لغات ترکی ازین ساکت و استعمال فارسیان که پیش ماست تقاضای می کند که این را اسم جامد فارسی زبان دهم و شک نیست که قاب بمعنی خوان لغت ترک است و پوش در ترکی بمعنی زن بیوه عجمی نیست که فارسیان میزدند لغت ترکی را مرکب کرده باشد که معنی لفظی این زن قاب است و کنایه رکابی را نام کرده باشند که کوچک است از قاب می باشد اندرین صورت این را منقرس گفتن بهتر است از آن که فارسی یا ترکی خوانیم (ار ۳۰) رکابی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - صحنک - تعالی - چو ماطباق -

**بوشناس** اصطلاح - بقول بهار آنکه شامه صحیح نافه زاری بر داشت و مولف عرض کند که این داشته باشد صاحب اند نقل نگارش (صائب ۵) صفت جانور است که مقام غذای خود را به شانه خود با بجن صورت از معنی قناعت کرده ایم و بوشناسان می شناسند و بعضی مردم را هم گویند که قوت خاص در شانه را قاش پیر من منظور نیست و (ظهوری ۵) هیچکس خود داشته باشد (ار ۳۰) بوشناس اس شخص یا جانور بر چنین زلف و کاکش گذشت با و و کز برای بوشناس که کوه سکتی بین جس کی قوت شانه تیز می -

**بوشنج** اصطلاح - بقول برهان بر وزن بوشنگ نام قصبه ایست در غرسان و عرب آن فوشنج است

صاحب ناصری گوید کہ قول برہان خالی از تحقیق است و بحوالہ مؤلف تاریخ بہرات گوید کہ نخستین شہری کہ در ان  
اراضی بنیاد یافت شہر لٹنگ است و آن در چہار فرسنگی بہرات بودہ و لٹنگ را معرب کردہ فوشنج خوانا  
و جمعہ را اعتقاد آنکہ آن شہر را ہوشنگ بن سیامک ساختہ و بہرات بعد از ان آباد شدہ و بانی آن زنی  
شمیرہ نام از نژاد کیومرث بود و آن شہر را چنان ساختہ کہ شہر کہن دژہ در میان آن واقع شدہ تا آنکہ  
بارہاخراب شدہ بار دیگر آباد شدہ و اللہ اعلم خان آرزو در سراج متفق برہان صاحب ہفت ہزار  
و صاحب اند نقل نگار ناصری مؤلف عرض کند کہ اگر لٹنگ را اصل و انہجیم صیدی ندارد کہ فوشنج را  
معرب آن دانیم و فوشنج ہم معرب باشد و جادار د کہ ہمین شہر کہ صاحب ناصری تقریفش بیان کردہ در  
آغازش قصبہ بدین اسم باشد و از ہوشنگ کہ بعد این می آید من وجہ تصدیق این می شود (ارو)

فوشنج ایک قصبہ کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ مذکر۔

**ہوشنگ** بقول طبعات برہان قصبہ است نزد آپ صاحب بحر ثبت (۲) گوید کہ رائیجہ خوب یا بوی  
بہرات (ارو) ہوشنگ ایک قصبہ کا نام ہے۔ بدید ماغ رسیدن و در یافتن شامہ۔ بہار ہم  
جو بہرات کے متصل واقع ہے نہ کہ یکو۔ فوشنج جو اس کا ذکر این کردہ (حافظ) بوی خوش توہر کہ  
معرب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) **ہوشنوں** استعمال (۱) کب بوی کر دہا مؤلف عرض کند کہ شنیدن بمعنی شنیدن است  
(۲) **ہوشنیدن** (ظہوری) نافہ از چین کہ فون پیسم بدل شود چنانکہ پام و پان و دیگر  
طرہ گشت دلم و بوی دولت ز خود شنود اشب و کچین (ارو) ہوشنگینا۔

**ہوشی** بقول شمس بالفتح مرد فقیر و عیال صراحت می کند کہ لغت فارسی است صاحب اند

غنیتهی الارب این را لغت عرب گفته مؤلف عرض کند که تصحیف صاحب شمس الظهر شمس (الف) و غریب اورعیا دار قیصر - مذکر -

(الف) پوشیدن صاحب انند (الف) را بجوالة فرنگ فرنگ گوید که بالضم معنی (۱) آغاز کاری کردن (ب) پوشیده و (۲) اندیشیدن است و نسبت (ب) بجوالة غیاث می فرماید که معنی کرد و فریافته شده و

صاحب غیاث این معنی را بجوالة لطائف آورده مؤلف عرض کند که پوشش معنی تقدیر و قدرت داشتن آمده عجیب نیست که فارسیان الف را از همین اسم جاد و وضع کرده باشند تصرف در اعراب چیزی نیست که شیخ الب و لایحه مقامی است طالب سداستعمال می باشیم و حالا بر زبان معاصرین عجم نترک و محققین مصادر هم ترک کرده اند و لیکن خلاف قیاس نیست و اگر وجود این مصدر در زمانه سلف باور کنیم معنی حقیقی آن کرد و فرود داشتن هم گیریم که پوشش معنی کرد و فرود نمانی بجایش گذشت و (ب) مشتق از همان که های هنوز بر ماضی مطلق آن زیاده کردند که افاده معنی مفعولی کند بای حال وجود (ب) اشاره وجود الف می کنند و لیکن (ب) هم حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان آن را هم ترک کرده اند (الف) (۱) کسی کام کا آغاز کرنا (۲) اندیشه کرنا سوچنا (ب) صاحب کرد و فریعی و شخص جس کو کر و فر حاصل ہو۔ وہ جو کر و فر و رشان و ترک رکھتا ہو۔

بوصی بقول ملحقات برهان نوعی از کشتی است و معرب آن بوزی بازی نقطه دار به صاحب الب و لایحه این را معرب بوزی فارسی گوید برعکس صاحب ملحقات برهان صاحب انند بجوالة متهی الارب تصدیق و سوار البیل می کند و گوید که بوصی معرب بوزی فارسی در عربی زبان نوعی از زورق باشد مؤلف عرض کند که حیف است که ما بوزی را در لغات فرس نیافتیم و بدون سداستعمال این را تسلیم نکنیم که



سما صرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی ازین لغت ساکت (ار ۹۹) ایک قسم ہے کشتی  
زور قی کی۔ مؤنث۔

**یو صیر** لقب برہان بختیم اول و سکون ثانی و صا دبی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بہ رای قرشت زدہ لغتی  
است غیر معلوم و آن گیاهی باشد و وائی کہ عبری آن را آذان الدب خوانند یعنی گوشت خرس بسبب شباهت  
کہ بدان دارد و لقب بعض نوعی از ہای زہرہ و آن پوست درختی باشد بجايت سیاه کہ آن را عبری سیکران  
گویند و بعضی دیگر گفته اند با قلمی شامی است صاحب ہفت ہزارش صاحب محیط ہم این را دوائی غیر  
سحروف گفته می فرماید کہ چون از برگ آن بر او رام و شدخ غصن لطوخ سازند نفع کند و مضمتہ طبع  
نافع در دندان و شراب و ضماد آن مفید سرفہ کہنہ و اسہاست و لقب صاحب جامع خبران است و آن الیثا  
سیکران محوت و کار زونی گوید و همچنین آذریجان کہ آن را شاخهای دراز لاحق بشاخهای شجر است و آن  
را منشور دہی تری نامند و در آذریجان گو کہین نام است خیال صاحب محیط آنست کہ بوسیر و بوسیر در  
قلوس باشد کہ پنج قسم دارد و اقسام آن گرم و خشک در سوم محقق و محتل و جالی با عدال (الخ) مؤلف  
عرض کند کہ هیچ متحقق نشد کہ این لغت کدام زبان است ما این را بر اعتبار صاحب برہان فارسی دانیم کہ در  
ایک غیر معلوم دوائی جس کا نام دوسری زبانوں میں معلوم نہ ہو سکا صاحب محیط نے اپنی تحقیق میں  
قلوس کہا ہے۔ مؤنث۔

**یو طائیم** لقب برہان بطای حلی بر وزن سلطانہ پوست درختی است کہ آن را عبری کرتمہ السودا و یغاری  
سیاہ دار و خوانند و آن مانند شمشیر درخت پید صاحب محیط ذکر این کرہ می فرماید کہ کرتمہ سودا است و فاسطین  
ہم گویند و بر فاسطین گوید کہ عبری کرتمہ السودا و بسریانی کتب و یغاری شش بندان سیاه و بشیر از شش بندان

و یونانی ابائلس مایا و برومی انار و ترقلیس و پیری میمون و بندلسی معروف بہ بوطانیہ گرم و خشک با اعتدال  
 نافع فالج و صرع و منشی سینہ و مدر بول و منافع بسیار دارد۔ مؤلف عرض کند کہ با وجود آنکہ این باد در  
 فارسی زبان اسم خاص است ولیکن شہرت دارد بہ بوطانیہ و معاصرین عجم ہم بہین اسم را بر زبان دارند و نیز  
 کہ مابین را درین کتاب جادادیم صاحب برہان برنش بنیان گوید کہ بہین است سیاہ دار و پس صاحب  
 برہان غلط کرد کہ بوطانیہ را پوست درخت نوشت (اردو) بوطانیہ ایک دوائی پودے کا نام ہے  
**بوغ** بقول رشیدی بالضم (۱) وہی است بہ ترند و از انجاست ترندی محدث (کذا فی القاموس)  
 و بحوالہ نسخہ سوری گوید کہ نوع کہ بضم نون است وہی از ترکستان و طاہر ابوغ را بہ تصحیف نوع خوانند  
 خان آرزو در سراج می فرماید کہ بہ نون خطاست۔ صاحب اند بوغ را بمعنی بالافت عرب گفته اند  
 این گوید کہ (۲) در فارسی بالا پوشی است از جامہ و از چرم خصوصاً (کذا فی فرنگ فرنگ) مؤلف  
 عرض کند کہ معاصرین عجم برہان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت و (ابوغ بند) کہ می آید  
 از ان تصدیق معنی دوم می شود و نسبت آن ہم قفل مجرّد صاحب انداست بہ حوالہ فرنگ فرنگ  
 ولیکن معاصرین عجم بوغ بند را بر زبان دارند و آنچه بنون می آید آن را تصحیف گوئیم جادارد کہ نام منعی  
 و گیر باشد اگر فارسیان ہمین بوغ را بمعنی اول نوع گفته باشند تبدیل بوغ دانیم کہ موحدہ بہ نون بدل  
 می شود چنانکہ بر سگ و زرسک و اگر بوغ را بمعنی اول عربی خیال کنیم چنانکہ بعض محققین خیال می کنند  
 اندرین صورت نوع بہ نون بمعنی اول مفرس باشد (اردو) (۱) بوغ ایک مومن ہے ترند میں  
 ذکر۔ (۲) بالا پوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بزرگ۔ لحاف۔ سوڑ۔ غلاف۔ پینگ پوش۔

**بوغ آسیا** اصطلاح بقول بہار مرادف (بقا آسیا) نوعی از نامی کہ آسیا یا آوازند برای آگاہیدن

مردم تا از اطراف فراهم آیند رسیدنی در تعریف آسیا  
 نبودم باز شب در آسیا تار و زنا لیدم که بوفاز به زای پوز آخر معرب و در ترکی هم همین  
 که بوغ آسیا فریادها که در افغان سن پخان آرزو اسم است قطعه آب را نامند که در میان دو قطعه  
 در سراج بزرگ هر دو گوید که معلوم نیست که در اصل عظمی آب واقع شود و هر دو حصه را با هم متصل کند  
 غین است یا قاف چه هر دو با هم بدل می شوند و چنانچه بوفاز جبل طارق و هم او گوید که مجرای دریا را  
 بحر نقل بخاریش مؤلف عرض کند که بوغ در ترکی و در ترکی زبان بوفاز گفته اند و عربان هم تعریبا  
 زبان بقول صاحب لغات ترکی صورت و بوق بقوله مؤلف عرض کند که فارسیان تعریبا زای  
 اند لغت عرب یعنی نامی بزرگ که نوازند و ابواق پوز آخره را به رای جمله بدل کردند چنانکه برخ  
 جمع آن پس فارسیان استعمال بوغ کرده اند کتب و برخ و این خیال پادی النظر است و لیکن صریحا  
 خود این است حقیقت این که خان آرزو و صاحب که بر بخار به نین معجزه و رای جمله آخر کرده ایم لجانا  
 بحر بی بدان نبوده اند و جادار و که بوغ ترکی را آن این را فرید علییه آن دانیم زیادت و او که اکثر  
 سبدل بوق عربی دانیم و لیکن مجرّد بوغ و بوق معنی ترکیان برای اظهار ضمه این قسم عمل در کتابت  
 صورت و نامی بزرگ اصلا فارسی نیست (ار و و) کند و در بعضی لغات فارسیان هم نتیجه تحقیق است  
 و ده خاص قرنا جو چکیون پر بجایا جاتا ہے تا که لوگ اس این معنی عام است یعنی مطلق آبائی و آنکه آبائی  
 آواز سے معلوم کریں کہ اس مقام پر چکی چلتی ہے خاص را بدین اسم موسوم کرده اند بسبیل مجاز  
 بوفاز اصطلاح به رای جمله آخر بقول بوفاز (ار و و) آبائے دیکھو بخارا و مجازا آبائے بخارا  
 بخوالہ معاصرین عجم نہ رہی را گویند کہ از آبائی بخارا اصطلاح بقول اند بخوالہ فرنگی

بعضم در فارسی زبان جامه را گویند که در آن چیزی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نگردد  
 به بند مؤلف عرض کند که این مرکب است از معاصرین عجم بر زبان نذر مؤلف عرض  
 لفظ بوع یعنی دوش که گذشت و بیند که یعنی است که که بوع یعنی دوم است و آن چون  
 اسم فاعل ترکیبی یعنی بالا پوشی که چیز را به بند دراز در آخر کلمه آید یعنی فرط بخش چنانکه قلندک و قهوه و آن  
 بلخچه که بیایش مذکور شد و موافق قیاس (اردو) (کندانی البرهان) پس معنی قطعی این بوع دارنده اسم فاعل  
 ترکیبی است و کنایه این معنی بالا گیره موافق قیاس است و لیکن بوع  
 پوشان اصطلاح بقول اندک جواهر غیاث چیزی استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) ده بوع بند بلخچه  
 است که قلندران در آن اسباب کدانی نگا دارند جس میں قلندر اپنا سامان باندھے ہیں۔ ہنگامہ

بوعخلص اصطلاح بقول بریان بعضم اول و سکون ثانی و ضین نقطه دار معلوم چون زده  
 لغتی است یونانی و عبری لسان الثور که گاوزبان باشد و آن دو ائیت معروف و بقول بعض لغت  
 رومی است صاحب محیط بر گاوزبان گوید که اسم فارسی است و عبری لسان الثور و یونانی فوخلص و  
 بوعخلص و برومی بوقلیس و به لاطینی بکورتیم و به ہندی کاٹھ مانڈ گویند بقول شیخ قریب از معتدل در  
 حرارت و مائل بحرارت اندک و در طوبت آن در آخر اول و خشک آن در طوبت کثر بقوی قلب  
 و مفرج است خصوصاً گل آن نافع توخش و امراض سودا است و منافع بسیار دارد و مؤلف عرض کند که  
 فارسیان فوخلص یونانی را به تبدیل فاموحدہ مفرس کرده اند چنانکه فروزیدین و بر وزیدین و نون آخر  
 تصحیف کتابت معلوم می شود و دیگر هیچ (اردو) گاوزبان بقول آصفیہ فارسی ایک قسم کی بوٹی  
 جس کا پتہ زبان گاؤں سے مشابہ ہوتا ہے (نوٹ) دیکھو نوپانہ

**یو عجم** بقول اند بخواله فرنگ فرنگ بالضم و ترکی زبان ازین ساکت و بدون سند استقلال سکون غین مجله لغت فارسی است (۱) یعنی هرزه این را لغت فارسی زبان خوانیم و اگر سند و گزارش و یهود و ناچیز و لاشی و (۲) یعنی دژ و دیدست آید فارسی قدیم و انیم که مراد از ژند و ریزه ریزه نان و (۳) زن قریه و بد شکل و دیگر کسی پاشند حیف است که دستور آن معاصر هم ازین انکار از محققین فارسی زبان ذکر این نگرد و معاصرین گفتند گویند که لغت ژند و پاشند نیست (ار و و) عجم هم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که (۱) یهود - ناچیز - لاشی (۲) روٹی کا ٹکڑا - بکتر ظاہر لغت ترکی زبان می نماید ولیکن محققین (۳) موٹی اور بد شکل عورت - مؤنث -

**یو غنچ** بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و فتح غین نقطه دار و نون و جیم ساکن (۱) شونیز را گویند و آن مخفی است ریزه و سیاه رنگ و بهر بی حبه انخضار و (۲) فوشنج را نیز گفته اند و آن قصه است در خراسان نزدیک قندهار صاحب سروری بر معنی اول قانع و بدگر فوشنج با این گویند که دو قصه اند نزدیک هرات صاحب رشیدی بر سیاه دانه قانع که معنی اول است صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم این را مراد فوشنج گویند که گذشت خان آرزو در سراج بدگر معنی اول متعجب است از معنی دوم و فرماید که غالباً از فوشنج اشتباه نموده صاحب محیط بر یو غنچ حواله شونیز می کند و بر شونیز می فرماید که اسم فارسی است و فرماید که شونوز و شمنیز و شنی نیز گویند و بیونانی سنو و شیمون و شوشا و ترکی قره چورک اودی و نزدیک اهل مغرب سویدا و حبه السوداء و ایضا بفارسی سیاه دانه و غنچ و بهر بی بودان و کمونی هندی و بهندی کلونجی نامند و آن تخم نباتی است شبیه به بادیان و شاخهای آن باریکتر گرم و خشک در دوم و در آن حدت و حرارت و جلا و تقطیع ملغم و کلید

ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار محققین اہل زبان این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی دوم صاحب جامع تعجب خان آرزو را دور گرد کہ این و رای قصبہ بوشنج است کہ ہر دو نزدیک ہر ات واقع (اردو) (۱) کلونجی بقول آصفیہ (ہندی) نوٹت یگر بلا۔ ایک مضم کے سیاہ سچ جو اکثر اچار اور دوا کے کام آتے ہیں فارسی میں سیاہ دانہ۔ (۲) بوشنج ایک قصبہ ہے ہر ات کے قریب جیسا کہ بوشنج۔ مذکر۔

**بوشنج** بالضم و فتح غین و سکون نون و وال مہملہ بقول اندکوارہ فرنگ فرنگ عشق پیچہ پرانام است **مؤلف** عرض کند کہ ماہر ارتجی صراحت عشق پیچہ کردہ ایم و جزین نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم صاحب محیط ذکر این نکرده و ازینکہ محققین صاحب زبان ہم ساکت اند شتاق سند استعمال می بایم (اردو) دیکھو ارغ۔

**بوف** بروزن صوف پرندہ ایست کہ بہ نحو ست اشتہار دارد و آن را بوم نیز خوانند صاحب جہانگیری می فرماید کہ مہین را کوف ہم نام است (ابن مین ۷) تو باز سدرہ نشینی فلک نشین است بچو اچو بوف کنی آشیان بویرانہ پد صاحبان سروری و نامری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر تصحیف و صحیح کوف است خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بوف و کوف ہر دو صحیح باشد چہ کوف بکاف تازی بمعنی بوم است چنانکہ در رسالہ قوسی است و بباہی تازی قسمی از چغندر کہ تبرکی سار و قوس گویند کافی تحفۃ المؤمنین صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بوم می فرماید کہ اسم عربی است و بومہ نیز گویند و ایضاً بعربی غراب اللیل و کنیت آن ام الصبیان و بفارسی کوف و آن طائرست معروف کہ در شب دیدہ می شود و بروز مخفی می گردد و مسکن آن خرابہ۔ یکی بزرگ جثہ کہ بفارسی

بوق و شاه بوم و ترکی ساروقوس و بهنگریزی آتول و بهندی آتوانمند و قسم اوسط سیاه رنگ  
و آن را بفارسی چند و بهندی چید و گلو و قسم صغیر را ترکی بیلاق و کوچک تر را مرغ حق و بهندی  
پیچیه نام است. خوردن گوشت آن مورث جنون و ذهاب عقل با کحل و دل آن چون بردست  
چپ زن خوابیده نهند افعال حسنه یا قبیحه را آنچه کرده باشد بیان کند و چکانیدن مغز آن بار غن  
بنفشه در سوراخ بینی طرف موافق در دشتیقه از جربابت و مسافع بسیار دارد (الخ) مؤلف  
عرض کند که ما اشاره آتو بر او گو کرده ایم بخیاں ما بوم اصل است و اسم جابد فارسی زبان برآ  
قسم بزرگ و قسم اوسط را بوق نام است بکوف مبدلش چنانکه فلاده و کلاده (ار و و) دیکو  
او کو جس پر آتو کا بیان ہے۔

**یوقا** بقول صاحب شمس لفارسی زبان کا ویز است مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی  
زبان ذکر این نکرد و در زبان عربی و ترکی ہم این لغت را نیافتیم و بر قول مجر و صاحب شمس کہ تحقیق  
تحقیق است بدون سند احتمال این افت را ننیم نمی کنیم و کا ویز را ہم ندانیم کہ چه چیز است (ار و و)  
ما قابل ترجمہ۔

**یوقان** بقول شمس در فارسی زبان کر جہای سرخ کہ در ہوا می برنگال برآیند و بہندی آن را  
بیرہوئی گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم این را بر زبان ندارند و کر مخلی  
گویند و صاحب دلیل ساطع ہم بر (بیرہوئی) این را در فارسی زبان کر مخلی گوید صاحب محیط بر (بیرہوئی)  
فرماید کہ کر می سرخ را نام است در بہندی و فارسیان این را عروسک گویند کر م و تر و در دوم شرب  
و طلای آن چو ش خون آرد و اکثر لطاہر بدن می آورد و زمان دکن بعد ولادت یک عدد آن را بارگ

<p>بقول وجوہی و غیرہ می خورد رنگ بدن را می کشاید صاحبان بران وجه گیری و سروری و رشیدی  و بر وزن گاو حل کرده بقیصیب مالیدن باعث لذت و سرور و ناصری و جامع و بہار ذکر این کہ وہ اندر  کثیر است و ہم او بر (کرم مغل) گوید کہ بھاری کاغذ  و بھندی (بیرہوٹی) نامند و باعتراطین و عسل چھتہ بمعنی فروشنده بود و بمعنی عطریات محفی مباد کہ فارسی  تقویت قیصیب منفعت عجیب دارد و گاہ در روغن با عطریات فروختن را (بو فروشی کردن) گویند و  موضوع برای امر باہ و نحوہ بکار می برند و فعل آنہا بایا استعمال (بو فروختن) بر زبان معاصرین عجم  قوی می گرداند (الخ) مؤلف عرض کند کہ اشتقاق نیست ولیکن شک نیست کہ (بو فروش) از  سند استعمال می باشیم (اردو) (بیرہوٹی) (بھندی) مصدر الف است و امر حاضر الف ہم اینچنین  اسم نوشت عروسک - عروس زمین - اندر بد ہو - در چین سر زلف تو در پوی فروشی با دم جز  وہ لال اکڑی سے مشابہ کیرے جو برسات میں زمین بخطامی نرند نافہ آہوید (اشیرادمانی) خلق  سے پیدا ہوتے ہیں انکا جسم مغل کے مانند نہایت خلق تو عطار حلقہ کہ دران ہا کی زبوی فروشان  ملائے ہوتا ہے - نسیم باد صباست ہا (اردو) (الف) عطار  (الف) بو فروختن مصدر اصطلاحی - صاحب گرانہ عطریات کا سیو پار کمر نادب عطار بقول  (ب) بو فروش اندر ذکر (الف) کردہ گوئی (عربی) اسم مذکر - عطر فروش -</p> <p>کہ مصدر (ب) باشد و نسبت (ب) فرما پد کہ آنکہ بو فروا اصطلاح - بقول ناصری و انشدہاں  عطریات فروشد (و حیدر تعریف عطر فروش) بوزن است کہ گزشت مؤلف عرض کند کہ  دلم از شمیم بتی شد فگار پد کہ بومی فروشد باغ و بہار محففت (بو افزا) بمعنی فاعلی یعنی افزائیدہ بوی</p>	<p>بقول وجوہی و غیرہ می خورد رنگ بدن را می کشاید صاحبان بران وجه گیری و سروری و رشیدی  و بر وزن گاو حل کرده بقیصیب مالیدن باعث لذت و سرور و ناصری و جامع و بہار ذکر این کہ وہ اندر  کثیر است و ہم او بر (کرم مغل) گوید کہ بھاری کاغذ  و بھندی (بیرہوٹی) نامند و باعتراطین و عسل چھتہ بمعنی فروشنده بود و بمعنی عطریات محفی مباد کہ فارسی  تقویت قیصیب منفعت عجیب دارد و گاہ در روغن با عطریات فروختن را (بو فروشی کردن) گویند و  موضوع برای امر باہ و نحوہ بکار می برند و فعل آنہا بایا استعمال (بو فروختن) بر زبان معاصرین عجم  قوی می گرداند (الخ) مؤلف عرض کند کہ اشتقاق نیست ولیکن شک نیست کہ (بو فروش) از  سند استعمال می باشیم (اردو) (بیرہوٹی) (بھندی) مصدر الف است و امر حاضر الف ہم اینچنین  اسم نوشت عروسک - عروس زمین - اندر بد ہو - در چین سر زلف تو در پوی فروشی با دم جز  وہ لال اکڑی سے مشابہ کیرے جو برسات میں زمین بخطامی نرند نافہ آہوید (اشیرادمانی) خلق  سے پیدا ہوتے ہیں انکا جسم مغل کے مانند نہایت خلق تو عطار حلقہ کہ دران ہا کی زبوی فروشان  ملائے ہوتا ہے - نسیم باد صباست ہا (اردو) (الف) عطار  (الف) بو فروختن مصدر اصطلاحی - صاحب گرانہ عطریات کا سیو پار کمر نادب عطار بقول  (ب) بو فروش اندر ذکر (الف) کردہ گوئی (عربی) اسم مذکر - عطر فروش -</p> <p>کہ مصدر (ب) باشد و نسبت (ب) فرما پد کہ آنکہ بو فروا اصطلاح - بقول ناصری و انشدہاں  عطریات فروشد (و حیدر تعریف عطر فروش) بوزن است کہ گزشت مؤلف عرض کند کہ  دلم از شمیم بتی شد فگار پد کہ بومی فروشد باغ و بہار محففت (بو افزا) بمعنی فاعلی یعنی افزائیدہ بوی</p>
---	---



اسم فاعل ترکیبی و کنایه باشد از همان او و یه حادث فارسی زبان ذکر این کرد و معاصرین عجم هم بر  
 که ذکرش بر بوز اندکور حاصل این است که این زبان نذرند مؤلف عرض کند که جزین  
 اصل است و بوز اخنوخ این (ار و و) <sup>بگنوا</sup> نیست که بر اصطلاح (بوفرا) که گذشت رای  
 بوفرا اصطلاح بقول رشیدی همان جمله زیاده کرده اند چنانکه شتا و شتا  
 بوز است که بجایش گذشت دیگر کسی از محققین (ار و و) دکیو بوز را

بوفرا بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار جرحه که مخصوص باشد برای طعام خوردن و  
 روزنامه گوید که بمعنی صینی خانه باشد مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت است  
 معاصرین عجم بر زبان دارند شک نیست که مفترس است و از السنه خیر گرفته اند ولیکن متحقق نشد که  
 مال که ام زبانست (ار و و) کخانه کاکره - دیننگ روم - ندرک

بوق بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و قاف (۱) سفید صبره که آن را در حمام با و آسیا با و  
 نوازند و (۲) با ثانی مجهول چادر بزرگی که رخت خواب در آن بندند صاحب جامع بذکر معنی اول  
 نسبت معنی دوم گوید که چادر شب خواب باشد که مفترش نیز گویند صاحبان آند و هفت هم ذکر  
 این کرده اند صاحب سوار السبیل این را معرب گوید بمعنی اول از یو کنه که لغت لاطینی است و  
 صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار بر معنی اول قانع و صاحب بول چال بحواله معاصرین  
 عجم نیز بانس مؤلف عرض کند که بمعنی اول مفترش پوش است که به بای فارسی و غنین معجم لغت ترکی  
 است بمعنی صور - بای فارسی بدل شد بوخده و غنین معجمه بدل شد بقاف چنانکه تپ و تب و آروغ  
 و آروق حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که صراحت صاحب جامع موافق قیاس می نماید که مجرد

چادر خواب است و چادری کہ در آن رخت خواب بندد بوقچہ باشد کہ لغت ترکی زبان است و ما ذکر  
 این بر بقیہ کردہ ایم و بوقچہ بقاف عوض غین مجمر عرب آن چنانکہ سنوالبیل ذکرش کردہ و مخففش بقچہ  
 ہم جایش گذشت پس بوق و فرید علیہ آن بوق ہر دو تبدیل بوق ترکی است بمعنی چادر و اگر سند  
 استعمال بتائید قول برہان پیش شود این را بمعنی دوم مخفف بوقچہ دانیم (اردو) (۱) بگل بقول  
 اصفیہ (انگلش) ترقی نفیری ترم - مذکر - (۲) چادر - مؤنث اور بقول برہان دیکھو بقیہ -

**بوق آسیا** اصطلاح بقول بحرمدف ہمان آن پڑے تو کون کس کا دوست، امیری کے آشنائے  
 بوق آسیا کہ بجائش گذشت بہار و اندھرباش کے نا آشنا یہ سب کہاوتیں اسی فارسی قول کا ترجمہ ہیں  
**مؤلف** عرض کند کہ این مبدا آست فلک مفت **بوق زون** مصدر اصطلاحی بقول بہار  
 بوق آسیا (اردو) دیکھو بوق آسیا - (۱) از عالم صرنا زون و نامی زون و (۲) کنایہ  
 بوقت تنگ دستی آشنا بیگانہ می کردہ قول از گوز زون (مافوقی نزدیکی) آسیا می دہ

صاحب محبوب الا مثال ذکر این کردہ از معنی و محل خالی دیدم از جنس و فاف در جہان بوقی بہ  
 استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان طرز آسیایان می زخم پڑ صاحب اند نقل بکار  
 این مقولہ راجع دوست نامادق استعمال می کنند صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض  
 (اردو) دکن میں کہتے ہیں، دوست وہی ہے کہ مذکور فوق قیاس است (اردو) (۱)  
 جو وقت پر کام آئے، فقیری کا آشنا آشنا ہو، وقت بگل بیگانہ (۲) پادنا -

**بوقلمون** اصطلاح بقول برہان (۱) ویبای رومی و آن جامہ ایست کہ ہر لحظہ رنگی نماید صاحبان  
 سروری و جامع ذکر این کردہ اند (منوچہری) فروزان تیغ وی ہنگام سچا پو چیان ویبای قلمون

ملون (۵۰) (سعدی) باد و رسایہ درختانش ہا گسترانید فرش بوقلمون ہا خان آرزو در سراج گوید  
 کہ لفظ عربی است لیکن بہ الف و فارسیان الف را حذف کردند چنانکہ بوالہوس و بوجہل و بولہب  
 و بجوا کہ صراح گوید کہ دیبای رنگارنگ را نام است ز کہ بردارش بہار ذکر این کردہ از معنی  
 ساکت۔ صاحب مؤید صراحت فرید کند کہ این پارچہ ہفت رنگ دارد و نقش می باشد مؤلف  
 عرض کند کہ صاحب مؤید بذیل لغات عرب ذکر (بوقلمون) کرد پس عیب نیست کہ این لغت را  
 منفرس خوانیم بوجہ حذف الف اول (ارو) دیبای روی رنگ جس کار رنگ بدل بدل کہ  
 دکھتا ہے۔ بات اسی قدر ہے کہ وہ رنگ بزرگ ریشمی بوٹون سے بنا جاتا ہے جس کا رنگ  
 دھوپ اور چھائون روشنی اور تاریکی میں بدل بدل کر نظر آتا ہے۔

(۵۱) بوقلمون۔ بقول بہان کنایہ از کسی کہ ہر ساعت خود را برنگی و انما بد صاحبان سروری  
 و سراج و جامع ہم ذکر این کردہ اند (سیح کاشی) در بخت مذیدیم بجز رنگ سیاہ تا ہر چند کہ  
 خود بوقلمون ہمہ رنگ ہا مؤلف عرض کند کہ این متعلق بمعنی ہشتم است یعنی فارسیان ہر چیز را  
 کہ رنگ بزرگ باشد بوقلمون گویند و ہر کسی را کہ مستقل مزاج باشد بوقلمون نامند یا ہر کسی کہ بعیاری  
 خود ہر وقت بزرگی دیگر ظاہر کند آن را ہم بدین لقب خوانند مجاز معنی اول باشد و بس (ارو)  
 وہ شخص جو ہر ساعت نئے رنگ میں ظاہر ہو یا جس کی طبیعت مستقل نہ ہو یا عیار ہو۔ مذکر۔

(۵۲) بوقلمون۔ بقول بہان و سراج و جامع جانوریت در آب۔ گویند کہ چون خواہد کہ جانور  
 را بگیرد خود را بشکل آن جانور کند صاحب محیط ذکر این کردہ مگر صراحت این قسم جانور نکردہ و ہر چہ  
 لغتہ بر معانی دیگر می آید و این معنی در لغت عرب ہم یافتہ نمی شود مؤلف عرض کند کہ باعتبار

صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و تحقیق این قسم جانور آبی از نظر ماندشت (اردو) بوقلمون  
 ایک جانور آبی گانام ہے جو پانی میں رہتا ہے اور جن جانور کا شکار کرنا چاہتا ہے اسی کی شکن بنا لیتا ہے  
 (۴) بوقلمون بقول برہان و سراج و جامع صربا را گویند و آن نوعی از چلیپا ہے باشد کہ  
 ہر نفس برنگی نماید۔ صاحب مؤید بجا کہ قنہ گوید کہ در ہندش گر گٹ خوانند و آفتاب پرست نام  
 آنت۔ صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر آفتاب پرست  
 عرض کردہ ایم صاحب مؤید در لغات عربی بذیل (ابوقلمون) بجا کہ شرف نامہ ذکر این معنی ہم کردہ گو  
 کہ کثرت حر بات (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

(۵) بوقلمون بقول برہان و جامع کنایہ از دنیا و عالم است بسبب حوادث۔ مؤلف عرض  
 کند کہ مجاز معنی اول باشد کہ دنیا ہم در ہر لحظہ تبدیل ہو سکتی ہے و ازینجا است کہ عالم متغیر خوانند  
 (اردو) دنیا موت۔

(۶) بوقلمون بقول برہان و جامع سنگ پشت را گویند و فرماید کہ این زبان اہل مغرب  
 است صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این نکرد و بر کچھوا گوید کہ اسم ہندی سنگ پشت است و  
 بر سنگ پشت می فرماید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کشف و باخہ مؤلف عرض کند کہ ما ذکر  
 این بر باخہ کردہ ایم و ازینکہ این تبدیل حالت کند یعنی بی حس و حرکت مثل سنگی و گا ہی برنگی۔  
 فارسیان این را بر بیل مجاز از معنی ہشتم بوقلمون گفتند (اردو) دیکھو باخہ۔

(۷) بوقلمون بقول سروری ماکیان فرنگی را نام است چہ خسوس آن را خرطویت کہ ہر سات  
 برنگی بر آید و تاج و گردن و زیر گلوی او نیز بالوان مختلف نماید و صاحب برہان بر مرغی قانع

خان آرزو در سراج ذکر این کرده (رع) زبال بوقلمون است پر۔ خدنگ تراپ (ملاقا ستم شہد)  
مصنوران ز کجا و خیال تصویر ہم بہ بال بکون گنند تصویر ہم بہ صاحب جامع ہم ذکر این کرد  
صاحب سخندان فارس گوید کہ فیل مرغ را گویند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار  
می فرماید کہ مرغی را گویند کہ قوت پرواز ندارد صاحب روزنامہ شفق است با صاحب سخندان  
و ماخذش ہم همان سفرنامہ شاہ قاجار است و صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم شفق با او موافق  
عرض کند کہ حجاز معنی ہشتم است و از نیکہ فیل مرغ یا (ماکیان فرنگی کہ مرغ چینی نام دارند) با پرہا  
مختلف می باشند فارسیان آن را بوقلمون گفتند صاحب محیط بر فیل مرغ گوید کہ اسم پیوستہ و بر  
پیرو فرماید کہ اسم فیل مرغ است جیف است کہ صراحت طبیعت و خواصش در اینجاست و نہ در اینجا  
(اردو) چینی مرغی (سوتشت) فیل مرغ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیرو۔ ایک پرندہ  
کام نام جو مور کے مانند اکثر دم پہلائے رہتا ہے اور اس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی میں اسکو  
شرکی کہتے ہیں۔

(۸) ابو قلمون بقول غیاث در استعمال فارسیان بمعنی رنگارنگ صاحب مؤید صراحت نموده  
کند که در استعمال فرس هر که و هر چیز که بیک حال نماید آن را ابو قلمون گویند مؤلف عرض کند  
این مجاز معنی اول است یا معنی اول مجاز این - فارسیان از لغت عربی (ابو قلمون) این را  
مفسرین کرده اند و (ابو قلمون) در عربی بمعنی اول اصل است و تخصیص هر یک معنی سبیل  
مجاز (آیه دو) و ده جور رنگ بزرگ هو خواه چیز تو یا انسان یا جانور -

(۹) بوقلمون - بقول مؤید پرندہ ایت کہ در کوہ ہامی باشد چند رنگ نماید صاحب محیط

بنیل بوقلمون ذکر این کرده گوید که آخیل باشد و براخیل گوید که طائری است که بوقلمون نام دارد که به بلاد عرب می باشد و آن را شترق نامند و اهل جیلان دآوه خوانند و بر شترق گوید که طائریست بنرنگ و در پر آن آثار سرخ با سبزی و سپیدی و بقدر کجختک محرائی و نوعی از ان سبز طبع که این را بفارسی کاسکینه و کلاغ سبزه و بشیرازی کاسه شکنگ و به اصفهانی سبز قبا و به مازندرانی کمر اگر و عرب آن آخیل و طبر و و بهندی لثوره نامند مزاج آن گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و از خواص آنست که چون بزهره آن طلای ناقص العیار را طلا کنند او را سرخ گرداند و عیار آن زیاده گردد و چون زهره آن باز بهر ر و باده مخلوط کرده بر زر طلا نمایند عیار او ناقص گرداند و سرخی او ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که نظر بر رنگارنگیش فارسیان این را بوقلمون نام کرده باشند مجاز معنی هشتم است مخفی مباد که اشاره این بر (بو بر اقش) هم مذکور که گذشت (ار و و) لثوره بقول آصفیه (هندی) اسم مذکر - ایک ابلق رنگ که شکاری پرندکان نام جو فاخته سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا کا شکا کرتا ہے۔ (دیکھو بو بر اقش)

<p><b>بوقلمون شد بہار</b> استعمال - بقول مؤید ترکیبی است بمعنی نگاه رنگارنگ دارنده متعلق بہار بر یاجین گوناگون متلون شد مؤلف عرض کند بمعنی هشتم بوقلمون - اگر چه موافق قیاس است کہ بمعنی هشتم بوقلمون متعلق و درخور بیان نبود (ار و و) ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ تحقیق این بہار رنگارنگ ہوی۔</p>	<p><b>بوقلمونی</b> استعمال - بقول اندکوالہ نظر لثورہ از اسمای معشوق - مؤلف عرض کند کہ اسم لثورہ رنگ نیزنگی و رنگارنگی مؤلف عرض کند کہ</p>
<p><b>بوقلمون نگاہ</b> اصطلاح - بقول اندکوالہ نظر لثورہ استعمال - بقول اندکوالہ فرنگ</p>	<p>از اسمای معشوق - مؤلف عرض کند کہ اسم لثورہ رنگ نیزنگی و رنگارنگی مؤلف عرض کند کہ</p>

یای صدری و رآخر بوقلمون که بمعنی شمشاد گشت  
 زیاده کرده اند دیگر هیچ (ارو) رنگ بنگی هم اشاره و زردار کرده ولیکن حیف است  
 رنگازنگی نوشت صاحب اصفیه نے رنگازنگ که ذکر مستقل در واره نقرموده صاحب برهان  
 کا ذکر فرمایا ہے۔ ذکر سپیدار کرده که ذکرش بر اسپیدار گذشت مؤلف

بوقیصا اصطلاح بقول برهان و اند باشد  
 به تخمائی رسیده و صادی نقطه بالف کشیده ملت استفیدار لغت عربی نوشته ایم حیف است که صاحب مخزن  
 یونانی درخت سفیدار باشد و آن نوعی از سید است ذکر شجره البق بگوید صاحب بحر الجواهر بوقیصا را لغت عرب  
 و فرماید که بعضی درخت پده و پشه غل را نیز گفته خواند شجره البق کند و بذکر شجره البق صراحت کافی نکرد  
 لغت اند که عبری شجره البق خواند صاحب محیط بالمجمله در اینجا چاره نیست بخرین که بر اسپیدار و ارطی  
 بر (بوقیصا) فرماید که شجره البق باشد و بر قناعت کنیم که گذشت (ارو) دیکھو ارطی۔

یوک بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و کاف (ا) مخفف بود و باشد که کلمه ثمنی است که  
 عبری نقل و نسخ گویند (ابن یسین) تو هم ابن یسین برین می باشی بگذران عمر خود بیک و یکاش  
 صاحب رشیدی ذکر این بذیل تو کرده صاحبان جامع و ناصری و هفت و اند و سروری و  
 جهانگیری ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که مرادف (یوک) باشد با کاف بیانیة بخف های  
 مؤلف آخره که دیگر هیچ و کاف آخر داخل لفظ نباشد (ارو) و دیکھو یوک کے آٹھویں معنی۔

(۲) یوک بقول برهان و جامع یعنی مگر که کلمه استثناء باشد مؤلف عرض کند که باعتبار  
 صاحب جامع که محقق اهل زبان است این معنی را تسلیم کنیم و اسم جامد باشد بر حاضرین عجم حالابر

زبان ندارند (اردو) مگر بقول آصفیہ حرف استثناء۔ ماسوائے جز ماوراء الایہ پر۔ لیکن۔

(۳۳) **پوک**۔ بقول برہان و جامع ترجمہ فرض۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم ولیکن حالا بر زبان معاصرین عجم بدین معنی نیست (اردو) فرض بقول آصفیہ عربی اسم مذکر تشخیص۔ تعین۔ اندازہ۔ فرمودہ و واجب کردہ خدای تعالیٰ۔

(۳۴) **پوک**۔ بقول برہان و جامع نوعی از آتش گیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند۔ فارسی قدیم باشد باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم (اردو) دیکھو آتش گیرہ۔ یہ اسکی ایک قسم ہے۔ مذکر۔

(۳۵) **پوک**۔ بقول برہان و جامع جالی یا چاہی کہ غلہ دران پنهان کنند (مرادف توراک) **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم و عجیبی نیست کہ محقق توراک باشد بمعنی اولش کہ گذشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان پوک بیانی فارسی جایی میانہ تہی را گویند و این تبدل آنت و استعمال این برای ہر مقامی کہ دران ذخیرہ باشد و اللہ اعلم بالصواب (اردو) دیکھو توراک کے پہلے معنے۔

**پوکان** بقول سروری بروزن خوکان (از ہران یعنی رحم (شمس فخری ۷) زمانہ جامعہ راہیم بد کہ پیش از وقت دہ زیجم او بد را آیند اجنہ از پوکان کہ صاحبان رشیدی و سراج و مؤید و ہفت و انند ذکر این کردہ اند صاحب جامع مذکر بمعنی اول گوید کہ (۲) بمعنی گلزاریم **مؤلف** عرض کند کہ بخیاں الف و فون زائد و ضرب علیہ پوک باشد و پوک مقام ذخیرہ را گویند و بمعنی پنجم پوک کہ گذشت از ہمین معنی عام و بمعنی پوکان ہم از ان قبیل باقی حالی فارسی قدیم است



و حالابر زبان معاصرین عجم زبانه مستعمل (اردو) (۱) و یکبارگاہ کے دوسرے معنی (۲) بان

**بوکر و ن** اس قدر اصطلاحی بقول بجز (۱) سہ مجاز آن مخفی مباد کہ از ہر چار اسناد بالا معنی تحقیقی

یا فتن (۲) بوسہ زون بہار گوید کہ (۳) کنایہ پیدا است و از کلام طایر غنی و صائب بن و چینی

از کتب گردن بود (طایر غنی ۵) ساغر کف گرفتہ و دم توان گرفت و بتحقیق ما (۴) یعنی سر راخم و از

چون نرگس میا برون بہ ترسم باین بہانہ وہاں تو بشکرانہ کہ آئین ولایت است بھتی برانند کہ این

بوکنند (صائب ۵) باغبان در کشود است محاورہ معاصرین عجم است از لغت انجلیسی (بو)

گلستان ترا بود بکر و است صبا سب زخندان بر سبیل تفرس و لیکن از کلام قدسی مشہدی پید است

ترا بود (نہوری ۵) اجل گر بوکنند پر کالہ ہا کہ مستعدین ہم استعمال این بدین معنی کردہ اند (۵)

دل بیندازد بود بجز انش گل داغی کہ از باغ بکر اضاف بین کہ ساتی مجلس بجام ما ہمی آئند بجام

روید بود (و ۵) تردماغ روزگار مبرد ماغم نرزد کہ بوکنند بود خیال ما این است کہ این معنی ہم

می خورد و سنبیل و نسیرین بشام و صبح چون بومی پیدا می شود از معنی دوم یعنی اہل عرب و عجم با مثال

ہ مؤلف عرض کند کہ معنی سوم بیان کردہ بہا حکم کسی یا بشکرانہ کسی بوسہ بردست خود وادہ دست

حقیقی است نہ کنایہ یعنی شمدین مراد بود کہ بر سبیل خود و نہند و نہ خود را میل و ہند (اردو)

است پس وجہ کنایہ چہ باشد و حق آنست کہ ہمین (۱) پتا پانا یکھوج پانہ (۲) بوسہ وینا (۳) سونگنا

معنی سوم تحقیقی است و اصل معانی اول و دوم بولینا (۴) بکر نام یعنی مخاطب کی تعظیم یا شکرانہ میں چکر

**چون نرگس** بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار با ہم مشت زنی کہ اکثر کشتی

گیران ولایت این قسم بازی کنند و این لغت انجلیسی است کہ معاصرین عجم تفرسیا و فارسی استعمال

کبر و اندوگی تیج (ار و و) گمبہ نسیم گمانا بقول اصغیہ ڈکاؤ کی۔ مکانکی پشت زنی۔ ڈک بازی

**بوکشدن** مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو بر معنی دوم بن گذشت مخفی مباد کہ ہمیں لغت

در چراغ ہایت (ا) کسب بوکر دن (تاثر) فارسی سوم ہم می آید و این مبدل آن می نماید

نازک اندام ہی سوزوہ دیگش جن پ کہ ز شوخی نشود (سباق اطعمہ) خوری بوکلک و بگلک بلی صلی

را کم کشیدن بوش بہ صاحب بحر ہما نش و فرماید کہ (۲) تا بریش خود و یاران کنی تف بیار بہ (ار و و)

سراغ گرفتن و در یافتن ہم بہارین را مراد دیکھو بن کے دوسرے معنی۔

بوکر دن گوید بمعنی اول (باقراکشی) تا چو یقوب **بوک و مکر** اصطلاح بقول برہان باہیم

کند ویدہ بیوش روشن پک یوسفی کو کہ کشد بوی خود از و کاف فارسی بز وزن کوہ و کمر بمعنی بوک است

پیش پش (نہوری) پیرین برگ حسن گشتہ بلف و مرادف مگر بمعنی بود کہ و باشد کہ و بعر بای عسی و

بدنش پک اسی خوش آن مگر کہ بوی کشد از پیش پش پک و لعل گویند صاحب جہانگیری از حکیم النوری

عرض کند کہ موافق قیاس است (ار و و) دیکھو بوکر و سداوردہ (۳) بر بوک و مکر عمر گرامی گذارید

**بوکلک** بقول برہان بفتح کاف و لام بروزن و خود محنت با جملہ ز بوک و مکر آمد پک صاحب جامع

کوچک سیوہ است مغر دار کہ آن را ون گویند و ہم ذکر این مرکب بہ چین معنی کردہ (نوری) (۴)

ترکان چلا قوج و عربان جبہ آنحضرت خوانند صاحبان روزگار م زباغ بوک و مکر پک گل گویم کہ خارجی

**مؤلف** عرض کند کہ مگر بقول برہان گاہی در جہانگیری و ناصری و جامع و اندوہفت و سراج

ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت مقام یقین و متنی می آید پس خیر نیست کہ ما این

این بر (بگلک) عرض کردہ ایم و تعریف کامل این را یک لغت مرکب ندانیم بلکہ بوک را با و اعطف

بالفطر آوردہ اند معنی لفظی این امید و تمنا باشد و کنایہ از بچہ دان دانیم و اندہ اعلم تحقیقہ احوال۔  
 ضرورت نداشت کہ این را بطریق اصطلاح (ارو) (۱) و (۲) و دیکھو بوجان (۳) ایک  
 مرکب قائم کنند تا محققین بالابیش نباشد قصبہ کا نام ہے جو ولایت ساوج بولاق کمری  
 (ارو) دیکھو تو کے آٹھویں معنی۔ مین واقع ہے۔ مذکر۔

**بوجان** بقول برہان باکاف فارسی بروژ **بوجو گرفتن** استعمال بقول بہار و اندہ مراد  
 قربان (۱) بچہ دان و زہ دان و (۲) بمعنی گزرا بوجو کردن و بوجو کشیدن کہ گذشت مؤلف عرض کند  
 صاحبان ناصری و اندہ ہم ذکر این کردہ اند کہ بمعنی اول و دوش مخصوص (بالطریق نیشاپوری  
 و بقول صاحب ناصری (۳) نام قصبہ ہم کہ در (۴) خارم ولی گلاب زمین می توان گرفتہ و از  
 ولایت ساوج بولاق کمری واقع کہ خوش آب و ہوی ہمدی گل گرفتہ ام (۵) (طہر الدین فارابی) (۶)  
 ہوائی دارد مؤلف عرض کند کہ ذکر این بمعنی نیکب از لب لعلش چشیدہ طعم شکستہ شد یکدم از  
 اول و دوم بہ کاف عربی گذشت و برین نیست سر زلفش گرفتہ بوی بخور (۷) (علی خراسانی) (۸)  
 کہ این را مبتدل آن دانیم یا آن را مبتدل این رنگ آیدش کہ دست در آرد و بعد جورہ آن شانہ کہ  
 چنانکہ گند و کند و جادار دیکہ بمعنی دوم این را از سر زلف تو بوجو گرفت (ارو) دیکھو بوجو  
 اصل دانیم کہ گان باکاف فارسی بقول برہان کے پہلے اور دوسرے معنی۔

**بوجو** بمعنی لائق و سزاوار است پس آنکہ لائق و سزاوار  
 بوجو باشد کنایہ از گزرا بود و همچنین بمعنی اول ہم عرض کند کہ یہاں است کہ ذکرش باکاف عربی گذشت  
 بترکیب بالا این را بمعنی لائق و سزاوار امید گو آن مبتدل این باشد چنانکہ گند و کند و صحیح بہ کان

<p>فارسی سوم می نماید و صراحت کامل این برنگلک کرده ایم که بجایش گذشت (ار ۹۹) دیگر گنگلک اور بن کے دوسرے معنی ۔</p> <p><b>بو گنجیدن</b> مصدر اصطلاحی بقول بہار و گند کہ موافق قیاس است (ار ۹۹) بوانا ۔ بو پھیلنا ۔</p>	<p>انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی (۷) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ہر گوی تو در پیرین یا ز گنجہ ہر مؤلف</p>
<p><b>بول</b> بقول بہار بالغت بمعنی شاش است و فرماید کہ فارسیان بالغت شاشیدن و کردن استعمال فرمایند صاحب منتخب این بالغت عربی گنید بالغت بمعنی شاش کردن و شاش مؤلف عرض کند کہ این قدح حق شد کہ لغت فارسی زبان نیست ۔ فارسیان این را با صفا و رخود استعمال کرده اند (ار ۹۹) بول بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ پیشاب ۔ موت ۔</p>	<p>انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی (۷) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ہر گوی تو در پیرین یا ز گنجہ ہر مؤلف</p>
<p><b>بولہبان وقت</b> اصطلاح بقول ہفت بمعنی (۱) مخالفان و (۲) منکر و لا طائل و باطل و نامعقول و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نگردد مؤلف عرض کند کہ (بولہبان وقت) بہ ہمین معنی می آید بمعنی نیست کہ این بکلاف ما ہر روز مشاہدہ می باشد (ار ۹۹) دیگر بولہبان وقت ۔</p>	<p>انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی (۷) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ہر گوی تو در پیرین یا ز گنجہ ہر مؤلف</p>
<p><b>بولہبان</b> بقول رہنما جو کہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی خبر و کوائف مؤلف عرض کند کہ در انگلیسی زبان بولہبان بہنای ہندی ۔ خبر ۔ راگویند پس خبر نیست کہ معاصرین عجم بہ تبدیل نامی ہندی بہ عربی و زیادت و اول بعد موقوفہ این را مضربس کرده باشند (ار ۹۹) خبر ۔ مؤنث ۔ کوائف ۔</p>	<p>انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی (۷) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ہر گوی تو در پیرین یا ز گنجہ ہر مؤلف</p>
<p><b>بولہبان</b> بقول انند جو کہ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی جای پناہ و امن و (۲) میدان جنگ مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت البتہ بمعنی از معاصرین عجم تصدیق</p>	<p>انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی (۷) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ہر گوی تو در پیرین یا ز گنجہ ہر مؤلف</p>

معنی دوم می کنند و محقق نشد از کدام زبان این لغت را منقش کرده اند غیر ازین چاره نیست که اسم باب  
فارسی جدید و انیم (ارو) (۱) جای امن - امن کی جگه - مؤنث (۲) میدان جنگ - لڑائی  
کا میدان - مذکر

**پولج** بقول اندکجواله فرنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم و فتح لام و سکون جیم فارسی  
بعضی زمین های که پیوسته مزرع باشند **مؤلف** عرض کند که اسم باب فارسی زبان و انیم  
عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان هم ازین ساکت یکی از دستوران معاصرین را لغت  
زند و پاشند گوید به همین معنی والله اعلم بحقیقه الحال (ارو) ده زمینین جو همیشه مزرع زمین  
مزرعه زمینین - مؤنث -

**پولج** بقول اندکجواله فرنگ بالضم و حامی جمله بالف کشیده و رای جمله زده نیست  
فارسی زبان است (۱) یعنی جایی که سفیران ممالک جهت مصالحت امری و معاهده باهم مجتمع و قرار  
آیند و (۲) میدان کارزار - **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین ترک این را لغت ترکی گوید  
و شان لغت هم تقاضای آن می کند ولیکن ما این را در لغات ترکی نیافتیم و صاحبان کنز و لغت  
ترکی ازین ساکت و محققین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند  
مشاق سند استعمال می باشیم (ارو) (۱) ده مقام جهان سفرای دولت جمع شود کسی معامله  
مین شوره کرین مذکر (۲) میدان جنگ - مذکر -

<p><b>پولج</b> در اصطلاح - بقول برهان و بهت بالام (گل بر سر) ملحد و بیدین و بید بابت <b>مؤلف</b></p>	<p>و خای نقطه وار و جیم و دال بی نقطه بر وزن</p>
<p>عرض کند که هیچ ما خداین محقق نشد و لیکن بقدر</p>	<p></p>

بهین معنی گذشت و بگذرد هم و بابر هر دو لغات افاده معنی ظرفیت کند بالنظر بول موافق قیاس  
 گذشته خیال خود را ظاهر کرده ایم اگر این را مبدا (ار ۵۰) پیشاب که نه کاف و نه جیس کو انگیز می  
 بگذرد خیال کنیم و او دوم زائد باشد برای اظهار  
 ضمه و غین محمله بدل شد به خای جمعه چنانکه چرخ  
 و چرخ تبدیل نون بحجیم البته خلاف قیاس می نماید و فتح کاف معنی رشوت پاد و مؤلف عرض کند  
 ازینکه سزا این از نظر ما گذشته و چاد ارد که همین که بگفت و بگفت و بگفت بر سه باضم بهمین معنی گذشت  
 سزاش باشد و الله اعلم حقیقه الحال این مرکب و یا خیال خود را مبد را بنجا ظاهر کرده ایم و این  
 را اسم جاد گفتن آسان است و شان لغت تقاضا را مخفف بگفت خوانیم کاف و ال هله چنانکه  
 آن بکنند که لغت ترکی و انیم ولیکن محققین ترکی زبان بدتر و برتر (ار ۵۰) و بگو بگفتند  
 و معاصرین ترک ازین ساکت مخنی مباد که (بو لکشد) بول لکشد بقول اند بجا که فرنگ فرنگ  
 بزیادت الف بعد و او بهین معنی گذشت پس این باضم و فتح کاف و فاف و سکون نون و دال فارسی  
 را بخذف الف مخفف آن هم توان گفت (ار ۵۰) معنی رشوت که بجا کم می دهند مؤلف عرض  
 و بگو بگذرد کافیر) اور بقدر او را بول بخذر - کند که بگفتد بهمین معنی بجایش گذشت خبر نیست  
 بول که ان) اصطلاح بقول اند بجا که فرنگ که این فرید علیه آن باشد بزیادت و او دوم  
 فرنگ باضم در فارسی زبان ظرفی را نام است برای اظهار ضمه و نون زائد چنانکه گذارش و  
 که در آن بول کند مؤلف عرض کند که از قبیل و گذارش و دیگر محققین فارسی زبان ازین  
 قلم دلی و عطردان است بترکیب کلمه و آن که سادگت شقاق سزا استعمال می باشیم که معاصرین

<p>عجم بر زبان نذرند (اردو) دیکھو بلکند۔  <b>بولگنجک</b> بقول ہفت ہر چیز عجیب و غریب          و طرفہ کہ از دیدن او آدمی درخندہ شود مؤلف (اردو) دیکھو بلگنجک۔</p>	<p>و گیر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکر و نشانی          سند استعمال می باشیم معاصرین عجم بر زبان نذرند</p>
<p>عرض کند کہ اصل این بہان بگنجک است کہ  <b>بولنجک</b> بقول برہان و اتند و ہفت لغت          گذشت و صراحت مآخذش و اشارہ این بہدینجا          کردہ ایم اصل این با الف و لام بقاعدہ عرب          بولگنجک بود الف را حذف کردند و جا دارد کہ          در بگنجک و او برای اظہار ضمہ زیادہ کردہ باشند فارسی دیگر تیج (اردو) دیکھو بولگنجک اور بگنجک۔</p>	<p>عرض کند کہ ما این را مختلف بولگنجک و ایم کہ گذشت بخوانند          در بگنجک و او برای اظہار ضمہ زیادہ کردہ باشند فارسی دیگر تیج (اردو) دیکھو بولگنجک اور بگنجک۔</p>
<p><b>بولو</b> بقول برہان بضم اول و لام و سکون ہر دو و اولیت یونانی بمعنی بسیار باشد کہ ترجمہ آن کثیر          است در عربی صاحبان ہفت و اتند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ فایسیان قدیم استعمال          این می کردند و لیکن متاخرین استعمال (بسیاری) می کنند و معاصرین عجم (بسیاری) و (خیلی) (بسیار)          (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ نہایت۔ فراوان دیکھو بلند کے ساتوین معنی۔</p>	<p><b>بولوارہ</b> بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار (۱) احاطہ (۲) محلہ (۳) عمارت۔          صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ گوید کہ در انگلیسی زبان این را (بولورک) گویند مؤلف عرض          کند کہ جزین نیست کہ معاصرین عجم این را از لغت انگلیسی مفرس کردہ اند بخذف و تبدیل و زیادت (اردو)          (۱) احاطہ۔ مذکر (۲) محلہ۔ مذکر (۳) عمارت۔ مؤنث۔ دیکھو اساس۔</p>
<p><b>بولو بودون</b> اصطلاح۔ بقول برہان با اول و ثالث و باسی ابجد ہر سہ بواو رسیدہ و فتح و</p>	<p>اصطلاح۔ بقول برہان با اول و ثالث و باسی ابجد ہر سہ بواو رسیدہ و فتح و</p>

بی نقطہ وبای دیگر باو کشیدہ و بنون زدہ لغتی است یونانی معنی آن بصری کثیر الارجل باشد یعنی بسیار پا و آن  
بفارسی بسیار یک نام است و معرب آن بسفاح و آن دوائی است مشہور صاحب انہدیمین لغت را  
بزیادت دال مہملہ قبل فون آنہ آورده تہا حج اوست یا غلطی کتابت و این مہمان است کہ ما بریاست  
ذکر این کردہ ایم (اردو) ویکھو بساخ۔

**بولو طرخون** بقول برہان بفتح طای حطی و رای بی نقطہ تہتی فی سیدہ و خای نقطہ وار بواو کشیدہ  
و بنون زدہ لغتی است یونانی و بصری کثیر الشعر و بفارسی پرسیا و شان خوانند صاحب محیط ذکر این کردہ  
حوالہ پرسیا و شان کند و بر پرسیا و شان می فرماید کہ فارسی است و بقول بعض یونانی یعنی دوائی سیدہ  
و بصری شعر آجبال و شعر الارض و فرماید کہ بولو طرخون در یونانی بعضی بسیار موسی باشد و بفارسی عوام  
سنبل فارسی و بقول صاحب صید نہ کرفس و یو و کوہی آن را شعر آجبال و بہندی ہنسراج و راج ہنس  
و اگر جا و کالی جہانپ و زنگوت و آن نباتی است کہ در کنارہ حوضہا و چاہا و نہرہا روید و بقول  
جالینوس در حرارت و برودت معتدل و بقول صاحب حاوی گرم و خشک در اقل قوتی الحارہ  
با یوست اندک و آن محلل لطیف منہج مجفف و اندک قابض و منضج و موسی دار الثعلب برویاند  
و ذات الصدر و ریبہ را نفع دہد و منافع بسیار دارد (اردو) ہنسراج بقول آصفیہ ایک  
قسم کی گھاس ہے جو دواؤن میں استعمال کی جاتی ہے۔ مؤث۔

**بولو ہسان وقت** اصطلاح۔ بقول بحر خائف عرض کند کہ بولہب کہ منکر رسات بودہ معروف  
و ہنکران دلائل معقول و منقول و محسوس صاحب است و انہ ان این اصطلاح بر سبیل کتابتہ قائم  
طہات برہان و مؤید ہم این را آورده اند (اردو) وہ لوگ جو مخالف اور منکر دلائل



مستول و مستول مهون - مذکر - صیغه اولیاء - منکر نبوت تها -

**بولی داون** اصطلاح - بقول خان آرزو در چرخ بفتح اول و سکون و او و لام بیای سید  
سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر و فرماید که جانور مذکور را بولی گویند و در هندوستان باولی قهقه  
دارد (طفراس) باز دار فلک از بهر تذرو انگنیم با خواست بولی بدید برگس انداخت مراد صاحب  
بحریم ذکر این کرده و وارسته هم این را آورده بهار گوید که طایر این مخفف باولی است مؤلف  
عرض کند که ما حقیقت این بر (باولی داون) و بابی بیان کرده ایم و باولی لغت ترکی است و بابی  
مبدل آن و مفرس چنانکه آو و آب و بولی مخفف باولی پس بابی و بولی هر دو مفرس است از باولی  
ترکی و باولی بیچ تخصیص هستند از چنانکه خیال خان آرزو است (اردو) و یکجو باولی داون و بابی  
**بوم** بقول برهان بنیم اول و سکون ثانی بر وزن شوم (ا) چند را گویند و بقول بعض گوید که انجس  
چند است لیکن بسیار بزرگ - سر و گوش و چشم های او بگره می ماند و شبها شکار کند و روزها پرواز  
نمواند که دیگر چند قدمی و بقول بعض می فرماید که باین معنی لغت عرب است صاحب جهانگیر هم ذکر  
این کرده (ایر خسرو) زنان شب فرخنده که میمون شده بچوبم چو طلاؤس هم ایون شده با صاحب  
سروری بخواه تخف مرغ شکاری موسوم بدین اسم را و رای چند می داند و گوید که بدین معنی لغت  
عرب و فارسیان استعمالش کرده اند صاحب رشیدی بر طائر شوم قانع صاحبان ناصری و جامع و  
ذکر این کرده اند یعنی چند خان آرزو در سراج گوید که چند بمقدار فاخته و بوم کلان تراز و برابر شاهین  
آنانکه پرواز یکی دانسته اند یا از یک جنس شمرده اند خطا نموده اند صاحب منتخب بر بوم می فرماید که چند  
باشد صاحب برهان بر چند حواله چند بکیم عربی کند و بر چند گوید که مرغی است نحوس دشمن زاع مؤلف

عرض کند که هرگاه تحقیق شد که این بخت عرب است پس چرا قول صاحب منتخب را صحیح ندانیم و چرا آنچه را بوم  
نخوانیم حاصل ائمت که چقدر بزرگ قدر و جسته را در عربی بوم نام است و همین چند ضرر و آفات  
بوف گفته اند که بجایش گذشت و ما بعد از این اشاره بوم هم کرده ایم ولیکن اختلاف بیان محققین  
تفسیر این نمی کند. چاره نیست جز این که نظر باعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع این را از نفس خنید  
و انیم و صراحت طبیبی بقول صاحب محیط بر بوف کرده ایم (ار ۱۰۰) بوم بقول آصفیه (فارسی) اسمم که  
الگو چند گله بیه منخوس و ویران پسند جانور کا نام جورات کو شکار کیا کرتا ہے۔

(۲) بوم۔ بقول برهان و جامع زمین شیار نگرده صاحب جهانگیری بر مطلق زمین قانع (امیر خسرو  
(۳) بوم شد آباد عرب تابعیم با خاصیت بوم بدل گشت هم با صاحب سروری گوید که ضد مرز است  
صاحب رشیدی می فرماید که زمین غیر آباد ضد مرز است و تحقیق آنست که بوم میان زمین کاشته  
و مرز کناره های آن و (پاکیزه بوم) بمعنی از جای پاک و از خاک پاکیزه صاحب ناصری می نویسد  
که مرز زمین کاشته زراعت کرده و بوم ضد آن (حکیم سانی) (کشوری را که عدل عام ندید با بوم  
و بومش این بام ندید با خان آرزو در سراج ذکر این کرده صاحب سخندان می فرماید که در سنسکرت  
زمین را بجوم گویند مؤلف عرض کند که عجیب نیست که فارسیان از لغت سنسکرت بخد فهای هوز این  
را مفرس و بمعنی خاص از زمین ناشیار مخصوص کرده باشد (ار ۱۰۰) بوم بقول آصفیه فارسی گویند زمین  
(۳۳) بوم۔ بقول برهان و جامع جا و مقام و منزل و ما و خان آرزو ذکر این کرده گوید که چنانکه  
(ار ۱۰۰) بمعنی مسقط الاراس و مقام تولد مؤلف عرض کند که مفرس بجوم سنسکرت بخد فهای هوز بمعنی خاص  
که بجوم در سنسکرت مطلق زمین را گفته اند و ظاهر اسمی دوم مجاز این باشد (ار ۱۰۰) مقام۔ مذکور۔

(۴۷) بوم - بقول برهان سرشت و طبیعت صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (معنی)  
 شنیدم که مردیست پاکیزه بوم و سنا و رده و باقصای روم و صاحب سروری  
 بزرگ این معنی گوید که غیر از فرنگهای دیگر دیده نشد و بخاطری رسد که بوم درین بیت  
 بمعنی مولد و وطن باشد صاحب رشیدی گوید که در معنی سرشت تامل است صاحبان ناصری  
 و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بزرگ این و به نقل از معنی  
 گوید که در اینجا بمعنی مقام و جای بل تکلف راست می آید یعنی از جای پاک و محل پاک  
 مؤلف عرض کند که (پاکیزه بوم) اسم فاعل ترکیبی است و ذوق زبان تنقیدی  
 آنست که معنی سرشت و طبیعت را در اینجا بهتر از معنی سوم دانیم تصدیق صاحبان ناصری  
 و جامع برای این معنی اجازت آن نمی دهد که مادرین معنی تامل کنیم که هر دو از محققین این بیت  
 اسم جابد فارسی است (ار و و) سرشت و کیهو اغار کا نمبر (۴۸)

(۴۸) بوم - بقول برهان و ناصری و جامع بضم اول و فتح ثانی بمعنی باشم که از بودن است  
 مؤلف عرض کند که واحد تکلم منفرع بودن (شیخ ابوسعید ابوالخیر) که مرده بوم  
 ز عشق تو سالی نیست و تا وطن نبری که خاکم از مهر تویی است و (ار و و) مین رهون - جیه  
 و بان مین رهون یا نه رهون تم تو ضرور رهون

بومادران - بقول برهان نام گیاه است و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند و ما مائل بکبود و تیزی و گل کبودی دارد و بلربی حقیقت این برار طیب و برنجاسب بیان کرده ایم قیصوم - صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی که بایش گذشت و محققان (بومادران) که می آید از روی طیب	بومادران - بقول برهان نام گیاه است و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند و ما مائل بکبود و تیزی و گل کبودی دارد و بلربی حقیقت این برار طیب و برنجاسب بیان کرده ایم قیصوم - صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی که بایش گذشت و محققان (بومادران) که می آید از روی طیب
---	---

**یومار** بقول شمس لغت فارسی است نام گلی کہ رنگش مائل بہ بودی است و تیز بوی مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین سکت صاحب محیط ہم این را ترک کردہ بدرون سند استعمال حجر و قول صاحب شمس را کہ محقق بی تحقیق است تسلیم نکنیم (ارو) ایک پھول کا نام جس کا رنگ بودی اور تیز بو ہوتا ہے۔ مذکر۔

**یومار** بقول جہانگیری با قول مضموم و واہ معروف نام جانور است پرندہ و بر حاشیہ بطریق نفی گوید کہ بہای ہوتا آخر عوض الف ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ ماصرحت کامل مہدر انجا کہ ہم دیر چینی قدر کافی است کہ این مبتذل آن باغیچہ نگاہیان و امیہان و خارہ و خار (ارو) دیکھو بومارہ۔

**یوماران** بقول زیہان و جہانگیری ورشیدی و خفیف آن بخند دال مہلہ (ارو) دیکھو اٹکیا سراج همان بوماران کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ اور برنجاسب۔

**یومارہ** بقول زیہان بروزن جو بارہ نام پرندہ است غیر معلوم صاحبان جہانگیری و ہفت و اند ورشیدی و جامع و سراج ذکر این بتعریف نام معلوم کردہ اند صاحب محیط ہم این را ترک کردہ مؤلف عرض کند کہ ترک این برانچنین بیان تفوق دارد (ارو) ایک پرندے کا نام جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔

**یومالیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول اند۔ عرض کند کہ بعضی از معاصرین عجم این را بمعنی غطر معروف۔ سندی پیش نیکند و حوالہ قول بہار می دہد مالیدن بردست یا لباس استعمال می کنند کہ تورا دلیکن در بہار ذکر می ازین نیست مؤلف بمعنی غطر گرفتہ اند (ارو) غطر ملنا۔

**یوم بارو** اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی ضرب گلولہ ہای توپ است مؤلف

عرض کند کہ مقرر (ممبر) انگلیسی است یہ تبدیل و زیادت۔ دیگر هیچ و این فارسی جدید است  
(اردو) توپ کے گولوں کی مار۔ دھون فیر۔ مؤنث۔

**بوم طلا** اصطلاح۔ بقول بھروانند۔ اسم مفعول ترکیبی یعنی کنیدہ شدہ در زمین کنایہ از  
غیاث زمین زرد و در قماشہای زر بخت و غیر مکان تابستانی کہ برای مسافران و گویندگان زمین تیار  
چیزهای نقاشی کرده و کوفت و تہہ نشان نمود کنند (اردو) وہ تابستانی مکان جو مسافروں  
کہ زمین آن طلائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم اور بکریوں کے لئے زمین میں بطور تہہ خانہ بنایا  
فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی زمین طلا جائے۔ عجم میں ایسے مکانات بنائے جاتے ہیں۔ مگر

دارندہ و کنایہ از کار طلائی اعم از نیکہ بر پارچہ **بوم ویرا** اصطلاح۔ بقول بھروانند بمعنی سرزمین  
باشد یادیر چیزهای دیگر (اردو) طلائی زمین **مؤلف** عرض کند کہ تکرار است با عطف کہ بوم  
جس سے وہ چیز مراد ہے جس پر طلائی کام ہوگی بمعنی جای و زمین گذشت (اردو) سرزمین  
زمین طلائی ہو جس پر زمین گل بوٹے ہوں **مؤنث** بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زمین کا مزید صلیہ۔ زمین و غیر

**بوم کند** اصطلاح۔ بقول برہان باکاف بروز ملک خطہ کشور۔ ولایت۔ دیس۔ اقلیم۔ مؤنث۔  
سودمند خانہ را گویند کہ در زیر زمین کنند بچیتہ (الف) **بومہین** الف۔ بقول برہان بفتح ثالث

مسافران و گویندگان صحابان بھوجامع و ناصر (ب) **بومہین** اوہا و سکون نون (۱) زمین لرزہ  
وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در باشد کہ عبری زلزہ خوانند و (۲) رودہ گویند  
سلاج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوم بمعنی رانیز گویند کہ از سرگین پاک نکرودہ باشند و فرماید  
جای و زمین گذشت و این مرکب است با بوم و کہ بمعنی اول لبکون ثالث ہم آمدہ و این امح است

و نسبت (ب) گوید که بروزن خوشه چین یعنی اول  
 الف است صاحب جهانگیری و رشیدی بر معنی اول  
 الف قانع (حکیم سدی ۵) برآمدی بوجهن نیم  
 گوشتی زمین داردی لرزه تب ب صاحب سروری هم از ویدی می شود و (ب) فرید علیہ آن زیادت  
 بزرگ بر دو بر معنی اول اکتفا کرده (استاد بهرامی ۵) تحتانی چنانکه خان آرزو گفته ولیکن الف مخفف (ب)  
 زمین از بوجهن از پایی تا سر بچنان ترسان که نیست چنانکه هم او نوشته حال عرض می شود نسبت  
 عاصی روز محشر ب صاحب جامع نسبت الف با معنی دوم الف که آن مجاز معنی اول است یعنی  
 بر دو معنی بیان کرده برهان متفق با او صاحب ناصر تا آنکه سرکین در اعمامی باشد نتیجت در و می باشد  
 بزرگ الف گوید که بوم یعنی زمین گذشت و همین معنی برای دفع آن و آن مشابه زلزله زمین است اگرچه  
 لرزه و فرماید که زیادت تحتانی بعد پای هوز هم این عادت اسعاعام است برای حیوانات ولیکن  
 آمده و ذکر معنی دوم الف هم کرده خان آرزو در سرچ تخصیص این برای روده گو سپند متصرف محاوره  
 بر (ب) ضمناً ذکر الف هم کرده (ب) را فرید علیہ باشد و (ب) (ار و و) الف (ا) بھونچال بقول  
 الف داند چنانکه نشر و نشر و می فرماید که الف را آصفیہ اسم مذکر زمین لرزه زلزله (۲) بکبری کی  
 هم بکسر میم باید خواند که مخفف (ب) باشد که (ب) اثر میان جس من فصله بهر امو امو بونث (ب) و کھو  
 بروزن خوشه چین آمده مؤلف عرض کند که الفی  
 می کند و از حقیقت خبر ندارد و شک نیست که بوم در  
 هر دو لغت یعنی زمین است و هر دو بالفتح و تشدید قاجار یعنی اهل وطن و بقول بول جلال بحواله حاضرین

عجم یعنی اہل ملک صاحب فرہنگ فدائی کہ از غلامی شمس عجم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند کہ در  
 معاصر عجم بودی نوید کہ مردم ہر خاک را بومی گویند عربی زبان (ابو میمون) کثرت شہد نیست فارسیان  
**مؤلف** عرض کند کہ فدائی تعریف خوشی نکر دیای بقاعدہ عربی گفتہ اند محققین زبان دان و معاصرین  
 مصدری بر لفظ توتم زیادہ کردہ کہ بمعنی زمین گذشت عجم ازین ساکت - میمون بقول برہان در عربی یعنی  
 و معنی لفظی این منسوب بہ زمین و کنایہ از اہل وطن - خستہ و مبارک آمدہ صاحب مجید گوید کہ لفتح اول اسم فارسی  
 (اردو) دیسی بقول آصفیہ (ہندی) وطنی - است و کذا انگبین و ما صرحت این بر انگبین کردہ ایم -  
 وطن کا - ملک کا - شہر کا - (اردو) شہد بقول آصفیہ عربی نہ کر - انگبین - مدہ  
**بو میمون** اصطلاح - بقول اتند و نوید جو الہ ما چھک - عمل معہ نوم - وہ میٹھا شیرہ جو مہال کی کھپان  
 قننیہ لغت فارسی است بمعنی کثرت شہد صاحب جمع کرتے ہیں - دیکھو انگبین -

**بون** بقول برہان و جاہنگیری سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و اتند لفتح اول و سکون ثانی و لام  
 و ا بمعنی حصہ و بہرہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را  
 اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) حصہ دیکھو خوش کے پہلے معنے -

(۳) **بون** - بقول برہان و جامع بضم اول بمعنی بچہ دان و زہدان کہ بعربی رحم گویند خان آرزو کہ  
 این گوید کہ بدین معنی بوہمن نیز آمدہ کہ گذشت غالباً کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ تاج  
 خان آرزو است کہ بوہمن بمعنی بچہ دان نیامدہ جاوادر کہ فارسیان از لغت بن کہ بمعنی بیخ درخت و  
 بنیاد گذشت این را بزبادت و اول بعد موصدہ بدین معنی اسم جامد قرار دادہ باشند قول صاحب جامع  
 کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو است (اردو) دیکھو بارگاہ -

(۳۰) بول - بقول برهان و جهانگیری یعنی اول معنی آسمان (مولوی معنوی ۵) چه خواهی دقت  
 این آب سیه را و چه جوئی سبزه این یا م بول را که صاحب رشیدی گوید که درین تامل است چه  
 تون به تازی قرشت می توان خواند و صاحب ناصری نقل رشیدی کرده تصفیه آخر نکر دغان آرزو  
 در سراج بذکر این گوید که اغلب که بدین معنی نیامده (کذا فی الرشیدی) و فرماید که تحقیق این در  
 تون به فوقانی می آید مؤلف عرض کند که در اینجا ذکر می ازین معنی نکر دونه از تحقیق فرید کار گرفت  
 توجیه رشیدی معنی ندارد اگر بول را در کلام مولوی معنوی به فوقانی تون خوانیم معنی آسمان  
 بجهت صحیح دانیم صاحب ناصری که محقق اهل زبانست از تصفیه این کناره کشید و خان آرزو و غیر  
 از فضولی کار دیگر نکر و قول جامع معتبر تر از دست که محقق اهل زبانست ما این را اسم جامد فارسی  
 زبان دانیم مخفی مباد که بن بدون و او یعنی انتهای هر چیز گذشت فارسیان زیادت و او برای انهاء  
 این را خاص کرده باشند بدین معنی که موافق قیاس است (ار ۷۰) و دیگر آسمان -

(۳۱) بول - بقول برهان و جهانگیری و سروری و جامع و سراج یعنی روده گوسپند و گاو و امثال آن  
 که آن را پاک نکرده باشند مؤلف عرض کند که بوجهی بدین معنی گذشت جا دارد که این را محقق آن  
 گیریم یا باعتبار سروری و جامع که محققین اهل زبانند اسم جامد فارسی زبان خوانیم (ار ۷۰) و دیگر بول  
 که دوسری معنی -

(۵) بول - بقول برهان و جهانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع باصم یعنی بن و پیاپی و  
 انتهای هر چیز (دقیقی ۵) موج کریمی برآمد از لب دریا یا ریگ همه لاکه گشت از سر تا بول و خان  
 در سراج بذکر این گوید که تحقیق آنست که قدما در کلمه بن و او بمناسبت منم زیاده کنند و بول گویند چنانکه سخن



که هم به هم آمده و سخن نیز گویند مؤلف عرض کند که بن بر معنی چهارش به معنی گذشت و این فرید  
آن باشد زیادت و اول بعد و قده برای اظهار ضمه (ار ۹۹) دیکھون کے چوتھے معنی۔

**بونا** اصطلاح۔ بقول اندک بخوان غیاث بواو **بونا** اصطلاح۔ بقول بجر (۱) کنایه از شراب

معروف و نون و زای جمله لغت فارسی است صاحب ملقات برهان هم این را آورده تخصیص اثر

بمعنی گیاهی که هر جان پرخاش آن را بهمان کند زو انگوری کند صاحبان هفت و اندک هم ذکر این کرده اند

اسیر شود صاحب محیط ذکر این نکرد و صاحب غیاث صاحب بید این قدر صراحت فرمایند که شراب نوع

حواله ماخذ خود مذکور مؤلف عرض کند که نازبو حیوانی و کانی و نباتی باشد مؤلف عرض کند که

در فارسی زبان ریحان را گویند صاحب محیط ذکر ما شراب کانی را ندانیم که چه چیز است باقی حال ظاهر

این که دو حواله ریحان داد و بر ریحان هم اشارت مفرس می نماید ولیکن در عربی (البونا) کثرت تنوع

نازبو کرده که بوی ناز دارد یعنی بوی خوشی و قاضی نیامده بلکه سرکه را گویند (کذافی فرنگ اندر ان)

این بر آپا بر بیان کرده ایم پس خبر نیست که صحت آنست که این پدر سوخته را (بو مضار) گفتن بهتر

غیاث بقلب ترکیب بونا ز نوشت و تعریفی کرد ازین بود طبع آزمائی میخواران بیش نیست صاحب

که از حقیقت دور می کند و قسمی از ریحان است غیاث گوید که (۲) نوعی از معجون دوائی را نام است

که شاخ بریده آن را چون زیرین بنشانند و آب و تعریف مزیدش معلوم نشد (ار ۹۹) (۱) شراب

دهند در روزی چند پنج برابر و دوسه می شود۔ مؤتث (۲) ایک دوائی معجون کا نام۔ مؤتث جس

پس خیال ما بونا ز همان نازبو است که بجایش می آید کی صراحت فرید معلوم نهی سکی۔

**بونجار** اصطلاح۔ بقول اندک بخوان فرنگ و بونجری دیگر نیست (ار ۹۹) دیکھو اپار۔

با ختم و سکون و او و نون و جیم با الف کشیده لغت فارسی  
 است بمعنی (۱) میدان کارزار و (۲) جای ملاقات و هیرے - سراج -  
**مؤلف** عرض کند که بوجار به لام عوض نون بمعنی (۲) پوئند - بقول برهان و جامع و سراج و نوا و  
 اول گذشت معاصرین عجم و دیگر محققین فارسی زبان بفتح و کسر ثانی بمعنی باشد **مؤلف** عرض کند که جمع  
 ازین ساکت سندا استعمال پیش نشد و ترکیب این بوقت مضارع از مصدر بودن از قبیل بوم که بضم اول  
 قیاس هم نیست و در عربی زبان هم (البونجار) کنیت و فتح و هم گذشت که متکلم مضارع است بمعنی  
 چیزی نیست بجان داریم که تصحیف لفظی این را غلط گرفتیم و اصل این بودند بضم اول و فتح و دوم و اول  
 بای حال طالب سندا استعمال می باشیم (ار و و) (۱) مملکه بود و ال حذف شده بودند باقی ماند و صحیح بفتح  
 و کیمو بوجار (۲) ملاقات کی جگه - مؤلف - و او است (ار و و) رین در هان که مضارع کنی جمع  
**پوئند** بقول برهان بضم اول و ثانی و سکون ثالث (۳) پوئند - بقول برهان و سروری و جامع  
 و دالی ایجد و بمعنی آهستگی صاحب جهانگیری بذر مخفی مرد صاحب تخت خان آرزو در سراج گوید که  
 بالا گوید که بودند یعنی مرد آهسته آمده صاحبان رشیدی بصورت صحت لفظ مجاز بود **مؤلف** عرض کند که  
 و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری ذکر باعتبار صاحب جامع که محقق اهل لسانست این را  
 این بواله جهانگیری کرده می فرماید که شاهی ندارد - اسم جامد فارسی زبان دانیم و مختلف بودند بمعنی  
**مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب جامع محقق که می آید (ار و و) مغرور - شکسته -  
 ایل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (۴) پوئند - بقول برهان و جامع بعضی هستی -  
 (ار و و) آهستگی بقول آصفیه (فارسی) اسم خان آرزو در سراج گوید که بصورت صحت لفظ

بجز بود مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب بضم اول و کسر ثانی یعنی باشد هم اسم فاعل مصدر  
جامع که حقیق اهل زبانست این را اسم جاد فارسی بودن چنانکه باشد اسم فاعل مصدر باشدین است  
زبان دانیم (اوه) هستی - مؤلف - صاحب نوادر هم اشاره این کرده نسبت معنی اول غرض  
پخته قبول بر همان بضم اول و ثانی و سکون ثانی می شود که بر بوند یعنی اولش های تیز زیاده کرده اند  
و فتح دال ابجد (اوه) یعنی مرد آهسته و باتمکین و که افاده معنی نسبت کند و معنی دوم مجاز آن (اوه) و  
(۲) بفتح ثانی و کسر ثانی مرد با هستی و هدایت و (۱) دهمی طبیعت والا صاحب تمکین (۲) مغرور (۳)  
نخوت صاحب رشیدی بر معنی اول قانع صاحب رسیده والا - رهنا کا اسم فاعل -  
سروری بخواند نسخه میرزا ذکر معنی دوم کرده و صاحب پوئیم قبول شمس بضم همان بوند که گذشت و صراحت  
ناصری با بوند این را هم آورده صاحب جامع بذیل کند که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که و غیر حقیق  
بوند ذکر هر دو معنی این کرده صاحبان اند و سرور فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند  
هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که (۳) توان شمس باین اعتبار ندارد (اوه) و دیکو بوند  
پوئیم قبول لطافت بر بیان ژوپین را گویند که نیر که کوتاه است صاحب اند بخواند فرنگ فرنگ  
گویند که بضم اول و سکون و او و کسرون بنشانه تهمانی مجهول رسیده و زایمی تون لغت فارسی است یعنی  
نیر که گویند تیران و دوشاخ دارد صاحب هفت هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان  
ندارند و حقیقت صاحب زبان اتمی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت و ظاهراً هر کس می نماید از  
تو و نیز که مختلف نیر است و موافق قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم صاحب بر همان ذکر زوئی  
به زای تون به همین معنی کرده ولیکن در اینجا اشاره بوند کرده (اوه) و دیکو و دوشاخه نیر - مذکر

**بوتیک** بقول اندکوالغیاث بضم اول و تحتانی و سکون فون و کاف فارسی در فارسی زبان نام تره ایست مثل سپرغم و آن را با دروید نیز گویند **مؤلف** عرض کند که ما ذکر این بر از رنگت کرده ایم ولیکن اشاره این در اینجا شد و صاحب محیط هم ذکر این نگردد چنانکه نیست که این را اسم جامد فارسی زبان دانسیم از اینکه بعضی از معاصرین عجم این را فارسی قدیم دانند برای خیار (اردو) و کچوانه رنگ.

**پوژیدن** مصدر از اصطلاحی - یعنی بورییدن - بر (از پرده بیرون شدن) گذشت (اردو) و شائع شدن بجا باشد و سند این از کلام شافی تخلص به پچیلنا -

**پوه** بقول برهان بضم اول و فتح ثانی (۱) درختی را گویند که برگزبار و ثمر نیاورد و (۲) مردم آراهم صاحبان جامع و هفت و اندهم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که اغلب که تصحیف پده بدل است و ثانی در هیچ فرهنگ معتبره بنظر نیامده **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتماد صاحب جامع که محقق اهل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و نگان به تصحیف کنیم البته این لغت فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) و درخت جوبه بار پوه - بزرگتر (۲) جلد باز کی ضد - سلیم الطبع شخص -

**پوهمان** اصطلاح - بقول برهان لبکون ثالث بر وزن دودمان (۱) بمعنی رحم است که زده دان و بجه دان باشد و (۲) از اسمای همه فارسی همچون فلان و بهمان صاحبان جامع و هفت و اندهم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اول پوهگان گذشت و نسبت سنی و عجم گوید که درین صورت باید که بهمان که بهین معنی می آید بضم اول باشد که واو زیاده کرده اند و این بهمان مختلف این یکبار شهر در السته بهمان با کسر است **مؤلف** عرض کند که اگر پوهگان بمعنی اول

گذشت لازم نمی آید که بونهمان بدین معنی نباشد و تصفیه اعراب بهمان مبد را بنج کنیم - نظر بر اعماد حسه  
جامع که از اهل زبان است این را بهر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم (ار ۹۹) (دا ۹۹) و  
بوگان (۳۰) فلان و فلان اسم سبهم -

**بوی** بقول برهان و ناصری و در طحقات این هم می آید و بدین معنی هم فرید علییه بو  
و بهار و سراج بر وزن بوی (۱۱) را نگه صاحب است زیادت تحتانی و در آخرش معنی مباد که ترجمه  
بذیل بوبیدن ذکر این کرده (خواجہ شیراز ۵) بوی عطری است نه عطریات - (ار ۹۹) عطر بقول  
باصبا همراه بغیرست از رخت گلدسته بو که بوی (اصفیه (عربی) اسم مذکر خوشبو - بوی خوش -

بشوم از خاک بتان شما (سید حسن غزنوی ۵) (۳۴) بوی - بقول برهان و جامع و ناصری یعنی  
اما که چه مشک شوم بوی من می کشد بو بوی آنکه و نصیب صاحب بحر بذیل بوبیدن ذکر این کرده -  
زمن بهتری همین یابد مؤلف عرض کند که بو مؤلف عرض کند که باعتبار جامع و ناصری که  
که بهین معنی گذشت اصل است و این فرید علییه محققین اهل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان  
آن زیادت تحتانی زائد در آخرش (ار ۹۹) دانیم (ار ۹۹) بهره بقول اصفیه - فارسی - اسم  
دیکهو تو که پهلے معنی - مذکر نصیب حصه - بھاک - قسمت -

(۳۲) بوی - بقول برهان و ناصری و جامع (۳۴) بوی - بقول برهان و جامع و ناصری یعنی  
یعنی عطریات صاحب بحر بذیل بوبیدن ذکر این خوی و طبیعت - صاحب بحر بذیل بوبیدن ذکر این  
کرده مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است کرده مؤلف عرض کند که چاره نیت خبرین که  
که عطریات را هم بگویند و این در طحقات بو گذشت این را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم باغبان

صاحبان جامع و ناصری که هر دو محقق اهل زبانند - بریادت تحتانی و آفرش (ار دو) و کیو تو که  
(ار دو) طبیعت بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث پانچون منے -

مزاج - خاصیت - سرشت - فطرت - خمیر - (۷) بوی - بقول برهان و جامع بمعنی طبع -

(۵) بوی - بقول برهان و جامع بمعنی محبت - صاحب بحر بذیل بوییدن ذکر این کرده مؤلف

بحر بذیل بوییدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب

که تو بدون تحتانی به همین معنی بر معنی گذشته و جامع که محقق اهل زبانست این را نسیم (ار دو)

در اینجا بآنها و صاحب جامع که محقق اهل زبانست این را نسیم (ار دو) عرض کند که مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب

را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بخلف این باشد لوبه خواهش -

(ار دو) محبت بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث (۸) بوی - بقول برهان و سروری و ناصری

پریت - پریم - الفت - چاه -

بضم اول و کسر ثانی بمعنی باشی و بانی (حکیم سائی

(۶) بوی - بقول برهان و جامع و رشیدی و جلی - در تو حیوانی و شیطانی و روحانی و رست

و بهار و سراج بمعنی امید و آرزو و خواهش صاحب از شمار هر که خواهی آن بوی روز شمار

بحر بذیل بوییدن ذکر این کرده (ظهوری) عرض کند که اصل این بوی بضم اول و فتح دوم

منفس هر زمانیکه امروز دارم بانه از ضعف هجران و کسر سوم مضارع مخاطب مصدر بودن دال جمله

بوی وصال است و وسند دیگر از سید حسن غزنوی در محاوره حذف شد دیگر هیچ (ار دو) تو

بر معنی اول مذکور مؤلف عرض کند که همین معنی - رہنا کا مضارع مخاطب -

بر معنی پنجم تو گذشته پس این فرید علیہ آن باشد (۹) بوی - بر تحقیق با بضم اول امر حاضر بوییدن



این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی از رشک بود و نامک یافته ماهی خشک بود و صاحب  
 حقیقی است لازم (کمال الصفا فی) بوی خوش (کشتش) رشیدی گوید که بویا و بویان بمعنی بوی خوش  
 آیمخته شد بادم بود و بر پیران خار که زد لاله و گل صاحب ناصری می طراز د که فارسیان خیر بانی را  
 بار آورده (اردو) بوی آیمخته بودند بولنا جیسے گویند که بویای خوش دهد (ابو منصور قمران)  
 "پہول کی بو عطر کی بو سے ملگنی ہے" می بویا فراز آور که مرغ گنگ شد گویا و بنگ  
 بوی آنکه اصطلاح بقول بکر یعنی (امید آنکه) مرغ گویا غریب باغ اندر می بویا و و فرماید که آنرا  
 مؤلف عرض کند که بوی بمعنی امید گذشت و بویان هم گویند صاحب جامع میزبان برهان خان  
 مشتاق بهمان است (اردو) اس امید پر - آرزو در سراج بذر این و بویان سپرد و گوید که  
 بوی آوردن استعمال صاحب آصفی ذکر بمعنی صاحب بومطلقا و بخواه بهانگیری به تخصیص  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی معنی بوی خوش دهنده گوید که اول حقیقت و ثانی  
 است (شفای الصفا فی) بنگر صفای طینت پاکان مجاز صاحب فدائی که از علمای حاضر مجسم بود بر هر چیز  
 که جذب عشق بود می آرد از کجا به کجا بوی پیرین بود و ارقان مؤلف عرض کند که طرز بیان همه  
 (اردو) بولانا محققین بالا این را اسم جامد ظاهر می کند هیچ  
 بویا بقول برهان باثانی مجهول بروزن گویا خیر بانی یکی از ایشان صراحت نکرد که هر امر حاضر نریادت  
 را گویند که بوی خوش و بوی بد و هر صاحب بهانگیری بر الف و آخرش معنی فاعلی پیدای کند چنانکه گویا  
 بوی خوش قانع صاحب سرزمی می فرماید که به طیب و جویا و اسثال آن و بویان که می آید اسم حال است  
 و خوشبو و بوی دار (سعدی) بران نام که بویا و این خصوصیت با خوشبو دار و بلکه عام است



بر بر قسم بود (اردو) بودینه و لایه بود کینه و لایه زیاد شده ذکر ماخذ این همد را بنجا کرده ایم (نظمی)  
**بویافتن** استعمال - بقول بهار یعنی سراغ (س) کباب تر و بوی افرا خشک یا آبایی پر و دره  
 یافتن صاحب اند نقل نگارش (صائب س) بوی مشک یا (اردو) و کچو یا افرا -

منت این در که رنجم چون صبا ضایع نه شد عوالت  
**بوی افگندن** مصدر اصطلاحی - بقول بهار  
 بوی از ان سیب ز رخندان یافتیم یا مؤلف عرض  
 کند که این سب بوی یافتن است که مرید علیه بویافتن افگندن در چیزی) شده و صراحت کند که بعضی بوی  
 باشد و خصوصیت با معنی سراغ نباشد بلکه بر دیگر رسیدن و برداشتن زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی  
 معانی بوی هم شامل می توان شد بحسب موقع (اردو) لازم و متعدی هر دو (طهیر فاریابی س) بهار  
 بویانا - سراغ یانا -

**بوی افرا** اصطلاح - صاحبان بحر و هفت در مشام جان افگند یا مؤلف عرض کند که بوی  
 ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که همان بوی قیاس است تسامح بهار است که بذیل تعریف  
 است که گذشت خبر نیست که درین تحتانی زانند زدن در چیزی) لازم و متعدی هر دو را بیان کرده  
 بر توست و فز اخفف افرا (اردو) و کچو (بوفرا) (بوی افگندن در چیزی) را مرادش قرار می دهد و  
**بوی افرا** اصطلاح - صاحبان برهان و صحیح آنست که این متعدی است نه لازم (اردو)  
 بحر و سروری و جامع و جهانگیری ذکر این کرده اند کسی چیزین بوبید اگر نا -

**مؤلف** عرض کند که مرید علیه همان (بوفرا) **بویان** بقول برهان (ا) بوی کننده و دلی  
 است که بپایش گذشت تحتانی بر توست و الف برقرار بوی کنندگان را گویند - صاحب سروری یعنی



<p>بر هر قسم بود (ار دو) بودینه و الا بود رکبته و الا زیاده شد ذکر ماخذ این همد را بنجا کرده ایم (نظمی)</p>	<p>بویافتن استعمال - بقول بهار معنی سراغ (ه) کیاب تر و بوی افزا خشک بایا های پرورد</p>
<p>بایافتن صاحب اند نقل نگارش (صائب ه) بابوی مشک (ار دو) دیکو بافرا -</p>	<p>بویافتن صاحب اند نقل نگارش (صائب ه) بابوی مشک (ار دو) دیکو بافرا -</p>
<p>بوی افکندن مصدر اصطلاحی بقول بهار</p>	<p>بوی افکندن مصدر اصطلاحی بقول بهار</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>
<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>	<p>بوی افکندن در چیزی (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید که (بوی</p>

<p>اول قانع (الفوری) نور طلعت به بویه قدست صاحب محیط فکرم این نغمه و نغمه بر کف نوشت          خاک کویت چو عاشقان بویان (شیخ آذری) نقلش بر او داسایون کرده ایم مؤلف عرض          غنبر اشهب ارچه بویانست بوی مردان طلب کند که بر اسم حال بوییدن کاف تصغیر زیاده کرد          بو آنست بوی صاحب رشیدی بر بوی خوش و نام نهادند برای این نبات دیگر هیچ (ارو)</p>	<p>قانع خان آرزو در سراج هر چه نیست این گفته دیکھو او داسایون          ماذکرش بر بویا کرده ایم مؤلف عرض کند که محققین بویانیدن</p>
<p>فارسی زبان این را اسم جامد دانسته اند و نمی دانند کامل التقریف و مضارع این بویانند صاحب          که (اسم حال) است که تعریفش بجایش گذشت و موارد هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که حقیقت          صاحب برهان سکندری خورد که معنی دوم را ماحذ این بر بوییدن بیان کنیم (ارو) گنگنا</p>	<p>بدون سند خلاف قیاس قائم کرده می دانند که الف (دیکھو بوییدن به اس کا متعدی ہے)          و نون جمع است و نمی دانند که مجرور بوی یعنی بویانیت بوی بر آمدن استعمال صاحب آسنی ذکر</p>
<p>پس چگونه معنی دوم پیدا شود معنی اول هم مخصوص این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که          است بر مانده حال (ارو) (۱) بودینه والا زمانه بدماغ آمدن بود بدماغ رسیدن شمیم باشد کمال          حال (مخصوص) (۲) بودینه والے - (اصفہانی) هر جا که برگذشتی تا سها بر آید</p>	<p>بویانک اصطلاح بقول اندکجواله فرنگی بوی سعادت تو از خاک رگزارت (ارو) بوی          با لضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان بوی خاستن از چیزی استعمال قبول          کرفس بتانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد و بهار و اند معنی بوی آمدن از ان مؤلف</p>

عرض کند که بلند شدن بواز چیری (سیر زاطا هر) کوی پرتا برد از حالت خورشید بوی با صاحب جاب  
 و حید (۵) ز آتشین رخ او گر نقاب بر خیزد باز گزیده نمران بر همان (انوری ۵) بوی نهر هم می باشد  
 بادیه بوی کباب بر خیزد (علی خراسانی ۵) بیا بیا ز این چه گیم و این چه رنگست با مؤلف عرض  
 که گشت نوروز از چمن برخاست بوز باغ بوی گل کند که تعریف بیان کرده بر همان و جامع بهتر از ناصر  
 و عطر یا من برخاست با فرید علییه بوبر خاستن که و بومعنی سراغ بجایش گذشت (اردو ۱) اکی  
 گذشت (اردو ۱) بو آنا بوبند بوزار بوبسیدنا بات کی بو پاناو کن بین مستعمل می یعنی کچه اطلاع پانا  
 بھی کچه سکتے ہیں۔ دیکھو بوبر خاستن۔  
 بومی ببرد اشتن استعمال صاحب معنی بومی بومون زخم مصدر اصطلاحی فرید علییه  
 و که این کرده گوید که کنایه از کسب کردن بومون همان (بوبردون زخم) است که بجایش گذشت  
 عرض کند که فرید علییه بوبرداشتن است که بجایش بزیادت تختانی بروتو (اردو ۱) دیکھو بوبردون زخم  
 گذشت بزیادت تختانی بر لفظ بوبر (اردو ۱) دیکھو بومچی است اصطلاح بقول بر همان و بکر بفتح  
 بومی فارسی و رای قرشت و سکون سین بی نقطه بوبرداشتن۔  
 بوی ببردون مصدر اصطلاحی بقول بر همان و فوقانی (۱) سنگ شکاری را گویند که جانوران  
 را (۱) معنی از اندک اطلاعی بر چیزهای مخفی ببردون و را بوی پیدای کند و د (۲) کنایه از جن و ملک هم  
 چیزی شنیدن و د (۲) گمان ببردون صاحب ناصری مؤلف عرض کند که فرید علییه همان بوبرست  
 گوید که یعنی با خبر و آگاه شدن و دیدن و فهمیدن که بجایش گذشت بزیادت تختانی بر لفظ بوجان  
 چیری (مولوی معنی ۵) تا کند بهرش سطرلابی جهانگیری و ناصری و رشیدی هم ذکر نمی آید که ده اند

(اردو) دیکھو بوسیت -

یعنی رسیدن ہو یا شد و قائم شدن بود چیز (اگرچہ)

**بوی پریدن** مصدر اصطلاحی - مزید علیہ گنجوی (۱) اگر زلف تو بوی نہ نخل پوسیتی پاقبت

ہمان بوسیدن کہ بجایش گذشت (اردو) بر مہدی خاں آمدی خراب (اردو) بوسہ پی بوسہ

کسی چیز میں قائم ہونا -

دیکھو بوسیدن -

**بوی پچیدن** مصدر اصطلاحی - مزید علیہ گنجوی (۱) بوی تراویدن مصدر اصطلاحی - مزید علیہ

بوسیدن کہ بجایش گذشت و سنا این ہمدرا بخا ہمان بوسیدن کہ بجایش گذشت و سنا این ہم

نکور (اردو) دیکھو بوسیدن - ہمدرا بخا نکور (اردو) دیکھو بوسیدن -

**بوی پیراہن** اصطلاح - بقول اندکوالہ بوی تیغ آمدن مصدر اصطلاحی - صاحب

غیاث (۱) بوی قمیص یوسف علیہ السلام کہ قبل آصفی گوید کہ کنایہ از کمال خوف و خطر مؤلف

از ملاقات یعقوب علیہ السلام رسیدہ بود و (۲) گاہ عرض کند کہ آثار زخم بنظر آمدن باشد بہاچہ ذکر این

ازین مراد باشد اندکی از آثار و مقدمات حصول کردہ و مصدر (بوی تیغ آمدن از چیزیں) قائم کردہ

وصل - مؤلف عرض کند کہ و رای معنی تحقیقی ہر دو عیبی ندارد و کہ ہر دو یکی است (نظامی) کہ با آنکہ

معنی بالا را اشتاق نہ استعمال می باشیم کہ استعاش پہلو دریدی چوسین آید از پہلویم بوی تیغ -

بہر دو معنی بالا از نظر مانگدشت (اردو) (۱) بوی (اردو) آثار زخم ظاہر ہونا - کمال خوف ہونا -

کے پیراہن کی بوی ٹوٹ (۲) حصول وصل کے آثار نگاہ بوی جستن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی

**بوی پوستن** مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بقیع جیم بلند شدن ہو یا شد از چیزیں و (۲) بقیع جیم

تلاش بگردن (آرزوی کبرآبادی) در زهد در فارسی زبان مستقل (اردو) دیکھوار غچ۔

خشک خنق نمودن طبع خطاست، چون غنچه نموده که بومی چیری داشتن استعمال بقول صاحب

جویند بود و (اردو) (۱) بو آنا۔ بوسینا۔ آصفی معروف و اثر آن داشتن است مؤلف عرض

بویند مونا بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۲) بوتلاش کرنا۔ کند کہ (۱) معنی تحقیقی است یعنی بودار بودن و (۲) اثر

بوی چودان اصطلاح۔ این همان است چیزی داشتن که مجاز آن است (شاهی سنواری)

که ذکرش بر بد آون و آله گذشت (اردو) دیکھو صبا تا زلف تو بونی نداشت بدلم در جهان آرزو

بوی چکیدن مصدر اصطلاحی۔ مزید عیدہ نداشت بد مخفی مباد که (بود داشتن) به همین دو معنی بجایش

همان بوچکیدن که بجایش گذشت (اردو) گذشت (اردو) (۱) بورکنا (۲) اثر رکنا۔

دیکھو بوچکیدن۔ بوی خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

بوچکہ اصطلاح۔ بقول برهان بروزن بوچکہ کیا آصفی ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مزید علم

باشد که مانند رسیان بردخت پیچ و بعرای غشقه همان بو خوردن است که بجایش گذشت (اردو)

گویند صاحبان اندوه و هفت و جامع ہر بانٹش مؤلف دیکھو بو خوردن۔

عرض کند که حقیقت این بر آغج بیان کرده ایم (الف) بوی خون آمدن مصدر

و نسبت وجه تمثیہ این عرض می شود کہ بخرین باشد کہ (ب) بوی خون آمدن از جانی اصطلاحی۔

فارسیان این را مرکب کرده اند از بوی و چہ و مراد (ج) بوی خون آمدن از خری (الف) بقول

ازین درخت نازکی کہ محبت دارد کنایہ از غشقه صاحب آصفی کنایہ از کمال خوف و خطر۔ و ارستہ بذر کہ

کہ بومی معنی محبت بجایش گذشت و چہ برای تصغیر (ب) گوید کہ کنایہ از کمال خوف و خطر بودن (ظہوری)

(۷) آید از راز نه پوری بوی خون پد مهر و هشت لومی است هر داغ دلم پد لاله های این چنین بوی  
 بر لب محرم زو است با بهار ذکر (ج) کرده غزل مصیبت می دهد (و حید قزوینی) نباشد در  
 وارسته (ساگ یزدی) کی صیارا با شمشیر زخم دل به سر شک پد سودای نقدش دهد بوی  
 بهرات آمیزش است پد یوسف من بوی خون می آید شک پد (ار و و) دیکهو بودادن -

از پیرانش پد (محسن تاثیر) بوی خون از لب **بوی دار** اصطلاح بقول اند سوزان فرنگ  
 ای غنچه دمان می آید پد چه سخن هر چه بگوئی تو از ان فرنگ بدال مبله و الف کشیده و به رای مبله زده  
 می آید پد (صائب) بوی خون می آید از تیغ زبان (۱) بوی دارنده و (۲) سگ شکاری را گویند  
 اعتراض پد خرده گیری حاقبت تخم عداوت می شود که بوی جانوران را پیدا کند مؤلف عرض کند  
 پد (ابوطالب کلیم) سر نهم گر شهادت نیست که بهر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس  
 گویت چرا پد بوی خون می آید از خاکی که بر سر می کنم (ار و و) (۱) بر کینه والی خیر (۲) شکاری  
 پد مؤلف عرض کند که هر سه مصدر یکی است و این کتاب جو بر شکار کرتا ہے - مذکر -

کنایه باشد و بس (ار و و) (۱) و (۲) و (۳) **بوی و اشتن** استعمال صاحب آصفی  
 خوف هونا - بهت ڈر هونا -  
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

**بوی و اوان** استعمال - فرید علییه همان بود اوان که معنی تحقیق است یعنی بود اوان بودن چیزی (شاهی)  
 است که بجایش گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده (مبذاری) صبا تا زلف تو بوی نداشت  
 (نظامی) بوی کزان غیر از ان دهی پد اگر بدو عالم دلم در جهان آرزوی نداشت پد (حافظ)  
 دهی از زان دهی پد (نجات اسفغانی) بر غرار صبا تو نکبت از ان زلف شک بوداری پد باید



<p>بمانی که بوی او داری (ارو) بورکنا - بمعنی آثار در دظا هر شدن است و سندان بر بو تراویدن گذشت (ارو) درو که آثار را هر بودار هونا -</p>	<p>بمانی که بوی او داری (ارو) بورکنا - بمعنی آثار در دظا هر شدن است و سندان بر بو تراویدن گذشت (ارو) درو که آثار را هر بودار هونا -</p>
<p><b>بوی و میدن</b> مصدر اصطلاحی صاحب بمقول اند مرادف بوی بردن زخم صاحب آصفی هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>	<p><b>بوی و میدن</b> مصدر اصطلاحی صاحب بمقول اند مرادف بوی بردن زخم صاحب آصفی هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>
<p><b>بوی دان</b> اصطلاح بقول سیدان بادا ابجد بر وزن دو دمان ظرفی را گویند که در آن چیزی از عطریات کرده باشند صاحبان سروری ورشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است</p>	<p><b>بوی دان</b> اصطلاح بقول سیدان بادا ابجد بر وزن دو دمان ظرفی را گویند که در آن چیزی از عطریات کرده باشند صاحبان سروری ورشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است</p>
<p><b>بوی دو بیان</b> مصدر اصطلاحی صاحب مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>	<p><b>بوی دو بیان</b> مصدر اصطلاحی صاحب مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>
<p><b>بوی در و تراویدن</b> مصدر اصطلاحی بمقول اند مرادف بوی بردن زخم صاحب آصفی هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>	<p><b>بوی در و تراویدن</b> مصدر اصطلاحی بمقول اند مرادف بوی بردن زخم صاحب آصفی هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم کنیم البته (بوی بردن) زخم موافق قیاس است (ارو) و کچو بوی بردن زخم -</p>

چون دیوانگان (اردو) دیکو بودویدن -	قیاس کرد که هرگاه گل بود رنگ هر دو دار و فانی
<b>بوی رسانیدن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب	آن را (بورنگ) نام کردند بر اعتبار صاحب
اصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض	جامع این را تسلیم کنیم (اردو) گل بقول صفت
کند که آوزون بوی چنانکه باد بوی را می رساند خسرو فارسی - تذکره گلاب کا پھول - گل ورد گلاب -	
(۷) یاد آمد و بوی زیبا هم نرسانید پنهان سخن از لب	<b>بوی ریختن</b> مصدر اصطلاحی - صاحب
یارم نرسانید (اردو) بوپنهانا - بولانا -	اصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از ضرب
<b>بوی رسیدن</b> - متعال - صاحب آصفی ذکر	اصفہانی سندی دهد (۷) بوی زلفی گریبان و فانی
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که آدن	ریخته اند؛ طرفه شوری بدماغ دل مار ریخته اند؛
بواشد (عجاو کمالی) که یوسف مصری نرسد	مؤلف عرض کند که پیدا و مخلوق کرد و بواشد
باز بکفان؛ از پیرنیش بوی کفان رسد آخر؛	و بس - واضح باد که همین سند را بهار بر (بورختن)
(اردو) بوانا - بوپنهانا -	مال سعدی گوید - (اردو) بوپیدا کرنا -
<b>بوی رنگ</b> اصطلاح - بقول برهان بفتح	<b>بوی ریمان آمدن</b> مصدر اصطلاحی -
رای قرشت و سکون لون و کاف فارسی یعنی گل	وارسته ذکر این کرده از طفراسندی دهد (۷)
است که بحر بی ورد خوانند صاحبان بحر و اندوهفت	زین چشم قلی که پولچی آقا شده است؛ بگریز که بوی
و ناصری هم ذکر این کرده اند - صاحب ناصری تذکره	ریمان می آید؛ می فرماید که مرادف (بوی فقیه آمدن)
(این بحواله برهان) گوید که صاحب بورنگ نیکو	است که می آید کنایه از بوی منطه و وایمه شنودن
مؤلف عرض کند که اگر از وجه تسمیه بحث کنیم	صاحب بگر گوید که این ما خود از آنکه آهو هرگاه بوی

فقید می شنود می گریز دور می خورد و در محاوره جاڑون کے دنون میں آگ رکھ کر تپتے ہیں۔

گویند: اونا انا بوی فقید می آید زو بدرد و بیم آشدان۔ جھر۔

بہار و نقل نگارش انتہیم ذکر این کردہ مؤلف (الف) بوی زون

عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن فارسیان (ب) بوی زون از چیری

مقولہ (بوی ریجان می آید) یعنی (محل خطر است) (ج) بوی زون بر چیری

بر زبان دارند و خیال ما ازین مقولہ این مصدر اصفی ذکر الف کردہ بر ذکر (ب) گوید کہ مراد

را قائم کردن درست نباشد ازین کہ استعمال ہو آمدن از چیری (خسر و الف) (د) ای فاختہ زنا

دیگر اشتقاق این مصدر اصطلاحی بنظر نیامد و زن آتش بستان پکان گل امید نیست کہ بوی

اگر چه خلاف قیاس فیت (ار و و) اندیشہ کا ہوا زندہ (خسرو ب) دل دامنست گرفت

سقام ہوا۔ اندیشہ کا مقام ہے۔ محل خطر ہے۔ رہا چون کند کسی پاپیری کہ بوی یوسفش از پیرن

بوی زار اصطلاح۔ بقول سروری (۱۱) زو است پچہار بر (ج) می فرماید کہ بمعنی بوی

مرادف همان (بوی افزار) کہ گذشت و فرماید رسیدن (میر کجی شیرازی) ہر صبح زاستین چو

کہ (۲۲) بھر رانیز گویند یعنی عود سوزا کذا فی وہم جلوہ داغ خویش پچہ بوی گل مراد ز غم بردا

تحفۃ السادات) مؤلف عرض کند کہ از خویش پچہ (ظہوری) خوابد و در وضو ان

قبیل کشت زار موافق قیاس است (ار و و) ریجان و سنبلیش را پچہ بوی کہ کاکل او زو برد ماغ

(۱۳) دیکھو بے افزار (۲) انگشٹی۔ بقول مردم پچہ (سلمان) غنچہ دل تنگ را دل

اصفیہ ہندی۔ مؤنث۔ وہ برتن جس میں باشند است از خرمی پچہ بوی فتمی زو مگر باو بہا



استعمال کرده اند چنانکه از سبب بالا هر است مخفی می باشد سخن آشنائید (۱) (ضرب المصفا فی) نهفته نام شمی  
که معروف است که عالمان سلف چون می خوانند که خیال روی ترا پد سبب و کر نفسم بشنوند بوی ترا پد مؤلف  
پری یا طلب کنند چیزهای خوشبو و غیره بر آتش می خفتند عرض کند که موافق قیاس است (ارو) (۱) بونگنا  
آپری حاضری شد و بعضی گویند که سببهای همان پری (۲) پتاپانا

می سوختند که به همین ضرورت و دلالت می کرد (ارو) بوی شیر آمدن از دهان یا زلب کس

(الف و ج) بود از چیزین جلانا (ب) (۱) بوسوز اصطلاحی - بهار ذکر این کرده گوید که گنایه از زبان  
و شخص جو بود از چیزین جلای (۲) و شخص جو بود از زبان  
بولش بقول نامری و اند بعضی به هر دو معنا گویند آمدن به همین معنی کرده مؤلف گوید که موافق قیاس

آب می آید صاحب انتهم ذکر این کرده مؤلف عرض است (صائب) مکرر است مردانه سازد

کند که این مبتدل است که بای هنوز به شین مجله بدل گویند کاری پد و گرنه از دهان تیشه بوی شیر می آید  
می شود چنانکه گذار و گذارش و یازده و یازش و (۳) هنوزم از دهان چون هیچ بوی شیر می آید

حقیقت بوی بهایش عرض کنیم (ارو) و کیو بوی که چون خورشید طلوع بای عالم گیر می گنیم (۴) محسن تاثیر

بوی شلیدن بقول ثعالب برهان الحجه بدعا (۵) از لب افلاک بوی شیر می آید هنوز پد کا حلاط

بهیدان و در یافتن ثمانه صاحب اصفی گوید که بعضی ما و چنان در رابط چندین ساله بود پد مؤلف عرض

(۱) کسب کردن بود (۲) سرخ یافتن صاحبان سا کند که موافق قیاس است (ارو) منبه س دود

بوت و نکر حاضر و منار ع متکلم این کرده اند صاحب کی توانا بقول اصفی چه کرا و در نبالا هونا نادان اور

(۳) بوی خوش تو بهر که ز باد صب شنید پد از یار آشنایچه نه با جیسے یا ایچ تو بهار س منبه س دود کی توانا

(منہ سے دودھ کی بونجانا) یہی قول اسی کا مرادف ہے کہ گذشت و سندان ہمد رانجا گذشت (ارو) بوی فقیہ آمدن | صدر اصطلاحی: خان آرزو دیکھو بوفروختن۔

در چراغ ہدایت و وارستہ و صاحبان بحر و بہار و نشاند بوی قرا | اصطلاح: بقول بحر مرادف (بوی قرا) ذکر این کردہ اند و مرادف (بوی ریمان آمدن) است مؤلف عرض کند کہ مخفف آن بحذف الف کہ بجاییش گذشت و ارستہ گوید کہ در محاورہ گویند کہ و حقیقت این بر (بوقرا) گذشت (ارو) بوقرا یا ازینجا بوی فقیہی آید زود بدر رویم | مؤلف بوی گردن | صدر اصطلاحی: صاحب صنفی عرض کند کہ ماصراحت کامل ہمد رانجا کردہ ایم (ارو) ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ماصراحت کامل دیکھو بوی ریمان آمدن۔

بوی فرستادن | استعمال: صاحب صنفی بزیادت تحتانی زائدہ و معنی چارم (بوگردن) ذکر این کردہ از صنفی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ این نباشد (ارو) دیکھو بوگردن کہ بمعنی حقیقی است یعنی فرستادن کہت یا سطریات پہلے دوسرے اور تیسرے معنی۔

(فغانی شیرازی) من بوی دل فرستم و گوشت بوی کشیدن | استعمال: صاحب صنفی ذکر عبیر باری و رین میانہ صبا کم نمی شود (ارو) این کردہ مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ سمان بونہنجا عطر بہچنا۔ (بوکشیدن) کہ گذشت (خسرو) دست بگل شیر

بوی فروختن | استعمال: صاحب صنفی ذکر زانکہ بخار من تویی یا بوی سمن نمی کشتم زانکہ بہار این کردہ از صنفی ساکت مؤلف عرض کند کہ من تویی یا (ارو) دیکھو بوکشیدن۔

فروختن عطریات است و فرید علیہ سمان (بوفروختن) بوی کلک | اصطلاح: بقول برہان باکاف

ولام مفتوح بر وزن شورنگ میوه ایست بخود ترک کردن بوی (شغاف صفتانی) جلا و دان  
 که آن را بر ترکی چنل قوج گویند صاحبان مجروح و دیگر بدلم خانه سازی باری پادشاه چند انکه دولت بود  
 و جهانگیری و هفت و سوتید هم ذکر این کرده اند - و فایگزار و (ار و و) بوچپور دینا ترک کرنا -  
 صاحب سروری صراحت فرید کند که بگلک هم **بوی گزشتن** استعمال - صاحب آصفی ذکر  
 به همین معنی می آید (بسیحی اطعمه) مخور این گلک این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سیر  
 و بوی گلک بی حاصل پاک برایش خود و یاران کنی کردن بوی باشد (نظیری نیش پوری) بوی آن  
 تن بسیار **مؤلف** عرض کند که با حقیقت و سلسله ختم گزشت پادشاه از حرم بر آمد و گلک از  
 این بر بو گلک و بگلک و معنی دوم تن بیان سنم گزشت پاد (ار و و) بوگزرا یعنی بوگزار و پادشاه  
 کرده ایم (ار و و) دیکو بو گلک - بگلک اور **بوی گزفتن** استعمال - صاحب آصفی ذکر  
 بن کے دوسرے معنی - این کرده - این همان (بوگزفتن) است که بجایش  
**بوگان** بقول اند بواله فرنگ فرنگ با هم گزشت و سزاین هم مہدر رانجا نکور (ار و و)  
 و کاف فارسی معنی زہدان و رحم **مؤلف** عرض دیکو بوگزفتن -  
 کند که فرید علیہ همان (بوگان) که بجایش گزشت **بوی گلک** اصطلاح - بقول صاحبان شری  
 و صراحت ماخذش مہدر رانجا کرده ایم (ار و و) و جامع و ناصری و سراج همان بو گلک که بجایش گزشت  
 و اشاره صراحت ماخذ مہدر رانجا کرده ایم (ار و و) دیکو بوگان -  
**بوی گزشتن** استعمال - صاحب آصفی ذکر دیکو بو گلک - بگلک -  
 این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که **بوی گزیدن** مصدر اصطلاحی - بقول آصفی

مرادف بوبر خاستن (علی غراسانی) از عطر تو (س) گلزار این جهان که نماند است بود و پانگفت  
 بوی بزم ای گل سوری پد گری بوی تو در پیرین یار گنج رنجته است گل آرزو در و پانگفتی مباد که ازین سند  
 پانگفت مؤلف عرض کند که بخیدن درینجا یعنی قابلیت (بوماندن) پیدا است عیبی ندارد که بواسطه است  
 داشتن است نه بر خاستن مناسب تر آنست که این را و بوی فرید علیّه آن (ارو) محبت بهنا -  
 مرکب کنیم با (در چینی) (ارو) بوی کسی خیر که لایق باشد **بوی مشک آمدن** مصدر راضطلاحی  
**بوی مادران** صاحب برهان بذیل برنجاسب خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کنایه از  
 ذکر این کرده و صاحب انجم این را آورده مؤلف نهایت خوبی و فرماید که استعمال این تنها در سودا و  
 عرض کند که فرید علیّه همان (بومادران) است که بجا معامله دیده شد (سلیم) بواسطه نیه جان او  
 خودش گذشت و بحث آن برار طیب مذکور (ارو) صلاح سینه ریشان است که از سودای نقد افتد  
 و بگوید بومادران او را رخصا -  
**بوی مالیدن** استعمال - صاحب آصفی فکر آمدن از چینی را بهین معنی آورده اند و بوی مشک  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فرید علیّه و ادون) را مرادف این گفته می آید (صائب) -  
 همان مالیدن است که گذشت و بوی بمعنی عطر بجایش بوی مشک از نفس سوخته اش می آید و در دل هر که  
 مذکور شد (ارو) و بگوید بومالیدن -  
**بوی ماندن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده خان آرزو در تعریف این از صراحت کار نگرفت  
 از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم بودن محبت که کمال خوبی خیزی ظاهر شدن است (ارو) کسی  
 باشد که بوی بمعنی محبت بجایش مذکور شد (صفا) صفا خیزی نهایت خوبی ظاهر بونا -



## بوی مشک پنهان نمی ماند

مثل بزار را چون نگار به پدید بیاید از کف مرده اختیار را

صاحبان تخریب و امثال فارسی ذکر این کرده اند نباشد و در وجه دل بی سرشک بود که سودای نقد

معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند در بوی مشک (ارو) و بوی مشک آید

که فارسیان چون خیزی را در کمال خوبی یا کسی را در بوی مصیبت دادن

کمال نیکبختی بیند این مثل را بجا آورند (ارو) یعنی آثار مصیبت ظاهر گردن است ندان از

و کن من کشته پن به بوی چستی نهین یعنی اچھی ہو کلام میر بخاست بر (ارو) گذشت (ارو) آثار

یا بوی ظاهر می جاتی به نیر مشک کی بوی چستی نهین مصیبت ظاهر می جونی

به بهی بطور کہاوت اس خیر با اس شخص کے لئے بوی ناکان

(۱) آنکه بوی کند و شناسد یعنی قوت شامه ندارد

صاحب بحر نقل نغارش مؤلف عرض کند که غلط

اصطلاحی قیاس محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصیر

بهار ذکر الف کرده گوید که مراد بوی مشک

آمدن از خیزی است و صاحب بحر در (ارو) مراد

(الف) گفته مؤلف عرض کند که صاحب بحر غلط

نکرده که رای معقولی در آخرش زیاده کرد (بوی مشک

و ادون خیزی) البته مراد (بوی مشک آمدن

از خیزی) است (میر طاهر وحید) بین شوخ

آن پس معنی لفظی این بود از ناکان و الف و نون را

اگر ز اندکیریم مرید علییه (بوناک) بمعنی بودارنده <sup>این</sup> از پرده بیرون می شود <sup>پا</sup> مؤلف عرض کند که  
است حقیقت این و معنی اقول اصلاً درست نباشد بمعنی آمدن بویاشد و سیر کردن بو (ار دو)  
(ار دو) ده شخص جو قوت شامته نه رکنه - بو آناه بو پھیلنا -

(۲) بور کھنے والے اشیا یا بور کھنے والی چیز  
بویک بقول برهان بروزن ہوشنگ ترہ است (۱) بمعنی آرزو مندی (انوری ۵) اسی در

شبیه به ریحان که بحر بی باد و روح خوانند صاحبان حرم جاہ تو امنیکہ نیاید <sup>پا</sup> از بویہ آن خواب خوش  
ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند و صاحبان سرور <sup>پا</sup> آنہوی حرم <sup>پا</sup> صاحب سروری بذکر این فطرت  
و غیاث این را بہ کاف فارسی آورده و این ہمان کہ شمس فخری این را بہ موقدہ عوض تحتانی آورده  
باد رنگ بویہ باشد کہ بحث آن بجایش گذشت خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی خواہش و آرزو  
و وجہ تسمیہ آن خیرین نباشد کہ لفظ بو را مرکب کرده و فرماید کہ آنچه در بعضی نسخ تقدیم بای حطی و تہ  
باینگ کہ در فارسی زبان معنی تکمین و وقار ہم آردہ بای ایجد نوشته اند غالباً تصحیف است چہ من  
و از نیکہ این گیاہ بخصوصیت بوی خود و قاری دار حیث الاشتقاق بمعنی بالستن و بایشگی نسبت  
موسوم شد بدین اسم و کاف فارسی صحیح است - دارد و در تقدیم بای حطی این مناسبت معلوم  
(ار دو) دیکھو باد رنگ بویہ - و بہ تحقیق یکی ازین دو لفظ تصحیف پس اختیار

بوی و تریدن <sup>صدر اصطلاحی</sup> بقول اند نسبت این مناسبت اولی بل واجب خواهد بود  
بجاء خواص سخن بمعنی بود میدان (شانی تگوس) و اینکه در حرف بای تحتانی نیز مذکور شود بہت  
کہ در بوی خیالت در و باغ آرزو <sup>پا</sup> زانہ خویشتن موافقت قدماست و فرماید کہ صحیح آنست کہ

ما خود یواز تو یعنی خواش (الخ) مؤلف عرض  
 کند که تخیر این مرکب است با تویی و های نسبت پس عرض کند که حجر و بویه بدین معنی اشاره به آل بویه  
 معنی لفظی این ثوب به آرزو و مراد از آرزو و مندی باشد چنانکه در کلام عثمان بخاری مستعمل (ار دو)  
 (ار دو) آرزو و مندی یعنی آرزو و کرنا که میسکت بویه اشاره به آل بویه کی طرفه جو بویه نامی ایک  
 پهن جیسے انگلی آرزو و مندی بے محل نہیں ہے " شخص کی اولاد میں پادشاہ ہوئے پھن - مؤنت -  
 (۲) بویه بقول برہان و جامع جمعی از پادشاہان (۳۰۰) بویه بقول برہان و جامع رستنی ہم کہ  
 کہ بہ آل بویه مشہور اند صاحب ناصری گوید کہ نام آن راشاہ ترہ جی گوید صاحب ناصری گوید کہ بہتر  
 مردی است پاری الاصل کہ در ویلمان گیلان بسر ایست کہ شاہ ترہ نیز گویندش خان آرزو و در سر  
 می برد و در نہایت عسرت و فقر زندگانی میکرد و اکثر ہم ذکر این بچوانہ بہان کردہ صاحب مجید ذکر این  
 اولاد او پادشاہی رسید و بال بویه مشہور شد و نہ کرد و بر شاہ ترہ گوید بہتر شاہ ترہ و ذکر شاہ ترہ  
 نسب ایشان بہ نیز و گردشہر یا را آخر پادشاہ نکرد و بقول مخزن اللادویہ مرکب القوی و در صرات  
 بحکم می رسید و از اینجا پشت بہ پشت بہ بہرام گور مستدل و در دوم شک مفتوح شدہ کبد و تحال و  
 پیوستہ (الخ) (عثمان بخاری ۵) آن دولت متقوی کبد و معدہ و بدین آن و منافع بسیار دارد  
 و سخت و سلب و منجق بویه پاکیک رویہ شدہ (الخ) مؤلف عرض کند کہ عجیبیت کہ فارسیان  
 حالش از تیغ و رویہ پاخان آرزو و در سر ج نظریہ رنگ و پوش این را یعنی بویه موسوم کردہ باشند  
 گوید کہ قول برہان خطاست چہ کہ مشہور بہ آل (ار دو) شاہ ترہ بقول اصفیہ فارسی اسم نہ کہ  
 بویه است نہ بویه تنہا و لفظ آل بویه دلالت ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دو امین کام

آتا ہے اور مصطفیٰ خون خیال کیا جاتا ہے۔	است و معنی اول غیر معروف (انوری ۳۵)
پوسیدن   بقول بحر باو و جہول بمعنی (۱) بوی کر	چون نسیم زلف تو بوسید گویند از فرج پشترده
و (۲) بوی برون و شمیدن بوی اعم از نیکہ بوی	ای گہبان کہ مار اشرده جان آمده است
خوش باشد یا بد (کامل التصریف) و مضاعف این	(ار دو) (۱) بودیا (۲) سونگہنا۔
بوسید صاحب ہوا رد بکر معنی اول گوید کہ بمعنی بودا	پوی بکرنگی   بقول بحر۔ طبع اخلاص و محبت
(فرخی ۵) بخند ہی باغ چون روی دلبر بپوش	ی ریا و اثر اخلاص۔ صاحب لطافت برہا
ہمی خاک چون مشک از فرج (صائب ۳۵) شبی	ہم ذکر این کردہ و صاحبان ہفت و اند
قتاد کف زلف او و عمری رفت پ ہمہ زہوش	ہم این را آورده مؤلف عرض کند کہ
روم دست خود چو جوی بومیم پ صاحب نامری	اثر اخلاص و محبت معنی اصل است و (۱) (۲)
ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم معروف	اخلاص اور محبت کا اثر۔ مذکر۔

## مؤرخہ باہار

پہ   بقول برہان و نامری و جامع و سراج بکر اقل و سکون ثانی (۱) بمعنی خوب و نیک (حکیم	
کسائی مروزی ۵) گوئی ہی چو من ز غم ہجر زرد گشت پ و ز شاخ ہچو چوک بیا و نیت خوشین	
صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود گوید کہ کم از بہتر مقصودش ہمین کہ بہتر ز انداز تہ است	
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعاصرین عجم ہم بر زبان دارند (ار دو)	
اچھا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ صفت۔ برے کے خلاف۔ بہلا۔ نیک۔ عمدہ۔ خوب۔	
(۲) پہ بقول برہان و نامری نام میوہ ایست مشہور (حکیم سنائی ۵) در باغ خلافت نبی	

چار بہ است کہ آن چار بہ لطیف برابر بہ است ہا آن بہ کہ در اقل است زان چار بہ است ہا اول  
 بہ کہ در آخر است زان چار بہ است کہ صاحب جامع این را سفر چل گفته۔ خان آرزو در سراج  
 گوید کہ مخفف یہی است کہ بیاد تہتانی می آید۔ صاحب محیط گوید کہ بدین معنی لغت فارسی است و  
 بفارسی آئی نیز گویند و عبری سفر چل و بہ ترکی حیوا و یونانی قودیا و ہندی یہی نامند و آن شہر در تہی است  
 ہستانی و شیرین آن را بہ آزاد نامند و ترش محض و ترش و شیرین را بفارسی نیخوش و بہترین آن اصفہانی بزرگ  
 مالیدہ و متدیر بسیار آب۔ مانند شاداب و بقول شیخ سر در اقل آخر و خشک در اقل دوم و گویند سر  
 در آخر دوم و خشک در او اقل اول۔ در ان قبض شدید و شیرین را قبض و اساک کہ تر از تہش است و آب  
 آن در تقویت شدید تر و جرم آن در قبض نہ پادہ تر و منافع بی شمار دارد (الح) مؤلف عرض کند کہ صاحب  
 محیط سکندری خورہ کہ یہی را لغت ہندی خیال کردہ اصل ہانست و این مخفف آن (اردو)  
 یہی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک میوہ کا نام جو امرود سے مشابہ ہے۔ سفر چل۔ مؤلف  
 عرض کرتا ہے کہ یہی بھی فارسی ہے۔ صاحب ساطع کہ بعضی اس کا اعتراف ہے۔

<p>(الف) بہ آفرید</p>	<p>اصطلاح۔ (الف) بقول محبوب داشت و بعد از ان اسفندیار آنجا رفت</p>
<p>(ب) بہ آفرین</p>	<p>ہفت (۱) نام دختر گشاسوار جاسب راکشت و بہ آفرین راجات داد و فرما</p>
<p>شاہ گزافی شہر خنامہ و فرماید کہ معنی ترکیبی است اسکا کہ این را بہ آفرینیم گویند صاحبان سروری و ناصر                  نیکو آفرید صاحب مؤید ہم فکر این کردہ و صاحب جامع ہمزبان برہان در تعریف۔ خان آرزو بزرگ                  برہان بزرگ (ب) گوید کہ نام خواہر اسفندیار بن گشت (ب) نسبت (الف) گوید کہ تصحیف است مؤلف                  کہ اورا جاسب اسیر کردہ و در روینہ و تر عرض کند کہ (الف) و (ب) ہر دو بقاعدہ فارسی</p>	

اسم مفعول ترکیبی است و محققین اهل زبان هر دو را مراد  
یکدیگر گفته اند. خان آرزو که نسبت (الف) حکم تصحیف  
می دهد کم غوری اوست و جادو دارد که الف را بمعنی  
حقیقی محقق (به آفریده) گیریم - بای حال بهر نوع (۳) بمعنی خون بهامجاز است و فرایده که بمعنی  
هر دو صحیح است یکی از معاصرین محکم گوید که الف اصل دوم با لفظ گردن و نهادن بمعنی تشخیص قیمت  
است و در استعمال (ب) هم بر زبان آمده (ارو) و با لفظ آوردن و دیدن و گرفتن بمعنی ارزش  
الف و ب (۱) گشتاب شاه کی بی بی کا نام است و پیش از پیدا کردن و با لفظ شکستن بمعنی کم کردن قیمت  
(۲) بهتر پیداکی جوئی خیر بهر محقق - صاحب فدائی بر معنی دوم قانع (شمس الدین  
(الف) به آمد - مصدر اصطلاحی - (ب) تلو (شیرازی ۱۵) اگر در بهانه و خواهی ندارم و  
(ب) به آمدن - بحر بمعنی (۱) به افتادن باشد و گری به امید بی بخش ماکو - (میر خسرو ۳)  
که به بود و خیریت است صاحبان ملحقات برهان و حکم قضا را برضا در پذیر و جرم من بخش و بها  
اندمم ذکر این کرده و صاحب هفت و مؤید الف) در پذیر و مؤلف عرض کند که بمعنی اولی باشد  
مانی مطلق این را آورده مؤلف عرض کند که بهی باشد که می آید که تحتانی بدل شد به الف چنانکه  
موافق قیاس است و معنی این در محاوره حال (۲) بر وی تمیینی و بهر دیان و این معنی را بر اعتبار صاحبان  
پسند آمدن (ارو) (الف) خیریت موئی (ب) ناصری و جامع تسلیم کنیم و بمعنی دوم جادو دارد که  
(۱) خیریت بهر (۲) پسند آنا - مجاز معنی اول و انیم یا اسم جادو فارسی زبان و  
بها بقول برهان کبر اول و ثانی بالف کشیده (۱) معنی سوم مجاز معنی دوم است و پس (ارو)



دماغ عشق نذاری بهای زلف پیرس که این معاملہ یعنی واقف و آگاہ بودن و شدن از قیمت۔  
 باخاطر پریشان است پ (ار ۹۰) قیمت پوچھنا۔ (اوحادی مرغی ۵) گردل بنیاب تو همین گوشت  
 دامن دریافت کرنا۔

**بہا و ادون** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کہ پ (ار ۹۰) قیمت سے واقف اور آگاہ ہونا  
 از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ او اگر دین قیمت بہا و ادون اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بضم

است (عرفی شیرازی ۵) متاع دل کہ نباید اول و دال ابجد بروزن تیا سر یعنی شجاع و  
 کشود و پروست پ اگر بہاش سلیمان دہمین ولیہ بکال باشد صاحب غیث این را لغت ترکی  
 کشای پ (ار ۹۰) دامن دنیا قیمت او کرنا۔ گوید و فرماید کہ بفتح دال گفتن خطاست مؤلف  
**بہا و اشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نوشته

کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قیمت فارسیان استعمال لغت ترکی کرده اند دیگر بیچ  
 داشتن است (حافظ ۵) متاع دل پاک عشق۔ یکی از محاصرین عجم گوید کہ ما این را لغت زبان  
 سکین پ بازار حنش بہائی نزارو پ (ار ۹۰) خود دانیم کہ مرکب است از بہا بمعنی قیمت و  
 قیمت رکنا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے لیکن استعمال اردو و ترکی بمعنی قیمت گوہر دار مذہ و کنایہ از  
 مین دام اٹھنا ہے جیسے اس کے دام بازار مین مرد شجاع و سلاطین سلف شجیعان لشکر را  
 ہنین اٹھے

**بہا و اشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر محی نشاندند و بازار و جوہر و زرش کردہ آن را  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بصلہ شجاعت عطای کردند چنانکہ اکثر شعرا را



اصفیه قصائد و بان از جوهرات معلومی ساختند و اصفی گوید که مرادف بها آوردن است بمعنی ارزش  
 این رستم و آئین قدیم بود پس بهادر اسم جابد پیدا کردن **مؤلف** عرض کند که روز افزون  
 قرار یافت برای شجاع و دلیر از همین آئین <sup>پادشاهان</sup> شدن قیمت است محقق هندی نژاد و در تعریف این  
 سلاطین (ارو) بهادر بقول آصفیه <sup>سجده</sup> از غور کارنگرفت (شانی مشهدهی) زمان  
 سوتی کی قیمت بکنه والا سور سیر سور مایه جوی زمان به دلم شرح غم فرون گرد و چنانکه جنس  
 جوان مرد جنگی - گران مایه را بهاید و د (ارو) روز بروز  
**بها و دیدن** مصدر اصطلاحی - صاحب قیمت بترهنا گران هونا -

**بهار** بقول برهان و جهگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سرایج و بهار و هفت بروز  
 چهار داهر و ست که فصل ربیع و بودن آفتاب در برج حمل و ثور و جوزا باشد (مختاری) تا گوهر  
 از فروغ شرف گیرد و خطر تا عالم از بهار شود چون بت بهار به رای تو باد گوهر انصاف را فروغ  
 به روی تو باد عالم اسلام را بهار به صاحب فدائی گوید که یکی از نوغانهای چارگانه سال - صاحب  
 بهار عجمی فرماید که خنده رو و گل اندام گل انگیز از صدقات اوست و بالفظ آمدن - جوشیدن چکیدن  
 چیدن - درودن - دمیدن - رسیدن - روئیدن و گشتن مستعمل و بالفظ کردن - شکفتن گل و  
 ریاحین افشادن و ریختن بهار کنایه از آخر شدن هم **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است  
 بمعنی مطلق میوه و خوبی آورنده اسم جامد فارسی زبان برای فصل ربیع و همین است اصل و دیگر  
 همه معانی که می آید بر بسیل مجاز است و استعمال این با مصداق در دلخفاست می آید و تبدیل اعراب  
 چیزی نیست که فقیه لب و لایحه میانی است (ارو) بهار مؤنث و کیه انگشته -

(۲) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت بٹ خانہ چین کس فخری (۵) رسید موسم نوروز کر نسیم بہار پڑ شود بساتین آراستہ بسان بہار پڑ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ مجاز معنی اول است کہ بتجانہ را ہم فارسیان بہار گفتند از نیکہ تجاؤ فارسیان آراستہ می باشد چین و سامان رنگارنگ (اردو) چین کے ایک بتخانہ کو فارسیوں نے برپیل مجاز بہار کہا ہے۔ مذکر۔

(۳) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت و سراج آتشکدہ ترکستان۔ صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلہ گوید کہ نام خانہ ایت در ترکستان و بحوالہ تحفہ گوید کہ معنی آتشکدہ۔ (نظامی ۵) بہار دل افروز و در بلخ بود پڑ کہ و سراج گل را وہاں تلخ بود پڑ زدہ و مدہش نعل زرین سپا پڑ شدہ نام آن آذر آتش گشت پڑ (حکیم عفری ۵) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار پڑ بہار خانہ مشکبوی بہار پڑ خان آرزو در سراج مذکر این گوید کہ اغلب کہ در آتشکدہ حقیقت است و بعد از آن مجاز ہر معبر باطل را می گفتند مؤلف عرض کند کہ قولش بر عکس حقیقت است یعنی اول اصل است و این مجاز آن نظر بر تشبیہ آتش خانہ یا گل ہای سرخ بہار و دیگر ہیج و بعضی از حاصرین عجم گویند کہ آتشکدہ پاریسیان ہم در باغ و بہار و چین قائم کردہ می شود (اردو) ترکستان کے ایک آتشکدہ کو فارسیوں نے بہار نام رکھا ہے۔ مذکر۔

(۴) بہار۔ بقول برہان و جامع خانہ طلاکار و نقش۔ و بقول سروری بحوالہ ادات الفضلہ نام خانہ گل زدہ و بحوالہ تحفہ گوید کہ خانہ نقش پر نگار خان آرزو این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض می کند کہ تسامح و است کہ معنی اول اصل است و از نیکہ خانہ طلاکار و نقش با گلہای رنگارنگ

نکار بستہ می شود فارسیان آن را بر سبیل مجاز بہار گفتند (اردو) وہ عمارت جو نقش و نگار اور طرز  
گل بوٹوں سے آراستہ ہو۔ موٹ۔

(۵) بہار۔ بقول برہان و سروری و جامع و ہفت بمعنی بیت کہ عبری صنم باشد۔ سنا این بر  
معنی اول گذشت۔ خان آرزو در سراج این را مجاز خیالی می کند مؤلف عرض کند کہ مجاز مجاز  
باشد ازیکہ معنی دوم مجاز معنی اول است کہ بیت خانہ باشد و بت را ہم بر سبیل مجاز بہار گفتند  
دیگر ہیچ۔ خان آرزو بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیاں سطحی کار گرفت (اردو) بت۔ مذکر۔  
(۶) بہار۔ بقول برہان ورثیدی و نامری و ہفت بمعنی شکوفہ گل ہر درخت را گویند عموماً و گل خست  
نارنج را خصوصاً صاحب جہانگیری گوید کہ ہر گل را عموماً و گل نارنج را خصوصاً (نظامی) رسم تخت  
کہ در روزگار پیش و پیوہ پس آرد بہار بہ صاحب سروری بذکر این از خواجہ سندیہ (۵) بہار  
نازہ از خاری بر آرد و بت آتش رخ از ناری بر آرد بہ صاحب جامع می فرماید کہ ہر گل و شکوفہ  
و خصوصاً گل گاجیشم بہار گوید کہ از خیاست کہ عرق گل نارنج را عرق بہار گویند مؤلف عرض کند  
و ہر گل و شکوفہ گل کہ اختلاف است ہیچ و ہر دو را فارسیان بہار گویند و این مجاز معنی اول است  
و تخصیص گل نارنج مجاز معنی مباد کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) شکوفہ۔ مذکر۔ دیکھو  
شکفتہ کے دوسرے معنی اور گل۔ مذکر۔ دیکھو بوی رنگ اور بہار بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ اردو  
میں بھی معنی گل نارنج کہئے کا پھول جیسے روغن بہار۔

(۷) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری ورثیدی و نامری و ہفت نام کلی است زر و کہ آن را گل  
گاجیشم ہم خوانند و بعضی گویند کہ باین معنی عربی است صاحب سروری بجا کہ ز فانگو یا ذکر این کہ

خان آرزو در سراج گوید کہ این را خیری نیز گویند صاحب فدائی برنام گلی قانع مؤلف عرض  
کند کہ این همانست کہ ماصراحت این بر اقحوان واسامیس کردہ ایم و اشارہ این ہم بر آن است بجا  
معنی اول باشد (اردو) دیکھو اقحوان اور اسمیں ۔

(۸) بہار ۔ بقول برہان و جامع نام جزیرہ ایت خوش آب و ہوا و بقول سروری بحوالہ شرف  
نام جزیرہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ از تعریف مزید این جزیرہ معذوری کہ محققین این  
ہم صراحت کافی نکر دہ اند و ظاہر است کہ بخوش آب ہوائی بدین اسم موسوم شدہ باشد مجاز  
معنی اول (اردو) بہار ایک جزیرہ کا نام جو فارس میں واقع ہے اور خوش آب و ہوا ہے  
افسوس ہے کہ اس سے زیادہ اسکی تعریف معلوم نہوسکی ۔ مذکر ۔

(۹) بہار ۔ بقول برہان و جامع حرم پادشاہان و سلاطین ۔ خان آرزو در سراج این را مجاز  
معنی سوم خیالی کند مؤلف عرض کند کہ خیال سطحی اوست ظاہر مجاز معنی اول است ازینکہ  
در حرم سرای سلاطین ہم باغ و بہاری باشد (اردو) شاہی حرم سرا ۔ مؤنث ۔

(۱۰) بہار ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت بکر اول نام ولایتی در  
ہندوستان کہ جانب شرقی دہلی واقع است و دارالملت آن را ہم بہار گویند و چون از ان ولایت  
بگذرند یہ بنگالہ برسند (امیر خسرو) گرانی سپہش بس کہ سوی شرق افتاد و فرو گذشت بہار و  
بلند شد غرین پد صاحب سروری بحوالہ لسان الشعر اذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق  
آنست کہ نام شہریت کہ فرار فاض الانوار شیخ شرف الدین یحییٰ نمیری در انجاست و ملکی کہ مضامین  
بدان است و آن را صوبہ بہار گویند مثل صوبہ اودہ و صوبہ اکبر آباد و آلہ آباد مؤلف عرض کند کہ

وجہ تسمیہ این معلوم نشد خبرین کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بہمین معنی (ار و و) بہار  
ایک شہر اور مصوبہ کا نام ہے جو کلکتہ سے قریب ہے۔ مذکر۔

(۱۱) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع مکبر اقول بمعنی بنک بار کہ عبارت از یکتای بار  
است (استاد فخری ۵) بہر مادی ماہ بخشد چہانی با بہر زائری زیر بخشد بہاری پ مؤلف عرض کند  
کہ بقول ساطع بہار بر وزن حیار بمعنی بار و گرانی چھری است فارسیان بہ تصرف و اعراب منقرس  
کر دہ اند و برای مقداری خاص بار اسم جاد قرار دادہ باشند (ار و و) بہار۔ فارسی میں ایک  
خاص وزن کا نام ہے جس کی تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔

(۱۲) بہار۔ بقول جامع نام قریہ ایست در ہمدان۔ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این  
خوش آب و ہوائی آن مقام بیش نباشد (ار و و) ہمدان میں ایک خوش آب و ہوا موضع کا نام ہے

دالف) بہار آرا	مصدر اصطلاحی۔ جو آراستگی چمن کا ذریعہ ہوں۔ مذکر دب) بہار آراستہ
رب) بہار آراستن	صاحب آصفی ذکر (دالف) بہار آلود اصطلاح۔ بہار بزرگ افزا
دب) کردہ از معنی ساکت و ہم او بذکر دالف گوید دب) بہار آلود	گوید کہ مرادف بہار افشان
کہ (۱) کہانیہ از باران بہاری و (۲) گل و شکوفہ و فرماید کہ ہر کدام معروف و صاحب آصفی مذکر و امثال آن است صاحبان بحر و بہار و طہات دب) از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (دالف) بمعنی برہان و پخت ہم ذکر (دالف) کردہ اند و این پر بہار است و دب) مصدر آن یعنی پر از بہارند اسم فاعل ترکیبی است و دب) بمعنی حقیقتش (ار و و) صائب ۵) می بجای می کند چشم خارا آلود تو بگل (دالف) (۱) دیکھو بہر بہار (۲) بچول او شکوفے و بفرقم می زند روی بہار آلود تو (ار و و) الف	

موقد بهای نوز

<p>سرای بهار - پراز بهار (ب) پراز بهار هونامه پراز بهار (ب) یعنی پراز بهار بودن و بهار آوردن (طاب)</p>	<p>بهار آمدن استقال - صاحب آصفی ذکر این کرده (آلی) با گریبان بهار افشان چو پیداشد ز دور</p>
<p>از معنی ساکت مؤلف عرض کند که رسیدن فصل بهار (ب) برترین مجلس نشینان جامه بوی گل گرفت پراز بهار (ب)</p>	<p>است و بس (حافظ) رسیدن کرده که آمد بهار و بهار (الف) پراز بهار (ب) پراز بهار هونامه بهار لانا</p>
<p>و مید و وظیفه گریسد صرقت گل است و بنید (ب) بهار ان اصطلاح بقول صاحب لطحات</p>	<p>(ظهوری) خس و خاری نئی بنیم خزان رفت (ب) برهان یعنی وقت و فصل و موسم بهار صاحبان بهار</p>
<p>بهار آمد گل در میان خویشیم (ار و و) بهار آنا و مؤید و اندیم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند موسم بهار آنا - فصل بهار آنا -</p>	<p>که فرید علیه بهار است دیگر هیچ (ار و و) موسم بهار آوردن استقال - صاحب آصفی بهار - فصل بهار -</p>
<p>بهار آوردن استقال - صاحب آصفی بهار - فصل بهار -</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند بهار اندام اصطلاح بقول بهار مرادف</p>
<p>که متعدی بهار آمدن است (اسدی طوسی) بهار افشان مؤلف عرض کند که سکندری خور</p>	<p>من ایدون ز طبع بهار آورم (ب) مران شاخ را بهار و این از اسمای محبوب است نه مرادفش (شوکت</p>
<p>آورم (ار و و) بهار لانا -</p>	<p>بخاری) بهار اندام سر روی پیرین چاکم چو گل</p>
<p>دارد (ب) که رنگ ساعد او آستین را گل بدان</p>	<p>اصطلاح بهار نذر (الف) بهار افشان</p>
<p>کرد (ب) گوید که مرادف کرد (ب) مخفی مباد که این اسم فاعل ترکیبی است یعنی</p>	<p>بهار آورد صاحب آصفی نذر (ب) از معنی ساکت بهار دارنده در اندام و کنایه از یار (ار و و)</p>
<p>مؤلف عرض کند که الف یعنی پراز بهار است معشوق محبوب - یار - نذر -</p>	<p></p>

(۳۵۹۳)

بهار باغ دل آسوده را بکار آید مثل - بهار بر دشتن	اصطلاحی حاصل
--	--------------

صاحبان خرتیه الامثال و امثال فارسی ذکرین کرده اند که درون بهار است (ظهوری ۵) از نگاهش معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این بند آسبب خمر آن گلزار خلد بدیده که باغ خشتا مثل را برای آسوده دلی استعمال می کنند یعنی چون بهاری بر داشت پ (ار ۵۵) بهار حاصل کرده	اصطلاحی حاصل
---	--------------

(۳۵۹۴)

دل آسوده نباشد بهار باغ هم بکار نمی خورد در این	بهار بر سر زردون	اصطلاحی حاصل
---	------------------	--------------

دکن مین کچتمین بی فکر می مین سیر و شکار بی فکر می مین تو سیر یغت بی فکر می مین	بهار بر گشتن	استعمال صاحب آصفی ذکر
--	--------------	-----------------------

بهار بر آوردن	اصطلاحی حاصل
---------------	--------------

آصفی ذکرین کرده از معنی ساکت مؤلف عرض آمدن بهار رفته باشد (وجدان سر بندی ۵) کند که ظاهر اد دور کردن بهار است (از ر ۵) نو بهار دیگر آن آمد بهارم برگشت آب برگشت اکبر آبادی ۵) آخر غم عشق تو عجب رنگ بر آورد و هوا برگشت و بارم برگشت پ (ار ۵۵) گئی بختی چون خیمه بهارم ز دل تنگ بر آورد و (د ۲) بهار واپس آید	بهار بر گشتن	اصطلاحی حاصل - صاحب آصفی
--	--------------	--------------------------

ظاهر که درون بهار هم (ظهوری ۵) چون سرگرم شد	بهار بر گشتن	اصطلاحی حاصل - صاحب آصفی
---	--------------	--------------------------

تو در باغ و بوستان پ از هر نهال تازه بهاری بر آورم پ (ار ۵۵) (۱) بهار دور کرنا (۲) بهار که بوئیقه نداشتند شرف ما نذرانی که بر بهار بند می آید ظاهر کرنا - این مصدر را قائم کرده است و او بهار بند را		
--	--	--

<p>بمعنی خاص استعمال کردہ کہ بجائش می آید و بہار (بہارستن) و ترجمہ آن در مہندی و یکپ باشد این مہر و قیاس بہ معنی بہار آوردن استعمال توان کرد چنانکہ یا مہر یا دہا بود مگر یکی از معاصرین مہم گوید کہ چہن است حقیقت چہن بہار بست و شکوفہ ہارا گل کردی (اروہ) بہا این کہ بخیال فارسیان این نواکی است کہ اثر آن لانا و کچو بہار آوردن۔</p>	<p>بہار (بہارستن) اصطلاح۔ بقول برہان و سروری اعلم تجمیعہ کمال (اروہ) موسیقی کی ایک راگنی و بکر و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بیابای ابجد و شین قرشت و کاف و نون و ہای ہون نام نواہست از موسیقی (منہجہری) مطربان سے کہتے ہیں آگ لگاتی ہے۔ مؤلف حقیر عرض</p>
<p>ساعت بساعت بر نواہی زیر و بم یک گاہ سردستان کرتا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ سوز عشق زندہ امر و ز گاہی اٹکنہ یک گاہ زیر خسروان و گاہ اس راگنی سے بہرک اٹھتا ہے اور سامع پریشا تخت اور شیر یک گاہ نوروز بزرگ و گہ بہار شکنہ ہونے لگتا ہے فارسیوں نے اسکو بہار شکنہ کہا ہے مؤلف عرض کند کہ خان آرزو و سراج بہار بند اصطلاح۔ خان آرزو و در چراغ ہوا</p>	<p>گوید کہ از وجہ تسمیہ بہر شغیت خیال ما اینست کہ (بہار شکن) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شکندہ و فاعل کتدہ و دور کتدہ و بر باد کتدہ بہار و ہای ہون آخر برای نسبت است و معنی تفضلی این ثنوب بہ چیری بند (اشرف) نشینی این ہمہ زائد بخانہ چند اگر شکندہ بہار است و گنایہ از نواکی کہ آتش افروز بر آہی یا بہر بہار از بہار بند بہ آہی و راستہ گوید کہ</p>



<p>خانه هوادار نام است که فصل بهار در آنجا نشینند  و بجای زود، جای اسپان که در موسم بهار در آنجا  بندند (اشرف) هر چند به باغ دلپسند است  و کاخ جیل بهار بند است با صاحب بحر هم ذکر  هر دو معنی کرده و بهار هم هر دو معنی آورده است  فدائی که از علمای معاصر هم بود بر معنی دوم قانع  سؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است  و به ترکیب این معلوم شود که اصل معنی دوم است  و معنی اول بجای زود آورده بر معنی حقیقی غویب  و آن را بگذشت (ار و و) (۱) و هوادار این  مقام پس مین موسم بهار مین بیتی پین - مذکر -  و (۲) و طویله پس مین موسم بهار مین گور -  بانه بیتی پین - مذکر -</p>	<p>آرینده صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مراد  آر باشد و صاحب لمحات برهان هم ذکر این کرده  و صاحبان هفت و مؤید هم این را آورده و صاحب  آصفی تذکر (ج) از معنی ساکت و سندر ظهیری  آورده و آخری چنین سخن بطراوت حد بهار پیرانی  است "مؤلف" عرض کند که (ب) مصدر است  بمعنی حقیقی خودش معنی آراستن باغ بقطع شاخها  بیکار و زائد و (ب) اسم فاعل ترکیبی و جاد دارد  که باغبان را بدین اسم موسوم کنیم و بیکر محققین  این را در ادب بهار آرا گفته اند که بجایش گذشت  و ذکر (الف) غیر از شمس دیگر کسی از محققین  فارسی زبان نکرده و مؤلف قیاس هم نسبت بدین  استعمال این را تسلیم کنیم (ار و و) (الف)  اصطلاح (الف) فرمان به دانه رب، و گویو بهار آرا (ج) باغ کو قطع</p>
<p>بهار بهار</p>	<p>و برید به آراسته گردان</p>
<p>بهار بهار</p>	<p>بهار چو شیدان</p>
<p>بردار و هم او بر دلب گوید که بفتح با می بخندد</p>	<p>آصفی بخواند بهار ذکر این کرده از معنی ساکت</p>

مؤلف عرض کند که یعنی تحقیق جوش زدن بهار چیدن هم صحیح باشد مؤلف عرض کند که اتفاق  
 است یعنی افزونی بهار و لیکن بدون بند استعمال تنها داریم با او (اردو) بپول توڑنا  
 را شاید اگر چه خلاف قیاس نیست (اردو) بهار بهار خواستن | مصدر اصطلاحی - حساب  
 جوش مارا - زیادتی بهار جوش بهار کثرت بهار آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف  
 بهار چکیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی عرض کند که آمدن بهار باشد و پس (حسن غنوی  
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۵) ای نو بهار خاسته پا از چمن کیش پایانی است  
 ظاهر شدن بهار است (صائب ۵) چه عارض یافته دست از قدرج دارد (اردو) بهار آنا  
 است که در آفتاب زرد و خزان به بهار می چکد از - فصل بهار آنا -  
 خط همچو ریخانش (اردو) بهار نیکنا که سکت بهار خانه | اصطلاح - بقول برهان (۱) اینجا  
 پن یعنی بهار ظاهر می آید -  
 بهار چیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی رفیع را هم - صاحبان جامع و مؤید و مهفت و  
 ذکر این کرده سندی و دوازده شعر نظامی (۵) گلی رخ اند ذکر این کرده اند و صاحب ناصری بر معنی اول  
 چلید بهار سفید به گلی لعل میند گلی مشک بید و فراقانغ (عفصری ۵) بهار زینت باغی نه بدخ بلکه  
 که مشغول فعل چید بخذف عاطفه است یعنی گل سرخ بهار به بهار خانه مشکوی مشکوی بهار به صاحب  
 و بهار پدید و یعنی از اهل تحقیق بر آنند که بهار چیدن بحرید که هر دو معنی بالا گوید که (۳) خانه منتقش و  
 محاوره نیست و درین تامل چرا که هرگاه بهار چینی گل (۴) برج حل را گویند بهار ذکر معنی اول کرد  
 آمده باشد چنانچه چیدن متعارف است - بهار مؤلف عرض کند که همه موافق قیاس است که

در بیت خاند و بنای رفیع و خاند نقش بهار نقش و شکفت از آن رواداری که نو بهار طبیعت برینجند  
 بخار گلها می باشد و در موسم بهار آفتاب در برج (حسن غزوی ۵۵) اکنون که ترو تازه بخندید و بهار  
 حل پس همه معانی بر سبیل مجاز و قیاس می خواهد بود وقت سماع و باد و رنگین و زلف یار (ار ۹۹)  
 که بعضی تحقیقی این کنایه از بارغ باشد که خاند بهار است (الف) بهار لانا (ب) بهار آنا  
 پس برای معنی سوم و چهارم شتاق سزا استعمال می شود **بهار خوش** اصطلاح - بقول برهان بفتح خا  
 که محققین اهل زبان از آن ساکت (ار ۹۹) آن نقطه دارد و سکون و او معدوله و شین قرشت گوشت  
 بتجانه - مذکر (۲) بلند عمارت - مؤنث (۳) و ده باشد که آن را ننگ سود نموده خشک سازند و  
 عمارت جس بین نقش و بخار گل بوژون کا هو بوژون بتاری قدید گویندش صاحبان جهانگیری و بوژو بهار  
 و بهفت ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که (۴) جمع حل - مذکر  
**بهار خرمای** اصطلاح - تعریف این بر بهار ازین که در بهار خشک کنند بدین اسم موسوم گرد  
 و درخت خرمای آید که طلع باشد (ار ۹۹) و بهار صاحب ناصری می فرماید که بفتح خا غلط است و  
 بهار و درخت خرما - مذکر - (بهار خوش) بمعنی بهار خشک باشد یعنی در بهار  
 (الف) بهار خند آیدن مصدر اصطلاح خشک کرده شده و ننگ سود برای زمستان بخا  
 (ب) بهار خندیدن صاحب آصفی آرزو در سراج می فرماید که مشتق است از خوشیدن  
 و اگر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بعضی خشک شدن است مؤلف عرض کند که  
 که (الف) آوزون بهار و (ب) لازم آن بمعنی خوش با لضم بمعنی خشک و خشکیده می آید پس مشتق  
 آمدن بهار باشد (عربی الف ۵۵) همان که گریه از خوشیدن نباشد بلکه خوشیدن مرکب از خوش است

<p>که صراحت کاملش بجایش کنیم و این بدون اضافه اسم که امتیاز بهار کردن (فغانی شیرازی) (مجموعه) مفعول ترکیبی است بمعنی خشک کرده شده در بهار و توهم بر سر خاکستر گلخن و جان داد و نه چمن کنایه از معنی بالا (ار دو) سوکھا کباب - مذکر - افزون دانست (ار دو) بهار سے واقف چگونه نمک لگا کر سگھاتے ہیں اور پھر ضرورت پر بهار درخت خرما اصطلاح - بقول صاحب مجموعه نکریاتل کر کھاتے ہیں - محیط اسم فارسی طلع است و بر طلع می فرماید که</p>	<p>بهار و ادون - مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی - بعربی منب الغل و بیونانی خلیان و بفارسی بهار و کرا این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خرما نامند و آن نگوشت درخت خرماست در ظاهر کردن بهار است (فقیر و لوی) جلوه حسن ابتدای ظهور و چون بمقدار یک شبر و یکم و زینا کحل اگر دو بهار رنگ و بو و عشق کی هزار کرد و ناله برسد بشبهه باهی بی سر و دم عرض الوسط و سر و عند لب را (ار دو) بهار دینا جیبه ایچن تیر آن یار یک می باشد و آن زمان خلاف آن خوب بهار ویرهاست - منشق گرد و از جوف آن خوشه خرما سفید رنگ بهار و اشتن استعمال - بمعنی بچه بهار بودن که دانه های آن از جود ترو بران گردانند است (ظهوری) فار و خس بینل و ریجان کسی آرد و باشد ظاهر گرد و ویراید و بفارسی دانه های که کر خش دیده بهاری دار و (ار دو) پر بهار خرم را غوره خرما نامند و بهترین طلع از برای پونا بهار دار پونا - خورون و در دای از نخل نراست که در بهار و اشتن استعمال - صاحب آصفی - زمین آب های شیرین روید سر و ذاقل خشک و کرا این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند در دوم - متوی معده و قابض طبع و سکن حرارت</p>
---	---

(۳۵۵)

<p>وحدت خون و خوردن خشک آن بقدر نیم اوقیه معاصرین عجم بر زبان نذرند و محققین فارسی زبان  جهتہ رفع تشنگی و اسہال و تپہای گرم و نفث الدم ساکت (ار و و) بہار و در کرنا بہار سنا۔  و نرف الدم مانع و دیر مضمم و اکثر آن مولد بہار و در یافتن استعمال۔ صاحب آصفی  قولنج و عسر البول و در ویدینہ و مصلح آن چیز بہا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند  و گوشت ہا و شیرینی ہا (الخ) (ار و و) طلوع کہ حاصل کردن بہار و دانستن بہار باشد (شاهی  بہار و درخت خرماسگو فہ خرماسگو ابتدا ہر مین کند سیر واری) کجائی ای ز رویت لالہ راتاب  بہار و در قدم وار و اسقوله بقول صاحب ہا بہار غرمی بگذشت و ریاب ہا (ار و و) بہار  بحر ای بہار ہمراہ وار و مؤلف عرض کند کہ حاصل کرنا بہار سے آگاہ ہونا۔</p>	<p>وحدت خون و خوردن خشک آن بقدر نیم اوقیه معاصرین عجم بر زبان نذرند و محققین فارسی زبان  جهتہ رفع تشنگی و اسہال و تپہای گرم و نفث الدم ساکت (ار و و) بہار و در کرنا بہار سنا۔  و نرف الدم مانع و دیر مضمم و اکثر آن مولد بہار و در یافتن استعمال۔ صاحب آصفی  قولنج و عسر البول و در ویدینہ و مصلح آن چیز بہا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند  و گوشت ہا و شیرینی ہا (الخ) (ار و و) طلوع کہ حاصل کردن بہار و دانستن بہار باشد (شاهی  بہار و درخت خرماسگو فہ خرماسگو ابتدا ہر مین کند سیر واری) کجائی ای ز رویت لالہ راتاب  بہار و در قدم وار و اسقوله بقول صاحب ہا بہار غرمی بگذشت و ریاب ہا (ار و و) بہار  بحر ای بہار ہمراہ وار و مؤلف عرض کند کہ حاصل کرنا بہار سے آگاہ ہونا۔</p>
<p>محققین اہل زبان ازین ساکت اگر چہ موافق بہار و میدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب  قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض  (ار و و) بہار اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ بہار کہ آمدن بہار باشد و پیدائش (صائب  (ہ) بر ہر گل زمین کہ ز رویت عرق چکد ہوا آجا  بہار و در وون مصدر اصطلاحی۔ صاحب بہار گل وید و یاسمین ہر ہا (ار و و) بہار آنا۔  آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و حوالہ بہار فصل بہار آنا۔</p>	<p>محققین اہل زبان ازین ساکت اگر چہ موافق بہار و میدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب  قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض  (ار و و) بہار اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ بہار کہ آمدن بہار باشد و پیدائش (صائب  (ہ) بر ہر گل زمین کہ ز رویت عرق چکد ہوا آجا  بہار و در وون مصدر اصطلاحی۔ صاحب بہار گل وید و یاسمین ہر ہا (ار و و) بہار آنا۔  آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و حوالہ بہار فصل بہار آنا۔</p>
<p>ویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب بہار ویدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر  این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ  تجربہ بہار داشتن و مشاہدہ بہار کردن (صائب</p>	<p>ویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب بہار ویدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر  این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ  تجربہ بہار داشتن و مشاہدہ بہار کردن (صائب</p>

<p>(۵) جواب آن غزل حاذق است این مناسب بهار عرض کند که اگر سزااستعمال بدست آید یعنی آید دیدم و گل دیدم و تران دیدم (ار ۹۰) بهار دیکهنا جیبه بهیم اس کی بهار دیکه چکپین این را ترک کرده اند بدون سزااستعمال تسلیم بهار رفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی نه کنیم (ار ۹۰) فصل بهار آنا -</p>	<p>بهار رفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی نه کنیم (ار ۹۰) فصل بهار آنا -</p>
<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند بهار رختن   مصدر اصطلاحی - بقول که پیداشدن و آمدن فصل بهار است (ابوالفراح رونی ۵) رست است بهار از بهار عدلت (کنا ۱۰) از آخر شدن بهار (طالب آملی ۱۵) چون شاخ زوبان ز شاخ جو جم (ار ۹۰) بهار چو بهار جلوه ریزی بچمن ز پای رنگین بزم سرا گلستان بد مدحای رنگین (شعاعی اصفهانی پیدا هونا - فصل بهار آنا -</p>	<p>بهار رفتن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر (۱۵) خوش است گلشن وصل و شکوفه های امید این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بولی چه سود که زود این بهار می ریزد و بول ختم شدن فصل بهار باشد (فغانی شیرازی ۵) عرض کند که موافق قیاس است (ار ۹۰) (۱) هوا در گردش است و مرغ در پرواز می آید بهار رفته از گلشن بگلشن باز می آید (ار ۹۰) بهار جانا - موسم بهار - فصل بهار گزر جانا -</p>
<p>بهار روئیدن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی اصفی بجا که بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف بهار روئیدن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی اصفی بجا که بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف</p>	<p>بهار روئیدن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی اصفی بجا که بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف</p>
<p>بهار روئیدن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی اصفی بجا که بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف</p>	<p>بهار روئیدن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی اصفی بجا که بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف</p>

را بیاض نام (اردو) بہار قرار دینا۔ بہار بہار وقت پر کس بر سکاری سلیم و محسب جم و پس کاری کہ میدانی  
بنالینا۔ میہار بنجانا۔

بہارستان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از

عالم گلستان و بوستان و (۲) نام کتابی از تصنیف  
مولانا عبد الرحمن جامی در جواب گلستان سعدی  
یعنی گفتگی بہار یعنی مصدری است (طالب آملی ۵)

(ظہوری ۵) عارضش از ماہ و خور رخشان ترا  
و وزیرستان بہارستان تراست (۱) و لہ  
بگفتہ (اردو) بہار شگفتہ ہونا۔ بہار آنا۔

بہار غنیمت اصطلاح بقول خان آرزو در چراغ ہفت  
بہارستان چہراست (۱) مؤلف عرض کند کہ یعنی  
(۱) کہ سخن غیر و انتشار بوی آن و بقول جنس گوید کہ (۲)

اول جانی کہ در آن بہار بیا راست کہستان در عبارت است از نقوشی کہ در جوہر غیر باشد و فرماید کہ از  
فارسی زبان در ہمین مواقع بالغظی ترکیب می یابند صاحب زبان سموع است کہ (۳) یعنی وقت فروختن غیر

(اردو) (۱) بہارستان۔ باغ کو کہہ سکتہ ہوں  
مؤث (۲) بہارستان ایک کتاب کا نام ہے  
جو جامی کی تصنیفات سے ہے۔ مؤث۔

بہار شدہ استعمال۔ صاحب آصفی  
زردی آمیز کہ از شکستن غیر شہب پیدا کیو سب

و گر این کہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند  
(۵) بہار غیر شہب سفیدہ سحر است یا خوشا کسی کہ  
یعنی رفتن بہار است (سلیم طہرانی ۵) شد  
ازین نو بہار بہرہ و راست با صاحب بحر و بحر و تحقیق

بالا ذکر چهار معنی کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید **بهار فشاندن** مصدر اصطلاحی - حسب

که (۵) رنگ غیر که به بزمی می زند (صائب ۵) انشائی گوید که آخر شدن بهار است (صائب ۵)

چنگلی که درم رخسارها نداشتیم پاک در خای بهار خیزان (۵) پیش از خزان بجا که فشانم بهار خویش را

هست غیر پاک (و ۵) غیر سرخ گنده نقاب مردان بدگیری نگذارند کار خویش را **موتلف**

از بهار خویش پاک تا دیدار است آن خط چون شکاب عرض کند که از کلام صائب (بهار فشاندن بهار)

را که صاحب غیاث بر معنی اول و چهارم قانع صاحب پیدا است که بمعنی کالعدم و رخصت کردن بهار

اند نه باریش **موتلف** عرض کند که همه محققین بدانند و دور کردن بهار و اگر بدون لفظ خاک هم بگیریم

اعنی سروری و ناصری و جامع ازین ساکت و محققین معنی متعددی پیدا می شود نه لازم چنانکه صاحب

بالاطبع آزمائی کرده اند از کلام استادان حق اصغری باستان و همین بیت صائب گفته سخن فنی

آنست که این که مرکب اضافی است و کنایه از عالم بالا خوب معلوم شد (ار و ۵) بهار که در دنیا

رنگ و بوی غیر که همین است بهارش از قبیل **بهار کردن** مصدر اصطلاحی - قبول و استمر

بهار گل و در کلام ساییم (بهار کردن غیر) بمعنی (۱) شکفتن گل و ریاحین (طالب کلیم ۵)

بود انش و از نمیه اسناد متذکره صدر همین درین بهار ز تشریف عام نوروزی بهار نهال

کیا معنی پیدا می شود و از نمیه محققین بالا صاحب قامت هر شخص کرده است بهار پاک و (۲) قی

تحقیق قریب به این معنی رسیده دیگران در غلط کردن نیز از عالم شگوفه کردن (رفیع ۵) هستند

اقتاده اند قاتل (ار و ۵) غیر کار رنگ - مذکر - همچو لاله جمعی سیاه کاسه پاک که بخت می خورد و دیگر اما

اورا سکی بوی موت





بهار نارنج اصطلاح بقول بهار گل نارنج ذکرش گذشت و بهارنگی تصرف مطیع نوکشور پس

آری نجاست که عرق راعرق بهار بخوانند و فرمایند همان بهارنگی باشد که تحقیق کائناتش بومنون

که شیخ ابو الفضل در اکبر نامه در آئین خوشبوی این بهار است (ار و و) و کیو بهارنگی -

لفظ استعمال کرده صاحب اندنقل نگارش **بهار ری** بقول بهار شوب به بهار که (و و)

عرض کند که موافق قیاس است و بر معنی ششم بهار عبارت از موسم گل باشد چنانکه ابر بهاری

هم همین معنی گذشت (ار و و) بهار بقول سفید و (۲) از اهل زبان تحقیق پیوسته که رنگیست سفید

فارسی گل نارنج گفته کاچول چنانچه روغن بهار چرکین مانا بهار نارنج خان آرزو در چرخ

اسی وجه سے نام رکھا گیا۔ نوٹ -

**بهارنگی** اصطلاح - بقول مؤید مطبوعه نوکشور کند که معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم

دار و نیست که آن را سوند اکبر و گندین گویند و در یاد وین سند استعمال بر مجرد قول بهار تسلیم

نسخه قلمی این را بهار کی نوشته که ناش سوند اکبر که معاصرین عجم بزبان ندارند (ار و و)

و گندین و اوکل هم باشد و در نسخه دیگر قلمی نام فصل گل بر وقت (۲) یک میل او سفید رنگ

بهار کی (سوند اکبر) و (گندین) و کل نوشته - مثل بهار نارنج - تذکره -

**مؤلف** عرض کند که صاحب محیط از سوند اکبر بهار بقول برهان بکر اول و ثانی با کتب

و (سوند اکبر) و (سوند اکبر) بر سه ساکت و و به داعی نقطه وار و و اسپ ایلی را گویند

گندین و گندین هم نمک و و اوکل و کل هم بهار که در ایتی بهت تاج گرفتن سر و سبب صاحب

از بیان شمس و مؤید و و بهار کی ثابت است که جامع بر اسپ قلمی قانع خان آرزو و و بهار کی

که اصل که برای نتاج گرفتن در کلمه سر دهنده **لطف** جامد فارسی زبان گوئیم (ار دو) تخمی گھوڑا  
عرض کند که این را باعتبار صاحب جامع اسم جو سچ گشتی کے لئے رکھیں۔ مذکر۔

**بہاشتق** بقول ملحات برهان با اول مفتوح بر وزن داشتن معنی گریه که دن صاحب ہوا  
بذیل بہاشتق ذکر این کچھ الہ ملحات کردہ و پر ماثیہ اشارہ کند کہ بہاشتق بہ معنی مصدر  
زند و پازند است کہ می آید مؤلف عرض کند کہ در لغت زند و پازند بہاشتق معنی گریہ آمدہ و  
و ستوران زردشت معاصر تصدیق این می کنند و ہمین است اسم مصدر بہاشتق بخذف سین  
مہملہ و ہمین است اسم مصدر بہاشتق کہ می آید و ہمین است اسم مصدر بہاشتق بخذف  
نون و تبدیل سین مہملہ بہ شین معجمہ چانگہ گشتی و گشتی و این مصدر متروک است کہ بر زبان معاصر  
مستعمل نیست (ار دو) و یکو بہاشتق۔

**بہاشتق** مصدر اصطلاحی۔ بقول (ب) بہ اقفاوہ (الف و رب) یعنی بہبود  
آسانی کم کردن قیمت باشد (ص) خط و رفاه حال کس صاحبان (ج) نگاہی در ملحات  
دل سنگین بہای اصل جانان را شکست و دیدہ و رشیدی و جامع و بہار ذکر الف کردہ اند و ج  
از حق ملک بہت و نمکدان را شکست و (د) انور برهان پر دب) قانع و خان آرزو و در مراج ہم  
بازلف توصیف غیر تر شکند و اصل تو بہا ذکر (الف) کردہ مؤلف عرض کند کہ الف مخفف  
جگ شکرت کند و مؤلف عرض کند کہ موافق (ب) باشد (سعدی) بحکم نظر در بہ اقفاوہ  
قیاس است (ار دو) قیمت بہا یا قیمت کم کر فتنہ ہر یک کی راہ پیش و (میر حسن دہلوی)  
(الف) بہ اقفاوہ اصطلاح۔ صاحب بجز ذکر ملاستی کہ کندم از ان چہ خیر دہیچ و اگر بیای تو فتم

<p>به نفع و دست پ (ار و و) الف اورب بهودی متاع که افزو و کاست قیمت آن پانچرخیا بقول آصفیه - فارسی اسم مؤنث بهتری بهای که چو افزون شود بهای گیر د (وله ۵) همیشه جنس بهر رونق از غایب گیر د و گهر ز دست</p> <p>بها کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این صدف چون رود بهای گیر د صاحب بحر هم ذکر کرده از معنی سکت مؤلف عرض کند که تشخیص این کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس قیمت کردن و قیمت قرار دادن و تصفیه قیمت است (ار و و) قیمت پانا -</p>	<p>بها گیر بقول برهان باکاف فارسی بروین تونستند را سگان پکنغان صدف در یک بهای کرد و تباشر بهر چیزی را گویند که قیمت و بهای بسیار روزگار پ (اوجدی ع) اگر بهر دو جهانش بها داشته باشد بها را گوید که متاع قیمتی که گرانمایا</p>
<p>کنم یک مو پ (اسیر آخیکتی ع) بها کرد دست یکد باشد صاحب سروری این را مرادف بها اور تپی را پ (ظهوری ۵) هرگز کسی نه ار دل و دین گفته به چین معنی نوشته صاحبان ناصری و جامع نداشت است پ بیرجم من نگاه ترا این بها که کرد و و بحریم ذکر این کرده اند - مؤلف عرض کند</p> <p>(ار و و) قیمت بهیرا بقول آصفیه - مول مقرر که از همان مصدر (بها گرفتن) است که گذشت کرنا بها و بهیرا قیمت مقرر کرنا بقوله - دام لگانا (اسم فاعل ترکیبی) و معنی تحقیق این ارزش پیدا قیمت لگانا بقوله مول قرار دینا -</p>	<p>بها گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته که معنی مقدم الذکر استعمل است (حکیم فردوسی ۵) ارزش پیدا کردن (مخلص کاشی ۵) بهران دوپاره بها گیر و دو گوشوار پ کی طوق پر گوشه را</p>

(ار و و) اچھی قیمت پانے والی چیز بیش بہا (الف) بہا نشتن صاحب موار و تبدیل بہا  
چیز قیمتی چیز مؤت - (ب) بہا نشتن ذکر (الف) کردہ می فرما

بہا میں اصطلاح بقول برہان و جامع بر کہ مصدر ز ند و پازند است مراد (ب) و  
وزن معاجین فصل بہار را گویند صاحب جہان صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ بفتح اول  
ہم در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان ہفت ہر وزن مذکور بہن گریہ کردن صاحب بحر فیہ  
و اندہم مؤلف عرض کند کہ اصل این بہار کہ سالم التشریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و  
بود بمعنی منسوب بہ بہار و کنایہ از فصل بہار فارسی اسم مفعول نیاید صاحبان سراج و جامع و جہانگیری و ملحقات  
رای مہملہ را بدل کردند بہیم و ہمین است مثال و اندہم ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ما  
اول این تبدیل (ار و و) فصل بہار بہار حقیقت این بر بہا نشتن (نوشتم ایم کہ گذشت (ار و و)  
کی فصل بہار مؤت - و یکو بہا نشتن - رونا -

بہا نام قبول سروری یعنی دفع کردن بجدید (خواجہ حافظ) نصیحتی کنت بشنو و بہا نہ نگیر بہار  
نامح مشفق بگویدت پذیر بری صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ - صاحب ملحقات برہان گوید کہ (۱)  
محد بریجا و (۲) بعضی واسطہ ہم صاحب فرائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ دستا و نیز نیست  
بہا فرغ برای ستیز با دشمن یا گریز از و مانند اینہا بہار گوید کہ معروف و دبالہ دار از صفات اوت  
و بالفاظ افتاد و انگشتن و دادن و داشتن و نکستن و ماندن و نہادن استعمال مؤلف  
عرض کند کہ اسم جاد فارسی زبان است صاحبان مؤید و اند و آصفی و ہفت ہم این را فارسی دانند  
صاحب مؤید بخوانہ قبیلہ ذکر معنی دوم ہم کردہ استعمال مرکب این در ملحقات می آید بخیاں ما ماخذ این

آخرین نباشد که لغی است از بهای معنی قیمت این هیچ است و گناید از ناپسندیده و فراد از حیلده که فعلی نیست  
نیت معاصرین عجم این تعریف ماخذ را پسند کنند و عجب است از ناصری و جامع و سراج حکم این را  
ترک کرده اند و ما باعتبار صاحب سروری و فدائی که تحقیقین اهل زمانه این را فارسی تسلیم کنیم  
(اردو) (۱) بهانه بقول آصفیه حیلده - عذر - مس - بناوٹ - ظاہر داری - دھوکا (۲) سبب - وسیله

بہانہ آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر بہانہ افشاؤن استعمال - صاحب آصفی  
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض  
پیش کردن حیلده باشد (ملاحامی) دلم شد تیر کند کہ واقع شدن حیلده (حسن دہلوی) (۳)  
محنت را نشانه بزرگ کاری بہانہ بر بہانہ بزرگ - یار آوارگی ہی خواهد بود رفتن حج بہانہ افتادہ  
(انوری) (۴) ہمہ عذر لنگ است کہ تو شنیدم است (اردو) بہانہ واقع ہونا -

سرمانداری بہانہ چہ آری (اردو) بہانہ کرنا (الف) بہانہ افگندن استعمال - صاحب  
بقول آصفیہ حیلہ کرنا - عذریجا کرنا - (ب) بہانہ اچھن استعمال - ذکر ہر دو

بہانہ آوردن مصدر اصطلاحی - بقول آصفی کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی  
تشخیص قیمت کردن مؤلف عرض کند کہ ہونا بہانہ کردن باشد (خسرو) (۵) دل از ہودای  
قیاس است (نسبتی تخائیری) (۶) دل را بہای شیرین در غم افگند بہانہ ہر فراق مریم افگند  
سہل نہادی و نرخ کم بڑ معلوم می شود کہ خریدار (کمال خجندہ) (۷) اگر کسی بی بہانہ نتوان گشت  
نیستی (اردو) قیمت مشخص کرنا - تشخیص صد بہانہ بعثوہ انگیزد (اردو) بہانہ کرنا  
قیمت کرنا قیمت قرار دینا - دام لگانا - بہانہ پر خاستن استعمال - صاحب

<p>آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>	<p>در خاک و خون کشیده (الفوری س) بس بوز</p>
<p>کنند که باقی بخاندن و دفع شدن بهانه (ابلی شیرازی)</p>	<p>بهانه جوئی است پس کینه کش و ستیزه کار است</p>
<p>(س) خوش آنگه مست شوی تا بهانه بر خیزد و تو بمانی (دوله س)</p>	<p>بهانه چه جوئی کرانه چه گیری پس یاد داری</p>
<p>ومن و شرم از میان بر خیزد (ظهوری س)</p>	<p>نه بحق هر چه داری (ار و د) بهانه کرنا</p>
<p>کردیم چه عجز پاک آمد و بنشسته ز پا بهانه برخاست</p>	<p>بهانه جو ہونا (۲) بهانه جو - بهانه کرنے والا</p>
<p>(ار و د) بهانه باقی نہ ہنا بهانه دفع ہو جانا</p>	<p>بہانہ خواستن   مصدر اصطلاحی - صاحب</p>
<p>بہانہ بودن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>
<p>ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی کہ پیش کرد</p>	<p>کنند کہ خواہش بہانہ کردن و بہانہ جستن و در فکر</p>
<p>برای بہانہ باشیدن است (ملاجھی س) مرا</p>	<p>بہانہ بودن (سلیم طهرانی س) خواہد بہانہ از</p>
<p>بگوی تو خواہم کہ خانہ باشد کہ نہ بہر آدن آسجا بہر</p>	<p>پی خون رنجین مگر با تیغ ترا ز دیدہ من آب داود</p>
<p>باشد مؤلف عرض کند کہ ہر دو بمعنی وجود (ار و د)</p>	<p>بہانہ کی فکر میں ہونا - بہانہ چاہنا</p>
<p>بہانہ دیگر تیغ (ار و د) بہانہ ہونا</p>	<p>بہانہ ڈھونڈنا - بقول آصفیہ یوقع تا کن یوقع کا نظر</p>
<p>(۱) بہانہ جستن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>بہانہ دادن   مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی</p>
<p>(۲) بہانہ جو ذکر این کرده از معنی ساکت</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند</p>
<p>مؤلف عرض کنند (۱) بہانہ کردن است</p>	<p>کہ موقع بہانہ دادن و تعلیم بہانہ کردن (خسرو</p>
<p>بہانہ جو ۱۲ اسم فاعل ترکیبی از زمین (مستحب س)</p>	<p>(س) بر سر پای بود جان ناز و کرشمہ های تو داد</p>
<p>ناز بہانہ جو را بر یکطرف نہادہ و شرم ستیزہ خود را</p>	<p>بہانہ ہا بسی جان بہانہ جوی را (ار و د) موقع</p>

دینا بهانه کا موقع دینا بهانه بکمانا بهانه کی تعلیم دینا گوید کہ چون کسی گوید کہ من بهانه نمی کنم از راه  
**بهانه داشتن** استعمال صاحب اصفی ذکر تعرض گویند (بهانه شاخ دارد) ولیکن مخصوص

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بهانه بهانه نیست در چنین مواقع همه جا گویند و فریاد  
 پیدا کردن و بهانه جو بودن و بهانه کردن (جعفر کہ بزعم بعضی شاخ بهانه شقوق بهانه است) این  
 قزوینی (شوری ز تو خانبا نه دارد و بلبل گل اشرف) تا بخود جنبیده از یکدیگر باشد است  
 بهانه دارد و (ارو) بهانه کرنا۔

**بهانه ساختن** استعمال صاحب اصفی ذکر بحر گوید کہ چون کسی گوید کہ من بهانه نمی کنم از راه  
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بهانه تعرض گویند کہ (بهانه شاخدار) بهانه  
 کردن است (میل پروی) غافل بمن رسید شاخ دارد را نوشته نقل همان تعریف می کنند  
 و وفار بهانه ساخت و افکنده سر پیش و حیار بهانه که وارسته کرد مؤلف عرض می کند کہ سند  
 ساخت و (ارو) بهانه کرنا۔

**بهانه ساز** اصطلاح بقول بهار مرادف بهانه فارسیان است۔

جوی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ب) بهانه شاخ دارد یعنی چون کسی گوید  
 از مصدر گذشته (کلمه) خوش آن زمان که عتقا که آقا من بهانه نمی کنم در جوابش استعمال دینا  
 بهانه ساز نبود و زبان تیغ جفا اینقدر دراز نبود می کنند بطریق تعرض استغهای مخصوص است  
 و (ارو) دیکو بهانه جو۔

(الف) بهانه شاخدار اصطلاح وارسته را شاخ نیست کہ بتوشانش دهم واضح باد کہ



وارسته درست گوید که استعمال (شاخ و آرد) **بهبانہ طلب** استعمال - بہارہ ذکر این کرده

دور محو محض مخصوص بهانه نیست بلکه برای خیرگی بر معروف قانع و نقل نگارش اندهم

همه شما برای عداوت یا انکار و امتثال آن خیر مؤلف عرض کند که ظاهراً اسم فاعل ترکیبی است

که در حق ظاهری نباشد (اردو) دکنین بعضی بهانه جو ولیکن بر زبان معاصرین مجسمیت و

سب سے پہلے یہاں لکھا گیا ہے کہ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا ترجمہ کیا ہے۔

[illegible]

کوسینک ہوتے تو ہم انکو بکیر کر رکھلا دیتے۔

بہار شکستن مص. اصطلاحی - خان این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ

آرزو در چراغ هدایت می فرماید که رفع بهانه و مرادف بهانه ساختن است و بهانه پیش آوردن

علاج آن (وحید) سریش د اتم به نیار (فغانی شیرازی) به بنسرتقم مردن کسم بهانه کور

آن یگانہ را که شمع هدایت و اوستم بهانه را  
 و بدین بهانه ملکه رس خجانه نویسنده (و)

۱۰۱ صاحب آصفیة فی شرح مؤلف سنانہ گذار ششتره استعمال ترک بہانہ کرد

۶۰  
است (نہجوری) اس است خواب زافون

(۱۹۹) بہانہ مشانا۔ وکن میں کہتے ہیں : "فانہ گنڈام پیکار و بار و آئیم بہانہ گنڈام" (۱۹۹)

جھوٹے کو گھر تک پہنچایا اور قطع محبت کرنا۔  
 بہانہ ترک کرنا چھوڑ دینا۔ بہانہ جوں سے باز آنا۔

## بِهانه گرفتن

استعمال صاحب آصفی ذکر این کلمه در افاده معنی خداوند و صاحب کند و قتی کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف که با کلمه ترکیب شود همچو الشور و تاجور و بار و بهانه کردن است (حافظه) نصیحتی گنمت پیش و لیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (ارو) و بهانه بگیرد که آنچه مانع شوق بگویدت پذیرد و بگوید بهای گیر.

(ارو) بهانه کرنا - (الف) به اوفتاد اصطلاح - بهار ذکر

## بِهانه ماندن

استعمال - مراد از وجود بهانه اند ذکر هر دو مؤلف عرض کند که مزید علی نباشیم در کنار دیگر نماند بهر جدائی بهانه بود - همان (به افتاد و به افتاده) باشد که گذشت (ارو) بهانه هونا - بنیادت و اوبعد الف (میر حسن) ملاستی که

بهار اصطلاح - بقول برهان بفتح اول

بر وزن تنگر معنی بهای گیر است که چیزی بسیار قیمت و پر بهای باشد صاحبان بحر و بهار و سروری و فاضل

و هفت و اندهم ذکر این کرده اند (البواخظیر) که سکندری خورد - این مزید علی به است بنیادت

بهار و درزی از دستم برون کرد و به نیرنگ و تحانی چنانکه قبا و قبا و آنچه مرادف بهار است بهائی غصون این در خدار که مؤلف عرض کند که باشد و تحانی که می آید (ارو) و بگوید بهائی -

بها حکم بقول رینا جانور صاحب اندمی فرماید که لغت عرب است بمعنی چار پایان مثل اسب و

شتر و گا و غیو که جمع بهیمه باشد مؤلف عرض کند که درست می فرماید - فارسیان استعمال لغت

عرب کردہ اندو فارسی نیت (سعدی ۷) یا سخن آراسی چو مردم بہوش بہا تو بان ہچو بہا ہم خوش بہا۔  
(دار و دو) بہا ہم چار پائے۔ مذکر۔

الف بہود	الف بقول طحقات برہان و رسیدن از بد آئینی باشد مؤلف عرض کند کہ معنی صحت
ب بہودی	و بھرمینی خیریت صاحب خوب است و درست۔ فارسیان مجازاً آن را بمعنی خوبی و
اندو ہفت ہم ذکر این کردہ (الوری ۷) چو خیریت استعمال کردہ اندو این معنی حقیقی ب باشد و یا	
آتش سو دای تو بہر دو دداشت ہ مسکین دل مصدری در آخر الف زیادہ کردہ دیگر ہیچ (ار و و)	
من امید بہر دو دداشت ہ صاحب فدائی ذکر ب الف بہود کہہ سکتہ ہن بمعنی خیریت (مؤت) ب	
کردہ گوید کہ خوب شدن از بیماری و ناسازی بہودی۔ دیکھو بہ افتاد۔	

بہبہان بقول وارستہ شہریت پامی تحت گوہ کیلویہ کہ ساکنان آنجا ہمہ نامقید وارذل  
اندو سیم آنجا ہم کم عیار مؤلف عرض کند کہ خصوصیت سیم درست نیست بلکہ سیم و طلا ہر دو۔  
(والہ ہروی ۷) اثر ہای نیکو ز نام کہ بہ ہگو اہم عیار نہ بہبہانی ہ بہار گوید کہ بہر دو بای نام  
و ہا بروزن کہکشان (ملا فوقی نیدی ۷) در چشم جماعتی کہ قلب اندو سید چو سیم بہبہان ہم  
(ولہ ۷) الا اسی شیخ بر صیصای ثانی ہ کہ باشد سیم زہد بہبہانی ہ (ار و و) بہبہان کہہ  
کیلویہ کہ پامی تحت کا نام ہے جہان کے لوگ ارذل اور زرو طلا بھی کم عیار ہوتا ہے۔ مذکر۔

بہبہانی پوش	اصطلاح۔ بقول بھراشیدہ دیکر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکر دشت
پوش (صفت یہ است باعتبار موئی کہ بر پوست سند استعمال می باشیم کہ از نظر مانگدشت (ار و و)	
آن می باشد مؤلف عرض کند کہ غیر از بھر دیکھو بہ۔	

**بهت** بقول برهان پنج اول و سکون ثانی و سکون فوقانی نوعی از طعام و بعضی گویند شیر برنج است و بعضی فرنی نامند که برادرزاده فالوده باشد و بقول بعضی حلوائی برنج و مغرب آن بهت باشد و دیگران حتی صاحبان جامع و هفت و اندهم ذکر این کرده اند صاحب ناصری ندیکه این گویند که در فرهنگ ندیده ام - خان آذر و در سراج لیل قول برهان می فرماید که تحقیق بهت در بهت گذشت و ظاهر است که در بهندی بهت نیز گویند - غایتش در بهندی با وهای مشترک التماس اند و برخیزند می تلفظ آن مشوار و کبر اول و پنج دوم نام رود خانه است در کشمیر و نیز نام دریائی از پنجاب و ظاهر هر دو یکی است مؤلف عرض کند که ما تحقیق این را بر بعضی دوم تباعض کرده ایم که بجایش گذشت (ار و و) و بتا که دوسری یعنی -

**بهتان** بقول بهار بالضم یعنی دروغ و (۲) افترا و فرماید که بالفظ بسن و گردن و نهادن بعد بر مستعمل - صاحبان غیاث و آصفی هم ذکر این کرده اند صاحب اندامین را لغت عرب گوید مؤلف عرض کند که صاحب منتخب که محقق لغات عرب است این را آورده فارسیان استعمال این با مصداق فرس کرده اند که در طبقات می آید (ار و و) (۱) جهوت - مذکر - (۲) بهتان - بقول آصفیه عربی - اسهم مذکر - دوش - بهمت - افترا - جهوتا الزام -

<p><b>بهتان</b> بهتان بخاطر مدح بست بهتان را (ار و و) بهتان جوژنا - بهتان دهرنا - بهتان رکنا - بهتان لکانا - بهتان لینا - بقول آصفیه طو فان اطحنا - اسی طرح تهمت جوژنا - دهرنا - دینا لکانا لینا -</p>	<p><b>بهتان</b> مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تهمت کردن است متعلق بمعنی دوم بهتان (والله بهروی) گذشت آنکه بقانون سنت شعرا</p>
--	--

(دیکھو انداختن بہت) اور (بستن بہت)	باز آید پو من این نگفتہ ام آن کس کہ گفت بہتان
بہتان گرون	بہتان گرون صاحب مصدر اصطلاحی۔
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف	را بمعنی دروغ گوی و مغتری آوردہ اہم فاعل ترکیبی است
کنند کہ مراد بہتان بہتن است کہ گذشت متعلق از بہن (ارو) جھوٹ کہنا۔ غلط کہنا۔	
بمعنی دوم بہتان (والہ ہروی) گریبان	بہتان نہادون مصدر اصطلاحی۔
بہت چاک دہ طور عجیبین را پو دیگر بیگانہ ہم	صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
ترین نسبتی بر خویش بہتان کن پو (ارو) دیکھو	مؤلف عرض کنند کہ مراد بہتان بہتن
بہتان بہتن۔	است و متعلق بمعنی دوم بہتان (تطبیق)
بہتان گفتن	صاحب اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف	نہادہ پو در نہ خراج بردہ ویران نبودہ است پو
عرض کنند کہ بمعنی غلط گفتن است متعلق بمعنی اقل	گرش بہتان نہد خصم بداندیش پو ورش عصیان
بہتان (حافظ) کہ گفت حافظ از اندیشہ تو	کنہ چرخ سنگر پو (ارو) دیکھو بہتان بہتن۔
بہتان قبول شمس لغت فارسی است (۱) بالفتح جانوری را نام است کہ آن را بوزنہ نیز گویند	
و قیل بابا ہ فارسی و بالکسر (۲) کلیچہ و قرص مؤلف	عرض کنند کہ ہمہ محققین ازین لغت غیر معروف
ساکت و مجرد قول صاحب شمس کہ بی تحقیقش اظہر من الشمس است بدون سند احتمال اعتبار را نشاء	
و معاصرین عجم ہم بر زبان نہارند بمعنی لغتی این منسوب بہ بہتان است و بیچ تعلق با معنی اول و دوم	
نہار و بابای فارسی ہم نیادہ۔ صاحب نوید (پہنانہ) را بہ بای فارسی و لون سوم عوض فوقانی	

آورد و گوید که جانور معروف و قیل بابای تازی هم و آن را کتی هم گویند و نیز کتیچ روغنی (آنتی)  
 شک نیست که صاحب شمس تصحیف آن به تان به فوقانی سوم در اینجا هم کرده (ار دو) دیگر به تان

**بهر** بقول بهار (۱) معروف صاحب اندک دارند بیماری عارض نگر دو ضرورت دوا  
 نقل نگارش صاحب شمس گوید که (۲) بضمیمه کیم و سوم نیفتد مرادف (اندازه نگهدار) که فارسیان بر  
 در فارسی زبان یعنی کوته بالا و هم رسته مؤلف زبان دارند (ار دو) دکنین کتبه پین  
 عرض کند که به معنی خودش و بهتر از اندازان در هر کام مین اعتدال نعمت است

خوبی و بهترین زان از بهتر است که می آید با بجز **بهر** بقول بهار (۱) نام سالی است سیزده ماهه که پاریان  
 این مرکب است بابت و تر یعنی بسیار خوب آنچه صفا اسپرک (۱) نام سالی است سیزده ماهه که پاریان  
 شمس ذکر معنی دوم کرده لغو است و بس رعایت پیش از ظهور اسلام از کبیه یکصد و نوبت سال اعتدال  
 عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان از آن می کرده اند یعنی بعد از هر صد و نوبت سال یک سال  
 ساکت (ار دو) (۱) بهتر بقول آصفیه فارسی را سیزده ماهه شمرده اند و آن را بهتر می نامیدند  
 بهت اچھا بهت خوب افضل اول درجه کا تا قبل و این در زمان هر پادشاهی که واقع می شد دلیل

**بهر از اعتدال دوالی** بقوله صاحب بر شوکت و عظمت آن پادشاه می داشته اند و او  
 محبوب الارشاد را اعظم سلاطین می دانسته اند بلکه عقیده آنها

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که این بوده که سال بهتر که در زمان پادشاه  
 فارسیان بصفت اعتدال استعمال این کنند و ترجمه و شوکت واقع نمی شود چنانکه در زبان نو شیر و  
 (خیر الامور اوسطها) باشد مقصود آنست که اگر اقتدا واقع شد و در آن سال دوا روی بهشت و قوت

یافت صاحبان جہانگیری و رشیدی و ہفت و اندوگاہی زائده باشد چنانکہ در شالین و اولین  
 و میراج ہم ذکرین کردہ اند (شہر یاری ۵) (نظامی ۵) بدو گفت کامی بہترین نخت من کو  
 ز دور چرخ ترا عمر آقندر بادا کہ بہتر کس نہ دوش سزاوار پیرایہ تخت من پامو مؤلف عرض کند کہ  
 عمر فوج و صد چون آن پک صاحب ناصر گوید کہ (۳) بمعنی بہتر تر چنانکہ ذکرش بر بہتر گذشت و بمعنی  
 (۲) بر حسب ترکیب بمعنی بہتر کوچک ہم متصل (شیخ) اول کنایہ باشد (ار ۵) (۱) سرور کائنات  
 (سعدی ۵) زخم فرما د بہتر می بود کہ اگر نہ شیرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) منسوب بہ بہتر (۳) بہت  
 نیک پراگندی پامو مؤلف عرض کند کہ کاف در بہتر بہت زیادہ اچھا۔  
 آخرین بہر دو معنی برای تعظیم است چنانکہ بابک بہترین نخت استعمال بقول اند بمعنی نیک  
 و نامک یا کاف نسبت چنانکہ نان سنگ (ار ۵) یعنی نخت او بہتر باشد از نخت دیگران سندان بہ  
 (۱) بہتر ک فارسیوں نے تیرو مہینہ کے سال کو کہا ہے بہترین گذشت مؤلف عرض کند کہ بہار ذیل  
 جو ایک سو بیس سال کے بعد آتا ہے اور یہ فرق بہترین ہم مہین معنی بیان کردہ است و ہر دو سکنہ  
 کہیہ کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) کسی قدر بہتر۔ خوردہ اند و تعریف معنی این کسی کہ نخت او بہتر تر  
 بہترین بقول لطعات برہان و بحر (۱) اشارہ باشد از دیگران محققین بالاد بہتر و بہترین فوق  
 بحضرت رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ۔ بہار گویا خوردہ اند (ار ۵) وہ شخص جس کی قسمت  
 (۲) از عالم تو آئین و ترین چہ یا دونوں برائے نسبت اور وہ سے بہت بہتر ہے۔

است کہ گاہی معنی مذکور آید چنانکہ کہ مہین و مہین بہترین خالف اصطلاح بقول بحر و نوی  
 یعنی شخص منسوب با مہیتی کہ آن را کہ دہ تو گفت و ہفت اشارہ ہوسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>مؤلف عرض کند که مرادف معنی اول بهترین که اندشت و کنایه باشد (ار و و) و یکو بهترین که بهترین خلق اصطلاح بقول اند بخواله منظر العجائب به فتح خای معجمه مرادف بهترین خلف مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است و کنایه باشد (ار و و) و یکو بهترین خلف</p> <p><b>بهت گنگ</b> اصطلاح خان آرزو در چنانکه در عجائب المخلوقات است و در زینت القلوب است سراج گوید که بهر دو کاف فارسی و فون نام شهری ساخته افراسیاب که نشمین او بود و آن را گنگ در خوانند و آن را نگه پریان است روز و شب در آنجا نیز گویند و نیز خبریه در ترکستان هست که آن را جزیره گنگ گویند و حقیقت این است که در ترکستان شهری گنگ نام ساخته افراسیاب هست که دالنگ که (بهت گنگ) در شپوخت گنگ جایی است که شب او بود و در واقع خون سیاوش و رفتن رستم به ترکستان و گر نختن افراسیاب خراب شد و باز مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت و گنگ نام بهت گنگ یک شهر کا نام به جو افراسیاب کا پای تخت قلعه آن شهر است و غالباً مراد ازین جزیره همان</p>	<p>خواهد بود و اینست تحقیق قوسی و صاحب جهانگیری گوید که آن نام قلعه ایست که ختاک در شهر بابل بنا کرده و در اینجا جادوان بسیار بودند و اکنون خراب است و جزئی از آن نمانده و از توابع حله است و بر سر آن تل چاهی است بس عمیق که باروت و ماروت در آن محبوس اند چنانکه در عجائب المخلوقات است و در زینت القلوب است که نام موطنی است در حد و مشرق که بتاری قله الارض و از سکنه زامه بحری شیخ نظامی نیز همین معلوم شود و آنرا خیال خود ظاهر می کند که اگر ب علم بهت نیز همین معلوم شود که (بهت گنگ) در شپوخت گنگ جایی است که شب او بود و در واقع خون سیاوش و رفتن رستم به ترکستان و گر نختن افراسیاب خراب شد و باز مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت و گنگ نام بهت گنگ یک شهر کا نام به جو افراسیاب کا پای تخت قلعه آن شهر است و غالباً مراد ازین جزیره همان</p>
<p>بهت گنگ (در نسخه مطبوعه نو کشور) بذیل لغات فارسی بالضم نام قبیله و زینت و بالفتح جویانی</p>	



و ثنای وانی و در و نسخ قلمی این لغت یافته می شود صاحب شمس این را لغت عرب گوید مؤلف عرض  
 کند که در لغات عرب این را نیا فقیه خیرین نباشد که تصحیف بطبع بالا این را لغت فارسی قائم کرد و  
 تصحیف صاحب شمس لغت عرب قرار داد و در اصل وجود لغت نیست (اردو) ناقابل ترجمه

مقبول شمس در فارسی زبان با لغت عرب و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند بدون سند  
 و در و نسخ قلمی را گویند مؤلف عرض کند که استعمال مجر و قول صاحب شمس را مستعبر ندانیم که  
 ما این لغت را در کتب لغات فارس نیا فقیه محقق بی تحقیق است (اردو) و یکدیگر به زبان -

مقبول بران و جامع لغت اول و ثنای و سکون جیم نام دار و نیست که از مصر آورند و فارسی  
 بوزیدان و عبری مستعمل خوانند مؤلف عرض کند که ما حقیقت این را بر بوزیدان بیان کرده ایم و  
 محیط ذکر این نکرد و متحقق نشد که لغت کدام زبان است بر اعتبار برهان و جامع که محقق این زبانند  
 این را اسم جاد فارسی زبان دانیم (اردو) و یکدیگر بوزیدان -

مقبول شمس بفتح کیم سکون و دوم لغت فارسی زبان یعنی تازگی و ثنای وانی باشد مؤلف عرض کند  
 که بهجت لغت عرب است یعنی بالا محقق بی تحقیق فارسی نام نهاد و فارسیان همین لغت عرب را به ثنای  
 و رازی نویسنده و ترکیب خود استعمال می نمایند (اردو) بهجت لقبول آصفیه - عربی - اسم مؤلف  
 خوشی - ثنای وانی - تازگی -

اصطلاح - لقبول مغزنگ در شرح چهل عرض کند که موافق قیاس است که خور یعنی خورش  
 چارهی فقره (نامه شست حی افزام) بکبر اول و خاک می آید و اسم مصدر خوردن است که بجایش می آید  
 معجزه و ثنای و مدوله یعنی خورش نیکو مؤلف (اردو) اچھی خوراک - مؤلف -

**پیر دین** استعمال بقول نامری و انند کبر اول استعمال کرده مؤلف عرض کند که ما این را لغت عربی و نامری  
بمعنی دین خوب و پاریان آئین و کیش خود را به دین فارسیان استعمال این تخریب خود را لغات فارسی که  
خوانده اند و دین لغتی است پاریسی که عرب نیز میخواندند و این لغت فارسی و فارسی (دار و دار) ایجاد

**پیر** بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و انند (۱) بر وزن شهر نام ولایتی است صاحب  
گوید که بدین معنی شاید ابر باشد و انند اعلم صاحب جامع این را بضم اول گفته مؤلف عرض کند که اسم  
جاء فارسی زبان است (اردو) پیر ایک و ولایت کا نام ہے جسکی کیفیت کامل طور پر معلوم نہ ہو سکی  
(۲) پیر بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و فدائی و انند بر وزن شهر بمعنی حصہ و نصیب  
و بہرہ (تطامی) عراق از ربع سکون ہست بہری پوزان بہرہ مدائن ہست شہری پوزان بہرہ خرم  
(۳) نہ از من ریختت این نہ بہرہ تو پوزان کہ این ابو است بہرہ از دہرہ تو پوزان صاحبان رشیدی و نامری  
این را مرادف بہرہ گویند صاحب جامع این را بضم اول گفته مؤلف عرض کند کہ بہرہ اصل  
است و اسم جاء فارسی زبان کہ بجایش می آید و این مخفف آن (اردو) بہرہ بقول آصفیہ فارسی  
اسم مذکر نصیب حصہ بجاگ قیمت (دیکھو پوس کے تیرے معنی)

(۴) پیر بقول رشیدی و نامری و سراج و انند بمعنی برای صاحب فدائی کہ از علی معاصر محمد  
بود ذکر این کرده مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم (اردو) واسطے بقول آصفیہ پیر ایک لغت فارسی

**پیر** بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و انند (۱) بر وزن شهر بمعنی حصہ و نصیب  
و بہرہ (تطامی) عراق از ربع سکون ہست بہری پوزان بہرہ مدائن ہست شہری پوزان بہرہ خرم  
(۲) پیر بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و فدائی و انند بر وزن شهر بمعنی حصہ و نصیب  
و بہرہ (تطامی) عراق از ربع سکون ہست بہری پوزان بہرہ مدائن ہست شہری پوزان بہرہ خرم  
(۳) نہ از من ریختت این نہ بہرہ تو پوزان کہ این ابو است بہرہ از دہرہ تو پوزان صاحبان رشیدی و نامری  
این را مرادف بہرہ گویند صاحب جامع این را بضم اول گفته مؤلف عرض کند کہ بہرہ اصل  
است و اسم جاء فارسی زبان کہ بجایش می آید و این مخفف آن (اردو) بہرہ بقول آصفیہ فارسی  
اسم مذکر نصیب حصہ بجاگ قیمت (دیکھو پوس کے تیرے معنی)

بهر یعنی برای اصل است و استعمال این در فارسی در سندها بالانگور و برای که بهمین معنی گذشت مخفف  
زبان به الف و یای زائد هم شده یعنی بهای چنانکه آن بجذف های هوز (ار و و) و کیو برای -

**بهرام** بقول برهان و سروری و جهانگیری و رشیدی و ناصری جامع و سراج بروزن فرجام و نام  
فرشته است که محافظت مردم مسافر حواله بدوست و امور و مصالحی که در روز بهرام واقع می شود و با  
تعلق دارد مؤلف عرض کند که لغت فارسی قدیم و اسم جامد باشد (ار و و) ایک فرشته کا  
نام فارسی بن بهرام به جس سے مسافرون کی حفاظت متعلق ہے - مذکور -

(۲) **بهرام** - بقول برهان و سروری و جهانگیری و ناصری و جامع و سراج نام روز سیم از بهرام  
شمسی (استاد رافعی) همیشه تا بود از پیش رشن مهر و سرش و چنانکه از پس بهرام رام باشد  
و باد و (فردوسی) ز بهرام گردون به بهرام روز یک و لی را با ساز و عدد و راسوز و صاحب  
رشیدی بزرگ این نام ماه شمسی هم گفته و خان آرزو در سراج گوید که در فرستگ های معتبره نام ماه  
شمسی یافته نشد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (ار و و) بهرام فارسی بن  
بهرام شمسی کی میوین تاریخ کو کہتے ہیں - مؤلف -

(۳) **بهرام** - بقول برهان و سروری و جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج نام  
سناده مرغی هم هست که مکان او آسمان پنجم است و اقلیم سوم از عنایات اوست در سراج الدین  
قرنی (۵) اسی زبده وجود جهانست بکام باد و کیوان تراست و بهرام رام باد و صاحب سفرنگ  
در معنی فقره (دساتیر آسمانی بفرز باد و خورشید و خورشور) این را لغت زنده و پازنده اند مؤلف  
عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (ار و و) مرغی (دکیو اختر پنجم)

(۴) بہرام۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج نام یادگار  
در عراق کہ اورا بہرام گور می گفتند بسبب آنکہ پیوستہ شکار گور خر کردی و او پس از شکار  
تحت چار سال در ملک او کسی نبرد و پادشاهی او در روز ہرہ بود چہ در زمان اوسا و نوارد راج  
کلی داشت (نظامی ۵) اگر چہ بہرام را دو مادر بود و مادر خاک صربان تربود و ہمسو آنست  
عرض کند کہ مجاز معنی اول یا سوم باشد (اردو) بہرام اور بہرام گور ایک پادشاہ مجسم کا نام  
ہے جو گور خر کا شکار کرتا تھا۔ مذکر۔

(۵) بہرام۔ بقول برہان و جامع گل کا جیرہ کہ عبری عصفر خوانند۔ خان آرزو در سراج فی ثانی  
کہ بدین معنی بہرام است و بہرین۔ قول برہان اغلب کہ خطاست مؤلف عرض کند کہ نہ خیر  
خطای محقق ہند نژاد است کہ بحقیقت پی نبر و اصل این بہرم است کہ بقول صاحب محیط عصفر باشد  
فارسیان عرض فتح الف آورند برای سہولت تلفظ و بہرام فرید علیہ بہرم۔ صاحب محیط بر عصفر  
گوید کہ لغت عین و سکون صاد و متم فاد سکون رای پہلہ اسم عربی است و مقصود و طور ان و اعراب  
و خریع ہم و بخاری بہرم و بہرام و کابیشہ و کافیشہ و گل کافیشہ و گل معلق و رنگ و عرفان و  
بلغت و بیلی کا جیرہ و بیوانی فحوش و بہندی کسم و کستہ نامند و آن گل معروف (الخ) مؤلف  
عرض کند کہ ما حقیقت این بر اعرافین بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو اعرافین۔

(۶) بہرام۔ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج نام شکار گور خر نوشتہ و ان کہ اورا  
بہرام چوبین می گفتند بسبب آنکہ بسیار لاغر و خشک اندام بود و مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول  
یا سوم باشد کہ در علم مستقل شد (اردو) بہرام اور بہرام چوبین ایک شیر شکار کا نام تھا جو

بہر فرین نوشیروان کی فوج کا سردار تھا۔ مذکر۔

**بہرام تل** اصطلاح۔ بقول زبان بفتح تاء **بہرام حریخ** اصطلاح۔ بہان بہرام بمعنی سوم

قرشت و سکون لام نام سارہ کہ بہرام چوبین اوست مرکب اضافی صاحبان بحر و اند و غیا

از سرترکان ساخته بود صاحبان سروری و انکار ذکر این کردہ اند و حق آنست کہ بہرام کہ بمعنی اول

و بحر و جان و سرراج ذکر این کردہ اند (فردوسی) گذشت آن را مضاف کردہ بسوی چرخ و کنایہ

۵) ہمیکرد بر گردشت نبرد و سرکشان را قرار داد و اند برای مریخ و بر سبیل مجاز بخد ف چرخ

ز تن دور کرد و چوبہ ہم تھا و اند و انہو گشت مجر و بہرام ہم بمعنی مریخ استعمال شد (ار ۹۹)

۶) بہر بالا و پہنایکی کوہ گشت و چنان جای را نامید و دیکھو بہرام کے تیسرے معنی۔

۷) بل و ہمیں ہر کسی خواند بہرام تل و مخفی سبب کہ **بہرام چوبین** اصطلاح۔ بہان بہرام کہ

تل و فارسی زبان بقول بہان بمعنی نشہ بلند بمعنی ششمین گذشت صاحبان بحر و رشیدی و

(ار ۹۹) بہرام تل فارسی میں اس سارہ بند نام تاجو بہفت و اند ذکر این کردہ اند و حق آنست کہ بہرام

بہرام چوبین نے مقولان ترک کے سروں سے بنا یا تھا۔ بمعنی سومش را مضاف کردہ بسوی چوبین۔ مرکب

**بہرام چوبین** بقول زبان بفتح تیم و سکون جیم عرب بہرام تو صیغی است و کنایہ نام نہادند برای سر لشکری

دست کہ بید شک باشد و آن کلمی است صرف کہ ذکرش ہمد را بجا گذشت و پس از ان بدون

صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بحث کامل اضافت مجر و بہرام ہم مجازاً بہمین بمعنی مستقل شد

این بہرام ہم ہی آید فارسیان استعمال این معنی (ار ۹۹) دیکھو بہرام کے چھٹے معنی۔

۸) بہرام روز اصطلاح۔ بقول مہار و بہان

<p>ستارہ مریخ کہ ذکرش بر بہرام چرخ گذشت واضح است          بہرام نسوی روز برای کنایہ ایست (اردو) دیکھو بہرام اصل است و بہرام کہ می آید قلب بعضی          بہرام کے تیسرے معنی۔</p>	<p>از یاقوت سرخ باشد و خان آرزو در سراج گوید کہ          عرض کند کہ اسم جادو فارسی زبان است تفریبا بر</p>
<p><b>بہرام شہر</b> اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید ہفت          و سفرنگ ہمان بہرام چرخ کہ گذشت مرکب اضافی          است ہچنان کہ بر بہرام چرخ مذکور (اردو) اصفیہ ایک قسم کا حجر بنی گینہ (دیکھو باکند)          دیکھو بہرام چرخ۔</p>	<p>سبیل مجاز از معنی سوم و چہارم کہ حقیقت این          ۲) بہرامن۔ بقول برہان و جہانگیری و دیگر</p>
<p><b>بہرام شیر زور</b> اصطلاح۔ بقول شمس و مؤید          و ہفت ہمان بہرام گور را نام است کہ بر معنی          چہارم بہرام گذشت مرکب توصیفی است و کنایہ          باشد (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنی۔</p>	<p>ہفت رنگ در نہایت لطافت و نازکی خان          در سراج گوید کہ بہرام کہ می آید قلب بعضی این          صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بیشتر در سرخ رنگ</p>
<p><b>بہرام گور</b> اصطلاح۔ ہمان پادشاہ کہ شورش          بہرام گور شد و وجہ تسمیہ ہم ہذا          گذشت صاحبان رشیدی و ہفت و ائمہ و مؤید          ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنی</p>	<p>تیا کر کردہ می شود کہ اطفال را می پوشانند و          عرض کند کہ این ہم مجاز معنی چہارم است نظر          بہ سرخی رنگ و مفرس بہرام کہ صراحت تغریب</p>
<p><b>بہرامن</b> بقول برہان و جہانگیری و رشیدی          و ناصری و جامع و سراج پر وزن تراہن (اردو)</p>	<p>رنگارنگ کپڑا جو اکثر سرخ رنگ ہوتا ہے۔ بزرگ          ۳) بہرامن۔ بقول برہان و جہانگیری</p>

ناصری و جامع گل محضر که گل کا زیره باشد صاحب نیک  
 گوید که بدین معنی لغت عرب است (کنذانی القاس) پس فارسیان بهر آن و قلب معضش بهر آن را نیز  
 خوانند آرزو در سراج می فرماید که احتمال تعریب دارد تقریب مجازاً بمعنی غازه زمان استعمال کرده اند  
 و بقول بعض شگوفه قرطم را بهر آن نامند مولف دیگر هیچ (ار و و) غازه بقول آصفیه فارسی  
 عرض کند که صاحب قاموس بهرم و بهر آن را بدین اسم نکره بگفته. ایک قسم کا خوشبو دار سرخ پودر  
 معنی نوشته فارسیان استعمال بهر آن بهرین معنی کرده جو فارس کی عورتین اکثر سرخی کے واسطے رخسار پر  
 و قلب بعض بهر آن را هم بهرین معنی آورده بهر آن  
 معربیت چنانکه خیال خان آرزو دست و حقیقت  
 افعال و خواص این بر اصرافین بیان کرده ایم (ار و و)  
 و بیکو اصرافین -

(۳۶) بهر امن بقول بریان و جهانگیری و ناصر  
 جامع غازه که زمان بر روی مالند و روی را سرخ  
 کنند (امیر خسرو) چنان است بکبت چرخ از وانش  
 مغرول با که بهر آن عروس است خنجر بهر امن صاحب  
 کشیدی گوید که بدین معنی لغت عرب است کنذانی القاس) خان  
 آرزو در سراج گوید که رشیدی به معنی خا آورده  
 و بهر آن تامل است مولف عرض کند که بقول  
 قانع صاحب ناصری نکره معنی دوم و سوم

قاموس بهرم و بهر آن لغت عرب است یعنی خا  
 پس فارسیان بهر آن و قلب معضش بهر آن را نیز  
 تقریب مجازاً بمعنی غازه زمان استعمال کرده اند  
 دیگر هیچ (ار و و) غازه بقول آصفیه فارسی  
 اسم نکره بگفته. ایک قسم کا خوشبو دار سرخ پودر  
 جو فارس کی عورتین اکثر سرخی کے واسطے رخسار پر  
 مل لیا کرتے ہیں۔ ابلنا۔ ابلن -

بهر امن بقول بریان و جامع بروزن شهبان  
 (۱) جامه سبز را گویند و (۲) بمعنی ابریشم و (۳)  
 بید مشک را نیز گویند صاحب سروری بیکو معنی  
 دوم و سوم فرماید که در تحفة السعادة (۴) بمعنی  
 شعر سرخ چم آمده (شاعر) کفن حله شد کرم  
 بهر امن را که ابریشم از جان کند جامه را که صاحب  
 جهانگیری بخواه اختیارات بدی گوید که بیشک  
 است که آن را کله موش نیز گویند و معرب این -

بهر آج صاحب رشیدی بر معنی دوم و سوم  
 قانع صاحب ناصری نکره معنی دوم و سوم





LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

DATE SLIP

127E

128

10

This book may be kept

191502

FOURTEEN DAYS

A fine of one anna will be charged for  
each day the book is kept over time.

--	--	--	--

